تذکرہ پوٹھوہار
(وجہ تسمیۂ دیہاتِ پوٹھوہار)
محمد ارشد تاسب

تذکرہ پوٹھوہار

وجہ تسمیہ دیہات پوٹھوہار

محمد ارتاسب

ساک پبلشرز
کوٹ سیداں گوجر خان
051-3513477

اُن

کے نام جن کے

نام پہ سب قربان

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

نبیِ آخر الزماں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا

ہر طرح کی حمد و ثناء ذات باری کے لئے ہے اور ہر طرح کا دُرود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے لئے ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے برگزیدہ ہستی اور محبوب قرار دیا حضور پاک پر دُرود پاک پڑھنا خود خدا کا وظیفہ ہے اس لئے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پاک پڑھنا سب سے افضل وظیفہ ہے

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح کو دس مرتبہ دُرود پڑھتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام مخلوق کے اعمال کے مثل ثواب حاصل کرلیتا ہے۔

صُبح دَس مَرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنۡ صَلّٰی عَلَیۡهِ مِنۡ خَلۡقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَا یَنۡبَغِیۡ لَنَآ اَنۡ نُّصَلِّیَ عَلَیۡهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ کَمَآ اَمَرۡتَنَآ اَنۡ نُّصَلِّیَ عَلَیۡهِ ○

حمد باری تعالیٰ

ستارہ بعب ہم کساں را
از غیب دہد بیاں زباں را

بنیندہ مخفی و خلائق
دانندہ نقطہ وقائق

افراختہ ہی بے ستون فلک را
پروار ببام او ملک را

آراستہ ہی فرش خاک بر آب
پیراستہ ہی زلف سرو بے تاب

متمکن چار دہ طبق را
خوانند از وہمہ سبق را

آئینہ بعارض صفا کرد
زنگ چو زیانیش جدا کرد

سر سبز بشاخ کرد گلشن
ہر دیدہ نرگس است روشن

نکہت بگل از بہار دادہ
صد نامہ ہر طرف کشادہ

غنچہ چون خون جگر دریدہ
بویش نمام جان رسیدہ

سوسن بزابان تسنائی خاند
دا نندہ کار ساز داند

مے عشق بجام عاشقاں زبخت
بردار ہزار واستق او سخت

در قلعہ چشم انخلا قلعہ
درسینہ صادقاں صفا قلعہ

مستند بیادہ محبت
ہستند بدعرہ صلابت

چندیں بکتاب منظم شد
چندی بربہی فراق گم شد

بخشندہ تاج خسرواں را
زیبند روئے مہوشاں را

گر عشق دلاں نجس نازو
ہم حسن بسوء عشق بازو

ہستند یکے ہر دو صورت
تحقیق نمودہ ام ضرورت

میسے بدو چشم برج امادہ
مخمود بسم تبرک بادہ

(برجناتھ)

در مدح پیران پیر میگوئید

مقبول خدائے پیر پیراں — آئینہ نمائے او فقیراں
محبوب یگانہ الٰہی — مشہور زمانہ تا
افلاک زبوں بمودہ آمد — بالپشت نگوں بسجدہ آمد
برعرش کمر صفا کشادہ — برکر سئیے پاک پا نہادہ

درصفت شریعت داند آساں — باچند زبان بیاد پاک است
گاوی کہ تبہ زمین ستادہ — چوں قبضہ کمال بحلقہ قربان
مادی کہ نہاں بزیرخاک است — زندہ بدم کینے عدم را
قربان تو شود برائے ایں آں — اعجاز مسیح بر زبانت

سوئی کہ کسے نہی قدم را — زندہ بدم کینے عدم را
آں چشمہ جی در دہانت — اعجاز مسیح بر زبانت
برگنبد بیدرمی مہرتو — در منزل لامکان زہی تو
اعصیائے تو معجزہ بموسیٰ — مے تو سبق زبان عیسٰی

افروئی تو دفاتر دو عالم — با صادو نگیں تو ہی معلم
سطری کہ بسر نوشت انساں — درونست تو ہست بیش وکم آں
درحکم تو کاغذو سیاہی — برواح ازل زتو گواہی
برنکتہ کہ آں قلم بریزد — مختار تو ہی بحکم ایزد
حاتم کہ بدست تو عیاں است — با ختم زمانہ رواں است
درمشہت تو گوہری یعسارت — کوری بینا شُد از اشارت
انگشت تو شُد کلید حاجات — از ناخن داوری مرادات
از پشت تو زورز میں ہا — می بخشے اوج در نکیاء
خوائیم بدوز پیرِ پیراں — محبوب خدائی غوث میرانؒ
عرضی کہ نمود برج او — از مدد پیر میشود تو

(برجناتھ)

محترم قارئین

شعبہ تاریخ سے میری گہری وابستگی ہے۔ کافی عرصہ سے تاریخ کا بالعموم اور پوٹھوہار کا بالخصوص موضوع زیر مطالعہ ہے۔ اپنے طبعی رجحان کیوجہ سے تاریخ کا مطالعہ ہمیشہ تنقیدی نقطہ نظر سے کیا ہے۔ راجہ ارتاسب صاحب سے بھی ملاقات تاریخ کے ایک متنازعہ پہلو کے سلسلہ میں ہوئی۔ دوران بحث راجہ صاحب نے یہ ثابت کیا کہ ان کا تاریخ اور بالخصوص پوٹھوہار کے موضوع پر وسیع مطالعہ اور گہری نظر ہے۔ راجہ ارتاسب صاحب کی یہ کتاب جو (تذکرہ پوٹھوہار) کے نام سے منظر عام پہ آئی ہے اس موضوع پہ راجہ صاحب کی ایک بہترین کاوش ہے۔ پوٹھوہار کے حوالے سے اس سے پہلے اتنی مکمل تاریخ پڑھنے کا تفاق نہیں ہوا۔ اور انشاء اللہ پڑھنے کے بعد آپ بھی میرے خیالات سے متفق ہونگے۔

(میاں ندیم اشرف)
مفتیاں دینہ

دعائے عاجزانہ

بے کسوں کے سہارے ناچاروں کے چارہ ساز یہ نافرمان اور فرمانبردار بندوں کے معبود ہاتھ جو تیرے آگے پھیلا رکھے ہیں یہ کس امید سے دراز ہوئے ہیں۔ ان کو تجھ پر ناز ہے کیونکہ تو بندہ نواز ہے۔ مدت سے بھٹکے ہوئے اب تیرے دروازے پر آگرے ہیں۔ تیرے آستانہ پر جھکے ہیں شرمندہ دلوں کی لاج رکھ یہ پیشانیاں تیرے گناہگار بندوں کی ہیں جو عاجزی سے تیرے آگے جھکی ہوئی ہیں رحم کرنے والے خطا پوش داتا ہم تیرے بندے ہیں۔ تو ہمارا آقا ہے۔ مفلسی خود غرضی، عیاشی دنیاوی عزتوں کی حرص وحوس نے تیرے بندوں کو گمراہ کر دیا ہے دو جہاں کے پیدا کرنے والے اور پالنے والے آقا ہم کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اپنی بخشش کے قلعہ میں پناہ دے۔ اے رب العالمین اس فانی دنیا کے بادشاہ اور رعیت تیری حکم کے بغیر سر نہیں اٹھا سکتے پتھر کے کیڑے سے لے کر سارے جانداروں کو تو روزی پہنچاتا ہے سب کو کھلاتا ہے مگر خود نہیں کھاتا سب کو آرام دیتا ہے مگر خود نہیں سوتا تیری قدرت میں کسی کو کوئی دخل نہیں جس کو چاہیے عزت دے یا ذلت دے۔ یہ تیرے ہی اختیار میں ہے الحمدللہ ہمیں انسانیت کا جامع پہنایا اور عقل بخشی تاکہ نیک اور بد میں تمیز کر سکیں۔ با طفیل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اکرام چار یار پاکباز حضرت پیران پیر غوث الاعظم جیلانی محبوب سبحانی مشائخ الکرام جنکا فیض قیامت تک جاری رہے گا۔ باحرمت ختم الرسل حضرت محمد ﷺ رونق عرش و زینت فرش ہم گہنگاروں کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرما۔ ہزاروں لاکھوں درود وسلام اس عالی نسب پر جس کی خاطر زمین آسمان اور کائنات تخلیق کا سبب بنی اپنے پیارے حبیب آقائے نامدار سرور دو جہاں کی شفاعت نصیب فرما۔ (آمین) (محمد ارتاسب آف کرونٹہ)

نہ سی لوح قلم جس ویلے نہ سورج چن تارے
تاں بھی نور محمد ﷺ دیندا سی چمکارے

(میاں محمد بخشؒ)

تذکرہ پوٹھوہار کیوں لکھی گئی

ایک روز رئیس مکرم خان گکھڑ ادمال المعروف مقرب خان کی مجلس میں خطہ پوٹھوہار کے نامی گرامی دانشمند طوطی زبان موجود تھے۔اس معاملہ پر بحث شروع ہو گئی کہ پوٹھوہار نام کیوں رکھا گیا اور دیہاتوں کے نام کس کے نام پر رکھے گئے اور کس سن میں کس نے اول بنیاد رکھی۔اس موضوع پر بحث شروع تھی کی اچانک برجناتھ ولد رائے زادہ دیوان دنی چند عرف بال موضع گلیانہ عملہ پرگنہ دانگلی محفل میں وارد ہوئے رئیس موصوف نے خیریت پوچھنے کے بعد خندہ پیشانی سے فرمایا کہ آپ لوگ پشت در پشت خاندان پھروالہ کے وزیر قانون گو چلے آرہے ہیں اس لئے آپ پر لازم ہے کہ تمام کیفیت پوٹھوہار اور دیہات کی وجہ تسمیہ مرتب کر کے مابدولت حضور کے پیش کریں اگرچہ یہ کام بہت مشکل ہے۔

(وجہ تسمیہ اول پوٹھوہار)

یہ ملک قدیم زمانے سے مابین دریائے سندھ و بہت (جہلم) ہمراہ صوبہ کشمیر سے منسلک رہا ہے۔صوبہ دران کشمیر بادشاہ دہلی کے ماتحت ہوتے تھے۔صوبہ کشمیر سے تحفے تحائف ہمیشہ اسی راستے سے دہلی بھیجے جاتے تھے کشمیر کے رہنے والے لوگ سفر کے دوران اپنا ساز سامان گھٹڑی کی شکل میں باندھ کر اپنی پیٹھ پر اٹھاتے تھے۔بازبانِ کشمیر بادبستہ کو پٹو (پٹھو) کہتے ہیں۔ہزارہا کشمیری اس ملک سے ہوکر براستہ لاہور دہلی جاتے تھے جب لاہور اور گردنواح کے لوگ کشمیریوں کو سامان پیٹھ پر باندھے دیکھتے تو کہتے پٹوہار (پٹھوہارہ) آ گیا۔شاید اسی ہی وجہ سے اس علاقہ کو پوٹھوہار کہا جانے لگا۔ (برج ناتھ)

(وجہ تسمیہ دوم)

جس وقت حضرت سلطان محمود غزنویؒ نے ہندستان کے مایہ ناز اور مشہور راجپوت قبیلہ کے چشم و چراغ راجہ جے پال سرگباشی والیانِ پنجاب سے بمقام پشاور خون ریز جنگ کی راجپوت پُوتر راجہ جے پال والیانِ پنجاب اپنے مذہب اور وطن کی حفاظت کرتے ہوئے سرگباش ہو گئے سلطان محمود غزنوی نے اس علاقے پر قبضہ کرلیا۔موضع جیرور تیال تپہ (تحصیل) گلیانہ کا رقبہ طول و عرض میں بہت زیادہ تھا۔سلطان محمود غزنوی کو یہ جگہ پسند آئی اس نے اپنے غلام ایاز کو حکم دیا کہ لاہور کی طرز پر یہاں ایک شہر آباد کیا جائے۔سب سے پہلے ایاز نے یہاں پر ایک بہت بڑا تالاب تعمیر کروایا۔کیونکہ بارشوں کے موسم میں پوٹھوہار کی زمین میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوکر کھڈ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں اور ان سوراخوں سے پانی تیزی سے بہنا شروع ہوجاتا ہے اس کی وجہ سے زمین نالوں کی شکل اختیار کر لیتی ہے کیونکہ علاقہ پوٹھوہار کی زمین بہت نرم ہے اور بارش کی زیادتی برداشت نہیں کرسکتی۔سلطان محمود غزنوی نے جب زمین کی یہ صورت دیکھی تو اس

نے اردگرد کے مکینوں سے اس کی وجہ دریافت کی۔ مقامی لوگوں نے اس کو بتایا کہ قدیم زمانے سے اس زمین کی تاثیر ایسی ہی ہے۔ سلطان نے پوچھا مقامی لوگوں کی زبان میں ایسی زمین کو کیا کہتے ہیں؟

تو لوگوں نے بتایا "بٹ" یعنی (پھوٹ) سلطان غزنوی نے حکم دیا چونکہ زمین بارشوں کی وجہ سے پھٹ جاتی ہے اور توڑ پھوڑ کے عمل سے شگاف پڑ جاتے ہیں اور پھر پانی نکل آتا ہے اور پانی ہاڑ یعنی سیلاب کی صورت اختیار کر لیتا ہے لہٰذا یہ جگہ آبادی کے لئے موزوں نہیں ہے۔

شاید اسی وجہ سے علاقے کا نام "پھوٹ ہاڑ" (پٹھوار) مشہور ہو گیا جو بعد میں بگڑ کر پوٹھوہار بن گیا سلطان محمود غزنوی نے تالاب اور آبادی کے ارادے کو ترک کیا اور ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا۔ سلطان کی حکم سے ایاز نے جو تالاب تعمیر کروایا تھا۔ وہ آج بھی ایاز سر کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں سلطان نے اسی سال شہر لاہور کو از سر نو آباد کیا تھا۔ (برج ناتھ)

(تذکرہ ایاز سر)

ایاز سر عرف حیات سر حدود جیرو رتیال سرکار رقبہ سیکڑوں کنال اراضی پر محیط ہے۔ نہایت ہی خوبصورت اور ہموار جگہ سر (تالاب) مزکور بالا بنایا گیا کوئی پتھر، اینٹ، چونا وغیرہ استعمال نہیں کیا گیا۔ صرف مٹی کا بند باندھا گیا ہے جو اب تک صحیح حالت میں موجود ہے جس میں پانی سال بھر موجود رہتا ہے۔ تالاب کے رقبہ میں کوئی درخت نہیں ہے۔ البتہ بند پر صرف ایک "بڑ" کا درخت ہے جسکی عمر سیکڑوں سال بتائی جاتی ہے۔ تالاب کے شمال مشرق میں ایک چاردیواری کے اندر دو پختہ قبریں موجود ہیں۔ جنکے بارے میں تذکرہ تسمیہ دیہات پوٹھوہار کے مصنف برج ناتھ ولد رائے زادہ دنی چندیوں بیان کرتا ہے کہ یہ قبریں لودھی شہید مورث اعلیٰ قوم رتیال کی ہیں اس کی آبادی ۹۱۱ھ ہجری بیان کی گئی ہے۔

(وجہ تسمیہ سوئم)

تاریخ خاندان پھرہالہ ''کیگو ہرنامہ'' مصنف رائے زادہ دیوان دُنی چند عرف بال موضع گلیانہ بزبان فارسی میں لکھا ہوا ہے۔ کہ مشہور زمانہ راجپوت پرتھوی راج المشہور رائے پتھورا مالک تخت دہلی تھا۔ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے بانی معزالدین بن سام سلطان شہاب الدین غوری نے ارادہ فرمایا کہ مزید ممالک فتح کر کے اپنی قلم رو میں شامل کئے جائیں۔ چنانچہ اس ارادہ کے پیش نظر سلطان نے پندرہ مرتبہ ہندوستان پر چڑھائی کی۔ ساتویں مرتبہ ۵۸۷ھجری المقدس سلطان کے موضع ترائن جس کو اب بلادر کہتے ہیں۔ راجپوت حکمران راجہ پرتھوی راج بادشاہ تخت دہلی سے لڑائی میں شکست کھانے کے بعد اپنے علاقہ خراساں کی طرف بھاگنا پڑا۔ راجہ پرتھوی راج شہاب الدین غوری کا تعاقب دریائے سندھ تک کیا۔ سلطان غوری سے فارغ ہونے کے بعد راجپوت پُتر راجہ پرتھوی راج فاتحانہ انداز سے اسی علاقہ کے موضع دانگلی پہاڑ کے دامن میں کنڈی کے مقام پر خیمہ زن ہوا۔ اسی وقت بہار کا موسم تھا اور راجہ پرتھوی راج نہایت شگفتہ مزاج طبیعت کا مالک تھا۔ مزروعہ رقبہ جات بھی سلطان غوری کے حملوں کی وجہ سے غیر آباد ہو چکے تھے۔ اور تمام پہاڑوں وادیوں اور مزروعہ زمینوں پر خوبصورت پُھولدار پُودے گلہائے صحرائی اور جھاڑیاں وغیرہ اُگی ہوئی تھیں۔ راجہ پرتھوی راج نے مزاج شگفتہ اور شہاہانہ طبیعت کے مطابق خوبصورت پھولوں کو دیکھنے کے بعد فرمایا۔

''از آنجا کہ مردمان ایں ملک رامعنی پوپ افیم نیامد بجائے پوپ بزبان خاص و عام جاری گشت ازاں بازشدہ نام ایں سرزمیں پوت ہار مقرر است''۔

(برج ناتھ)

احوال بندوبست پرگنہ دانگلی

جس وقت سلطان مبارک خاں گکھڑ ولد کمال خان ولد سلطان سارنگ خان گکھڑ نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ بعد وفات پرگنہ پھرہالہ (پھروالہ) شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند نے سلطان جلال خان گکھڑ آدمال کو عطا فرمایا۔ اور پرگنہ دانگلی کو حسب سابق برحال رکھا۔ اقوام بھگتاں (بھگت) عہد قانون گوئی پر فائز تھے سرکار خاندان پھرہالہ میں عہدہ قانون گوئی پر فائز تھے۔ جس وقت رئیس سارنگ خان شیر شاہ سوری بادشاہ ہندواسلام شیر شاہ سوری سے برسرپیکار تھے۔ قانون گویاں (وزارت مال) مذکورہ کے ذمہ دار عہدہ داروں نے نمک حرامی کرتے ہوئے گکھڑوں کے خفیہ راز افغانوں کو پہنچائے تو گکھڑوں نے مکمل تحقیقات کے بعد بھگت قبیلہ کے قانون گو حضرات مع بال بچوں اور ہزار سالہ قدیمی ریکارڈ سمیت دریائے جہلم میں غرق کردیا۔ جس وقت سلطان جلال خان گکھڑ ادمال نے پرگنہ دانگلی اور پھرہالہ پر تصرف حاصل کیا تو ہر دو پرگنوں ریاست پوٹھوہار کا قدیمی ریکارڈ موجود نہ تھا۔ اس لیے سلطان جلال خان گکھڑ کو از سرنو بندوبست کرانے کی ضرورت پڑی۔ اس کام کے لئے رائے زادہ پھتو عرف بال اور عمر خان پکھڑال کو نامزد کیا۔ یہ دونوں عقیدت مند رئیس کے منظور نظر تھے۔ سلطان جلال خان کے بچپن سے لے کر وقت معزولی تک ان دونوں نے اسکی نہایت نیک نیتی وصفائی اور نمک حلالی سے خدمت کی۔ اس خدمت کے پیش نظر سلطان نے رائے زادہ پھتو کو خاندانی خطاب "رائیگی" اور ہر دو پرگنوں کا عہدہ قانون گوئی (وزیر مال) اور تیرہ آسامی یعنی ۴۳۲۰ گھماؤں پر مشتمل دیہات بطور جاگیر وراثت میں عطا کئے۔ اسی طرح دوسرے عقیدتمند عمر خان قوم پکھڑال کو عہدہ زمینداری اور تیرہ آسامی یعنی ۲۳۴۰ گھماؤں زمین کے دیہات بطور جاگیر عطا کئے۔ رائے پھتو اور عمر خان پکھڑال نے ہر دو پرگنوں دانگلی اور پھرہالہ کے تمام دیہات

دریائے جہلم پر رسیوں سے بنایا گیا پل بمقام دانگلی

کی ازسرنو پیائش مطابق حسب آسامی اور قلبہ کیا۔ انہوں نے نیا طریقہ بھی رائج کیا۔ یعنی ۲۹ انگل ایک دست (ہاتھ) ۳ دست ایک کان۔ اگر کان بکان وضرب نمائیند، تا حاصل ضرب یک منڈلہ (مرلہ) ۲۰ منڈلہ یک کنال، ۸ کنال یک گھماؤں، ۱۵ گھماؤں یک قلبہ اور ۱۲ قلبہا یک آسامی تجویز ہوئی۔ دیہات پرگنہ دانگلی پھرہالہ بحساب قلبہ و آسامی ایک جیسے نہ تھے۔ اور (۳۵۴) دیہات ہفت صدسی وچہار (۷۳۴) آسامیاں یعنی ایک لاکھ بتیس ہزار ایک سو میں (۱۳۲۱۴۰) گھماؤں زمین پیائش ہوئی۔ اس طرح پرگنہ پھرہالہ میں چار تپہ جات تھے۔ جس میں ۔ صد وچہل ودو (۳۴۲) دیہات کیلئے ایک ہزار ہفتادوسہ (۱۰۷۳) آسامی یعنی (۲۰۱۱۴۰) دولاکھ ایک ہزار ایک سو چالیس گھماؤں زمین تجویز ہوئی۔

(برجناتھ)

وجہ وراثت گکھڑاں ملک پوٹھوہار

یوں تو خطہ پوٹھوہار کے قدیمی حالات ایک پوشیدہ راز کی طرح ہیں۔ مگر جہاں تک معلومات ہو سکیں ان کے مطابق خطہ پوٹھوہار میں پہلے صرف چند قومیں آباد تھیں۔ مثلاً گگ، کالو، وکیری بعد ازاں آدڑہ، جنجوعہ، گوجر، کسوال جماعہ وغیرہ۔ ان مذکورہ قوموں نے یکے بعد دیگر ریاست پوٹھوہار پر حکمرانی کی۔ گکھڑ نے ہر دعویدار کو بزور شمشیر اس ملک سے نکال دیا اور خود قابض ہوئے۔ علاوہ ازیں چندیں صد سالہائے ریاست بطور وراثت ملک پوٹھوہار نسب در نسب بخانوادہ روسائے دانگلی و پھروالہ مسلم گشت بعد ازاں شہنشاہ ظہیر الدین بابرؔ اور ہمایوں بادشاہ کا جانثاری سے ساتھ دیا اور خاندان چغتائی یعنی مغل بادشاہوں کی نوازشوں کے صلہ میں نمک حلالی کرتے ہوئے شیر شاہ سوری کی افغان فوج سے زبردست جنگ کی اس قدیمی نمک حلالی کو مدنظر رکھتے ہوئے شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند نے قدر شناسی اور انصاف شاہانہ کے مطابق خاندان پھرہالہ کو ریاست پوٹھوہار بطور وراثت منصب (انعام) میں عطا کر دی۔ ان ہی وجوہات کی وجہ سے علاقہ پوٹھوہار خاندان پھرہالہ کی وراثت ہوا۔ بعد ازاں چند مرتبہ ملک خراساں کے بادشاہوں ہندوستان پر یورش کی چنانچہ ان غیر ملکی حملہ آوروں کی تباکاریوں اور زیاتیوں کی وجہ سے ریاست پوٹھوہار کے چند دیہات کئی بار ویران اور بے چراغ ہوئے۔ چونکہ یہ دیہات اور خطہ پوٹھوہار ہندوستان کی شاہرہ پر واقع ہیں۔ قبیلہ ادمال نے قدیمی وراثت میں اپنے خاندان اور دیگر قوموں جاگیریں عطا کر کے از سر نو آباد کیا۔

ازیں موجب چند بار یکبارگی از بنیاد بر باد شد و ملک بے چراغ میگشت اما گکھڑاں وراثت قدیمی خود دانستہ و در آبادی ملک بہبودی خویش پنداشتہ ہر کسے قوم کہ در ہر دیہہ پختہ و معموری و آبادی

میسازند کسے درمقدور نیست کہ از انتقال مستودرزگرد روہر کس را کہ درحصہ واراثت کسے موضع پا کہ قدرے رقبہ زمین عنائت فرمائیند۔ ہماں کس وراثت داز منگرور۔ مشہور باد کہ تمام دیہات برگنہ دانگلی وپھرہالہ درعمل ریاست گکھڑاں ازسرنو آباد شُد ومنیوند ید بدونی ککھراں کیے دیگر۔

(برجناتھ)

گزارش

دنیا بھر میں سلطنتوں، بادشاہوں، حکومتوں، قوموں، قبیلوں اور خاندانوں کی تاریخ لکھنے کا رواج جو چلا آتا ہے اس کی اہمیت اور ضرورت سے سبھی آگاہ ہیں۔ چونکہ نہ صرف کسی خاص شخصیت یا سرزمین کی بہترین یادگار تصور کی جاتی ہے بلکہ ہر عہد کی مختلف قوموں اور حکومتوں کی ترقی وتنزلی کی صحیح عکاسی تاریخ ہی کر سکتی ہے۔اور ان ہی واقعات سے متاثر ہو کر اقوام اپنے مستقبل کو درخشاں بناتی ہیں۔اسی فلسفہ پر عمل کرتے ہوئے دنیا کے عظیم بادشاہوں اور عظیم لوگوں نے اپنے گردوپیش کے حالات اور واقعات کو قلمبند کیا۔زیر نظر کتاب وجہ تسمیہ دیہات پوٹھوہار اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔وجہ تسمیہ دیہات علاقہ پوٹھوہار سلطان مکرم خان المعروف سلطان مقرب خان کے عہد حکومت اور خصوصی حکم سے رائے زادہ برجناتھ پسر رائے زادہ دیوان دُنی چند موضع گلیانہ (تحصیل گوجر خان) نے ۱۱۷۶ ہجری القدس میں مرتب کی۔فاضل مصنف رائے زادہ برجناتھ سورگ باشی نے خطہ پوٹھوہار کے دفاتر قانون گویاں، قدیمی کتب خصوصاً تاریخ فتح خوانی اور مقامی روایات و بیانات کی روشنی میں ریاست پوٹھوہار کے ۱۰۷۶ دیہات کی الگ الگ تاریخ مرتب کی پرانے وقتوں میں چھاپہ خانے کا وجود نہ تھا۔اسلئے وجہ تسمیہ دیہات قلمی شکل میں قدیمی رئیس وجاگیردار اور صاحب ذوق خاندانوں کے ذاتی کتب خانوں تک محدود رہی۔اسلم خان ذیلدار بکڑالہ کے کتب خانہ میں یہ کتاب اب تک موجود ہے۔اب ان کے چھوٹے بھائی راجہ محمد اشرف کے پاس ہے۔اصل کتاب نسخہ قلمی ۱۹۳۵ء کو راجہ کفایت علی خان صاحب پنوار رئیس اعظم جندوٹ نے پوٹھوہار کے قدیمی قانون گو خاندان کے مرد پٹواری رائے زاد گلیانہ سے حاصل کی تحریر انتہائی شکستہ اور بوسیدہ ہو چکی تھی۔راجہ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے 13-5-1936 کا جدید فارسی ترجمہ مکمل کیا۔راجہ صاحب کی محنت کسی داد یا تعریف کی محتاج

نہیں۔ شہد کی مکھی جانتی ہے کہ اسے شہد بنانے میں کس قدر محنت اور مشقت سے گزرنا پڑتا ہے فاضل فارسی نسخہ بھی اصل نسخہ کی نقل ہے۔ جو کہ 1893ء کے قریب لکھا گیا۔ غالباً مولف کے کسی جانشین نے اوائل عہد سکھاں میں نقل کیا اور اس میں عہد راجہ سردار پرتاب سنگھ کے واقعات کا بھی اضافہ کیا اور یہ سردار چتر سنگھ کے زمانہ حکومت سے قبل لکھا گیا ہے۔ بعض موضعات کے تحت نوٹ بھی لکھے گئے ہیں۔ جیسا کہ تحریر نسخہ اصل سے ظاہر ہے۔ ہم نے راجہ کفایت خان پنوار رئیس اعظم و جاگیردار موضع جندوٹ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم کے تحریر کردہ نسخہ کو راجہ محمد اسلم خان صاحب ذیلدار بکڑالہ کے برادر خورد راجہ محمد اشرف خان صاحب نمبردار کی معرفت انکے کتب خانے سے عاریتاً لے کر اپنے صاحب ذوق حلقہ احباب کی مدد سے اردو ترجمہ مکمل کیا۔ ہو سکتا ہے ازروئے علم و ادب بے شمار اغلاط موجود ہوں۔ اکثر ایسے الفاظ تھے جو کہ واضع نہ پڑھے جاتے تھے۔ البتہ مشکل الفاظ کو بعض جگہوں پر عام فہم الفاظ میں تبدیل کیا گیا۔ بعض دیہات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے اضافہ کیا گیا ہے۔ ہم نے اردو ترجمہ کو بہتر سے بہتر کرنے میں بہت احتیاط سے کام لیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی جھول رہ گئی ہو تو ہم معذرت خواہ ہیں۔ خصوصاً کسی قوم یا دیہات کے بارے میں تاریخی نقطہ نظر سے دل آزاری یا اتفاق نہ ہو تو ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ قارئین اس گراں قدر تاریخی ذخیرہ سے یکساں طور پر محظوظ ہونگے۔ خصوصاً علاقہ پوٹھوہار میں آباد قدیمی اقوام کی اولاد اپنے جد امجد کے زمانہ سلف کے حالات و واقعات کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکے گی۔ جو کہ مذکورہ حالات و واقعات اس سے قبل عام آدمی کی نظر سے پوشیدہ تھے۔ کتاب کو ترتیب دیتے وقت واقعات قوموں اور تاریخوں کی صحت کو ملحوظ خاطر رکھا۔ یہ اپنے وقت کی انتہائی نادر اور مستند دستاویز ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ

سے فاضل مصنف رائے زادہ برجناتھ اور جدید فارسی مترجم راجہ کفایت علی خان پنوار کی تحقیقی وسعتِ نظر عیاں ہے۔ یہ کیسا عجیب واقعہ ہے کہ 229 سال گزر جانے کے باوجود خطہ پوٹھوہار کی اس اہم اور نادر دستاویز کی اشاعت پر توجہ نہ دی گئی جسکی وہ مستحق تھی۔ ہم نہایت فخر سے دعویٰ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ 1176 ھجری المقدس کے بعد پہلی بار اشاعت اور اردو ترجمہ کا اعزاز ہمارے حصہ میں آیا۔ جدید قلمی/فارسی ترجمہ 402 صفحات پر مشتمل ہے۔ آخری دو صفحات ضائع ہو چکے ہیں۔ قارئین سے دوبارہ عرض گزار ہوں کہ تاریخ کے ادنیٰ طالبعلم کی حیثیت سے اگر کوئی غلطی ھوگئی ہو تو معافی کے علاوہ حوصلہ افزائی کا منتظر رہوں گا۔ چونکہ ابھی اس میدان میں نووارد ہوں۔ آخر میں التماس ہے کہ خاکسار کے لئے بارگاہ رب العزت میں مغفرت اور بارگاہ رسالت حضرت محمد ﷺ میں شفاعت کیلئے دعا کریں۔

آمین ثم آمین

(محمد ارتاسب کروٹہ)
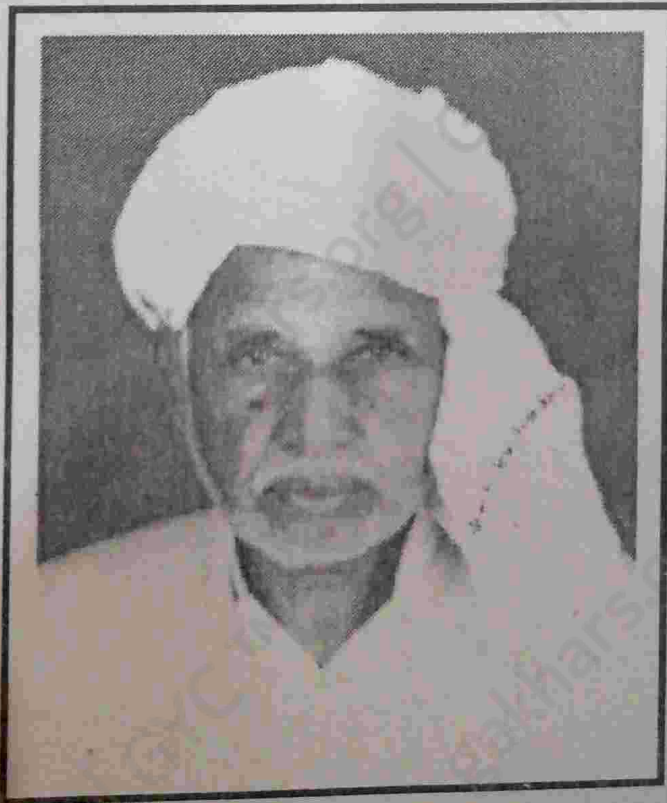
نوٹ متعلق پہی

"تاریخ پہی" راجہ کفایت علی خان پنوار رئیس اعظم جندوٹ (سوہاوہ ضلع جہلم) مرحوم ومغفور نے نہایت ہی محنت سے تحریر کی تھی۔ تاریخ پہی تین جلدوں پر مشتمل تھی۔ ہم نے تمام تحریروں کو یکجا کر کے اسے ترتیب دیا۔ راجہ صاحب اپنی تاریخ پہی میں تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے تقریباً اٹھائیس تاریخوں کے حوالہ سے تاریخ پہی مرتب کی تھی۔ قلمی نسخہ جات راجہ کفایت علی خان پنوار موضع جندوٹ کی لائبریری میں موجود ہیں۔ ہم جناب راجہ محمد طارق خان صاحب پنوار موضع جندوٹ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے ان نادر دستاویزات سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ ہمیں مذکورہ بالا کتب خانہ دیکھنے کا کئی بار شرف حاصل ہوا۔ زیرنظر "تاریخ پہی" میں تفصیل گوت وقوم، روسائے علاقہ نمبرداروں اور ذیلداروں ذیلیں بمطابق 1940ء موجودہ مردم شماری اور خانہ شماری رقبہ دیہہ اور مالیہ سرکاری شامل ہے۔ راجہ صاحب نے تاریخ پہی 1923ء میں لکھنا شروع کی۔ خانویس محمد غنی سکندر پوری تحصیل جہلم تھا اور 1928ء میں مکمل کی۔ مگر چند خامیوں کے پیش نظر 1938ء میں جدید نسخہ ہذا تحریر فرمایا۔

(تپہ پہی کا نقشہ اگلے صفحہ پر)

کُتب حوالہ جات

(جن کی مدد سے نسخہ تاریخ بھی مرتب کیا گیا)

وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دانگلی مصنف رائے زادہ بر جناتھ موضع گلیانہ ۔۲۔ ریکارڈ پنوار خاندان اور اس کی کتب فارسی (مآخذ) ۳۔ تواریخ روہتاس اردو مصنف لالہ میگراج (۴) تواریخ جہلم 1881ء مصنف لالہ میگراج (۵) گزٹیئر جہلم 84-1883ء انگریزی (۶) گزٹیئر جہلم 1904ء انگریزی (۷) تذکرہ روؤسائے پنجاب اردو مصنفین سر لیپل ایچ گرفن و کرنل میسی (۸) گکھڑ نامہ بزبان فارسی قلمی مصنف رائے زادہ دیوان دنی چند گلیانہ (۹) تاریخ ہند (۱۰) کاغذات و اندراج مثل حقیقت عہد انگریزی اردو قلمی (۱۱) گزٹیئر ضلع راولپنڈی 1907ء انگریزی (۱۲) تواریخ اورنگزیب عالمگیر اردو مصنف مولوی احمد دین مرحوم (۱۳) اکبر نامہ فارسی قلمی (۱۴) حالات صاحبزادگان بشندور (۱۵) ریکارڈ خاندان راجپوت اکرہ موضع موہڑہ اکرہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم (۱۶) ریکارڈ و اسناد متفرق خاندان ہائے علاقہ ہی و پوٹھوہار (۱۷) راجپوت گوتیں مصنف چوہدری علی محمد صاحب (۱۸) رنجیت نامہ فارسی (۱۹) مستانہ جوگی رسالہ لاہور ماہ اکتوبر 1934ء (۲۰) جہانگیر نامہ مصنف علامہ شبلی مرحوم (۲۱) رسالہ روحانی دنیا ماہ جنوری 1934ء (۲۲) سالنامہ نیرنگ خیال 1935ء (۲۳) مشاہدات مصنف مستند حکایات روایات انگریزی (۲۴) رپورٹ مردم شماری انگریزی (۲۵) تاریخ راجپوت پنوار خاندان علاقہ ہی (۲۶) ڈائریکٹری دیہات ضلع جہلم 1910ء (۲۷) رسالہ اعوان انگریزی (۲۸) رپورٹ بندوبست 1900ء مصنف ٹالبٹ صاحب بہادر (D.C) صاحب۔

رقبہ دیہات

رقبہ دیہات 979 ھجری شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند کے عہد میں سلطان جلال خان گکھڑ پھرہالہ کے حکم سے رائے زادہ پتھو عرف بال اور عمر خان پکھڑوال نے از سرنو پیمائش دیہہ بہ دیہہ موجب تجویز آسامی وقلبہ کیا۔کل رقبہ آسامیوں اور قلبہ میں دیا گیا ہے۔رقم برائے آسامی و ہندسہ برائے قلبہ ہے۔مثلاً بشندور تین آسامی و شش قلبہ ہے۔اسی طرح موضع سوہاوہ وموہڑہ اکرہ۔بعض دیہات میں صاحب اثر لوگ قابض تھے اور قلبہ میں زیادہ اراضی شمار کی جاتی تھی۔غیر مزروعہ یا نا قابل مزروعہ رقبہ شامل پیمائش نہیں کیونکہ یہ چراگاہ مشترک تھی اور مال گزاری سے مستثنیٰ تھی۔ (کفایت علی خانؔ)

طریقہ پیمائش اراضی در ۹۷۹ ھجری عہد حکومت سلطان جلال خان گکھڑ والیان پوٹھوہار

انتیس انگل ایک دست، تین دست ایک کان، اگر کان زابہ کان ضرب نمائید تا حاصل ضرب را ایک منڈلہ بیس منڈلہ ایک کنال، آٹھ کنال ایک گھماؤں، پندراں گھماؤں ایک قلبہ، باراں قلبہ ایک آسامی

قلبہ = ایک سو بیس کنال، آسامی = چودہ سو چالیس کنال (محمد ارتاسب کروٹہ)

15/03/88

تربیلہ ڈیم
دریائے کابل
اسلام آباد
اٹک
راولپنڈی
پوٹھوار
منگلا ڈیم
دریائے سندھ
کوہستان نمک
دریائے جہلم
خوشاب
0 25 50 100
کلومیٹر
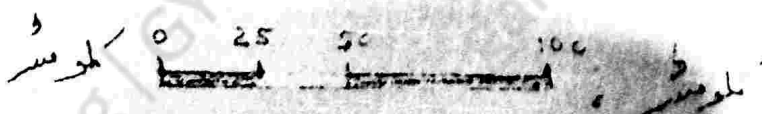
پہی کسووال (کیفیت آبادی)

مہاجود کے لڑکے کیاس خان کی اولاد کیسوال کہلاتی ہے۔ 810 ھجری قوم کسوال نے اس علاقہ پر تصرف حاصل کیا۔ اور اکثر دیہات میں آباد ہوئے۔ مگر ملک فیروز خان نے ان کو بزور شمشیر یہاں سے نکال دیا۔ اور یہ علاقہ اندرہل (میر پور آزاد کشمیر) جا بسے۔ عہد اکبر اعظم میں سلطان جلال خان کو یہ علاقہ منصب میں عطا ہوا۔ جس کے عہد میں ویران دیہات از سرنو آباد ہوئے۔ ۱۱۲۱ ھجری بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے روؤسائے پھرہالہ سے یہ علاقہ لے کر اجارہ پر دیا۔ اور گکھڑانِ میر پور اجارہ دار رہے۔ متواتر 44 سال تک یہ علاقہ اجارہ پر رہا۔ احمد شاہ دُرانی کابل نے 1163ھ میں سلطان مکرم خان المعروف مقرب خان کو یہ علاقہ منصب میں عطا کیا۔ اس رئیس کی وفات 1177ھ میں ہوئی اور تمام پرگنہ مقبوضات گوجر سنگھ بھنگی میں شامل ہوا۔ اس کے بعد سرداران اٹاری کو دولاکھ کی جاگیر میں عطا ہوا۔ جن کی حکومت 1849ء میں انگریزی حکومت نے ختم کردی۔ جس وقت یہ علاقہ شاہان دہلی کی طرف سے اجارہ پر تھا اس وقت تپہ پہی کی چودھرائی پنوار خاندان سہنسرال وجندوٹ (سوہاوہ ضلع جہلم) کے سپرد رہی۔ 1849ء عہد سکھاں کے آخری ایام میں چوہدری شاہ باز خان پنوار (موضع جندوٹ) گورنر شمالی پنجاب نے خان بہادر ہندو اکرہ موضع موہڑہ اکرہ (سوہاوہ) کو علاقہ پہی کا حکمران مقرر کیا۔ آپ کا خاندان راجپوت اکرہ کے نام سے موسوم ہے۔ حملہ ہائے نادر شاہ ایرانی واحمد شاہ دُرانی اور قحط کلاں 1783ء میں یہ علاقہ بالکل غیر آباد ہو گیا۔ عمل داری عہد بھنگی اور سرداران اٹاری میں اکرہ فیملی موضع موہڑہ اکرہ اور پنوار خاندان جندوٹ وسہنسرال کے صاحب دستاروں نے از سرنو دیہات کو آباد کیا۔ علاقہ کی چودھراہٹ کی وجہ سے پنوار خاندان کا لقب چوہدری مشہور ہوا۔ ان چوہدریوں نے بھاگ جانے والے زمیندار خدمت گار اہل حرمت اور جدید قوموں کو گردونواح

سے لاکر آباد کیا۔ ان ہی خدمات کے عوض حقوق چہارم نذرانہ اور جاگیریں عطا ہوئیں۔ اکثر دیہات کا مشخصہ بھی ان ہی کے نام تھا۔ مہاراجہ سردار چتر سنگھ صاحب کو آبادی رعایا کا خاص شوق تھا۔ عہد سکھاں میں ہی علاقہ کی آبادی میں کافی کوشش کی گئی۔ علاقہ پہی کو یہ بھی فخر حاصل ہے کہ یہاں برصغیر میں اسلام کے شہنشاہ ہند حضرت شہاب الدین غوری، غوث زمان حاجی عبداللہ دیوان حضوریؒ، حضرت شاہجہان چشتیؒ سر جلال خان، حضرت باواعاقمی شاہ قلندر اور حضرت شاہ صغیرؒ زیدی جیسی عظیم ہستیاں آرام فرما ہیں۔ انشاء اللہ مذکورہ ہستیوں کے بارے میں ایک علیحدہ کتاب میں تفصیلاً لکھا جائیگا۔ (کفایت علی خان پنوار)

(نوٹ) محکمہ مال کے قدیم جدید ریکارڈ میں آج تک موجودہ یونین کونسل پیل بنے خان یونین کونسل سوہاوہ اور یونین کونسل پھلڑے سیداں پر مشتمل علاقہ کو ''پہی'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ پبی

علاقہ پبی کی شکل لمبوتری ہے۔ لمبائی تقریباً تیرہ کوس اور عرض اوسطاً دو کوس ہوگا۔ اس میں تقریباً 85 دیہات آباد ہیں۔ موضع کے اندر آباد ڈھوکیں وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ چار ذیلدار اور 153 نمبردار ہیں۔ اس کی آب و ہوا گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں سخت سرد ہے۔ لوگوں کی اکثریت ملازم پیشہ ہے۔ باقی کاشت کاری کا پیشہ رکھتے ہیں۔ بہادر اور جفاکش لوگ ہیں۔ راجپوت قوموں کی اکثریت ہے۔ جاٹ بھی کافی تعداد میں آباد ہیں۔ گکھڑ صرف چند دیہات میں آباد ہیں۔ اہل حرفت اور خدمتگار قومیں تقریباً ہر گاؤں میں موجود ہیں۔ کسیاں اور نالے بکثرت ہیں۔ زمین پتھریلی اور ناہموار ہے۔ اسی لئے ''پبی'' کے نام سے موسوم ہے۔ بعض گاؤں میں پانی کی سخت قلت رہتی ہے۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کے عہد حکومت میں دور دراز کے پہاڑی دیہات میں آمد و رفت کیلئے سڑکیں، بجلی، واٹر سپلائی سکیم اور ہسپتال بنے۔ شمال میں ایک سڑک ہے جو سوہاوہ سے لے کر ٹبی سیداں تک اس غربی علاقہ کی شمالی حدِ فاصل ہے۔ مشرقی حصہ میں ایک بڑا کس ہے جو کہ موضعات ہتھیہ، بشندور، سنتوٹھی اور گھمبر کی وغیرہ سے گزرتا ہے۔ جنوب میں پہاڑی سلسلہ ہے جس کو رکھ نیلی لکھا جاتا ہے۔ مشرق میں بھی پہاڑی سلسلہ ہے جو علاقہ کھندر سے علاقہ پبی کو جدا کرتا ہے۔ مغرب میں سڑک ہے جو کہ ٹبی سیداں دئیوال و چھبر کے قریب سے گزرتی ہے۔

(کفایت علی خان پنوار)

خاندان بدھال (بشندور)

خطہ پوٹھوہار کے زیریں حصہ کے کئی دیہات میں آباد ہیں۔عہد سابق اور حال میں وسیع قطعات اراضی پر قابض چلے آرہے ہیں۔بعض ان کو جٹ اور بعض راجپوت خیال کرتے ہیں۔اور کچھ لوگ حضرت علیؓ کی اولاد سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔جو کہ مبالغہ آرائی پرمبنی ہے۔یہ صرف مراسیوں کا من گھڑت قصہ ہے۔یہ ہندوستانی النسل قبیلہ ہے۔رائے زادہ دیوان دُنی چند موضع گلیانہ نے تاریخ بدھال لکھی تھی جو کہ اب نایاب ہے۔غالباً اس قبیلہ کی ابتداء موضع تخت پڑی (روات) سے ہوئی۔مولوی نورالدین کی تاریخ ''باب الاعوان'' مرتبہ 1914ء میں صرف اتنا لکھا ہے کہ اس قبیلہ کے مورثِ اعلیٰ ''احمد علی'' کا لقب بدر دین تھا۔جو کہ بگڑ کر ''بدھو'' مشہور ہوا۔اور آل بمعنی اولاد ہیں۔اس لئے احمد علی المعروف بدردین کی اولاد بدھال مشہور ہے۔بقول راجہ عارف منہاس ان کو بندوہال راجپوت بھی کہا جاتا ہے۔اس کے علاوہ چوہدری محمد افضل خان مصنف تاریخ راجپوتاں مسٹر جے۔ایم وائکلے مصنف ''پنجابی مسلمان'' نے بھی ان کو راجپوت لکھا ہے۔بعض علماء ان کو بھٹی راجپوت کی شاخ بتاتے ہیں۔آج سے پچاس سال قبل راجپوت کہلاتے تھے مگر اب اعوان کہلاتے ہیں۔اعوانوں نے بھی مراسیوں کے کہنے پر اپنی آمد اور شجرہ نسب عربوں سے ملا دیا ہے۔مشرقی پہی قوم کسوال کے قبضہ میں تھی۔سلطان ہاتھی خان کو اپنی برادری نے سازش کر کے بیوی کے ذریعے زہر دلوایا۔اہلیہ سلطان ہاتھی خان بشندور کے کسوال خاندان سے تھی۔اور بعد ازاں سلطان سارنگ خان جانشین بنا۔جس نے بجرمِ قتل سلطان ہاتھی خان قوم کسوال کو اس علاقہ سے بے دخل کر دیا۔اور کسوال دریائے جہلم سے پار علاقہ موجودہ جموں کشمیر آباد ہوئے۔یہ ساری مہم مراد خان بدھال کی زیر نگرانی پایہء تکمیل کو پہنچی۔اسی خدمت کے صلہ میں اس کے پسران کو مندرجہ ذیل دیہات کی مالکیت عطا ہوئی۔
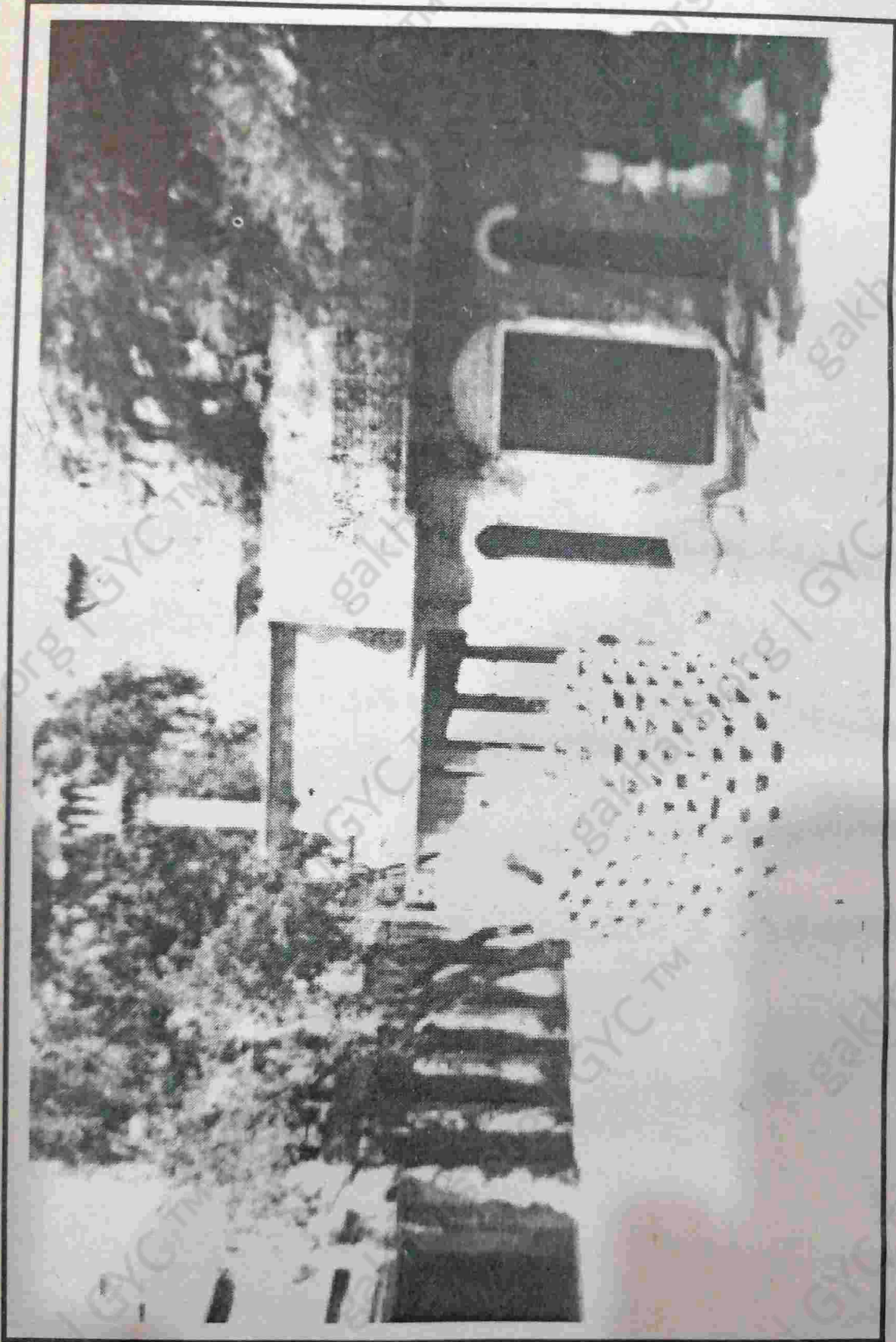
دیوان حضوریؒ بمقام جشندور

کمزور انسان موقعوں کے انتظار میں رہتے ہیں۔ لیکن باہمت انسان خود موقع پیدا کرتے ہیں۔

مراد خان

عباس خان	نیازی خان	اختیار خان	مہمند خان
بشندور	بڑکی بدھال	نڑالی	ڈور بدھال
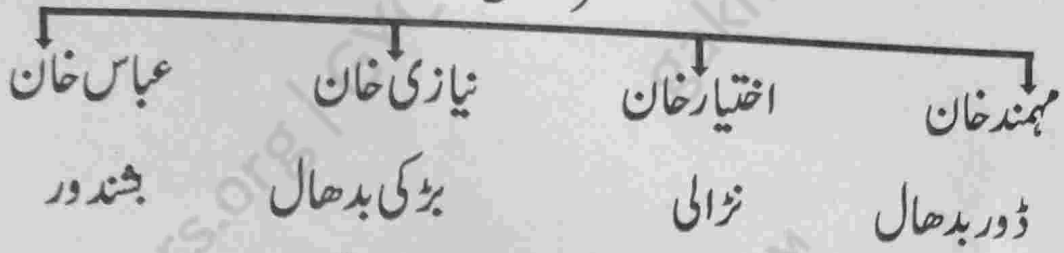
لغرض عباس خان بدھال 935 ھجری میں بشندور آباد ہوا۔اسکی اولاد آج تک مالک وقابض ہے۔ 1050 ھجری میں نصیب خان وفتح خان پوتا عباس خان سلطان اکبر قلی خان رئیس کے پاس ملازم تھے۔ان ہی ایام میں دیوان حاجی عبداللہؒ غوثِ زماں جلوہ افروز ہوئے۔اس وقت محمود خان بدھال مقام مقدم دیہہ تھا۔بعدازاں موارخ خان بن ہمت خان بن عباس خان مقدم دیہہ بنا۔ 1100 ھجری کے قریب بشارت خان بن نصیب خان کا اقتدار تھا۔ 1213 ھجری کو سلطان شادمان خاں رئیس نے موضع مہلو شیر عالم کو جاگیر میں عطا کیا۔عیسیٰ خان ولی داد خان پسران بانی خان وشیخ محمود بن شیر خان ومہرو خان رئیس شادماں خان کی فوج میں ملازم تھے۔اور دستور کے مطابق چند قلبہ اراضی بطور جاگیر عطا ہوئی۔مگر جلد ہی گوجر سنگھ بھنگی نے شادماں خاں کو علاقہ سے بے دخل کردیا۔اس لئے بدھال جاگیردار عطیہ سے استفادہ نہ کرسکے۔اور مذکورہ جاگیرداروں کی اولاد سے کوئی باقی نہیں ہے۔حبیب اللہ خان سردار پرتاب سنگھ اٹاری والا کے پاس بزمرہ سواراں ملازم تھا۔جس کے صلہ میں موضع جنال تحصیل گوجرخان جاگیر عطا ہوئی۔اس کی وفات پراس کا بیٹا داراب خان جاگیردار بنا۔اب تک یہ موضع اولاد حبیب اللہ کے قبضہ میں ہے۔عہدانگریزی میں نواب خان شیر باز خان یکے بعد دیگرے نمبردار مقرر ہوئے۔اوران کے کی اولاد سے سردار خان،لہراسب خان قائم مقام ہیں۔مصاحب خان ،دولو خان،کرم داد خان،عطا محمد ،حیات بخش،فضل الٰہی ،جمعدار صاحب خان مکرم الٰہی خان،حافظ زمان مہندی،صوبیدار گلاب خان،الٰہی بخش خان،صدر قانون گو شیر اور عبدالغنی قبیلہ کے قابل ذکر شخص ہیں۔

شجرہ نسب خاندان بدھال بشندور
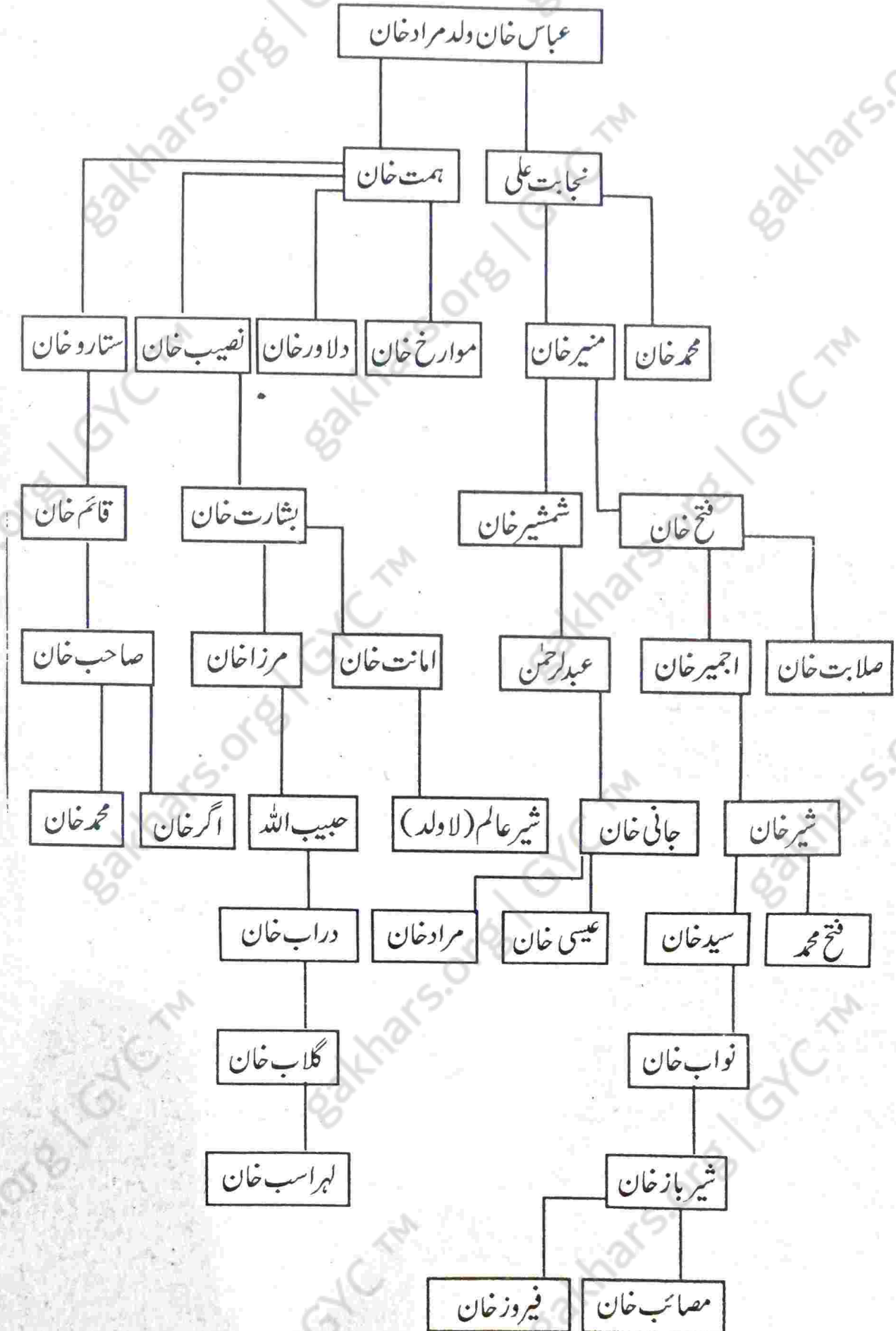
کھتڑیل (گھبیال) خاندان ڈوھنگی

ان کی اپنی روایت اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع جہلم میں جٹ کھتڑیل کہلاتے ہیں۔ بعض دیہات میں گھبیال راجپوت بھی کہلاتے ہیں۔ ان کے خاندانی شجرہ نسب کے مطابق حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلبؓ کی اولاد ہونے کی وجہ سے سیّد قبیلے کی شاخ لکھا ہے۔ جو کہ انتہائی مبالغہ آرائی اور گناہ ہے۔ یہ صرف مراسیوں کا من گھڑت قصہ ہے۔ یہ ہندوستان النسل قبیلہ ہے۔ گھی خان مورث اعلیٰ کسی ولی اللہ کی دعا سے پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکو بیس بیٹے دیئے جو کہ مختلف دیہاتوں میں پھیل گئے۔ گھی خان کے لڑکے نواب خان المعروف کھتڑیل خان کی اولاد قوم کھتڑیل کے نام سے مشہور ہوئی۔ حضرت گھی خانؒ کا مزار مبارک موضع گھیارہ (تپہ آڑہ) میں واقع ہے۔ علاقہ ونہی میں قابل ذکر گھرانہ ڈوھنگی داخلہ ہتھیہ کا ہے۔ جو کہ آسودہ حال زمیندار ہیں۔ علاقہ ونہی کے بڑے اور قدیمی جاگیرداروں میں شامل ہیں مقامی سطح پر بھی نمایاں ہیں۔ عہد سکھاں میں چوہدری مہندا اور چوہدری حکیم مقدم دیہہ تھے۔ مشخصہ بھی عطا تھا۔ فضل داد خان، بہاول بخش اور سید احمد بھی قابل ذکر تھے۔ چوہدری فضل خان مرحوم وسیع جائیداد کے مالک تھے اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ تھے۔ صاحب دستاروں اور جاگیرداروں کی اولاد سے چوہدری محمد انور چیئرمین اور چوہدری محمد اصغر مالک وقابض ہیں چوہدری محمد اسلم چیئرمین اور چوہدری محمد سعید بھی قابل ذکر ہیں۔ گاؤں کی چوہدراہٹ کی وجہ سے اس خان دان کا لقب ''چوہدری'' مشہور ہوا۔ 732ھ سلطان محمد عرف الف خان کے عہد میں زمان خان موضع جندوٹ آباد ہوا۔ کل خان کے چار پسران میں سے درویش خان کی اولاد ٹاکال، ڈورہ، جھرموٹ اور موہری آباد ہوئی۔ نوروز خان کی اولاد جندوٹ، فیروز خان کی اولاد ریاست مہاراجہ کشمیر اور خاص خان کی اولاد علاقہ روہتاس میں آباد ہوئی۔

شجرہ نسب کھتڑیل (گھبیال) قبیلہ
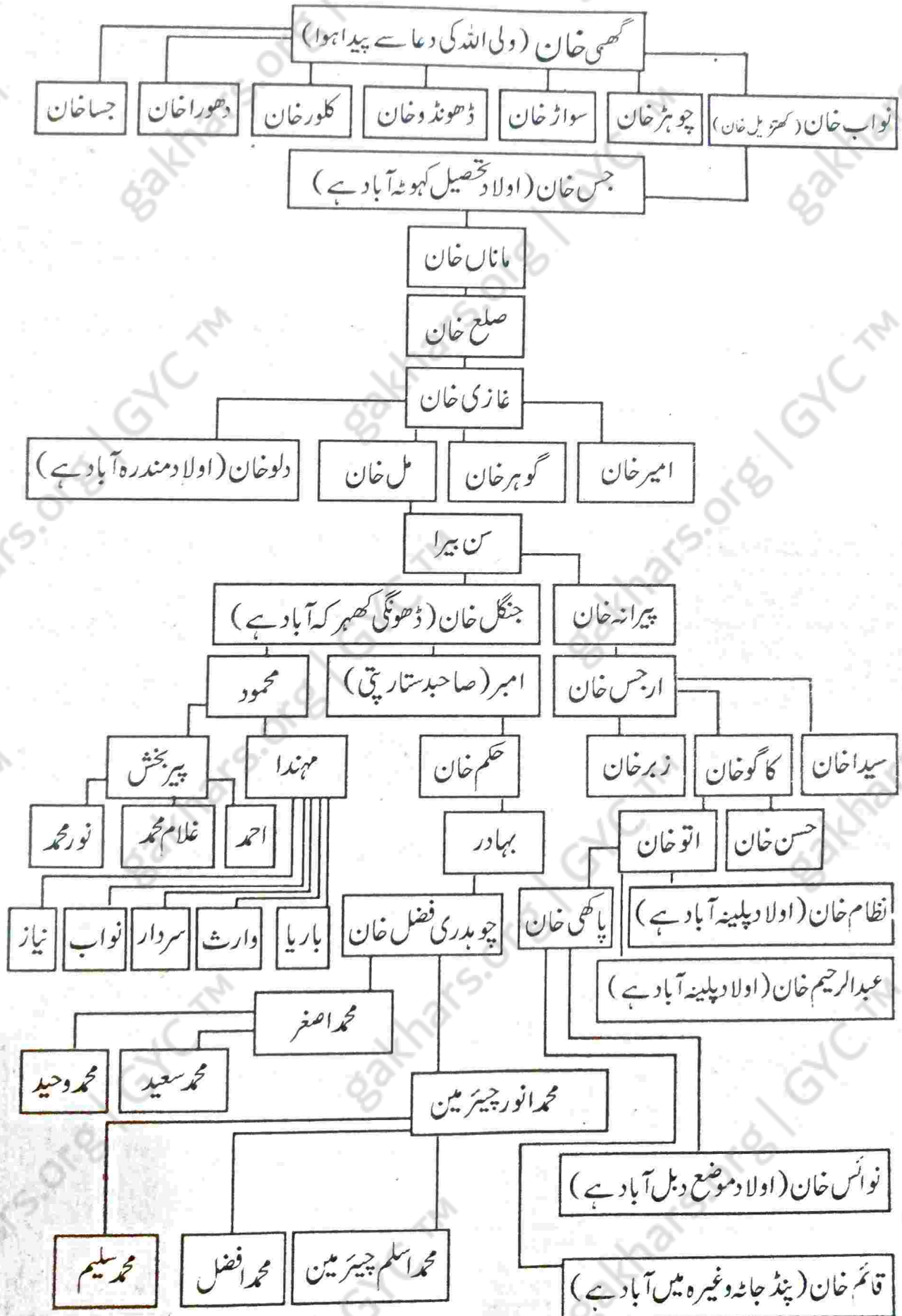
خاندان بدھال سرگڈھن

یہ آبادی عہد ہنود کی یادگار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سورگ داس برہمن نے اس کو آباد کیا اسلیئے نام دیہہ سُر گڈھن مشہور رہوا۔ سورگ داس کے دوسرے دو بھائی بنام جھرما اور دھرما تھے جھرما سے جھر کوٹ کلاں اور دھرما سے دھر کوٹ خورد آباد کئے۔ انقلاب روزگار سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ قوم جنجیل نے قبضہ کیا مگر وہ بھی غیر آباد ہو گئے۔ سلطان سارنگ خان رئیس گکھڑ نے شیخ نصیب اور مورث خاندان کو 1500ء میں یہ جگہ بطور جاگیر عطا کی۔ جہاں سے مختلف اوقات میں ملحقہ دیہات جنوٹ دیالی، کرم پاکھی وغیرہ میں جا بسے۔ مثل بندوبست 1880ء میں مالکان نے تحریر کیا ہے کہ عملداری اسلام میں شیخ احمد مورث ہمارے کو رئیس سارنگ خان نے بعوض ملازمت رقبہ دیہہ ہذا عطا کیا۔ جو ہمارے مورث نے موضع ترکھڑی (تخت پڑی علاقہ رواٹ) سے اٹھ کر یہاں رہائش اختیار کی یہ قبیلہ خان دان بشندور کے یکجدی ہیں۔ شجرہ نسب کاغذات مال میں مورث قبیلہ شیخ احمد درج ہے پورا نام شیخ نصیب احمد ہے۔ راجہ ہمت خان بوگیال ڈومیلی اور مقرب خان رئیس پھرہالہ کی جنگ میں کونتریلہ کے پکھڑالوں اور سرگڈھن کے بدھالوں نے ہمت خان کی مدد کی۔ فیض طلب خان، گاماں خان، احمد علی، خداداخان، اور خان زمان عہد سکھاں میں قمر بند ملازم تھے۔ بوجہ ملازمت ہر ایک کو جاگیر عطا تھی۔ محسن علی خان پالکی والا موضع جرموٹ جاگیر تھی۔ گاما خان بلوہ میں قتل ہوا بعد ازاں اس کے لڑکے فتح خان وعلی حیدر خان باری باری نمبردار بنے، دوست محمد سربراہ نمبردار رہا۔ محمد اعظم کو حکومت وقت کی عمدہ خدمت سرانجام دینے پر پانچ فیصدی انعام زمینداری عطا ہوا۔ محمد اعظم کی وفات پر سردار خان علاقہ دار مقرر ہوا۔ اعلیٰ خدمت کے عوض انعام زمینداری میں اضافہ ہونے کے علاوہ اسیر اہل جیوری ضلع جہلم مقرر ہوئے۔ ان کے بعد محمد افضل خان نمبردار وعلاقہ دار بنے۔ اسیر اہل جیوری اور دو دفعہ ممبر ڈسٹرکٹ

بورڈ منتخب ہوئے۔ محمد خان اور ان کے پسران غلام علی خان اور ابوذر خان تحصیلدار اور کمال خان سفید پوش تھے۔ فضل داد خان ریاست قلات میں عہدہ دار نواب خان کے پسران فتح خان، محمد خان اور زمان خان کے پسران کے علاوہ عدالت خان سفید پوش تھے۔ موضع جندوٹ میں دولو خان پٹواری اس کا بھائی احمد خان نمبردار اب اس کا پوتا شان خان نمبردار ہے۔ سمندر خان اور گل محمد خان نے سب سے پہلے جندوٹ میں رہائش اختیار کی موضع کرم پاکھی میں کرم داد خان کی وسیع جاگیر تھی۔ بھینس قائم کا گاؤں بھی ان کے قبضہ میں تھا مگر بے دخل ہو گئے۔

(شجرہ نسب اگلے صفحے پر)

شجرہ نسب خاندان بدھال سرگڈھن

- شیخ نصیب احمد
  - شیخ بنہان خان — کرم پاکھی
  - شیخ بہادر خان — بھوٹ بدھال
  - شیخ بہار خان — شمر مہالہ
  - شیخ نور روز
    - شیخ عبدالحق
      - شیخ مفید
        - نیک محمد خان
        - فاضل خان
          - امیر
            - خدابخش
              - گل محمد
          - سید خان
            - مقیم
              - روح اللہ
                - شیر خان
                  - سمند خان
          - امانت خان
            - ننھا خان
              - نور خان
                - تبت خان
                  - غلام علی
                    - فیض علی
                      - محمد اعظم خان
                        - زمان خان
                          - محمد اکرم خان
                          - غلام رسول
                          - کرم الٰہی
                        - نواب خان
                          - رحم علی
                          - محمد افضل خان
                          - فضل الٰہی
                          - محمد خان
                          - فتح خان
                        - میر خان
                          - کمال خان
                          - غلام علی خان (تحصیلدار)
                        - سردار خان
                          - محمد افضل خان
        - افضل خان
        - شیر محمد

کلیال سوہاوہ

موضع سوہاوہ میں قوم کلیال کے دو متفرق خاندان آباد ہیں سب سے پہلے مسمی کالو خان نے موضع کلوٹ تپہ روہتاس سے آ کر یہاں رہائش اختیار کی۔ کالو خان کی اولاد کلیال کے نام سے مشہور ہوئی تقریباً آٹھ سو برس سے یہ قوم یہاں موجود ہے۔ کئی نقلاب آئے اور ویران ہوئے۔ بعد ازاں دوبارہ آباد ہوئے۔ ان کا اپنا بیان ہے۔ کہ موضع دھنگد یو کلیال سے آ کر یہاں آباد ہوئے اس جگہ سے دیگر دیہات میں آباد ہوئے۔ مواضعات، ڈھیری دھمیال، دیالی، ارل بڑلس پیل ہنداں، جھنگی مصری، جندوت، موہڑہ کنیال، دھنداں ہتھیہ، کھوکرکا، اور گھہر کی وغیرہ میں آباد ہیں۔ کالو خان کی قوم بھٹی سے بیان کی جاتی ہے۔ ان کے اپنے یہاں اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع جہلم میں جٹ کلیال اور ضلع راولپنڈی میں راجپوت کلیال کہلاتے ہیں۔ چوہدری محمد رفیع، چوہدری مہندا موضع موہڑہ چوہدریاں داخلی سوہاوہ عہد سکھاں میں مقدم اور چوہدری تھے۔ ان کو چہارم بھی عطا تھی۔ گاؤں وعلاقہ کی چودھراہٹ کی وجہ سے اس خاندان کا لقب چوہدری مشہور ہوا۔ سوہاوہ بلاشرکت غیر سے قوم کلیال کی ملکیت ہے۔ چوہدری مہندا خان جاگیردار کی اولاد نرینہ نہ تھی۔ موہڑہ چوہدریاں کا خاندان کلیال علاقہ کے چند بڑے جاگیرداروں میں شمار ہوتے ہیں۔ کمشنر راولپنڈی ڈویژن کے دربار منعقدہ 1877ء میں ضلع جہلم کی چار تحصیلوں چکوال، تلہ گنگ، پنڈ دادنخان اور جہلم سے چالیس روؤسا کو کرسی نشین منتخب کیا گیا۔ علاقہ ہٰذا سے صرف دو جاگیرداروں راجہ نجابت علی خان جندوٹ اور چوہدری دین خان کلیال موہڑہ چوہدریاں کو کرسی نشین منتخب کیا گیا۔ صاحب دستاروں کو چہارم اور معافیاں عطا تھیں۔

(شجرہ نسب اگلے صفحے پر)

شجرہ نسب اقوام بنگیال کھور کہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم
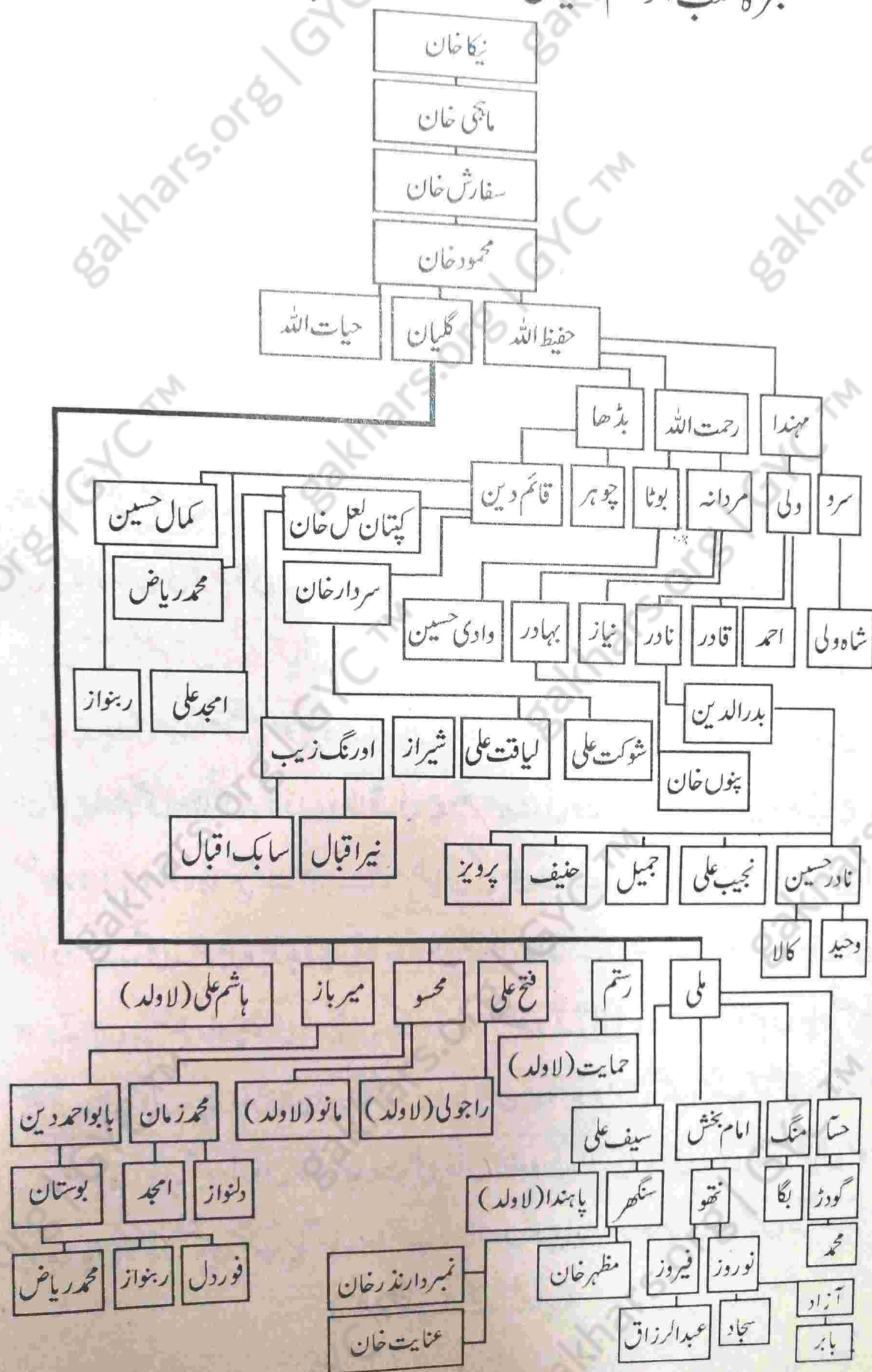
راجپوت اکرہ

یہ خاندان موجودہ اور سابقہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقہ ہی، پوٹھوہار، ضلع جہلم اور پنجاب کا سربرآوردہ خاندان ہے۔ عوام اور مصنف وجہ تسمیہ دیہات پرگنہ دانگلی کی رائے تھی کہ یہ مقامی گوت ہے۔ رپورٹ مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قوم دیگر اضلاع پنجاب میں بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ضلع گورداسپور، سیالکوٹ، لاہور و جھنگ میں قلیل تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد 393 ہے۔ ضلع جہلم میں ان کی تعداد 120 لکھی گئی ہے۔ اس قدر درست ہے کہ موجودہ موہڑہ اکرہ عہد مغلیہ میں علیحدہ دیہہ نہ تھا۔ اور یہ رقبہ موضع سوہاوہ میں شامل تھا۔ سکھوں کی مثل بھنگی کے عہد حکومت میں علیحدہ ہوا۔

(موضع موہڑہ اکرہ از مثل بندوبست 1880ء)

بنیاد حصول ملکیت و حال تقسیم

عملداری اسلام میں بادشاہ کا نام یاد نہیں ہے۔ مسمی رحموں خان سیالکوٹ سے غیر آباد ہو کر اس ملک میں چلا آیا۔ اور موضع سوہاوہ میں آکر آباد ہوا۔ رقبہ دیہہ ہذا قوم اس وقت جنگل غیر آباد تھا۔ مورث مذکورہ نے باجازت حاکم وقت کس قدر رقبہ کا تردد کر کے ملکیت حاصل کی۔ بعد وفات رحموں مذکورہ کے اس کا بیٹا رحیم داد اور اس کے بعد چار پسر ش بذات واحد یکے بعد دیگرے قابض ملکیت رہے۔ رجا خان کے چار بیٹوں میں سے امانت خان بڑا تھا۔ جس نے کسی قدر اراضی باقی برادران کو علیحدہ علیحدہ بطور گزارہ کے بلا تعین حصہ دے دی۔ باقی کل گاؤں پر بذات واحد قابض ملکیت ہو گیا۔ اسی طرح اس کے بعد اسکی اولاد کا بھی یہ دستور رہا۔ بڑا بیٹا باقی چھوٹے برادران کو بلا نسبت حصہ کو بطور گزارہ کے زمین دے کر باقی ملکیت پر خود قابض ہوتا چلا آیا۔ چونکہ اس وقت سرکار کا یہی قاعدہ تھا۔ جس کے لئے دوسرے بہت سے گاؤں میں کوئی حصہ یا پیمانہ مقرر نہیں ہوا۔

برسر قبضہ ملکیت چلی آئی۔عملداری سرکار میں بوقت بندوبست قانونی ملکیت ہم مالکان کے حسب رسد قبضہ قرار پائی۔اور رقبہ تعداد 703 کنال بروئے پیمائش شاملات دیہہ کی حسب رسد قبضہ قائم ہوئی۔لہذا صورت دیہہ بھیاچارہ ہے۔

بنائے دیہہ

رقبہ دیہہ ہذا میں پانچ آبادیاں علیحدہ علیحدہ موجود ہیں ۔موہڑہ اکرہ خاص ،بُنہ موہڑہ، اپرلا موہڑہ، ڈھوک پرہال، اور ڈھوک سِپل درزیاں واقع ہے۔ازاں جملہ موہڑہ اکرہ کی آبادی کی بنا رحموں خان مورث اعلیٰ نے قائم کی۔اپرلا موہڑا کی آبادی عدالت خان بزرگ فیروز خان وغیرہ نے کی۔اور آبادی ہائے ذیل بُنہ موہڑہ، ڈھوک پرہال اور ڈھوک سِپل درزیاں عملداری سکھوں میں بُندو خان بزرگ ہم فیروز خان وغیرہ نے علیحدہ علیحدہ موقع پر آباد کیں۔بُنہ موہڑہ اور ڈھوک سِپل درزیاں میں مزارعوں کو آباد کیا اور ڈھوک پرہال میں قادا وغیرہ اولاد اعظم آباد ہوئی۔اور آبادی سے یہ ہر پانچ آبادی برابر آباد ہیں۔ویران نہیں ہوئیں۔

وجہ تسمیہ

موہڑہ اکرہ کو جب مورث رحموں نے آباد کیا تو اپنی گوت کے نام پر گاؤں کا نام موہڑہ اکرہ رکھا۔جو کہ آج تک اسی نام سے مشہور ہے۔اور بنہ موہڑا، اپرلا موہڑا کی آبادی کا نام باعث نشیب وفراز آبادی کے ہے۔ڈھوک پرہال کی وجہ تسمیہ یاد نہیں ہے۔ڈھوک درزیاں میں قوم سِپل درزی کے مزارعان سکونت رکھتے تھے۔مزارعان کی قوم کے نام پر آبادی ڈھوک سِپل درزیاں مشہور ہے۔
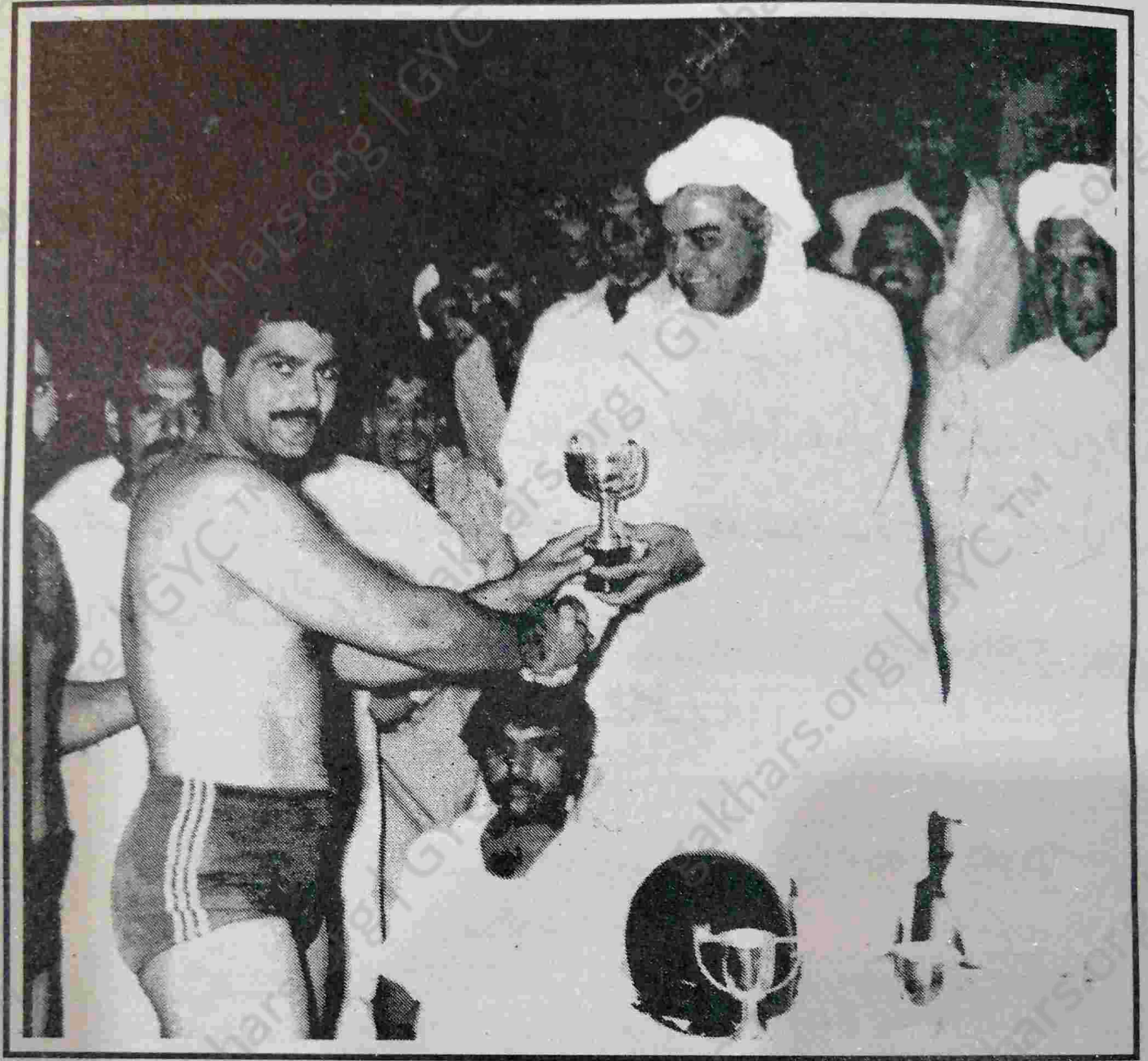
راجہ محمد خالد خان (مرحوم) میلہ سر جلال خان دربار شاہ جہاں محمد چشتیؒ
کبڈی کے میچ کے اختتام پر کھلاڑیوں میں انعام تقسیم کرتے ہوئے۔

انتظام مالگزاری تا بندوبست حال

عملداری سکھاں میں بندو خان بزرگ، فیروز خان وغیرہ کو یہ گاؤں بطور جاگیر عطا ہوا۔ سو بندو خان اکرہ صاحب دستار قبیلہ باقی مالکان سے غلّہ بذریعہ نصف بٹائی وصول کیا کرتا تھا۔ عملداری سرکار انگریزی میں جاگیر ضبط ہوگئی۔ اور جمع نقدی اس گاؤں کی جو کہ بوقت بندوبست سرسری اوّل، دوم مقرر ہوئی اس کو حسب رسد قبضہ برائے باچھ کر کے ادائے مال گزاری کی۔ جس پر اس وقت تک عمل درآمد چلا آتا ہے۔ البتہ جو حقیقت، مشترکہ بعد بندوبست قانونی کے تقسیم ہوئی اس کو بھی بموجب حصہ کے تقسیم کر کے ادا کرتے رہے۔

(شجرہ نسب اگلے صفحہ پر)

شجرہ نسب خاندان راجپوت اکرہ

(نوٹ: شجرہ نسب مختصر لکھا گیا۔ صرف صاحب دستار پتی کا ذکر کیا گیا ہے)

راجہ نیل پوار۔ راجہ کوتھا۔ راجہ بہتیر۔ راجہ بھوپ چند۔ راجہ سری چن۔ راجہ سری سکوان (والئی سیالکوٹ)۔
راجہ سونا۔ راجہ بہرام۔ راجہ انند پال۔ راجہ سہیر۔ راجہ امین (مسلمان ہوا)۔ راجہ آئیر۔

کالو خان — مینگر خان — نیلی خان — دودا خان

دینگ خان۔ پکیرت خان۔ سوارت خان۔ رائے جیرو خان۔ رائے منگل خان۔ رائے پرویز خان۔
رائے تمت خان۔ رائے بہادر۔

فتح دین خان — عظمت خان — رائے بشارت خان — کرم داد خان — کرم اللہ خان — حسن خان

رائے بشارت خان:
رائے مرزا خان — رائے مَل خان (ناڑہ موگلہ آباد ہوا)

رائے مرزا خان:
رائے کالا خان

رائے تفتہ خان

رائے اکرم خان (موہڑہ اکرا آباد کیا)

رائے میر قلی خان

(دونوں بھائی توپ مانکیالہ آباد ہوئے)

راجہ جہان خان — رستم خان — عظمت خان

رحیم داد عرف رحموں خان

رضا قلی خان

(باقی شجرہ اگلے صفحہ پر)

رضا قلی خان
امانت خان
دلدار خان
کرم داد خان
قادر بخش
عدالت خان
رستم خان
شاہد خان
سلطان علی
سکندر خان
بندو خان
رحیم داد خان
شرف علی خان (صاحب دستار)
اکبر علی خان
فرمان علی خان
شیر خان
حسا خان
عباس علی خان
فضل خان
نجیب علی خان
نیاز علی خان
نادر خان
فیروز علی خان
قلب علی خان (ایل ایل بی)
سلطان خامس خان (لاولد رخت)
محمد اسلم خان
ناصر منیب طاہر
خورشید خان (جسٹس لاہور ہائی کورٹ)
ابوزر خان
شادمان خان
رسالدار محمد امیر خان
ممتاز خان
بریگیڈیئر گلنواز خان
کپتان گلستان خان
محمد نصیر خان (چیئرمین)
محمد وزیر خان
محمد اکرم خان (خان بہادر ای اے سی)
احسان الحق خان
ارشد محمود
محمد آصف خان (چیئرمین)
راجہ محمد خالد (ایم پی اے)
محمد عارش نصیر
کرنل سعید (ڈی آئی جی)
محمد اجمل (تحصیلدار)

مختصر تاریخ

قوم راجپوت اکرہ علاقہ بھی پوٹھوہار، پنجاب اور آزاد کشمیر کی مشہور و معروف اور چیدہ قوم ہے۔ عہد سابق اور حال میں یہ خاندان بہ لفظ اکرہ مشہور ہے۔ اکرہ کے لفظی معنی زبردست اور زیادہ ہوشیار کے ہیں۔ مہاراجہ بکرماجیت، راجہ جم جادم (بادشاہ اُجین) راجہ بھٹی، راجہ سری پت، راجہ نیل پوار، راجہ بھوپ چند، راجہ سری سلوان (والئی سیالکوٹ) راجہ بہرام، راجہ جگدیو پوار، اور راجہ انند پال وغیرہ اس خاندان کے مشہور بادشاہ اور راجگان ہو کر گزرے ہیں۔ ان عظیم بادشاہوں کی وسیع سلطنت اور راجپوتی داستانیں آج تک پاک و ہند میں مشہور ہیں۔ عہد مغلیہ اور عہد سکھاں کے حکمران پنوار خاندان جندوٹ و سنہسرال کے سرکاری ریکارڈ خاندان اکرہ کے مستند ریکارڈ اور دیگر تاریخی کتب و دستاویزات کے مطابق قبیلہ کے جاگیرداروں، صاحب دستاروں، اور سرداروں کو لفظ ''اکرہ'' کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ ''گلاسری آف دی ٹرائیز'' مصنف سابق گورنر پنجاب میں لکھا ہے کہ پنوار اور بھٹی وہ شاہی قبیلے ہیں جو زمانہ قدیم میں زیریں ستلج اور مغربی راجپوتانہ سکھاں کے ملک پر قابض تھے۔ وہ اصلی ذخیرے ہیں جہاں سے اکثر قبیلے پیدا ہوئے۔ پنجاب کے میدانوں میں چونکہ وہ دریاؤں کی وادیوں میں چلے گئے۔ اس لئے انہوں نے قبیلہ کے مقامی نام اختیار کر لئے اور اصلی نسل کے ناموں کو تقریباً ترک کر دیا۔ راجہ سری سلوان والئی سیالکوٹ کی چوتھی پشت میں راجہ انند پال کی اولاد سے راجہ سہیسر کے لڑکے نے مذہب اسلام قبول کیا اور اسلامی نام راجہ امین مشہور ہوا۔ راجہ امین کی سولھویں پشت میں رائے تفتہ خان، رائے اکرم خان کی اولاد اکرہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ خاندان کے قدیمی شجرہ نسب کے مطابق دیگر برادری موضع اراضی تھپہ (نزد مندرہ، روات) موضع ناڑہ موگلہ (تحصیل چکوال) موضع توپ مانکیالہ (تحصیل گوجر خان) اور میر پور آزاد کشمیر میں آباد

ہیں ۔قوم اکرہ کے جوان خوبصورت، دراز قد، سفید و گندمی رنگ، نرم اندام اور عمدہ ڈیل ڈول کے ہوتے ہیں۔ ان کے اخلاق و عادات شریفانہ مہذب اور شائستہ ہیں۔ ان کے عادات واطوار دلیرانہ اور طرز زندگی تمام ہمسایہ قوموں سے الگ ہے۔ سیاسی اور عوامی سطح پر پنجاب کے چند چوٹی کے گھرانوں میں شمار ہوتا ہے۔ الغرض سوشل زندگی میں تمام ہمسایہ اقوام سے ممتاز ترین درجہ رکھتے ہیں۔ ان کا پیشہ زیادہ تر ملازمت رہا ہے۔ ملازمت بھی فوج کی پسند کرتے تھے۔ کیونکہ اچھے جوان عمدہ سوار، دلیر اور توانا ہوتے ہیں۔ زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق سول ملازمتوں کے علاوہ سیاسی، عوامی اور کاروباری سطح پر بھی پنجاب کے صف اوّل کے گھرانوں میں شامل ہیں۔ سردار اکرہ کے پاس باقی برادری سے رائج الوقت قانون کے مطابق زیادہ حصہ تھا۔ جیسا کہ بندوبست قانون میں ان کا اپنا بیان ہے۔ اکثر قوموں میں صاحب دستار کا رواج چلا آتا ہے۔ چونکہ یہ بھی ایک گروہ تھا اس لئے سردار کو وراثت ملتی تھی۔ اور بقیہ برادری کو صرف گزارہ ملتا تھا۔ عہد مغلیہ، عہد گکھڑاں، عہد سکھاں میں اکرہ ملازم سرکار تھے۔ علاقہ میں معزز اور باعزت تھے۔ جس کا ثبوت عہد سکھاں میں شمال پنجاب کے گورنر چوہدری شاہ باز خان پنوار سہنسرال جندوٹ کے خاندان کے سرکاری ریکارڈ کے پراوانہ جات کی رو سے ہوتا ہے۔ رائے میر قلی خان اکرہ سردار جہان خان اکرہ، خان رحیم داد خان عرف رحیموں خان اکرہ، خان رضا قلی اکرہ، خان امانت قلی خان اکرہ، خان عدالت خان اکرہ، خان بہادر بُندو خان اکرہ اور رئیس شرف علی خان اکرہ وغیرہ علی الترتیب عہد مغلیہ، عہد گکھڑاں اور عہد سکھاں اور انگریزی عہد میں سردارِ قبیلہ تھے۔ مذکورہ بالا سردار قوم مختلف ادوار میں سول اور مسلح افواج کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز رہے۔ عہد مغلیہ سے عہد انگریزی تک خاندان کے بزرگ زبدۃ العوان فراست عنوان ،تہور پناہ، عزت نشان، ارادت نشان، خان صاحب، سردار بہادر، رئیس اور خان بہادر جیسے عظیم

الشان خطابات سے نوازے جاتے رہے۔خان عدالت خان اکرہ عہد سکھاں میں سالار فوج تھے،(جنرل) تھے۔سردار پرتاب سنگھ کے عہد حکومت میں خان عدالت خان اکرہ کے لڑکے خان بہادر جنرل بندو خان اکرہ کو یہ گاؤں فوجی سیاسی اور انتظامی خدمات کے پیش نظر مکمل طور پر جاگیر میں عطا ہوا۔خان بہادر خان، بندو خان اکرہ سردار چتر سنگھ کی فوج کے جرنیل تھے ۱۸۴۹ء کی جنگ سکھوں اور انگریزوں کے وقت قلعہ سنگنی (تحصیل راولپنڈی) میں قلعہ دار فوج تھے۔بہادری کے عوض سردار چتر سنگھ نے موضع موہڑہ اکرہ سمیت گردونواح کے دیہات اور ضلع راولپنڈی میں کئی دیہات بطور جاگیر وراثت میں عطا کیے۔صاحب دستار وقبیلہ اور علاقہ پہی کا حکمران مقرر کرنے کے علاوہ ''خان بہادر'' کا خاندانی خطاب برقرار رکھا۔خان بہادر بندو خان اکرہ 1849ء عہد سکھاں میں چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب اور مہاراجہ چتر سنگھ کی حکومت میں وزیر اور حکمران علاقہ پہی تھے۔آپ کا عدل و انصاف مثالی تھا۔آپ نے کبھی ظالموں کی بیخ کنی اور مظلوموں کی دادرسی میں دیر نہ کی۔خان بہادر بندو خان اکرہ اور قبیلہ کے دیگر افراد کے بارے میں عہد سکھاں کے پروانہ جات کا مطالعہ باعث دلچسپی ہوگا۔

قلعہ سنگنی میں حکمران کی حیثیت سے

ا۔ایک پروانہ بزبان فارسی گورمکھی مورخہ چھ اسوج 1905 بکرمی بمقام پنڈ راول منجانب سری اکال سہائے راجہ شیر سنگھ بنام فراست نشان چوہدری جنگباز خان پنوار۔

ترجمہ۔طامی خان کو قلعہ سنگنی سے بلا لیا جائے اور اسکو سرکار کے حضور میں روانہ کریں۔معاملہ کی وصولی کا بندوبست اسے زبانی بتایا جائیگا۔اس کی بجائے تہور پناہ بندو خان اکرہ کو قلعہ میں چھوڑیں ،قلعہ،فوج،مکانات،سامان حرب ہر جگہ کی حفاظت تہور پناہ بندو خان اکرہ کے سپرد کردیں تاکید
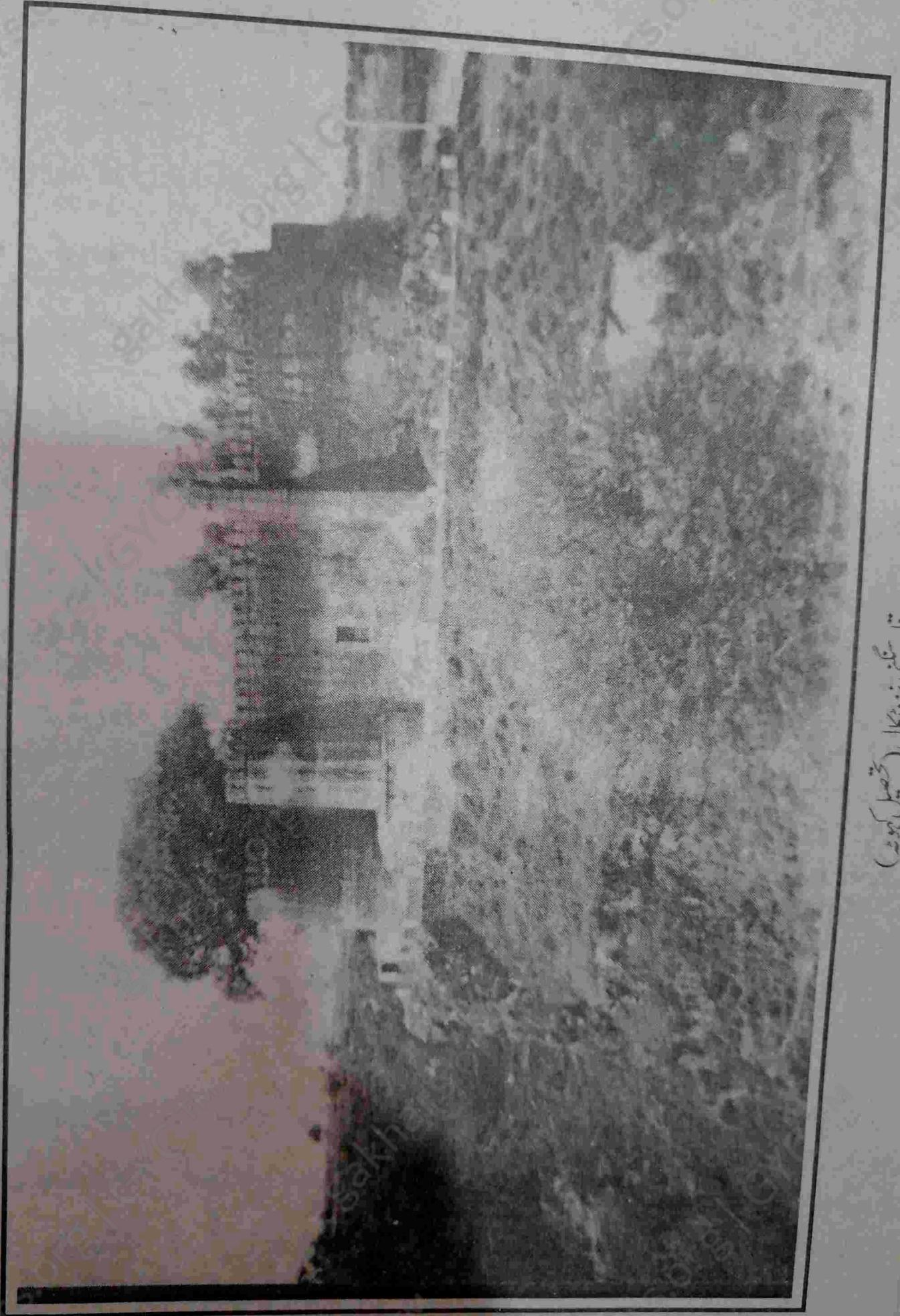
قلعہ سنگنی نزد نکال (تحصیل کہوٹہ)

میں مردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا لیکن احمق کی اصلاح سے عاجز آ گیا (حضرت عیسیٰ)

کی جاتی ہے۔حسب الحکم عمل کریں۔

۲۔سردار تیجا سنگھ بنام فراست نشان تہور پناہ بندو خان اکرہ مورخہ 3 پوہ 1905 بکرمی

ترجمہ۔حالات زیادہ خراب ہوتے جارہے ہیں۔آپ اس جگہ سے ہمارے پاس چلے آئیں۔فوج اور سامان حرب بھی لیتے آئیں۔قلعہ سنگنی سے اٹھ کر چلے آئیں۔تاکید کی جاتی ہے۔

۳۔سری اکال سہائے سردار چتر سنگھ بنام تہور دستگاہ بندو خان اکرہ مسرور باشید مورخہ 7 بھادوں 1903 بکرمی۔

ترجمہ۔مہربانی سرکار کے بعد واضح ہو جو کہ مقدمہ ناطہ احمد علی خان جلال کے گھر میں ہے آپ کو لکھا جاتا ہے کہ مقدمہ کی تحقیقات کر کے انصاف اور سچائی سے فیصلہ کیا جائے۔

۴۔سری اکال سہائے سردار چتر سنگھ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار و خراست نشان بندو خان اکرہ مورخہ بیساکھ 1893 بکرمی۔

ترجمہ:۔بعد از عنایت وافرہ توجہات۔سرکار کے پروانہ صادر ہونے پر تمام رعایا کو دلاسا دے کر آئندہ کے تردد کے لیے قائم کریں۔اور ملک کا انتظام اچھی طرح سے سرانجام دیں۔سواروں کی جاگیریں ضبط کرتے وقت ان کے آدمی ہمراہ رکھیں۔موضع مندرہ میں ایک فقیر ہے۔بیگاری آدمی اکٹھے کر کے اس کا مکان تیار کیا جائے۔مندرجہ ذیل سواروں کو جلدی روانہ کریں۔ملک ویسراج، گاموں خان بوگیال، امام بخش پھولڑے والا، سروپ رائے، حیات خان، امام بخش۔

سکھ حکمرانوں کی نوازشوں اور خصوصی حیثیت کے بارے میں۔

۵۔سری اکال سہائے چتر سنگھ بنام خصوصیت نشان چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب

مورخہ 24 کاتک 1893 بکرمی بذریعہ رام کشن مکین خدمتگار۔

ترجمہ۔ پروانہ سرکاری جاری کیا جاتا ہے۔ کہ سرانداز خان پنوار کی خانہ شماری کی جس قدر رقم ہے وہ مہربانی سرکار سے معاف کی گئی ہے۔ آپ کسی قسم کی مزاحمت نہ کریں۔ سخت تاکید ہے۔ سرانداز خان پنوار سے زیادہ طلبی نہ کریں۔ ورنہ حضور کی طرف سے عتاب ہوگا۔

۶۔ سردار چتر سنگھ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ وسنہسرال گورنر شمالی پنجاب 23 مگھر 1900 بکرمی بذریعہ وزیر دربار نیاز علی خان۔

ترجمہ۔ آپ نے پہلے مبلغ آٹھ روپے بابت خانہ شماری بندوخان اکرہ صاحب دستار سے وصول کئے ہیں۔ زیادہ طلبی نہ کریں، نظر وترقی حسب پروانہ سرکار وصول کی جائے۔

دستور قدیم کے مطابق نظر وترقی وخانہ شماری کی رقم بندوخان اکرہ صاحب دستار سے وصول کریں۔ زیادہ طلبی نہ کریں۔ قدیمی باعزت گھرانہ ہے۔

۷۔ سری اکال سہائے سردار چتر سنگھ بنام ارادت نشان چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب مورخہ 2 جیٹھ 1893 بکرمی۔ بمقام ڈیرہ موضع متیال بذریعہ رام کشن مسکین خدمت گار۔

ترجمہ۔ خان بہادر بندوخان اکرہ کی جاگیر کا معاملہ نصف نقد و نصف اپنا حصہ میں وصول کریں۔ زیادہ طلبی نہ کریں مذکورہ کی خود کاشت کو ضبط کریں۔ مفصل عرض کریں۔ خود کاشت کا معاملہ وصول نہ کریں۔ اور باقی پیداوار زمیندار کی ضبط کر کے نصف غلہ اور نصف مبلغ 8 روپے اپنے حصہ میں وصول کریں۔ سننے میں آیا ہے کہ خان بہادر بندوخان اکرہ کی جاگیر ویران ہے۔ اپنے آدمی روانہ کر کے جاگیر آباد کریں۔ اور خصوصی نظر رکھیں۔ قدیمی باعزت اور بہادر سپاہیوں

کا گھرانہ ہے۔ کسی قسم کی مزاحمت نہ کریں۔ سخت تاکید ہے۔

خاندان کے بزرگوں کی زبردست ذہنیت کے بارے میں۔

۸۔ سردار چتر سنگھ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شالی پنجاب مورخہ 9 ہاڑ 1882 بکرمی۔

ترجمہ۔ سردار جوالا سنگھ حاکم روہتاس نے شکایت کی ہے کہ دوراس سکندر خان اکرہ زبردستی دبائے بیٹھا ہے۔ اس لئے لکھا جاتا ہے کہ اس چھٹی کے دیکھتے بیل مذکورہ اصل مالکان کے حوالے کئے جائیں اور دھرم عدالت سے فیصلہ کہا جائے اس بارے میں سخت تاکید ہے۔

۹۔ سری اکال سہائے سردار شیر سنگھ بنام دیانت وکفایت عنوان چوہدری شاہ باز خان گورنر شالی پنجاب مورخہ 13 ہاڑ 1900 بکرمی۔

ترجمہ۔ مسمیاں عمرو اور جنگ زمیندار سکنائے سوہادہ سرکار کی عدالت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور استغاثہ کیا ہے کہ تہور پناہ بندو خان اکرہ بلاوجہ ہماری وراثت اراضی کو اپنے قبضہ میں کرنا چاہتا ہے۔ آپ خود موقع پر جا کر از روئے انصاف مقدمہ مذکورہ کا فیصلہ دھرم ارتھ کے مطابق کریں۔ دوبارہ سرکار میں نالش نہ آئے سخت تاکید ہے۔ رائے زادہ رتن چند سلام دعا کہتا ہے۔

سردار چتر سنگھ بنام چوہدری جنگباز خان پنوار مورخہ 27 پوہ 1903 بکرمی بذریعہ بخشی سہالہ ساگری والا

ترجمہ۔ عرصہ ہوا ایک چھٹی فصل سابقہ جو موضع منگوٹ کا نام جاری ہوئی تھی۔ ابھی تک رقم وصول نہیں ہوئی۔ پروانہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اس حکم کے دیکھتے ہی نقد رقم وصول کی جائے تاکید ہے۔ سکندر خان اکرہ ضامن تھا اس کا تمسک فضل خان کے پاس ہے۔ فضل مذکورہ کے ہمراہ سپاہی روانہ کئے جائیں تاکہ سکندر خان اکرہ کو گرفتار کر کے رقم تمسک وصول کئے جائیں۔ اگر

پرواز میں کوتاہی منظور نہ تھی۔ سماجی تنظیم روؤسائے ہنداور روؤسائے پنجاب کے ممبر تھے۔
قیام پاکستان کے وقت قائداعظم کے رفیق راجہ غضنفر علی کے ساتھ مل کر مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے لئے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ عوامی اور حکومتی سطح پر شاندار کارکردگی کی وجہ سے سونے اور چاندی کے تمغے حاصل کیے۔ حضرت خواجہ معین ا ین چشتی اجمیریؒ کی درگاہ کمیٹی کے الیکشن میں خان بہادر غلام محی الدین خان، M.L.A ممبر ۔ پنجاب اسمبلی قصور کے مقابلہ میں اکثریت سے درگاہ کمیٹی اجمیر شریف کے ممبر منتخب ہوئے۔ شہنشاہ برطانیہ جارج پنجم کی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر حکومت ہند کی طرف سے خصوصی سند فضیلت عطا ہوئی۔ برطانوی ہند کے والیان ریاست اور وائسرائے ہند سے بازیابی کا آپ کو خصوصی اجازت نامہ حاصل ہے۔

ا۔نوٹ۔ (خان بہادر غلام محی الدین قصوری ایم، ایل، اے اور سابقہ نگران وزیراعظم پاکستان جناب معین الدین قریشی کے رشتے دار تھے) (6.8.1993)

قبیلہ کے بزرگ جنگ سکھاں وانگریزاں 1849ء جنگ آزادی 1857ء جنگ اگروال جنگ چین 1860ء جشن و جنگ انمرور 1873ء جنگ سماہنا یلز 1890ء جنگ غزنی، کابل و قندھار 1880ء جنگ تیرہ، جنگ وزیرستان وژوب 1880ء جنگ عظیم اول 1914ء جنگ عظیم دوئم 1945ء جیسے پوٹیمیا، فرانس، ایران، عراق، یورپ، مڈل ایسٹ غرضیکہ دنیا بھر میں اتحادی فوجوں کے ہمراہ برسر پیکار رہے۔ تحریک پاکستان کے علاوہ، جنگ کشمیر 1948ء جنگ 1965ء پاک بھارت جنگ اور 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں بھی شامل تھے۔
رحیم داد خان اکرہ مہاراجہ چتر سنگھ والئی پٹھوہار اور چوہدری شاہ باز خان گورنر شمالی پنجاب کے سفیر تھے۔ کپتان ایبٹ صاحب بہادر ریزیڈینٹ ہزارہ کے مشیر کار تھے۔ 1903ء بکرمی ریاست

رئیس محمد نصیر خان اکرہ جنت اشیانی نے نظام عدل اور شرافت کو قائم رکھا۔ آپ کے عدل و انصاف اور غریب پروری کی داستانیں مشہور ہیں۔ آپ خوش گفتار، صلح جو، خندہ رو اور خوش پوش تھے۔ آپ کی عادات و حصائل میں شائستہ رکھ رکھاؤ اور شریفانہ وقار تھا۔ حضرت قائداعظم محمد علی جناحؒ کے دست راست راجہ غضنفر علی خان اور ضلع جہلم کے دیگر مسلم لیگی لیڈروں کے ساتھ مل کر قیام پاکستان کیلئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ ضلع جہلم، لائل پور (فیصل آباد) کمشنر راولپنڈی، کمشنر ملتان، اور گورنر پنجاب کے کرسی نشین تھے۔ پنچائیتی دور میں اور پھر ایوب خان کے عہد حکومت میں علاقہ سوہاوہ کے بلامقابلہ چیئرمین اور ممبر مقرر ہوئے۔ شاندار عوامی خدمات کے پیش نظر بے شمار سندیں عطا ہوئیں۔ آپ اعلیٰ درجے کے مہمان نواز، سیاست دان، اور سدا بہار عوامی شخصیت تھے۔ انعام سفید پوشی عطا ہونے کے علاوہ اسیسر اہل جیوری ضلع جہلم اور ضلع لائل پور تھے۔ خان بہادر محمد اکرم خان پی، سی، ایس ریٹائرڈ افسر مال، سپرنٹنڈنٹ جیل چیئرمین بلدیہ جہلم ممبر متحدہ پنجاب لجسلیٹو اسمبلی رہے۔ نہایت خندہ جبیں، خوش اخلاق، خوش اطوار، تہجد گزار، حلم و حیاء کے مالک، نفیس اور دریا دل تھے۔ آپ نے عوامی خدمات کی وہ مثال قائم کی جو کہ انسانی تعلقات میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ آپ کا کارہائے نمایاں کا تعلق تیس سال قبل کے حالات سے ملے ہیں۔ اور تیس سال بیشتر کے کاموں کو سامنے رکھتے ہوئے آپ کی ملکی، صوبائی، اضلاعی اور عوامی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ 1937ء تا 1946ء متحدہ پنجاب اسمبلی کے تحصیل جہلم کی طرف سے ممبر تھے۔ آپ کا مقابلہ میجر نواب طالب مہندی آف دارا پور سبق سفیر کابل حکومت ہند، وزیر مال ریاست بہاول پور سے تھا۔ آپ کے ساتھ عوام کی عقیدت عوام کا خلوص اور عوام کی ارادت تھی۔ اپنے آپ کو طائر لاہوتی ثابت کیا۔ جسے کسی حیثیت میں بھی

1856ء ضلع جہلم کے بندوبست سرسری اور 1860ء کے بندوبست قانونی میں مسٹر ارتھر براندرتھ صاحب مہتم بندوبست نے جان نکلسن کے حکم سے انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے والے فوجی سرداروں اور جاگیرداروں کی جاگیریں ضبط کر لیں۔ چنانچہ بندوخان اکرہ کی جاگیریں اس جرم میں ضبط کر لی گئیں۔ اس ناانصافی کیخلاف درخواست ضلع جہلم کے دیگر روؤسا اور فوجی سرداروں کی پیروی کرتے ہوئے دائر کی گئی۔ جس کے عوض مہتمم بندوبست نے سوائے موضع موہڑہ اکرہ کے جاگیروں کی ضبطی کا حکم برقرار رکھا۔ خان بہادر بندوخان اکرہ نے اپنے عہد میں بطور جرنیل وزیردائی پہی کی حیثیت سے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ زمانہ قحط میں بھاگ جانے والی زمیندار اور خدمت گار قوموں کو دوبارہ لانے میں خصوصی دلچسپی لی۔ اس قبیلہ کے بزرگ عہد قدیم سے شمالی پنجاب کے پنوار خاندان سنہسرال وجندوٹ کے دیرینہ رفیق اور سرکاری طور پر خصوصی مراسم تھے۔ سکھوں کی مثل بھنگی کے عہد حکومت میں ایک پروانہ بنام الامران چوہدری دیندار خان ساکن سہنسرال میں لکھا ہے کہ خان بہادر بندو خان اکرہ کو جاگیروں کے علاوہ پچاس روپے بابت تنخواہ اور جاگیروں کا انصاف بڑی عزت اور افتخار کا ثبوت ہے۔ یہ ان کے پرانے خاندانی اثر کا نتیجا ہے۔ خان بہادر جنرل بندوخان اکرہ کے علاوہ جنرل وارث اکرہ بھی مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی پنجاب کی فوج کے جرنیل تھے۔ مہاراجہ نے تلوار انعام میں عطا کی۔ بندوخان صاحب دستار کے بعد رئیس شرف علی خان اکرہ پسر کلاں قبیلہ کے صاحب دستار مقرر ہوئے۔ آپ کے عدل وانصاف نے خاندان کو قائم ودائم رکھا۔ عوامی خدمات کے پیش نظر حکومت وقت کی طرف سے انعام سفید پوشی اور کرسی نشین مقرر ہوئے۔ آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ اور انصاف پسند حکمران تھے۔ آپ خاندان کے آخری صاحب دستار تھے۔

دوبارہ سکندر خان اکرہ کے بارے میں شکایت سنی گئی۔ تو سرکار کی طرف سے آپ پر سخت خفگی ہو گی۔ سکندر خان اکرہ کو سختی سے منع کریں۔

۱۱۔ عہد سکھاں میں بطور جرنیل فوجی خدمات کے بارے میں۔

سردار چتر سنگھ بنام تہور پناہ بندوخان اکرہ مورخہ 27 کاتک 1903 بکرمی۔

ترجمہ۔ علاقہ بھر کے برقند ازاں (سواروں) کو لے کر فوراً حضور کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔ دیگر تمام کاروبار معطل کر دیں۔ سخت تاکید ہے۔

۲۱۔ سردار اوتار سنگھ بنام فراست نشان تہور پناہ بندوخان اکرہ مورخہ 6 اسوج 1905 بکرمی۔

ترجمہ۔ جیسا کہ اس سے پہلے حضور کی طرف سے حکم کیا جا چکا ہے کہ سردار تیجا سنگھ برادر عزیز از جاں کے فرمان کو بھی شامل تجویز کریں۔ اس بارے میں تاکید ہے مزید حسب دستور عمل کریں۔

۳۱۔ سردار اوتار سنگھ بنام تہور پناہ عقیدت کے دستکار بندوخان اکرہ، چوہدری جنگباز خان پنوار ونور حسن شاہ۔

مہربانی سرکار کے بعد مطالعہ ہو کہ اس وقت سرکار باغپور سے روانہ ہو کے راولپنڈی کی طرف جا رہی ہے۔ چند دن وہاں قیام ہو گا۔ آپ کو مناسب ہے کہ سردار تیجا سنگھ کی خدمت میں حاضر رہ کر قلعہ، فوج اور سامان صرف کی خبرداری رکھیں۔ آپ دانا ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جائے۔

۳۲۔ سردار چتر سنگھ بنام تہور پناہ بندوخان اکرہ مورخہ 20 ہار 1902 بکرمی

ترجمہ۔ لازم ہے کہ بہت جلد اسباب سنو ہزارہ ہمراہ لے کر سرکار میں حاضر ہو جائیں۔ چونکہ ڈیرہ سرکار 27 ہار کوچ کر کے ہزارہ کی طرف روانہ ہو گا۔ مندرجہ ذیل (مذکورہ) سواروں کو ساتھ لے آئیں۔
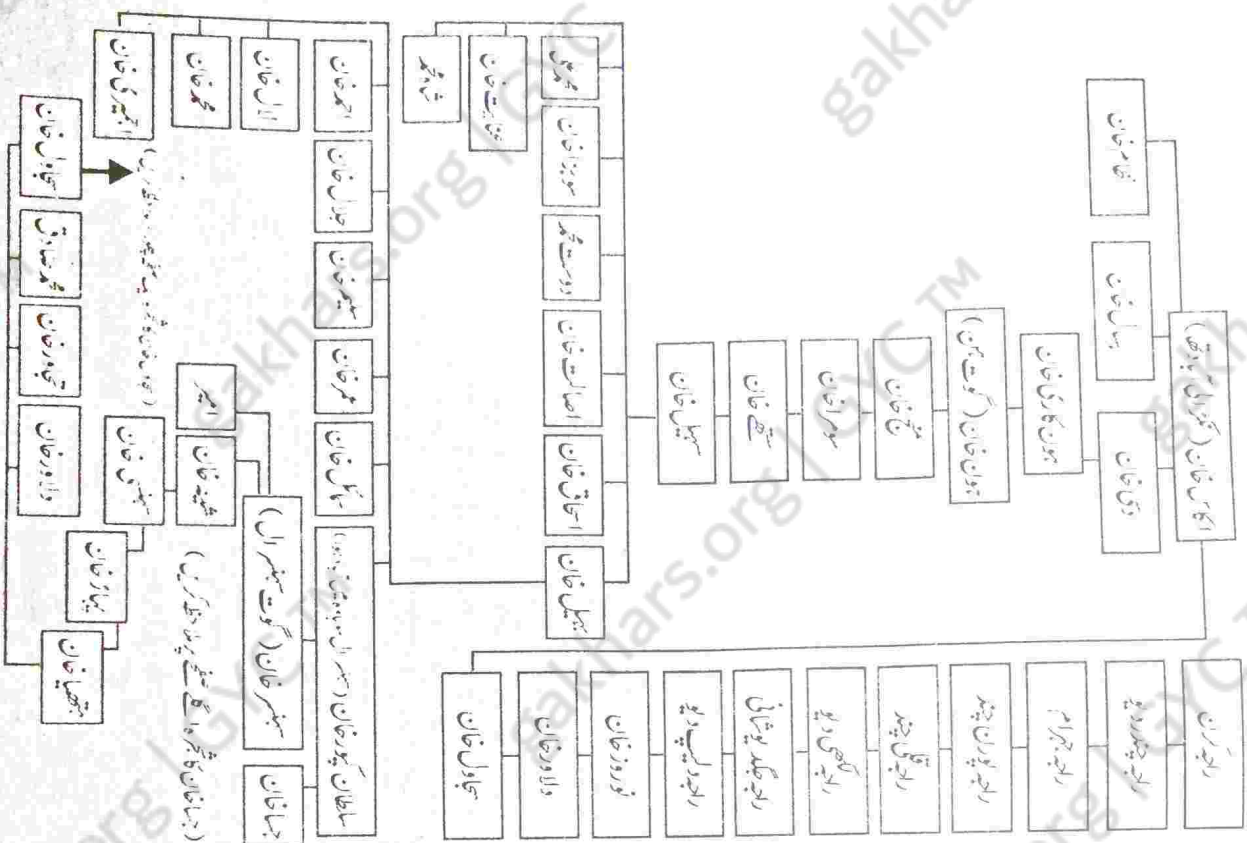
جموں وکشمیر کی حد بندی۔ کے سلسلہ میں کپتان ایبٹ صاحب اور لیک صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کے ہمراہ سکھ گورنمنٹ کے نمائندے تھے۔ جنرل نکلسن نے بہادری اور خوش نودی کے عوض آپ کو ایک تختی اور خصوصی پروانہ عطا کیا۔ مگر آپ نے حکومت برطانیہ سے کوئی مفاد حاصل نہ کیا۔ بعد ازاں کرسی نشین مقرر ہونے کے علاوہ انعام سفید پوشی عطا ہوا۔

نادر خان نمبردار انعام خوار اور کرسی نشین تھے۔ نیاز علی خان کو بھی انعام سفید پوشی عطا تھا۔ بوستان خان صدر قانون گو اور قلب علی خان وکیل اور عوامی شخصیت فوجی افسران تھے۔ خاندان کے بزرگ عہد قدیم سے سردار، رسالدار، رسالدار میجر کرنل اور جرنیل جیسے باوقار عہدوں پر تعینات رہے۔ علاقہ بھی میں سب سے زیادہ کمشینڈ آفیسر اسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آجتک اکرد قبیلہ پاکستان کے سول اور مسلح افواج کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہونے کے علاوہ عوامی سطح پر بھی عہد قدیم سے آجتک برسر اقتدار ہیں۔ علاقائی عوام کی اس خاندان سے محبت اور عقیدت مزید کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ مختصر تاریخ و واقعات گزیٹیر جہلم 1883ء گزٹیئر 1904ء گلاسری آف ٹرائیز مصنف سرڈینزل ایبٹسن سابق گورنر پنجاب ایچ،ای،روز پنجابی مسلمان مصنف کرنل جے ایم وائیکلے رسالہ نمبر 17 تاریخ پوٹھوہار و تاریخ بھی مصنف راجہ کفایت علی خان پنوار جاگیردار رئیس اعظم جندوٹ، رپورٹ بندوبست 1900ء ضلع جہلم تاریخ اکرہ مصنف خان بہادر، محمد اکرم خان ایم،ایل،اے میں پڑھے جاسکتے ہیں۔ شہیدوں زیوں اور موجودہ حالات کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ جناب راجہ محمد آصف خان چیئر مین بلدیہ سوہاوہ اور جناب راجہ محمد خالد خان صاحب وممبر پنجاب اسمبلی سفید پوش ومعززین کونسل سوہاوہ کے پہلے چیئر مین بنے اور ان کے بیٹے راجہ محمد آصف خان بلدیہ سوہاوہ کے پہلے چیئر مین منتخب ہو گئے۔

شجرہ نسب خاندان پنوار

(نکڑالی۔ سہنسر ال۔ جندوٹ۔ کوٹھہ کا۔ ب)

شجرہ نسب طویل ہے اس لئے صرف صاحب دستار ہستیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

60
جسا خان (بن سلطان کپور خان)
سوائی خان
حسن خان
آکی خان
نتھو خان۔مل خان۔اعظم خان۔
منگو خان
شریف خان
بھکو خان
برخوردار
اللہ یار
گلاب خان
الہی بخش
گوجر خان
مرزا خان
غلام خان
عزیز خان
بگا خان
بیلی خان
جانا خان
جیون خان
ملتی خان
بکا خان
ولی خان
پناہ خان
ولی خان
مہندا خان
شیر خان
نور خان
ارسلا خان
فجا خان
بندو خان
خاکی خان
اکو خان
سمندر خان
کرم خان
فیروز خان
گلاب خان
لال خان
فضل خان
بوستان خان (ذیلدار)
ولایت خان
منصب داد
اللہ دتہ
چوہدری لال خان
61
سجاول خان بن جتھیا خان
کھیا خان
چوہدری عزت خان
فیض بخش
محمد یار خان
دیندار خان
سرانداز خان
ذوالفقار خان
مراد بخش
قادر بخش
شیر باز خان
میر باز خان
شہباز خان (گورزہی)
جنگ باز خان
عمر دراز خان
شاہنواز خان (لاولد)
نادر علی خان
نجابت علی
عدالت زر خان
ولایت علی خان
کفایت علی خان (لاولد)
عنایت علی خان (ذیلدار)
بابر علی
سعادت علی
راجہ شجاعت علی
راجہ طلعت محمود
راجہ گلفام
خالق داد
محمد شجاع (ممبر ڈسٹرکٹ کونسل)
راجہ حسنات
راجہ شفقات
امتیاز علی
طارق علی
راجہ عرفان
راجہ جہانزیب

بنگیال (بنگشیال)

کھوکرکا میں پہلے کھوکھر آباد تھے۔ جو کہ گردش روزگار سے غیر آباد ہو گئے۔ پھر رتیال آئے۔ مگر وہ بھی اجڑ گئے۔ انکے جانشین کسوال آئے مگر ان کا بھی اخراج ہوا۔ یہ گاؤں سوہاوہ سے ملحق ہے۔ سکھوں کی مثل بھنگی کے عہد حکومت میں سوہاوہ اور کھوکھر کا ایک ہی موضع تھا۔ نیکا خان مورث قوم بنگیال موضع چنگا بنگیال سے آکر سب سے پہلے آباد ہوا۔ کاغذات مال میں ان کو جٹ بنگیال کہا جاتا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بنگیال پنوار قبیلہ کی گوت ہیں۔ بنگش خان کی اولاد بنگیال کہلاتی ہی۔ جس کی اولاد سے خولجہ نامی علاقہ سیالکوٹ سے آکر تپہ حویلی ضلع راولپنڈی آباد ہوا۔ اس کا پسر ٹھکر خان تھا۔ جس کے تین لڑکے سید خان، چنگا خان اور راکھا خان ہوئے تھے۔ اولاد سید خان موضع سید بنگیال چنگا خان موضع چنگا بنگیال اور راکھا خان موضع روکھیاہ بنگیال میں آباد ہے۔ جہاں سے دیگر علاقے پوٹھوہار میں پھیل گئے۔ محمود خان عہد سکھاں میں مقدم تھا۔ عہد انگریزی میں بابو احمد خان ہوگزرے ہیں۔ قائم دین اسیسرائیل جیوری ضلع جہلم اور سفید پوش تھے۔

بنگیال خاندان ہائے بلبل خورد، کنڈیاری، کیدو، موہڑہ علیہ، گدڑال اور بھنس قائم کا بھی دعویٰ ہے کہ وہ پنوار خاندان دان کی گوت سے ہیں اور وقتاً فوقتاً موضع چنگا بنگیال تحصیل گوجر خان سے نقل مکانی کر کے ان دیہات میں آباد ہوئے۔ ساکنان چنگا بنگیال نے کاغذات مال و مردم شماری میں پنوار ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

کنیال

ان کی اپنی روایت اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں راجپوت اور ضلع جہلم میں جٹ کنیال کہلاتے ہیں۔ متفرق طور پر کئی دیہات میں موجود ہیں عہد اسلام میں قبل از آمد حضرت شاہ سفیرؒ میانہ موہڑہ کا نام موہڑہ کنیال تھا۔ جہاں قوم کنیال آباد تھی۔ گردش زمانہ سے غیر آباد ہو گئے۔ علاقہ پبی میں صرف چند سال مقدم وسوندی عرف پھندری نے موضع سرگدھن میں قدرے اقتدار حاصل کیا۔ مگر اس کے قتل ہونے پر گمنام ہو گئے۔

شجرہ نسب عام

کنیال خان ۔۔۔ گکر خان ؛ تریگو خان ۔۔۔ ماکھو خان

کلجا خان ←—— حبیب خان (موضع حبیب کنیال آباد ہوا)

حبیب خان ← محبت خان ، رحموں خان

نگیال

ان کے اپنے بیان اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں راجپوت اور ضلع جہلم میں جٹ نگیال کہلاتے ہیں۔ مسمی بھوتو قوم ڈوگرہ بمقام دیواوٹالہ ریاست جموں کشمیر کے علاقہ سے آکر موضع دھمیک قیام کیا۔ دھمیال خاندان کی عورت کے عشق میں مبتلا ہو کر بالآخر شادی کی۔ مذہب اسلام قبول کیا۔ موضع کیال تحصیل گوجر خان رہائش اختیار کی۔ ایک دفعہ بھوتو کا معصوم بچہ پنگوڑے میں بیٹھا سانپ سے کھیل رہا تھا۔ عورت نے ہراساں ہو کر خاوند کو آواز دی وہ آیا تو دیکھا کہ بچے کے ہاتھ میں سانپ ہے۔ والدین حیران و پریشان ہو گئے۔ چونکہ ایسے وقت میں سانپ کو مارنا مشکل تھا۔ قدرت خداوندی سے اچانک سانپ پنگوڑے کی رسی کے ذریعے چھت میں چلا گیا۔ معجزانہ طور پر بچ جانے کی وجہ سے والدین نے بچے کا نام ''ناگا'' رکھ دیا۔ پوٹھوہاری زبان میں سانپ کو ناگ کہا جاتا ہے۔ ناگا کے تین بیٹوں سلیم، ہمین، اور جندہ کی اولاد علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہے۔ ناگا کی اولاد قوم ''نگیال'' کے نام سے مشہور ہوئی۔ سانپ کے واقع کی وجہ سے قوم نگیال کے افراد از راہ عقیدت سانپ کو نہیں مارتے۔ عہد سابق میں مقدم دنیا سکنہ منگوٹ مشہور تھا جس کی اولاد باقی نہیں۔ صوبیدار حسین خان پیل بنے خان اور مہر محمد ساکن جھنگی مصری سفید پوش تھے۔ ضلع راولپنڈی میں سہالہ کے قریب موہڑہ نگیال میں خاصی آبادی ہے۔ مہر محمد سفید پوش کی اولاد سے چوہدری محمد اقبال وائس چیئرمین سوہاوہ سفید پوش اور صوبیدار حسین خان سفید پوش کی اولاد میجر محمد گلزار صاحب سفید پوش قابل ذکر ہیں۔

پکھڑال

ان کے اپنے بیان اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق ضلع راولپنڈی میں راجپوت اور ضلع جہلم میں جٹ پکھڑال کہلاتے ہیں۔ عہد اسلام کے اوائل میں یہاں بجد یو منہاس علاقہ جموں سے

اس علاقہ میں آیا۔ اس کے تین بیٹے تھول، کول اور جاس باران شاہ آڈرہ والئی بڑالی کے دربار میں ملازم تھے۔ گکھڑ اور قوم آڈرہ کی لڑائی رشتہ داری کی وجہ سے ہوئی جس میں قوم آڈرہ نے گکھڑوں کے خلاف بے جگری سے لڑائی کی۔ مگر شکست سے دوچار ہوئے۔ بعد ازاں ملک گل محمد خان گکھڑ حاکم وقت نے جاسی کے موضع تھلہ پرگنہ اکبر آباد، تھول کو موضع سہالہ پرگنہ پھرہالہ اور کول کو موضع کونتریلہ جاگیروں میں عطا کئے۔ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر اعظم بادشاہ ہند کے عہد میں پرگنہ دانگلی سلطان جلال خان گکھڑ پھروالہ کے سپرد تھا۔ تو پیائش دیہات و دیگر کاروبار عمر خان پکھڑال سکنہ کونتریلہ کے سپرد ہوا۔ جس کے عوض 18 آسامی یعنی 3240 گھماؤں دیہات کی جاگیریں عطا ہوئیں۔ درحقیقت اس عہد سے اس خاندان کا عروج شروع ہوا ہے۔۔ ان کی تاریخ کا تعلق زیادہ تر ضلع راولپنڈی سے ہے۔ ان کی ڈیل ڈول قد وقامت وضع قطع خوبصورت اور خوشنما ہے۔ فوج کی ملازمت ماضی اور حال میں ان کا پیشہ رہا ہے۔ امانت خان بدھال موضع سرگدھن سے لڑائی کی وجہ سے بے شمار مرد وزن قتل ہوئے۔ جو باقی بچے وہ ضلع راولپنڈی بھاگ گئے۔ سردار چتر سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب آف جندوٹ نے شیر خان وماہجی خان کو دوبارہ آباد کیا۔ سلطان مقرب خان گکھڑ والئی پھروالہ کے مقابلہ میں پکھڑالوں نے ہمت خان گکھڑ بوگیال سکنہ ڈومیلی کی مدد کی۔ اس وجہ سے سلطان مقرب خان نے کونتریلہ اور دیگر دیہات کو آگ لگا دی۔ ضلع راولپنڈی کے پکھڑالوں نے مردم شماری میں اپنی قومیت پنوار راجپوت لکھی۔ دولچیال بھی پکھڑال قبیلہ کی شاخ ہے جو کہ موضع معموری دھمیال کی ڈھوک نیاز علی اور پنڈ رکھ دانی کی ڈھوک رکھ میں عہد سکھاں میں آباد ہوئے۔ غربی پبی میں سوائے لدھوالہ کے دیگر تمام دیہات سے بے دخل ہو گئے۔ ان کے مقبوضات پر چوہدری شاہ باز خان پنوار آف جندوٹ قابض ہوا۔ مگر انگریز کے عہد حکومت میں مختلف قومیں مالک قرار

پائیں۔محمد خان، فتح خان، احمد خان، نصیب خان، اور محمد حسین پٹواری قابل ذکر افراد ہیں۔

گکھڑ

یہ خاندان شمالی پنجاب میں آباد ہے۔جس کا ذکر اکثر تواریخ میں پایا جاتا ہے۔عہد مغلیہ میں پرگنہ دانگلی کا انتظام ان کے سپرد تھا۔ان کی تاریخ کا زیادہ تعلق ضلع راولپنڈی علاقہ کُھندر ضلع جہلم سے ہے۔جو کہ ان کے اقتدار کے مرکز تھے۔یہ مقام اس بحث کا نہیں کہ ہندستانی راجپوت ہیں یا ایرانی نسل بہرحال موجودہ عہد میں، سوسائٹی میں ان کا درجہ راجپوت اور جاٹ قوموں سے بلند ہے۔بانی گلیانہ ملک گل محمد کا لڑکا ملک سکندر خان 859ھ باپ کے بجائے خود صاحب دستار مقرر ہوا۔اپنے عہدِ اقتدار میں اپنے حقیقی بھائی ملک فیروز خان کو جلاوطن کر دیا جس کی اولاد فیروزوال گکھڑ کہلاتی ہے۔فیروز خان مُلک بدر ہو کر کشمیر چلا گیا اور وہاں کے حاکمِ وقت سے کُمک لے کر واپس آیا اور اپنے بھائی سکندر سے جنگ چھیڑ دی جس میں ملک فیروز خان کو فتح ہوئی۔ملک سکندر نے علاقہ کھندر ضلع جہلم کے پہاڑوں میں پناہ لی۔ملک سکندر خان کی اولاد اسکندرال گکھڑ کے نام سے مشہور ہے۔پرگنہ روہتاس میں تپہ اسکندرال انکے اقتدار کا مرکز ہے۔اس قبیلہ نے اپنے عہدِ اقتدار میں سوائے چند دیہات کے علاقہ پبی میں رہائش اختیار نہیں کی۔پڑی درویزہ سے گاموں خان اور فضل داد خان جنگ سکھاں و انگریزاں کے وقت چیلیانوالہ موجود تھے۔راجہ کفایت علی اور راجہ عنایت اللہ قابل ذکر ہیں۔سوگیال سے بہادر علی خان نمبردار کرونٹہ سے حیات بخش، میر باز خان، سلطان علی خان، شیر جنگ خان، عہد سکھاں میں ملازم سرکار تھے۔پڑی اسکندرال سے خستا خان پڑی والا کو چہارم، حیات بخش نمبردار، الہی بخش فوجی ملازم اور عظمت اللہ سکنہ لہڑی کو جاگیر عطا تھی۔راجہ عظمت اللہ خان کی اولاد اب مواضعات پنڈوڑی نزد منگلا ڈیم رہائش پذیر ہے۔اور وہاں ان کی کافی جاگیر ہے۔اب اس خاندان میں

راجہ محمد الطاف خان اور راجہ سلطان محمود قابل ذکر اشخاص ہیں۔راجہ الطاف صاحب کئی بار ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر منتخب ہوئے۔ (ارتاسب کرونٹہ)

کھدبال

سدھا اور لدھا دو برادرِ حقیقی قوم بھٹی سکنہ موضع سدا کھدبال نزد کلر سیداں ضلع راولپنڈی میں آباد تھے۔سدھا لاولد رہا۔اور لدھا کی اولاد پگڑیوں پر خوبصورتی کیلئے کلنگ (پرندہ کے پر) لگاتے تھے۔اس لئے لدھا کی اولاد کھدبال بھٹی کے نام سے مشہور ہوئی۔چونکہ پرندے کے پر کو پوٹھوہاری میں کھنب کہتے ہیں۔اس واقعہ کی تفصیل سدا کھدبال تپہ حویلی پرگنہ دانگلی کی وجہ تسمیہ کے ضمن میں درج ہے۔علاقہ پبی میں صرف موضع ڈھلاڑ دُرگامل میں پائے جاتے ہیں۔

صاحب دستار متیال خاندان کنیٹ

یہ گاؤں پبی سے ملحق علاقہ کھندر میں واقع تھے۔ان کی اپنی روایت اور تاریخی ریکارڈ کے مطابق جٹ متیال کہلاتے ہیں۔بعض جگہ مغل اور راجپوت بھی کہلاتے ہیں۔گاؤں ترکی کی پہاڑیوں میں گھرا ہوا خوبصورت محل وقوع پر واقع ہے۔کنیٹ کا خاندان متیال عہد حکومت سے وسیع جاگیروں پر قابض ہے۔متیال قبیلہ میں سب سے زیادہ سرسبز یہی خاندان ہے۔فوجی، سیاسی اور عوامی سطح پر بھی قابل ذکر ہے۔چوہدری غلام قادر تعزیری مجسٹریٹ اور ان کے پسر خان صاحب چوہدری فیروز الدین وکیل اور وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ جہلم تھے۔چوہدری غیاث الدین چیرمین سفید پوش اور معززین علاقہ سے تھے۔جو کہ نومبر ۲۰۰۴ کے پہلے جمعے کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔پسماندگان میں بیٹیوں کے علاوہ ایک فرزند ارجمند چوہدری شجاع الدین غیاث ایڈووکیٹ ہیں۔

شجرہ نسب موتیال خاندان کنیت داخلی سوہن

اعوان بذر

عہد سکھاں میں موضع سوگیال سردار شیر سنگھ اٹاری والا کی جاگیر تھا۔موضع بذر علاقہ ڈومیلی سے عبدالباقی بذر یہاں آکر آباد ہوا۔اس کا پوتا مسمی امام بخش سردار اٹاری کے پاس داروغہ اصطبل تھا۔اس خدمت کے عوض چند گھماؤں زمین موضع سوگیال سے عطا ہوئی۔عہد انگریزی میں حقوق ملکیت حاصل ہوئے۔چراغ اور شہباز باری باری نمبردار بنے۔اس خاندان میں ملازمت کا شوق کم اور جنگجویانہ خصلت زیادہ ہے۔بوٹا خان، جمعدار لکھن خان، دفعدار سردار خان۔ملک شیر باز خان، ملک عبدالرحمٰن، شیر زمان، سکندر، عالم اور ملک داد قبیلہ کی قابل ذکر ہستیاں تھیں۔دیگر برادری منگوٹ، دیوال، اور ڈھوک میاں جیون آباد ہے۔

دھمیال

تاریخ دھمیال کے مصنف رائے زادہ دیوان دُنی چند آف گلیانہ نے دھمیال قبیلے کو سیدوں کی شاخ اور پیغمبروں کی اولاد لکھا ہے۔جو کہ انتہائی مبالغہ آرائی اور گناہ ہے۔یہ صرف دُنی چند کی اپنی اختراع اور خاندان مراسیوں کا من گھڑت قصہ ہے۔دھمی خان بن لنگا خان نامی فیروز شاہ بادشاہ دھلی کا سردار تھا۔ایک دفعہ بادشاہ سلامت بجانب کانگڑہ وجوالا مکھی کو تشریف لائے۔دھمی خان بحضور سلطان واسطے سلام کے دروازے پر آیا۔دربان نے اندر جانے سے روک دیا۔دھمی خان نے اسے قتل کر دیا۔بعد قتل خیال آیا کہ سخت غلطی کی ہے۔خوف کے مارے بمعہ زیر کمانڈ فوج اس جگہ سے کوچ کر کے مغرب کی جانب روانہ ہوا۔جس وقت بادشاہ سلامت کو اطلاع ملی تو بڑے غضب ناک ہوئے۔مگر وزرا نے مشورہ دیا کہ چپ رہنا بہتر ہے۔دھمی خان بھاگ کر ایک جگہ جو کہ درمیان ہندوستان وخراساں ہے میں قیام کیا۔اس جگہ کا نام دھمی خان کے نام پر دھمکنہ مشہور ہوا۔جو آجکل دھمیک کے نام سے مشہور ہے۔دھمی خان نے 831ھ سفر آخرت کیا۔دھمی

خان کے آٹھ لڑکوں کی اولاد علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہے۔علاقہ چھی میں دھمیال قبیلہ کا مرکز موضع ہتھیہ دھمیال ہے۔اس کی آبادی 990ھ بیان کرتے ہیں۔یہ خالص ہندوستانی النسل قبیلہ ہے۔اس کے اپنے بیان اور ریکارڈ کے مطابق ضلع جہلم میں جٹ اور ضلع راولپنڈی میں راجپوت کہلاتے ہیں۔ملک قد خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گکھڑوں اور دھمیالوں کی زبردست جنگ ہوئی۔فریقین سے بے شمار جوان قتل ہوئے بالآخر دھمیال قبیلہ کو شکست ہوئی۔اور انہوں نے کاشتکاری کا پیشہ اختیار کیا۔محنتی کاشتکار ہیں۔اب ملازمت کا شوق بھی رکھتے ہیں۔

شجرہ نسب دھمیال قبیلہ (بحوالہ تاریخ دھمیال دیوان دنی چند)

سادات

یہ عربی النسل ہیں۔مواضعات چھپر سیداں، ٹبی سیداں، پھلڑے سیداں، گیگی سیداں، اور میانی سیداں میں مالک وقابض ہیں۔عہد مغلیہ سے مذکورہ دیہات میں آباد چلے آ رہے ہیں۔

چھپر سیداں

سید محفوظ شاہ صاحب بن سید جلال شاہ صاحب موضع پھلڑے سیداں سے اٹھ کر عہد بھنگی میں اس جگہ آباد ہوئے ان کے تینوں بیٹوں کے نام تین پتی مشہور ہیں۔عہد سابق میں یہ خاندان درویش صفت رہا ہے۔سید فیض اللہ شاہ صاحبؒ اور سید عنایت شاہ صاحبؒ بوجہ پیری مریدی صاحب کمال تھے۔سید امیر علی شاہ انسپکٹر پولیس، سید رنگ علی شاہ اور سید مراد علی شاہ انسپکٹر کوآپریٹو سُوسائیٹیز تھے۔ سالانہ عُرس تزک واحتشام سے بنایا جاتا ہے۔ پارٹی بازی کی وجہ سے برادری میں عناد ہے۔عہد سابق میں بہادر شاہ اور نادر شاہ معزز جاگیردار تھے۔

ٹبی سیداں

موضع ٹبی سیداں میں گوجر وسید قابض ہیں عہد سکھاں سے قبل سید آباد تھے۔ولایت شاہ صاحب سب انسپکٹر پولیس اور سوہنا شاہ صاحب بزرگ تھے۔

پھلڑے سیداں

سادات کے دو علیحدہ علیحدہ خاندان آباد ہیں۔حضرت کرم شاہؒ کی اولاد یہاں اور چھبر سیداں آباد ہے۔سید آمین شاہ ٹبی سیداں آباد ہوئے اولاد حضرت کرم شاہؒ تین پتی پر مشتمل ہے۔ ہر ایک پتی کا علیحدہ نمبردار رہا ہے۔نمبردار چہارم اولاد سید امین شاہؒ میں سید کرم شاہؒ کی اولاد سے عہد سکھاں میں حسن علی شاہ ملازم سرکار تھے۔جن کو موضع معموری دھمیال اور جنڈ سے معافی عطا تھی۔

عباس علی شاہؒ بھی بوجہ ملازمت جاگیردار تھے۔پھلڑے سیداں میں حسن علی شاہؒ کی وراثت 1/3 حصہ تھی۔جو کہ بطور جاگیر تھی۔شرف علی شاہ صاحب جاگیردار تھے۔اصالت شاہ اور جعفر شاہ بھی بزرگ تھے۔ان کی اولاد سے محمد علی شاہ بزرگ ہیں۔امیر حسین شاہؒ ہیڈ ماسٹر مہتاب شاہ فضل شاہ بزرگ تھے۔سید امین حسین شاہ اوران کے پسر کو بوجہ بزرگ ہونے کی آئمہ عطا تھا۔اس عہد میں سلف کی سندات عجائب متصدی نادر شاہ اب تک ان کے قبضہ میں ہیں۔سکھ حکمران خاندان سرداران اٹاری کے عہد میں فضل شاہ صاحب کو مواضعات گیگی اور مرادیال میں جاگیر عطا ہوئی موضع فیض نتھو میں ایک قلبہ اور پھلڑے سیداں میں خود کاشت معافی عطا تھی۔ بعدازاں مرادیال سے تبادلہ کر کے راکھا دھمیال میں جاگیر عطا ہوئی اس کے بعد معموری دھمیال میں بھی جاگیر بوجہ تبادلہ حاصل کی۔افغانستان کی جنگ اول کے وقت سپاہ خالصہ میں شامل تھے رستم شاہ اور نواب شاہ بھی ملازم سرکار تھے۔مراد علی شاہ کے انتقال پر باز علی شاہ جاگیردار مقرر ہوئے۔مگر جلد ہی حکومت میں انقلاب آ گیا۔عہد انگریزی میں نیاز علی شاہ گیگی سیداں اور پھلڑے سیداں میں نمبردار مقرر ہوئے۔اس کے پسر جیون شاہ صاحب اور بعدازاں فضل شاہ صاحب نمبردار علی احمد شاہ برادری کے چیدہ رکن ہیں۔

سلطان شہاب الدین محمد غوری بادشاہ ہند (دھمیک)

یوں تو عہد سابق میں کئی قسم کے فاتح اور بادشاہ ہو گزرے ہیں۔کئی ایک شہنشاہ ایسے گزرے ہیں جن میں سے اکثر نے قتل وغارت، دولت جمع کرنا اور کچھ نے صرف نام ونمود پیدا کرنا چاہا ان میں سے ایک ایسی جماعت بھی تھی جس نے صرف اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے سے گریز نہ کیا۔حضرت سلطان شہاب الدین محمد غوری شہید کا تعلق اس پاکیزہ گروہ

سابق وزیر اطلاعات اور اسلام کے سپاہی لیفٹیننٹ جرنیل نوابزادہ شیر علی خان صاحب نے اپنے ذاتی خرچ سے خستہ حال قبر کے ارد گرد لوہے کا مضبوط جنگلہ تعمیر کروایا اور چند کنال زمین قیمتاً خرید کر مسجد اور درس کا مکمل بندوبست کر دیا۔ ایک دیہاتی تنخواہ دار کو باقاعدگی سے رات کو قبر مبارک پر دیا یعنی روشنی جلانے پر مقرر کیا۔ پندرہ کروڑ مسلمانوں کے اس عظیم ملک کے باشندوں کے لئے شہنشاہ ہند کی قبر سے جنرل شیر علی صاحب کی محبت اور عقیدت باعث عزت اور اسلام سے محبت کی لازوال حقیقت ہے۔ جنرل صاحب نے وصیت فرمائی کہ میری قبر بھی اس عظیم بادشاہ کے پہلو میں بنائی جائے۔ ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے انھیں مقبرہ کے احاطہ میں دفن کیا گیا۔

۲۔ بعد میں 1988ء میں جناب چوہدری محمد اشرف سیکرٹری پنجاب محکمہ جنگلات نے اپنی ذاتی کوشش اور اخراجات سے اراضی تقریباً 8 کنال خرید کر کانٹے دار آہنی تار سے محفوظ کر کے اس میں ہر قسم کے پودے لگا دیئے۔

۳۔ مورخہ 22.7.1994 جناب عزت مآب فخر پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب انچارج ایٹمی پلانٹ کہوٹہ نے پہلا دورہ کیا۔ اور مقبرہ کا کام شروع کر دیا۔ اور دو سال کے عرصہ میں یعنی 1996ء ایک عالی شان مقبرہ تعمیر کروا دیا۔ جو دیکھنے کے قابل ہے۔ مقبرہ تقریباً دو کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہوا۔ یہ ڈاکٹر خان صاحب کا تاریخی اور مثالی کارنامہ ہے۔

(محمد ارتاسب خان کروٹہ)

گوجر خاندان

کسی زمانے میں غربی پہی کے دیہات گنگی پھلوے سیداں ٹمی اور پنڈ وغیرہ میں گوجر آباد تھے مگر گردش روزگار سے ویران ہوئے۔ اب نصف ٹنڈوئی اور ٹمی کے دیہات میں مالک اراضی ہیں۔ ٹمی کے گھرانہ سے بابو چوہدری نادر خان اور ان کے پسر چوہدری محمد ضمیر قابل ذکر ہیں۔
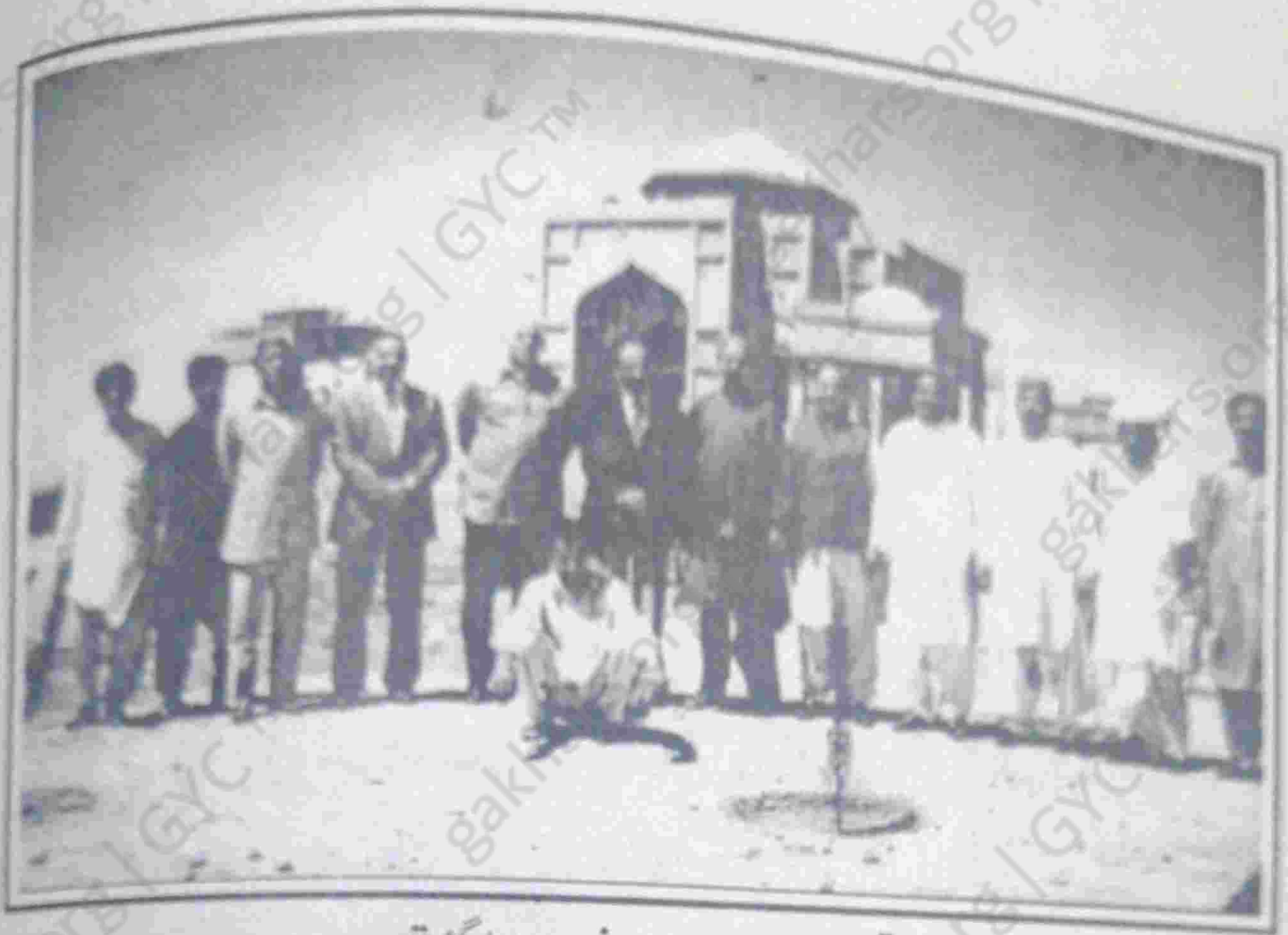
دوران تعمیر مقبرہ شہاب الدین غوری پر لی گئی تصویر۔

سلطان شہاب الدین غوری کے محافظوں کی قبریں۔

سے تھا۔ میدان حق و باطل میں جان کی بازی لگا کر اسلام کو زندہ رکھا۔ سلطان موصوف کا نظریہ ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ رائے پرتھوی راج چوہان سے شکست کھانے کے بعد ایک سال اسی مصروفیات میں گزارہ کہ کسی طرح وہ بدنما دھبہ جو پچھلے سال اہل اسلام کو تراوڑی کے میدان میں لگ چکا تھا دور کیا جائے اسی دوران اس باغیرت اور باحیا مجاہد اول نے ایک سال نہ حرم خانے کا رخ کیا، نہ خون آلودہ کپڑے بدلے، نہ ہی سر میں کنگھی کی اور نہ ہی بستر پر استراحت فرمایا۔ اور وہ تمام فوجی کمانڈر جو میدان جنگ سے بھاگے تھے جو کہ تو بڑے منہ چڑھا کر غزنی شہر میں پھرایا۔ اور اور منادی کی کہ یہ وہ مسلمان ہیں جو موت کے ڈر سے کفار کے مقابلہ میں بھاگ گئے تھے لہذا انکہ موت سے ڈرنا فضول ہے۔ دوسرے سال پوری تیاری کے بعد اس میدان میں پرتھوی راج چوہان کو شکست دی۔ سلطان نے قطب الدین ایبک کو اپنا جانشین مقرر کیا اور مذہب اسلام کی بنیاد کو ہندوستان میں مستحکم کیا۔ جو کہ بعد ازاں ایک مضبوط ترین حکومت اسلامیہ قرار پائی۔ سلطان معز الدین ابن سام شہاب الدین محمد غوری پرتھوی راج چوہان کو کیفر و کردار تک پہنچا کر جب اپنے وطن غزنی واپس جا رہا تھا۔ تو راستے میں موضع دھمیک (موجودہ تھانہ سوہاوہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم) 2 شعبان المعظم 602ھ بمطابق 1206ء عیسوی بوقت نماز عشاء اس علاقہ پوٹھوہار کے حکمران قوم گکھڑ کے چند سرکش باغیوں نے شہید کر دیا۔ (بحوالہ تاریخ فرشتہ، تاریخ شاہان اسلام، ہند، بحوالہ قصص الہند، افنٹن، جنرل کنگھم، رپورٹ، مقامی سینہ بہ سینہ، روایات وغیرہ) سلطان موصوف کی آخری آرام گاہ خستہ حال پتھروں کے ڈھیر کی شکل میں موجود تھی۔ اور دیگر جرنیلوں کی ہڈیاں اور کھوپڑیاں قبروں سے باہر پڑی تھیں۔ جو کہ مسلم دنیا کیلئے نوحہ کناں تھیں۔ خصوصاً حکومت پاکستان کیلئے کہ ہندوستان میں اسلام کے بانی اور عظیم جرنیل کی آخری آرام گاہ کی خستہ حالی پر تا کہ شہنشاہ کے شایان شان مقبرہ تعمیر ہو سکے۔ بعد ازاں پاکستان کے

سلطان شہاب الدین غوری کی آخری آرام گاہ کی ۱۹۸۴ میں لی گئی تصویر

مسجد رانی منگو کا سامنے کا منظر
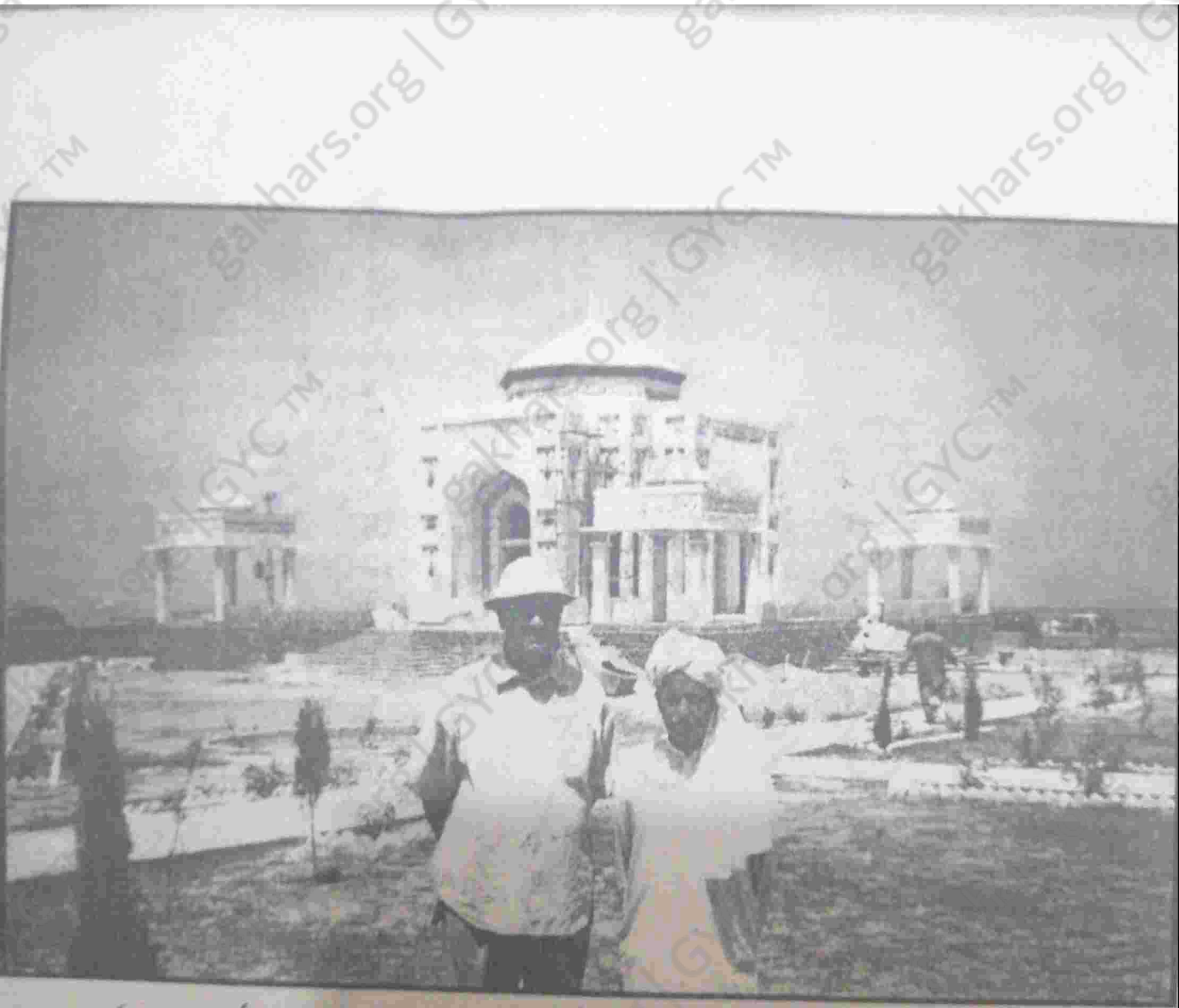
نمبردار راجہ محمد ارتاسب کرونٹہ ۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان (سائنسدان)

ٹنڈوئی کے گھرانہ سے چوہدری محمد افضل خان چیدہ رکن برادری ہیں۔

اقوام اور گوتیں

(ترکھان قومیں)

چھینہ، بھنکری، بلسور، ببرا، سردیا، سہی، بھنڈوی، اور بھنڈ وغیرہ

(حجام یعنی نائی قومیں)

نکھل پال، پکپتہ، جھسی، ڈھاکری، منویا، جھاکری، کھوکھر، وسیر، رولئی، پہکو،

(درزی قومیں)

رتو، میرے، انڈی، سہنسی، ہٹرڑ، سیپل، پرتھ، کھوترے، نمکر، چوغتہ، سرال وغیرہ

(جولاھہ یعنی کاسبی قومیں)

سروال، چتمیتہ، بافیندہ، وغیرہ

(بہشتی یعنی ماشکی قومیں)

بھیم، ماچھی، وغیرہ

(دھوبی قومیں)

رخرا، سیٹرچنہ، سرایا، کریر، سپٹران وغیرہ

(مسلی قومیں)

لوطا، ونا، ملہناس، جاہا، چھیرے بن وغیرہ کندیاراا ور شیوترا، پھانسی وغیرہ دیتے ہیں۔

جاگیردار معافی داروروسائے پبی عہد حکومت سکھاں بمطابق ۱۹۳۶ء

[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوہدری شہباز خان پنوار	جندوٹ	علاقہ پبی سمیت پٹھوہار کے تقریباً ۷۰ دیہات میں آپ کی جاگیر تھی۔
خان بہادر بندو خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	موضع موہڑہ اکرہ بشمول ڈھوک پربال، ڈھوک سہل درزیاں ضلع راولپنڈی میں چند دیہات۔
چوہدری غلام محی الدین	سہنسرال	کرونہ
چوہدری ذوالفقار خان	سہنسرال	چہارم سہنسرال نصف انعام موہڑہ لعل نصف جاگیر منڈوئی
چوہدری نور احمد خان	سہنسرال	چہارم ڈھمیک مدد معاش پیل ہندال
چوہدری جنگ باز خان	سہنسرال	چھچھ، دھرگی، بسکی، سہنسرال معافی و جاگیر سوہاوہ
چوہدری شیر باز خان	سہنسرال	۵۰۰ گھماؤں موضع ہتھیہ
چوہدری مہندا خان کلیال	موہڑہ چوہدریاں سوہاوہ	چہارم سوہاوہ
چوہدری محمد رفیع کلیال	موہڑہ چوہدریاں سوہاوہ	بڑلس
چوہدری فتح دین گجر	کالس	پیل خورد ایک سو گھماؤں
کاما خان گکھڑ	بکڑوالہ	پنڈ متے خان
خدا بخش خان گکھڑ	بکڑوالہ	کھوکھر کا
مرزا منصور خان گکھڑ	بکڑوالہ	دھندال
عظیم خان بدھال	بکڑوالہ	کیدو
رحم علی خان گکھڑ بوگیال	ڈومیلی	پیل ہنگیال
وزیر جماعت خان نارمہ	باغ (علاقہ کشمیر)	بھرڑا، کھڑیوٹ
کاموں خان گکھڑ	پڑی درویزہ	پڑی درویزہ۔ موہڑہ کنیال
غلام حسین پکھروال	پڑی درویزہ	گنگی پکھروال
شاکر خان گکھڑ فیروزال	ساہنگ	بھت شیر علی
داروغہ امام بخش اعوان بدر بخشی	سوگیال	سوگیال
	دیٔوال	اٹھوال
سید مراد علی شاہ	پھلروے سیداں	گگی سیداں، معموری دھمیال، آئمہ پھلروے سیداں معافی چھپھیل تھوکولیاں ۱۰ گھماؤں
سید حسن علی شاہ	پھلروے سیداں	1/3 حصہ پھلروے سیداں

جاگیردار معافی دار و رؤسائے پپی عہد حکومت سکھاں بمطابق ۱۹۳۶ء

[illegible]	[illegible]	[illegible]
سید رستم علی شاہ	پھلڑے سیداں	
سید نواب علی شاہ	پھلڑے سیداں	
سید شرف علی شاہ	پھلڑے سیداں	
سید معصوم شاہ	پھلڑے سیداں	
اصالت شاہ	پھلڑے سیداں	
سید لطف علی شاہ	پھلڑے سیداں	
سید بہادر علی شاہ	پھلڑے سیداں	
داراب خان بدھال	بشندور	داراب جتال
مہندا جام	کروٹہ	دوہالہ کروٹہ ۴۰ گھماؤں
گاموجام	کروٹہ	ننڈوئی
سید محمد علی شاہ	میرپور	گدڑیام
نادر خان	چھبر سیداں	چھبر سیداں
دیدو مراسی	جندوٹ	لدھوالہ، ڈھوک مراسی، سُر گدھن، ۲۰ گھماؤں
گاماں مراسی	بشندور	پنڈ متے خان
ساکھ سنگھ، گورکھ سنگھ	بشندور	منگوٹ
بھائی راجہ سنگھ	کریالہ	موہرہ علیا، بڑلس
کشن سنگھ، شام سنگھ		پھلڑے سیداں
بخشی دولت رائے		کرونبہ انندان
بخشی فتح سنگھ		کنڈیاری
ملک لچھمن نرائن	چوہا بھگتاں	خالصہ انندان
حکم سنگھ، بوٹا سنگھ		ڈھوڈی پڑی
بخشی گوردل، رتن سنگھ		ڈھوڈی پڑی
سوا سنگھ		موہڑہ کنیال
لالہ گورسیائے		مبی سیداں
مصر بوٹا مل وسوس رام		چھچی

بہادر خان، گیھی سیداں، معافی چھیاں
1/2 حصہ آمدہ پھلڑے سیداں

جاگیردار معافی دار و رؤسائے پبی عہد حکومت سکھاں بمطابق ۱۹۳۶ء

مصرا آتما رام		دھرم ارتھ، پیل کلاں
تکنت رائے		نارصہ
سوہیا سنگھ		کوٹیام
بخشی حکم سنگھ جنگ سنگھ		گیالہ
متر سنگھ		گیالہ
لالہ اسوک رائے رائے زادہ		پھوٹاک
بھائی پیار سنگھ		پنڈی عارف کنیال
سروپ رائے		ڈھیری خاص
بھائی شودیال		منگوالہ
ساکھ سنگھ، جمعیت سنگھ		غازیل
حکم سنگھ		ارل
بخشی صوبہ رام		ٹنڈوئی

علم عمل کو آواز دیتا ہے پس اگر وہ جواب دے تو ٹھہرتا ہے ورنہ کوچ کر جاتا ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

میں ایک رات کامل ایسا لفظ تلاش کرتا رہا جس سے بادشاہ راضی ہو اور اللہ خفا نہ ہو، نہ ملا۔ (نامعلوم)

باپ کا عطیہ بیٹے کے لئے اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کی تعلیم و تربیت اچھی کر (حدیث نبوی ﷺ)

بڑے زمیندار و رؤساء

[illegible]	[illegible]	[illegible]
راجہ نادر خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
رسالدار راجہ محمد امیر خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
خان بہادر محمد اکرم خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
راجہ نصیر خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
راجہ نیاز علی خان اکرہ	موہڑہ اکرہ	مقامی و نہری اراضی
چوہدری ممتاز علی کھیال	موہڑہ چوہدریاں سوہاوہ	مقامی اراضی
چوہدری محمد فضل خان کھتریل	ڈوھنگی	مقامی اراضی
راجہ نجابت علی خان پنوار	جندوٹ	مقامی اراضی
راجہ عدالت ذرخان پنوار	جندوٹ	مقامی اراضی
راجہ عنایت علی خان پنوار	جندوٹ	مقامی اراضی
راجہ محمد افضل خان	سہنسرال	مقامی اراضی
راجہ عنایت اللہ خان گکھڑ	پڑی درویزہ	نہری اراضی
راجہ محمد حسن خان گکھڑ	کھڑیوٹ	مقامی اراضی
راجہ ابوذر خان بدھال	سرگدھن	مقامی اراضی

ذیلدار و علاقہ دار و معافی دار بمطابق ۱۹۳۸ء

[illegible]	[illegible]	[illegible]
راجہ عنایت علی خان پنوار علاقہ دار	۷۵	جندوٹ
راجہ محمد افضل خان بدھال ـ علاقہ دار	۱۰۰	سرگدھن
راجہ محمد اسلم خان گکھڑ ـ علاقہ دار	۱۰۰	بکوالہ
راجہ نجابت علی خان پنوار انعام دار	۷۵	سہنسرال
راجہ محمد زمان خان گکھڑ علاقہ دار	۱۰۰	لہڑی
راجہ نادر خان اکرہ انعام دار	۳۰	موہڑہ اکرہ
راجہ شاہسوار خان پنوار انعام دار	۴۰	سہنسرال

مومن کی فراست سے بچتے رہو۔ یقیناً وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (حدیث نبوی ﷺ)

ذیل جندوٹ بمطابق ۱۹۳۶ء

[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھبر سیداں	امیر علی شاہ۔ عاشق شاہ۔ احسان شاہ	سید بخاری۔ اعوان۔ جاٹ
منگوٹ	عنایت علی۔ نور حسین۔ سردار۔ گلاب	پنوار۔ اعوان۔ بنگیال
اراضی حمید	محمد حسین	ہمتال۔
پھپھیل راجہ رام	عنایت حسین۔ مہندی۔ سیدو۔ اللہ دین	پتھال۔ کہال۔ چوہان
پھپھیل تھو	احمد حسین	ممیال۔ مغل۔ سید
پیل کلاں	عبدالرحمٰن۔ کاموں۔ عدالت خان	
پیل خورد	نادر خان	
موہڑہ دھیا	رمہ۔ محمد اکرم	چوہان
موہڑہ کنیال	زمان علی۔ محمد سردار۔ محمد صدیق	بنگیال۔ دھمیال۔ کنیال۔ کلیال۔ گھمیال
بڑی درویزہ	شیر افضل خان صاحب، خالد، عبداللہ۔ فضل داد	گکھڑ۔ جاٹ۔ بینس
گدڑال	ارشاد حسین	نگیال
بی سیداں	فضل نور۔ نور علی شاہ	سید۔ گوجر
دیوال	عبدالمجید۔ قابل خان۔ محمد شیراز۔ بوٹا	اعوان۔ تمہ۔ ملیار
پھلڑے سیداں	شیر عالم شاہ۔ فضل شاہ۔ سلطان محمود شاہ۔ کرنل منور شاہ	سید۔ گوجر
گنگی سیداں	حاجی زمان۔ محمد اشرف۔ غلام مرتضیٰ۔ فضل شاہ	سید۔ کھر۔ کھتریل۔ ہتھیال
گنگی پکھڑال	محمد یونس۔ مشتاق احمد۔	نگیال۔ چیدی۔ کنیال۔ سہنسرال
معموری دھمیال	فضل دین۔ عبدالعزیز	دھمیال۔ دولچیال
جندوٹ	مصری خان۔ طاہر علی	کلیال کنیال۔ پنوار۔ بدھال۔ کھتریل۔ نگیال
میانہ موہڑہ	جاوید شاہ۔ لطیف شاہ	سید
پنڈ راھدانی	غلام محمد۔ منگو	انچپیال۔ دولچیال۔ آوان
سوئیال	دلاور خان۔ محبو خان	سوگیال۔ کھتر۔ اعوان بدر۔ سانگرہ
ارھوال	محمد اقبال۔ عبدالغنی	کلیانہ جٹ۔ مراسی۔ بھدوال۔ گھنگر۔ بینس۔ بدھال۔ پنوار

کاش میں کسی مومن کے سینے کا ایک بال ہی ہوتا۔ (حضرت ابوبکرؓ)

ذیل بکڑالہ بمطابق ۱۹۴۰ء

نام دیہہ	نمبرداران	اصل مالکان اراضی
زندہ شاہ مدار	داؤد حسین جنجل	
[illegible] خان	عبدالغنی۔ محمد حاضر	گکھڑ۔ [illegible]۔ بدھال۔ دھمیال۔ کسل
[illegible]	نظر حسین۔ کرامت حسین۔ عدالت خان	نگیال۔ [illegible]۔ کھیال۔ [illegible]۔ جنجل
گوہڑہ ملک	محمد انور	گکھڑ۔ منہاس۔ جکھوال
جدوئی	محمد آزاد	گوجر۔ بدھال۔ تھتھال
جھنڈور	رحمت خان۔ عجائب۔ منظور۔ بہادر	بدھال۔ قریشی۔ بخشی۔ کھتری
چک محمد حسین	قمرالزمان	گکھڑ
چک میانہ	محمد دین۔ غلام حسین	قریشی۔ دھمیال
رکھ بن اسمائیل	ملکیت سرکار	
رکھ جندی	ملکیت سرکار	
امرال	دھمن خان	گکھڑ اسکندرال

- جب تین شخص سفر پر جائیں تو ایک کو اپنا سردار بنالیں (حدیث)
- لوگوں میں برا وہ ہے جس کی تعظیم اس کے شر کے خوف سے کی جائے (حدیث)
- جو شخص حال میں مستقبل کی فکر نہیں کرتا وہ مستقبل میں ناکام و نامراد رہتا ہے (قرآن)
- گمنامی کو پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے (غوث الاعظم)
- اپنا بوجھ خلقت میں سے کسی پر نہ رکھ خواہ کم ہو یا زیادہ (عثمان غنیؓ)
- سب سے بڑی خیانت قوم سے غداری ہے (حضرت علیؓ)

ذیل سرگدھن بمطابق ۱۹۴۰ء

نام دیہہ	نمبرداران	اصل مالکان اراضی
سرگدھن	منظور احمد۔ محمد خان	بدھال۔ کلیال۔ دھمیال۔ گنگال۔ مزارع۔ گوجر۔ کلیال
بجالی	محمد علی۔ مصری خان	دھمیال۔ بدھال۔ کلیال
ڈھیری دھمیال	امام علی۔ الف دین۔ محمد صادق	سلکال۔ اعوان۔ دھمیال۔ کلیال۔ چوہان۔ گھکھڑ۔ گوجراں۔ پلھوال
راکھ دھمیال	محمد رفیق عرف پنوں	دھمیال۔ آوڑہ۔ رتیال۔ گاندھی
ککر پلھروال	فضل کریم۔ غلام حسین	دھمیال۔ جنجوعہ۔ مہال۔ تمہ۔ داری
خالصہ اندان	بابو خان۔ عبدالرحمن	کھتری۔ بھروال۔ رانجھا۔ چھدہ۔ دھمیال۔ راجپوت
کندیاری	اللہ دتہ۔ امیر علی	ننگیال۔ تمیال۔ پلھوال۔ کھتریل
کھڑیالی	نوروز خان	تمیال کھتریل
میانی سیداں	پی شاہ۔ کرامت شاہ۔ علی عابد شاہ	سید بخاری
رنیال پھلاں	بھانہ خان	مسکین
ہیس قائم	اللہ دتہ۔ محمد اکرم	دھمیال۔ ننگیال۔ تمیال۔ بھٹی
ڈھوڈی پڑی	سجاول خان	ننگیال۔ دولال
قراش	نبی محمد	چوہان
کیدو	نوروز خان	تکھڑ۔ تمیال
ڈھلار جلال	محمد افسر۔ وہاب دین	کھتریل۔ کلیال۔ جٹ۔ ہلالہ
ڈھلار دوگال	رحمت۔ مہربان۔ سجاول	کھتریل۔ کھہال
جھنگی مصری	عبدالحمید۔ محمد عالم۔ محمد شیر زمان	چھاوہ۔ بھٹی۔ دھمیال۔ تمیال۔ کلیال
موہڑہ وارہ	سلطان محمد خاص خان	آکرہ
دھندال	گل نواز خان	کلیال
دوبادہ	مظفر حسین۔ لیاقت۔ جہانگیر	کلیال۔ سلطال۔ تکھڑ۔ تمیال۔ تنیال۔ چوہان
بیس	محمد افضل	تنیال۔ کمیال۔ باغندہ۔ بھٹی
ڈیس	مہتاب دین	قمیال۔ گھسل
کھڑکی	ملکیت سرکار	

[illegible]

ذیل بھنگالہ ۱۹۴۰ء

نام دیہہ	نمبرداران	اصل مالکان اراضی
گنڈا ایک	شیر زمان	گنڈوال گکھڑ
ڈوہال نگیال	قائم دین	نگیال۔ دھمیال۔ گوندل
بھنگالہ	دیوان علی۔ لال خان	خارج از چک
بانٹھ	محبت خان	
گورسیاں	نذر محمد	
ملال	محمد	
کھانسی	فضل الٰہی	
چک نالہ	رنگ باز	گکھڑ۔ تھتھال
کھڑیوٹ	محمد سرور۔ رب نواز۔ محمد ذر خان	گکھڑ۔ تھتھال۔ دھمیال۔ پلھروال۔ بھٹی
کروٹہ اسکندرال	محمد ارتاسپ خان۔ محمد صفدر۔ شاہ سوار	گکھڑ۔ دھمیال۔ حجام
پرڑی اسکندرال	محمد زمان۔ محمد رفیق۔ خدا بخش	گکھڑ۔ کھتریل۔ تھتھال
مہر گلی چوہان	محمد فاضل	دھمیال
بھرڑا	محمد شریف	دھمیال
گدڑ یام	منگا خان	پلھروال۔ دھمیال۔ تھتھال۔ کھتریل
پیل ہندال	عدالت خان	کلیال۔ پھڈال۔ تھتھال
پیل نگیال	سجاول خان	دھمیال۔ نگیال
پیل مدخان	شاکر خان	دھمیال۔ نگیال
دھمیک	محمد اقبال	پنوار۔ ہتھیال۔ ہلکوال
ہستر ال	شاہ سوار۔ محمد عباس۔ محمد زمرد	پنوار
موہڑہ لعل	محمد عباس	پنوار
بھٹ شیر علی	محمد عباس	پنوار۔ نگیال۔ دھمیال۔ ساگرہ۔ پھڈیال
بھٹ مست	محمد عباس	دھمیال۔ گکھڑ۔ مزارع
بھٹ جھیال	محمد عباس	جنیال
کھمبری	دولت علی	کلیال
سنتو کھی	محمد افسر۔ محمد اسلم	تھتھال
مہپ ڈوگی	فیروز۔ نواب۔ شاہ سوار۔ فضل احمد۔ غلام حسین۔ گلاب	دھمیال۔ کھتری۔ کلیال۔ تھتھال۔ تیار۔ گکھڑ

حکمت ایک درخت ہے جو دل سے اگتا ہے اور زبان سے پھل دیتا ہے (بطلیموس)

قدیم اشیائے علاقہ ہٰی

بشندور

صاحبزادگان گدی نشین مزار مقدس حضرت دیوان حاجی عبداللہؒ کے قبضہ میں چند تبرکات ہیں۔جس کی نسبت مشہور رہے کہ یہ حضرت غوث پاکؒ بغداد شریف سے عطا ہوئے تھے۔سالانہ عرس پران کی زیارت سے خاص وعام مشرف یاب ہوتے ہیں۔

جندوٹ

راجہ کفایت علی مرحوم رئیس الاعظم جندوٹ کودو مصحف شریف کی تحویل کا شرف حاصل تھا۔جو کہ 1147 ھجری المقدس میں لکھے گئے تھے۔ایک نسخہ مبارک بخط کشمیر میں ہے۔اس کے علاوہ راجہ صاحب کی لائبریری میں قدیم ترین قلمی نسخے اور عہد سکھاں کا شمالی پنجاب کا سرکاری ریکارڈ اور خطہ پوٹھوہار کے چند چوٹی کے گھرانوں کا بھی ریکارڈ موجود ہے۔

موہڑہ اکرہ

موہڑہ چوہدریاں۔کلیال خاندان موہڑہ چوہدریاں سے چوہدری فضل خان کی اولاد کے پاس اور موہڑہ اکرہ میں سلطان محمد خامیس خان نمبردار کے پاس بھی قلمی نسخہ قرآن مجید موجود ہیں۔

کروٹہ اسکندرال

نسخہ ہذا راجہ محمد ارتاسب خان کے پاس ایک انگشتری موجود ہے۔جس پر بندہ درگاہ نیک جمیل ابن قربان 1068 ھجری کے الفاظ کندہ ہیں۔مذکورہ انگشتری سرجلال خان کی مسجد کے قریبی کھنڈرات سے دستیاب ہوئی تھی۔

۲۔ایک قلمی نسخہ قرآن المجید فرقان الحمید جو کہ ۱۱۷۰ھ میں تحریر کیا گیا ہے۔جس کا ترجمہ بزبان فارسی میں ہے۔میری چھوٹی سی لائبریری میں موجود ہے

(محمد ارتاسب کروٹہ)
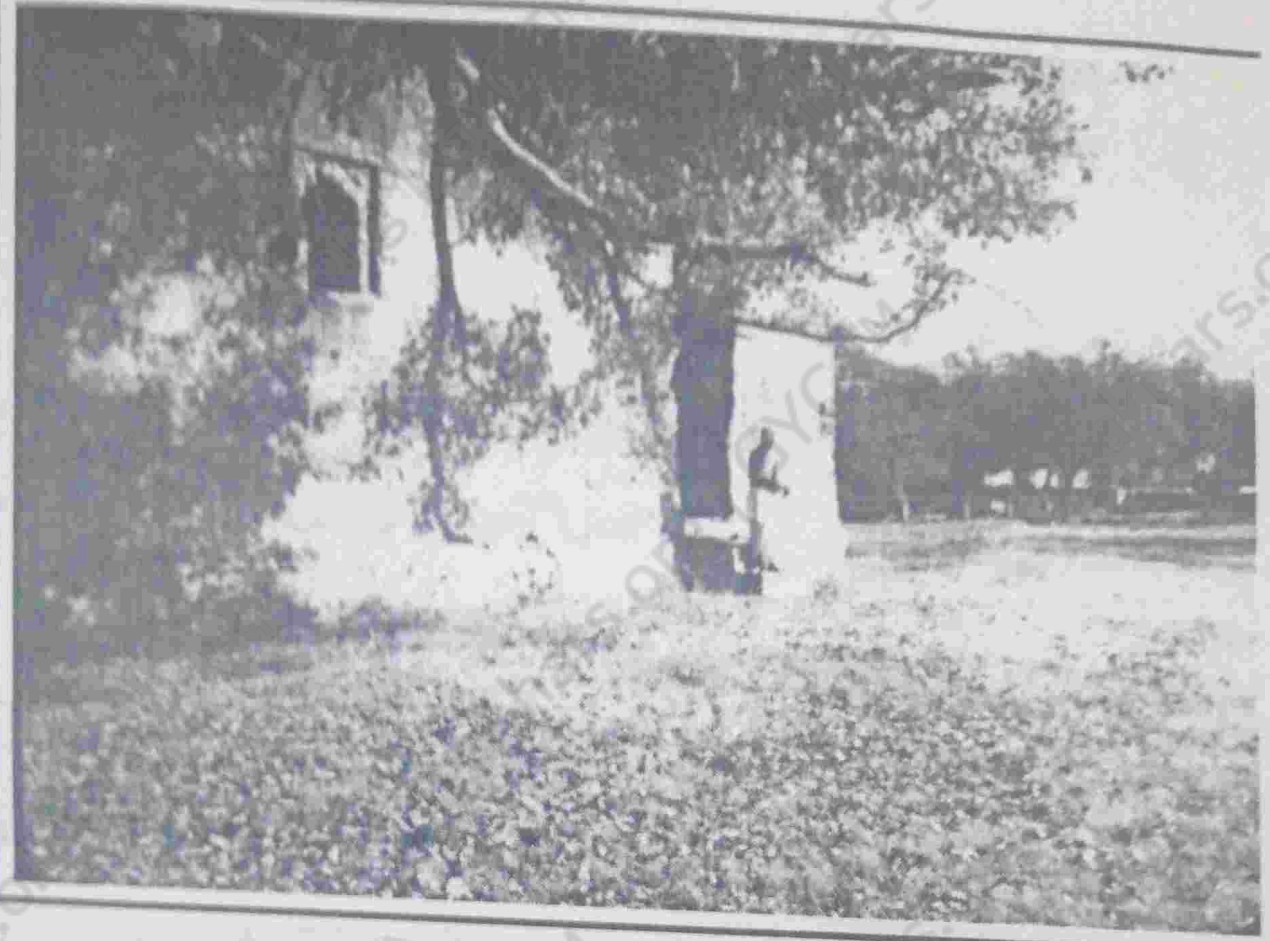
تاریخی محلات شاہی کے کھنڈرات بمقام سرجلال خان

تاریخی مسجد (رانی منگو) بمقام سرجلال خان کا عقبی منظر

دیرینہ تعمیرات

سر جلال خان۔ عہد حکومت مغلیہ کی چھوٹی سی مسجد پختہ ہے۔ جس کا ایک حصہ عہد حکومت سکھاں مثل بھنگی میں گرادیا گیا۔ بعد ازاں گردونواح کے مسلمان نے دوبارہ تعمیر کرادی۔ برج سنہسرال۔ 1835ء بکرمی کے قریب اس کی بنیاد بدست حضرت غوث زمان تلب دوراں میاں حاجی صاحب عرف بگا شیرؒ آف درکالی شریف رکھی گئی۔ مساجد بڑی درویزہ، مسجد سرگڈھن، مسجد میانہ موہڑہ، مسجد جندوٹ، مسجد بشندور، مسجد موہڑہ اکرہ وغیرہ عہد مغلیہ وسکھاں میں تعمیر کی گئیں۔

مکانات

قدیمی مکانات میں ریسٹ ہاؤس ڈھوک راجگا (کیدو) ریسٹ ہاؤس موہڑہ اکرہ، رہائش گاہ خان بہادر محمد اکرم موہڑہ اکرہ، ہندواقوام کی شاندار عمارتیں موضع کھوکر کا اور دیگر چند روؤسا کے مکانات عظمت رفتہ کی یادگار ہیں جنکی تفصیل باعث طوالت ہوگی۔

مشہور خانقائیں

نام ولی اللہ	موضع	قوم	میلہ	خاص حاجب
شاہ عارفؒ	ڈیوال	سید	۱۹۲۶ء سے شروع ہے	پھنسی آنکھ وغیرہ
شاہ سغیرؒ	میانہ موہڑہ	سید	۱۸۰ سال سے ہر بیساکھ کی پہلی جمعرات	جذام یعنی کوڑھ
ہیبت سلطانؒ	کنڈیاری	گکھڑ	۹۰ سال سے شروع	عام حاجت
دیوان حاجی عبداللہؒ	بشندور	قریشی	۱۰۰ سال سے شروع	عام حاجت
شاہ جہاں چشتیؒ	سرجلال خان کروٹہ	سید	۱۰۰ سال سے شروع	عام حاجت
معصوم شاہؒ				عام حاجت
شیرازی بادشاہؒ	اپرا کھوکھر کا	سید		
عامی بادشاہؒ	میانی سیداں	قریشی		
میاں فقیر صاحبؒ	سموٹھی		وفات ۱۹۲۵ء	جذام پھنسی وغیرہ
بابا پکّو	پکھول	راجپوت		درد
غوری بادشاہ	دھمیک مقبرہ	غوری افغان	وفات ۶۰۲ ھجری	حافظ قرآن۔ شہید

خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے (عثمان غنیؓ)
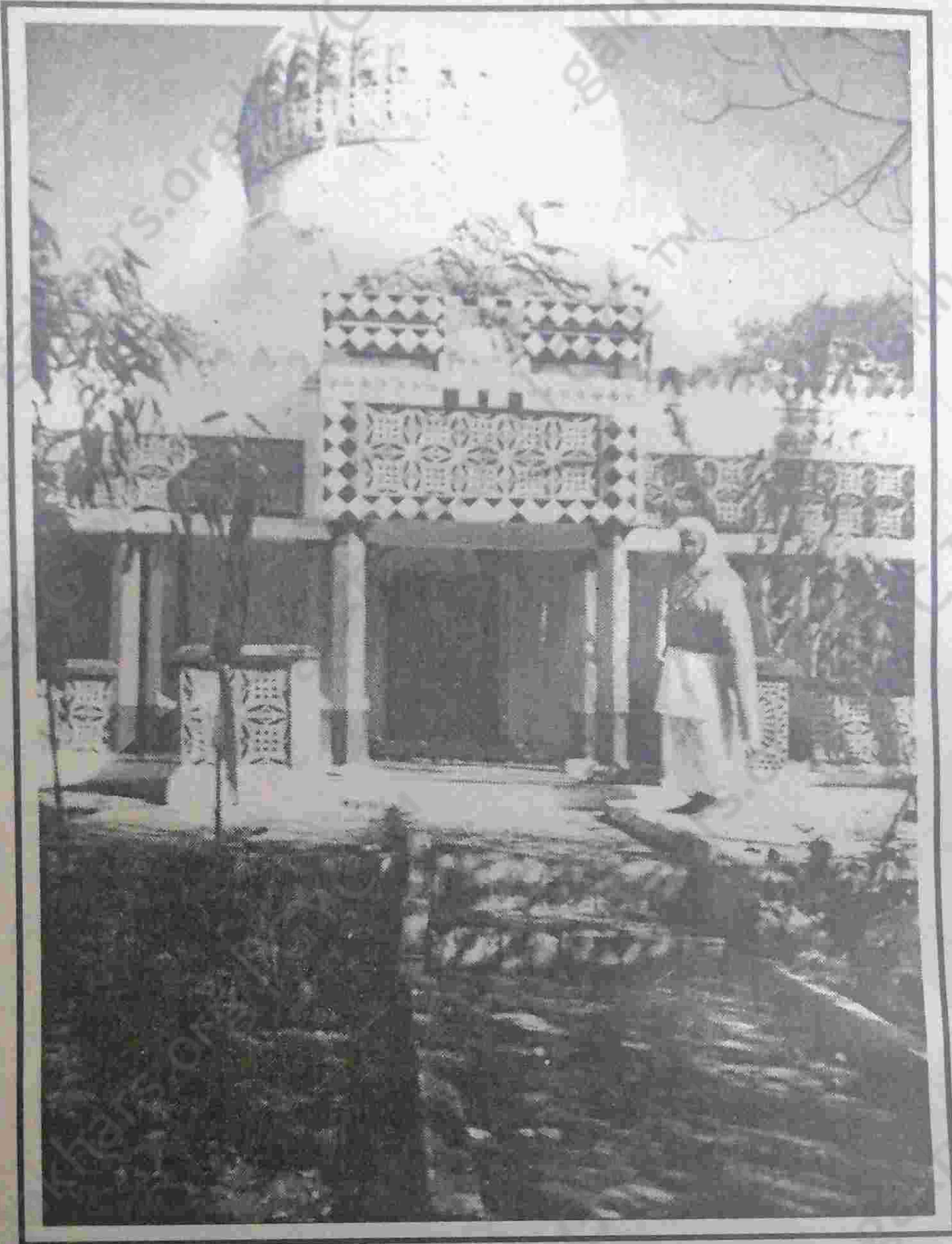
دربار اقدس حضرت شاہ جہان محمد چشتیؒ بمقام سر جلال خان

ولی اللہ دے مردے نائیں کردے پردہ پوشی　　کی ہویا جے دنیا اتوں ٹر گئے نال خاموشی

(میاں محمد بخشؒ)

القاب وخطابات

راجپوت اکرہ فیملی موضع موہڑہ اکرہ کے صاحب دستاروں اور جاگیرداروں کا عہد مغلیہ میں خان عہد سکھاں میں خان بہادر، اور عہد انگریزی میں بھی خان بہادر کا خطاب مستقل رہا۔ عہد حکومت انگریزی میں گکھڑ، اعوان بدھال، راجپوت اکرہ، پنوار اور پکھڑال نے راجہ کا لقب اختیار کیا۔ عہد مغلیہ، عہد سکھاں، عہد انگریزی اور آج تک کلیال خاندان موہڑہ چوہدریاں وسوہاوہ وغیرہ کا خطاب بدستور ''چوہدری'' رہا۔ عہد مغلیہ میں پنوار قبیلہ چند پشت سلطان اور بعدازاں ''چوہدری'' اور عہد انگریزی میں ''راجہ'' کا لقب اختیار کیا۔ گکھڑ قبیلہ سے عہد مغلیہ میں مثل بھنگی کی حکومت میں رئیس پھروالہ (کہوٹہ) اور عہد سکھاں میں رئیس ڈومیلی نے ''راجہ'' کا لقب اختیار کیا۔ عہد مغلیہ میں پنوار خاندان رئیس ''میاں'' اور دیگر برادری چوہدری کہلائے۔ موضع خالصہ انندان کے جاگیرداروں کا لقب بھائی مشہور تھا۔ عہد مغلیہ اور عہد سکھاں میں بدھال قبیلہ ''صاحب دستار''، ''شیخ'' یا ''ساؤ'' کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ ہر عہد حکومت میں بنی فاطمہ ''سید'' اور ''شاہ'' کے لقب سے ملقب تھے۔ البتہ میانہ موہڑہ کے بزرگان کا لقب ''میاں'' چلا آتا ہے۔ عہد مغلیہ، عہد سکھاں، عہد انگریزی، اور آج تک حضرت دیوان حضوریؒ کی اولاد کا لقب ''صاحبزادہ'' مشہور رہے۔ عہد مغلیہ میں کھتریل خاندان کے بزرگ ''راجہ'' عہد سکھاں عہد انگریزی میں ''چوہدری'' کہلائے۔

مشہور تالاب

سرجلال خان گکھڑ تالاب

رکھ نیلی کا سلسلہ پہاڑی موضع مہرقلی چوہان کے قریب جا کر ختم ہوتا ہے۔ خاتمہ پہاڑی پر دو چھوٹی گھاٹیوں کے درمیان سرجلال خان واقع ہے۔ جلال خان نامی بانی سر بیان کیا جاتا ہے۔ مقامی

روایت کے مطابق جلال خان وکمال خان دو بھائی تھے جلال خان نے کمال خان سے تیاری تالاب میں مزدوری کے لئے رائے طلب کی۔ جس نے بجائے سیر آٹے اور پاؤ گھی کے ایک سیر گھی اور پاؤ آٹا کہہ دیا۔ اس قول کو قائم رکھنے کیلئے یہی مزدوری ادا کی گئی۔ کیگو ہرنامہ (تاریخ گکھڑاں) کے مطابق جلال خان اور کمال خان کی حکمرانی میں کافی وقفہ ہے۔ اس لئے یہ روایت مقامی مراسیوں ڈتی چند اور خاندان کا من گھڑت قصہ ہے۔ تالاب کے ساتھ بہت بڑا قبرستان ہے۔ یہاں بہت پرانا شہر بنام ''شہر جہانیاں'' تھا۔ عہد مغلیہ کی مسجد اور حضرت شاہ جہان چشتیؒ کا مزار بھی واقع ہے۔ ایک اور مقامی روایت کے مطابق نجومیوں نے تیاری تالاب کے وقت 140 بچھڑے گائے یک رنگ یک عمر برائے قربانی مقرر کئے۔ جو کہ سلطان کپور خان مورث اعلی پنوار قبیلہ جندوٹ وسنہسرال نے پیش کئے۔ اس خدمت کے عوض کئی دیہات کی ملکیت عطا ہوئی۔ تالاب کا رقبہ انتیس کنال 29 تھا۔

(نوٹ) عہد حکومت مغلیہ میں پولیس اسٹیشن سرجلال خان گکھڑ تھا۔ عہد حکومت سکھاں میں 1850ء میں دھمیک منتقل کیا گیا۔ 1864ء عہد حکومت انگریزی میں سوہاوہ میں منتقل کیا گیا۔

تالاب بڑی درویزہ

عہد سکھاں میں سردار جے سنگھ کی والدہ نے پختہ تالاب بنوایا۔ جس کو آج تک مائی کا سر کہتے ہیں۔

تالاب ڈھونگی

یہ تالاب پختہ بنا ہوا ہے پانی صرف موسم برسات میں جمع ہوتا ہے۔ قدیم شاہراہ پر واقع ہے۔ عہد سکھاں میں دیوان مولراج گورنر ملتان نے 1903 بکرمی یعنی 1153 ھجری میں بنوایا تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ تالاب تیار ہو رہا تھا۔ ایک مستانہ جوگی فقیر ہندو گزرا جس نے پینے کیلئے پانی مانگا۔ مگر مزدوروں نے نہ دیا۔ فقیر نے بددعا دی اسی لئے جس قدر پانی تالاب میں بارش کے

وقت جمع ہو زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ تیاری تالاب کے ثبوت میں عہد سکھاں کے ایک پروانہ کا مطالعہ باعث دلچسپی ہوگا۔

پنجاب سری اکال سہائے دیوان موراج گورنر ملتان 23 ہاڑ 1903 بکرمی بنام ارادت نشان فراست عنوان چوہدری ملتان والہ کہ برائے کندیدن تالاب نو موجب اجازت سرکار متصیل موضع ہتھیہ آمدہ بودند، بلفعل معتبراں دیوان رافعہ بحضور سرکار داد خواہ شدہ اند کہ شمار افعال را از کندیدن تالاب مذکور مانع میسازند چونکہ سرکار را بہر حال شما ازیں چین کم حوصلہ یقین نہ بود، لہذا پروانہ صادر باید کہ شما از کندیدن تالاب در ہر جائے کہ موجب مرضی خود اوشاں تیار خواہند کنانید۔ مزاحمت نسازند دیگر زمینداراں گردونواحی آں طرف راہم تاکید سازند۔ کہ کتنے آدم ہمراہ ایشاں مزاحمی بناید کرو۔ چنانچہ خود شما معرفت خود فراہمی مزدوراں و دیگر اسباب کنانیدہ دہند۔ کہ آنکہ کیسے آدم از دشاں کشیدہ گرفتہ۔ او ہم واپس ساختہ دہند تاکید مزید شناسد۔
و ہمہ ہیزم سوختی برائے چونہ سوائے رکھ از ہر جائیکہ خواہند برید مانع سانسارند، و بابت سنگ ہائے ہم مانع نسازند، تاکید مزید شناسد خشت ہائے کہ برائے چونہ از دھمیک خوہ دیگر جا خواہند آمدو، مزاحمی نسازند۔

ترجمہ۔ (ترجمہ فارسی سے بذبان اردو تالاب ڈوھنگی)

چوہدری جنگ باز خان خوش رہو۔

جب دیوان مولراج کے آدمی موضع ہتھیہ کے قریب سرکار سے اجازت لے کر نیا تالاب سر کھودنے کے لئے آئے۔ دیوان کے مقبروں اور اہلکاروں نے آب سے داد یعنی اجازت مانگی تو اپنے کھدائی والوں کو تالاب مذکورہ کھودنے سے منع کر دیا۔ سرکار کو آپ اس طرح کے حال احوال کا یقین نہیں تھا۔ لہذا رقعہ صادر ہے آپ کو چاہیے کہ جس جگہ ان کی مرضی ہو ان کی مرضی کے

مطابق تالاب کھودنے دیں مزاحمت نہ کریں۔ علاقے کے گردونواح کے زمینداروں کو بھی تاکید کریں کہ کوئی شخص ان کے ساتھ مزاحمت نہ کرے۔ اور آپ خود اپنی طرف سے مزدور لگائیں اور کھدائی کے لئے سامان وغیرہ بھی دیں۔ جو کوئی ان آدمیوں سے لین دین کریگا وہ بھی واپس دلوانا۔ تاکید مزید کی جاتی ہے کہ اس کا خیال کرنا چونہ اور سوائے رکھ یعنی سرخی سمینٹ کے لئے جلانے والی لکڑیاں ایندھن بالن وغیرہ جس جگہ سے چاہیں لے جائیں منع نہ کرنا۔ اور پتھروں کے بارے میں بھی رکاوٹ نہ کرنا۔ خشتا، اینٹیں جو کہ چونے کیلئے ہوں کی خواہ وہ دھمیک سے یا کسی دوسری جگہ سے لانا چاہیں لا سکتے ہیں۔ مزاحمت نہ ہو۔

تالاب بشندور

پختہ تالاب مسمی ڈالامل بخشی ساکن بشندور نے رفاع عامہ کے لئے بنویا۔ مشرقی جنوبی کونہ میں کتبہ لگا ہوا ہے۔

تالاب سوہاوہ

عہد انگریزاں میں شرف علی خان اکرہ موضع موہڑہ اکرہ کی نگرانی میں سرکاری طور پر بنوایا گیا۔ فوجی مقاصد کیلئے بنایا گیا۔ 1920ء کی قحط سالی میں خشک ہوا۔ محکمہ ریل کے تالاب بھی وسیع ہیں۔ مذکورہ تالابوں میں مرغابی عام ہے۔

دیوان مولراج گورنر ملتان 23 ہاڑ سمت 1903 بکرمی

مشہور کال یعنی مشہور قحط

چالیسواں یا بڑا کال 1845 بکرمی بمطابق 1783ء نمودار ہوا۔ متواتر تین سال تک فصل نہ ہوئی۔ بے شمار انسان اور حیوان مارے گئے۔ سینکڑوں آدمی نقل مکانی کر کے دیگر علاقہ جات میں چلے گئے۔ صوبہ سرحد کے ضلع پشاور میں آج تک ان دیہات کے مہاجرین کی کافی تعداد آباد

ہے۔ آٹا گندم تین سیر فی رپیہ اور پیاز ٹکڑا دو رپیہ میں فروخت ہوا۔ شیر دار حیوان لکڑی کھاتے جس کی وجہ سے دودھ کی رنگت سرخ ہوگئی۔

۲۔ 1813ء میں بھی قحط نمودار ہوا۔ فصل نہ ہونے کی وجہ سے گندم 7 سیر فی روپیہ فروخت ہوئی۔

۳۔ 1834ء میں دو سال فصل نہ ہونے کی وجہ سے 12 سیر فی روپیہ گندم فرخت ہوئی۔

۴۔ 1899ء میں بھی قحط پڑا اس کی چھپن کا قحط کہتے ہیں۔ نرخ گندم 8 سیر فی روپیہ تھا۔ انگریزی حکومت نے ریل گاڑی کے ذریعہ دیگر ممالک سے گندم لاکر ہندوستانی قوم کو قحط سے بچایا۔ اور ویرانی کی نوبت نہ آئی۔

۵۔ 1920ء جنگ عالم گیر کے خاتمے پر تین فصلیں ناقص ہوئیں۔ بھوسہ کا نرخ دس سیر فی روپیہ تھا۔ گندم چار سیر فی روپیہ تھا۔ گندم چار سیر فی روپیہ فروخت ہوئی۔ غلہ و بھوسہ انگریزی حکومت نے دیگر ممالک سے لاکر ضرورت پوری کی۔ اسلئے ویرانی نہ ہوئی۔ روزگار و پیشہ مزدوری عام تھا۔ اس لئے بھی لوگوں کو قحط کا احساس نہ ہوا۔

تفصیل دیہات (تپہ پبی)

دئیوال

قوم اعوان گوت دئیوال کی وراثت ہے۔اسی لئے گاؤں کا نام دئیوال مشہور ہوا۔ بعد میں قوم تمتہ بھی بطور مالک قابض آباد ہوئی۔قوم ملیار قدیم سے آباد ہیں۔تینوں اقوام بطور مالک آباد ہیں۔ سکھ دور حکومت میں داروغہ بخش خان کو چند ایکڑ کی جاگیر عطا ہوئی۔عہد انگریزی میں چھچھی سیداں کا رقبہ بھی دیہہ ہذا میں شامل ہوا۔حضرت شاہ عارفؒ کا مزار مقدس اسی گاؤں کی حدود میں ہے۔ جس کیلئے موضع موگلہ اور بڑی درویزاں سے جاگیر معافی میں چلی آتی ہے۔عہد مغلیہ میں اس کا رقبہ 60 گھماؤں تھا۔اب 2062 گھماؤں ہے۔جس سے تیراں سو گھماؤں مزروعہ ہے۔

معاملہ اراضی بندوبست 1940ء کے مطابق 1537 روپے ہے۔ چار نمبردار ہیں۔ذیلی آبادیوں میں چھچھی اور خانقاہ شاہ عارف شامل ہے۔

منگوٹ (مہگوت)

اصل وراثت قوم بادفروشاں (بھاٹ) کی ہے۔چنانچہ آج تک ایک بن (تالاب) کا نام "بن بھٹال" مشہور ہے۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 1017ھ میں رائے مہگو قوم ٹھٹھیار کو بوجہ ملازمت دیہہ ہذا جاگیر میں عطا ہوا۔ جاگیر کے نام پر گاؤں کا نام مہگوت مشہور ہوا۔عہد اسلام میں اس کا رقبہ 540 گھماؤں درج ہے۔سکھ دور حکومت میں موضع جندوٹ کے چوہدری شاہ باز خان قوم پنوار گورنر شمالی پنجاب کے خاندانی اور سرکاری ریکارڈ میں موجود ایک پروانہ کی رو سے 900 گھماؤں رقبہ معلوم ہوتا ہے۔جو کہ چھچھی سیداں وغیرہ ملحقہ دیہات سے دیہہ ہذا میں آمیز ہوا۔وقتاً فوقتاً بگوال اعوان، نگیال، کھینگر، بینس، کھتریل اور گدڑال اقوام آباد ہوئیں سردار مہاراجہ جوہد سنگھ، چتر سنگھ آٹاریوالہ کے عہد حکومت میں مسمی بوہلا قوم تھتھال موضع سنتوٹھی سے اٹھ کر اس جگہ آباد ہوا۔ بوہلا اور اس کا پسر دنیا مشہور مقدم تھے۔اب ان کی اولاد کی قوم نگیال درج ہے۔موضع بڑی درویزہ کے ہندو جاگیردار کافی رقبہ پر قابض تھے۔عہد سکھاں میں سردار ماکھہ سنگھ کو یہ گاؤں جاگیر میں عطا ہوا۔سردار جے سنگھ کی والدہ نے گاؤں میں پختہ تالاب تعمیر کروایا۔کلیال، بھٹی اور ملیار بطور کاشتکار آباد ہوئے۔سکھ دور حکومت مالی اور انتظامی امور پنوار خاندان جندوٹ کے سپرد تھے۔

1849ء میں مالکان دیہہ نے گاؤں کا تیسرا حصہ اور نمبرداری چوہدری شانواز ولد چوہدری شاہباز خان پنوار موضع جندوٹ کو ہبہ کر دی۔کیونکہ گاؤں کے مالکان مالی طور پر کمزور ہو گئے تھے اس لئے معاملہ زمین ادا نہ کر سکے۔جو کہ چوہدری شاہنواز خان رئیس اعظم جندوٹ سے ۴۰۰ سو

روپے ادھار لے کرادا کر دئے تھے۔ چار سو روپے کے عوض گاؤں کی تیسرے حصے کی مالکیت چوہدری شاہ نواز کو دے دی گئی تھی۔ گاؤں کا کل رقبہ تین ہزار ایکڑ ہے۔ جن میں تیرہ صد ایکڑ مزروعہ ہے۔ بندوبست 1940ء میں 1633 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ یہ گاؤں آبادیوں پر مشتمل ہے مثلاً پرانا کوٹ، ڈھوک جبہ، ڈھوک موہری، ڈھوک قلعہ، موہڑہ روشن موہڑہ جٹال، موہڑہ فقا، موہڑہ بلیہ، ڈھوک تھاتھی، اور ڈھوک تور شامل ہیں۔ 1957ء تک دوسو گھر آباد تھے ۔اور مردم شماری ایک ہزار تھی۔ دیہہ ہذا میں سات چکوک ہیں۔ اس نام کے چار مواضعات علاقہ پوٹھوہار میں موجود ہیں۔ جن میں موضع منگوٹ تحصیل بڑالہ، منگوٹ خورد۔ تحصیل آڈہ اور موضع منگوٹ علاقہ سکھو شامل ہے۔ گاؤں کا کل رقبہ پانچ آسامی یعنی ۹۰۰ (ایکڑ) گماؤں ہے۔

چھمبر گکھڑاں (سیداں)

عہد اسلام میں اس کا نام جھبر گکھڑاں درج ہے۔ یہ بہت پرانی آبادی ہے۔ یہ گاؤں موضع کیالہ کے گکھڑوں کی وراثت ہے۔ جنہوں نے والئ تحصیل بڑالی کو رشتہ دے کر قتل کر دیا تھا۔ دیہہ ہذا کے گکھڑ بھی اہلیان کیالہ کے منصوبہ میں شامل تھے۔ روزگار کے سلسلے میں یہ لوگ مختلف جگہوں پر چلے گئے جس کی وجہ سے یہ گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ یہ گاؤں پہاڑون کے دامن میں آباد تھا۔ اور تحصیل بڑالی میں شامل تھا۔ سکھوں کے دور حکومت میں تحصیل ہی میں شامل ہو گیا انگریزوں کے دور حکومت میں (درانی کا عہد حکومت) سید محفوظ حسین شاہ صاحب پھلوے سیداں سے اُٹھ کر یہاں آباد ہوئے ان کے تین پسران کی اولاد اب تک مالک و قابض ہے۔ اس گاؤں کے چار نمبر دار ہیں عہد اسلام میں رقبہ ۱۸۰ گماؤں درج ہے اب بقدر ۱۲ سو ایکڑ درج ہے جن میں سے ۲۵۰ گماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست ۱۹۴۰ء ۲۶۰ روپیہ تھا۔ اصل وراثت گکھڑوں کی ہے۔ سید صغیر حسین شاہ ممبر ڈسٹرکٹ کونسل یہاں کی مشہور شخصیات میں سے ہیں۔ جو بہت اچھے شکاری ہیں۔

پڑی درویز

قوم کھتری کی مختلف گوتیں آباد ہیں۔ جو کہ ساہوکار پیشہ تھے۔ جنہوں نے زراعت کیلئے زمین قبضہ میں کی۔ قوم موچی قدیم سے کافی تعداد میں آباد ہیں۔ سنگھ افواج میں گکھڑ خاندان سے چند اشخاص فوج میں ملازم تھے۔ ان کو چند ایکڑ زمین مدومعاش میں عطا ہوئی۔ دو نمبر دار ہیں ایک گکھڑ خاندان سے دوسرا قوم بینس سے ہے۔ موضع میں تین آبادیاں بنام ڈھوک بھینس، ڈھوک موہری اور بلہ موہڑہ مشہور ہیں۔ عہد اسلام میں رقبہ 270 گھماؤں تھا۔ اب سولہ سو گھماؤں ہے۔ جس میں سے نصف مزروعہ ہے ۔معاملہ بندوبست 1940ء نو سو اٹھاون روپے ہے۔ گردونواح کے دیہاتی لوگ خرید وفروخت کرتے ہیں۔ تقسیم ہند 1947ء میں غیر مسلم ترک وطن ہو گئے جس کی وجہ سے قصبہ بے رونق ہو گیا۔ مگر اب دوبارہ پرانی رونق واپس آ گئی ہے۔ پختہ سڑک ہائی سکول، ہسپتال، اور ڈاک خانہ موجود ہے۔ قصبہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ درویز خان سلطان مراد قلی خان گکھڑ کے پاس ملازم تھا۔ اسی خدمت کے عوض گاؤں بطور وراثت عطا ہوا۔ آبادی ایک پتھر پر واقع ہے۔ بزبان پوٹھوہار پتھر کو پڑی کہتے ہیں۔ اسی لئے نام دیہہ پڑی درویزہ مشہور ہوا۔ ایک قدیمی قلمی کتاب میں لکھا ہے کہ درویز خان قوم کھینگر سے تھا۔ پرانی آبادی پڑی سے شمال کی جانب ایک پانی کا چشمہ بھی جاری ہے۔ راجہ عنایت اللہ خان مرحوم ایس، پی کا تعلق اسی گاؤں سے تھا۔ اور قبیلہ گکھڑ بگیال سے تھے۔

گدڑال

گودڑ نامی شخص کی اولاد بنام قوم گدڑال مشہور ہے۔ اسی قوم نے گاؤں آباد کیا 1783ء کے قحط کلاں میں قوم گدڑال غیر آباد ہوئی۔ ایک گھر موضع منگوٹ موہڑہ بلہ میں جا کر آباد ہوا۔ چوہدری دیندار خان پنوار رئیس سنہسرال نے گھیگ بنگیال اور بھٹی آباد کئے۔ گاؤں کا اصل رقبہ 150

گھماؤں تھا۔اب چھ صد گھماؤں ہے۔جس میں سے دوصد گھماؤں مزروعہ ہے۔موضع منگو کے چکوک اس کے ساتھ ہیں جو کہ ساکناں گدڑال کاشت کرتے ہیں۔بندوبست 1940ء میں دو سو تیراں روپے معاملہ تشخیص ہوا۔نمبردار ایک ہے بیس گھر ہیں۔اور مردم شماری دوسو پچاس کے قریب ہے۔اقوام میانہ اور ملیار بھی آباد ہیں۔

پھلڑے سیداں (فولڑہ)

قدیم دور میں بھی آباد تھا۔اولاً پھلڑا نامی گوجر نے آباد کیا۔قدرت خداوند سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔حضرت شاہ ہمد صاحبؒ نے عہد اسلام میں گاؤں میں رہائش اختیار کی۔شجرہ نسب مالکان میں کرم شاہ مورث اعلیٰ درج ہے۔کچھ عرصہ بعد بوجہ رشتہ داری سید محمد امین شاہ صاحبؒ آ بسے۔اصل وراثت اولاد سید کرم شاہؒ کی ہے۔جن کے تین بیٹوں سید جہانیاں، سید رحم علی شاہ صاحب، اور سید مہر شاہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔تین نمبردار ہیں۔سید محمد امین شاہ کی اولاد کے قبضے میں مستقلی کا رقبہ ہے۔ان میں سے ایک نمبردار بھی ہے۔اس شاخ سے سید فضل شاہؒ اور ان کا لڑکا سید مراد علی شاہ عہد سکھاں میں ملازم سرکار رہتے۔بوجہ ملازمت دیگر دیہات سے جاگیر عطا تھی۔علاوہ ازیں سید عباس شاہؒ، سید حسن علی شاہ بھی اسی عہد میں بزرگ تھے۔شرف شاہ لطف علی شاہ اور سید محمد شاہ بھی لبًا اسی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے۔مگر ممکن ہے وہ کسی دیگر جگہ کے باشندے ہوں۔ہندو سکھ کافی تعداد میں آباد تھے۔جو کہ تجارت کرتے تھے اور تقسیم ہند 1947ء میں ترک وطن کر کے ہندوستان جا بسے۔ان کی حویلیاں اور شاندار مکانات گرنے سے قصبہ غیر آباد ہو گیا۔اور دکانداری کا کام بھی بند ہو گیا۔قوم کشمیری دیگر اہل حرفہ، خدمتگار اور قوم ملیار بھی آباد ہے۔عہد اسلام میں رقبہ ایک آسامی تھا۔اب چھ سو گھماؤں ہے۔جس میں سے پانچ صد

گھماؤں مزروعہ ہے۔معاملہ چار سو اٹھارہ روپے ہے۔غیر مسلموں کے وقت تعداد گھر ۱۲۵ اور مردم شماری پانچ صد تھی۔سول ریسٹ ہاؤس ٹبی سیداں اس موضع کے رقبہ میں واقع ہے۔اس موضع میں تین آبادیاں بنام ڈھوک گوجراں، ڈھوک روڈہ پٹھان، ڈھوک موچیاں مشہور ہیں۔جو کہ مزارعان ہیں۔سید مراد علی شاہ مہاراجہ چتر سنگھ کی طرف سے دربار لاہور میں شاہی وکیل تھے۔اولاد سید کرم شاہؒ سے ایک صاحب گوہڑہ سیداں متصل سابق میرپور آزاد ریاست جموں کشمیر میں جا کر آباد ہو گئے تھے قوم مسلی اور نائی گوت منویا، ترکھان گوت، ہبرا اور درزی گوت سپل آباد ہیں۔اصل ملکیت اولاد کرم شاہ صاحبؒ کی ہے۔

موہڑہ علیا

مسمی علیا قوم بنکیال نے آباد کیا۔بعد ازاں قوم کھتڑیل آباد ہوگی۔سکھ دور حکومت میں بھائی راجہ سنگھ سکنہ موضع کریالہ کو یہ گاؤں دھرم ارتھ یعنی مذہبی خدمت کے عوض جاگیر میں عطا تھا۔عہد اسلام صرف تیس گھماؤں رقبہ تھا۔اب 73 گھماؤں ہے جس میں سے پچاس گھماؤں مزروعہ ہے بندوبست 1940ء میں 78 روپے معاملہ تشخیص کیا گیا۔قوم راجپوت آباد ہے۔

بلبل کلاں

مسمی بلبل قوم اوڈرہ سے آباد کیا۔قحط کلاں 1783ء میں آوڈرے غیر آباد ہو گئے۔سکھ دور حکومت میں میانہ سہام معرفت چوہدری سرانداز خان رئیس جندوٹ 270 گھماؤں جاگیر پر قابض ہوئے۔بعد ازاں قوم آوڈہ دوبارہ آباد ہوئے۔مہاراجہ سردار چتر سنگھ کے عہد حکومت میں شخص (ذیلداری) بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار رئیس جندوٹ و گورنر شمالی پنجاب کے نام مقرر تھا۔اصل رقبہ 270 گھماؤں تھا۔اب آٹھ سو گھماؤں ہے۔جس میں پانچ سو ستر گھماؤں مزروعہ ہے۔بندوبست 1940ء میں چھ سو آٹھ روپے معاملہ تشخیص ہوا۔تین نمبردار ہیں۔ڈھوک رتیال

اسی موضع میں شامل ہے۔ ایک نمبردار قوم مہرتیال سے ہے۔ اقوام چوہان ،ہنگیال، میانہ، قوم اعوان چھان، آوڑہ والی حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔

ببلبل خورد

قوم ہنگیال نے ببلبل کلاں کے رقبہ پر قبضہ کر لیا۔ بوجہ قلیل رقبہ کے آبادی کا نام ببلبل خورد مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 60 گھماؤں تھا مگر عہد انگریزی میں چھ سو اڑتالیس گھماؤں مقرر ہوا جس میں تین سو چوبیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ بندوبست 1940ء میں 327 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ 2۔ نمبردار ایک ہے۔ قوم ہنگیال بھی قدیم سے آباد ہے۔ دیگر خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔ اصل وراثت قوم آوڑہ کی ہے۔ کوئی قدیمی شخص وراثت کا حقدار نہ بنا تو ہنگیال نے دخل حاصل کر لیا۔

ٹبی سیداں

اونچی جگہ کو ٹبہ کہتے ہیں۔ قدیم سے آباد ہے قدرت خداوندی سے ہندو قومیں آباد تھیں جواب غیر آباد ہو گئیں۔ اقوام سید اور گوجر آباد ہوئے۔ ایک نمبردار سید اور دوسرا گوجر خاندان سے ہے۔ برلب سڑک 1913ء میں سول ریسٹ ہاؤس تیار ہوا۔ جہاں حکام کی آمدورفت لگی رہتی ہے۔ عوام کی سہولت کے لئے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار جہلم کی اور دیگر محکمہ مال کے عملہ کی آمد سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں تھا۔ عہد انگریزی میں 236 گھماؤں مقرر ہوا۔ جس میں سے دو صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست 1940ء دو سو اکتالیس روپے ہے۔ سو گھر اور مردم شماری چار سو افراد ہے۔

موہڑہ کنیال (موتیال)

اس گاؤں کا قدیم نام موتیال درج دفتر ہے۔ مسمی نقو قوم کنیال نے آباد کیا پہلے بانی کے نام پر کنیال مشہور ہوا۔ بعد ازاں بانی کی قوم کنیال کے نام کی وجہ سے موہڑہ کنیال مشہور ہوا۔ قحط کلاں

1783ء میں قوم کنیال غیر آباد ہوئی۔ دیہہ ہذا کا رقبہ پڑکی دو دیہہ میں شامل ہو گیا۔ بعد ازاں مہاراجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد میں قوم کنیال دوبارہ چوہدری شاہ باز خان بھنڈار رئیس جنڈوٹ کی معرفت آ کر آباد ہوئے۔ اور چوہدری شاہ باز بھنڈار کی کوشش سے دوبارہ مشخصہ دیہہ مقرر ہوا۔ اس گاؤں کا مشخصہ چوہدری شاہ باز جنڈوٹ کے نام وقف تھا۔ کل رقبہ 214 گھماؤں ہے۔ 150 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست 1940ء میں 217 روپے تشخیص ہوا۔ ایک نمبردار ہے۔ قوم ہنگیال قدیم سے آباد ہے اور مالک اراضی ہیں۔ خدمت گار قومیں بھی آباد ہیں۔ مشخصہ کے علاوہ 75 روپے انعام بھی چوہدری شاہ باز خان بھنڈار کو دیہہ ہذا سے ملتا تھا۔

فضیل نتھو

اصل وراثت قوم بھمبل کی ہے۔ فارسی میں لفظ پھ نہیں ہے اس لئے ریکارڈ محکمہ مال میں فضیل لکھتے ہیں۔ نتھو قوم بھمبل نے گاؤں آباد کیا۔ راجہ پرتاب سنگھ وسردار جودھ سنگھ اٹاری والا حاکم پوٹھوہار کے عہد میں چوہدری سر انداز خان بھنڈار رئیس جنڈوٹ کاردار چپ جی نے مسمیاں بختاور اور خانحو (حیاتو) کو آباد کیا۔ عہد انگریزی میں قوم اہیال مغل موضع اہیال علاقہ ڈومیلی سے اٹھ کر اس جگہ آباد ہوئے۔ قوم اہیال نے علیحدہ ڈھوک آباد کی۔ کاشتکاری کے علاوہ قدیم سے فوجی ملازمت کرتے ہیں۔ گاؤں کا رقبہ 165 گھماؤں ہے۔ مگر اب 724 گھماؤں ہے۔ جس میں 320 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ بندوبست 1940ء میں 309 روپے تشخیص ہوا ہے۔ نمبردار ایک ہے۔ سید فضل شاہؒ نے سکھ دور حکومت میں ایک بیوہ عورت سے ملکیت حاصل کی اب تک ان کی اولاد قابض ہے۔ سادات کی جاگیر کا نام رتالیاں ہے۔ اقوام بھیال اور چغتہ مغل بھی آباد ہیں۔ اعوان کنیال اور گوجر اقوام آباد ہیں۔ ڈھوک گوجراں اور ڈھوک جلال شاہ اس میں شامل ہیں۔

فضیل راجا رام

یہ رقبہ موضع فضیل کلاں (نتھو) سے ۹۰ گھماؤں علیحدہ کیا گیا ہے راجہ رام قوم کھتری گوت ملہوترہ کو عطا کی۔ جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا اور نام فضیل راجہ رام مشہور ہوا سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار کے دور میں چوہدری سرانداز خان حاکم تحصیل ہی موضع جندوٹ نے مسمی کماں کو آباد کیا۔ موجودہ رقبہ ۲۷۳ گھماؤں ہے۔ جس میں سے ۱۲۰ گھماؤں مزروعہ ہے۔ بندوبست ۱۹۴۰ء میں ۱۲۵ روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ نمبردار تین ہیں۔ قوم گہیال، پتھال، ہتیال، اور چوہان بھی آباد ہیں

اراضی حمید

مسمی حمید قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں تھا۔ قحط کلاں 1783ء میں گوجر غیر آباد ہو گئے۔ راجہ پرتاب سنگھ کے عہد میں سرانداز خان پنوار موضع جندوٹ نے حفیظ اللہ خان کو آباد کیا۔ اب دیہہ ہذا کا رقبہ 184 گھماؤں ہے۔ 70 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1940ء کے بندوبست میں 68 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ نمبردار ایک ہے۔ 15 گھر ہیں۔ قوم کھتریل بھی قدیم سے آباد ہے۔

معموری دھمیال

معموری خان قوم دھمیال نے آباد کیا۔ کسی وجہ سے دھمیال اجڑ گئے۔ قوم اہبال نے دخل حاصل کیا۔ سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد میں چوہدری سرانداز خان پنوار موضع جندوٹ حاکم ہی نے نیاز علی خان قوم دولچیال کو موضع کونتریلہ سے لا کر آباد کیا۔ دولچیال خاندان کی علیحدہ ڈھوک نیاز علی ہے۔ گاؤں میں سید نیاز علی شاہ ساکنہ ممی سیداں کا مزار مقدس واقع ہے۔ عہد اسلام میں گاؤں کا رقبہ 270 گھماؤں تھا۔ اس وقت 1314 گھماؤں ہے۔ جس میں 365 گھماؤں مزروعہ ہے۔ اور 1940ء کے بندوبست میں معاملہ 361 روپے تشخیص

ہوا۔ ایک نمبردار قوم دولچیال اور قوم اہبال سے ہے۔ میانہ موہڑہ کے مزارعان قوم کنیال المعروف میانہ نے پہاڑ کے دامن میں سکھ دور حکومت میں ڈھوک آباد کی۔ قوم جنال بھی آباد ہے۔ دھمیال عہد سکھاں میں غیر آباد ہو گئے۔

چھچھی سیداں

یہ جگہ خاندان سادات بخاری کی وراثت ہے۔ قریب ایک ڈھن تھی جس کا نام چھچا مشہور تھا۔ اس لئے گاؤں کا نام چھچھی سیداں مشہور ہوا۔ کسی زمانے میں یہ گاؤں بارونق تھا۔ حضرت شاہ عارفؒ کا مزار واقع ہے۔ حضرت صاحبؒ کی بد دعا سے گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ اور اصل وارث کوئی نہ رہا۔ ملحقہ دیہات والوں نے زمین پر قبضہ کر لیا۔ اب موضع دیوال میں شامل ہے۔ اور کچھ رقبہ موضع منکوٹ میں شامل ہے۔

کنگی سیداں

مسمی کنگی قوم گوجر نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار نے نصف گاؤں سید وہاب شاہ قوم سید بخاری کو جاگیر میں عطا کیا۔ جنہوں نے قوم کو علاقہ دھن ملوکی سے لا کر آباد کیا۔ اور ایک بیوہ عورت سے حقوق ملکیت بھی داخل کئے۔ سید فضل شاہ کی اولاد کی علیحدہ ڈھوک بنام ڈھوک سیداں مشہور ہے۔ اقوام مستی، کشمیری، اور تائی گوت منویا بھی آباد ہیں۔ تین نمبردار ہیں۔ موجودہ رقبہ 792 گھماؤں ہے۔ جس میں سے 590 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ زمین 753 روپے ہے۔ اقوام گھر کھتریل، اور پتھال بھی آباد ہیں۔ گوجروں کی ایک گوت کا نام بھی کنگی ہے۔

کنگی بھکھروال

قحط کلاں 1783ء کے بعد موضع کنگی سے سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار اور سردار جوہر سنگھ نے

نصف جاگیر غلام حسین قوم بھکرال کو عطا کی۔ جاگیر دار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ گیگی بھکوال مشہور ہوا۔ چوہدری سرانداز خان پنوار رئیس جندوٹ اور حاکم پہی نے مسمیان بختاور اور سیدا قوم نگیال کو آباد کیا۔ اور ایک گھرانہ موضع سنہسرال اپنے آبائی وطن سے لا کر آباد کیا۔ اقوام چیدی اور جنال بھی آباد ہیں۔ مہاراجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار نے گاؤں کا مشخصہ اور معافی 75 روپے چوہدری شاہ باز خان پنوار رئیس جندوٹ کو عطا کر رکھا تھا۔ ایک نمبر دار قوم نگیال اور دوسرا قوم جنال سے ہے۔ موجودہ رقبہ 611 گھماؤں ہے جس سے 380 گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ زمین 386 روپے ہے۔

لوہر چوہدلال

لوہر خان ولد چوہد خان قوم گکھڑ کو سلطان آدم خان گکھڑ نے 90 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ لوہر خان گکھڑ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ چوہد خان کی اولاد چوہدلال کہلاتی ہے۔ بانی اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام لوہر چوہدلال پڑ گیا۔ اصل وارثان سے کوئی نہ رہا۔ اور یہ رقبہ کئی بار موضع سوگیال میں شامل ہوا۔ اس میں ڈھوک ٹاہلی، ڈھوک جبی، اور ڈھوک لوہر شامل ہیں۔ عہد انگریزی میں ان ڈھوک ہائے کی اقوام مزارع مستقل ماتحت اقوام اور اعوان ساکناں موضع سوگیال مقرر ہوئیں۔ بدھال خاندان سرگڈھن اور خاندان سوگیال کی اس رقبہ کیلئے خون ریز جنگ ہوئی۔ مقام جنگ کو آج تک چورہ کہا جاتا ہے۔ گکھڑ سوگیال قوم، اعوان بدھال سے شکست کھا کر موضع جگی نڑالی بھاگ گئے۔ اس لئے قبیلہ سوگیال موضع سوگیال سے غیر آباد ہوئے۔

سوگیال

بیان کرتے ہیں کہ قوم گکھڑ کے مورث اعلیٰ گکھڑ شاہ کا پوتا سہوگ خان 465 ھجری المقدس میں

اس جگہ آباد ہوا۔ اسکی اولاد کو سوگیال کہتے ہیں۔ گوت کے نام پر گاؤں کا نام سوگیال مشہور ہوا۔ سوگیال خاندان کا آخری فرد راجا خان ولد شادمان خان قوم بدھال موضع سرگڈھن کے خوف سے گاؤں چھوڑ کر 1077 ھجری میں موضع جگی نڑالی آباد ہوا۔ کچھ عرصہ گاؤں غیر آباد رہا۔ بعد ازاں قوم بدّر، آدمال، سانگرہ اور کلیال ڈھوک چوکی آباد ہوئے۔ سکھ دور حکومت میں گاؤں سردار مہاراجہ شیر سنگھ کی جاگیر تھی۔ اس نے موضع لوہر چوہدلال جو کہ ویران تھا۔ دیہہ ہذا میں شامل کیا۔ 1880ء کے بندوبست میں ڈھوک پنڈ رکھ دانی تین ڈھوکوں کا موضع ہوا۔ اسی لئے وہ نمبر دار مقرر ہوئے۔ ڈھوک لوہر، ڈھوک جبی، ڈھوک ٹاہلی، ڈھوک تھتھال کے زمیندار مزارع مستقل کی حیثیت سے آباد ہیں۔ ان کا قبضہ اراضی قلیل عرصہ کا ہے۔ اس لئے حقوق ملکیت نہ کر سکے۔ قوم چیدی موضع گیگی بھکرال بھی اسی موضع میں اصل مالکان ہیں۔ سوگیالوں اور بدہالوں کی جنگ بوجہ قبضہ رقبہ زمین لوہر چوہدلال تھی۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد عبد الباقی اعوان موضع بدّر سے اور قوم آدمال موضع پیراغیب سے آکر آباد ہوئے۔ قوم سانگرہ اور کلیال سکھ دور میں آباد ہوئے۔ موضع میانہ موہڑہ کے چند افراد قوم میانہ دیہہ ہذا میں بطور مزارع کاشت کرتے تھے۔ اقوام بھیں، الچیال، دولچیال بھی آباد ہیں۔ ہر سہ اقوام چوہدری شاہ باز پنوار رئیس اعظم جندوٹ کی معرفت آباد ہوئے۔ ڈھوک بدّر، موہڑہ مالکاں، ڈھوک غلام علی، ڈھوک گنڈ، اور ڈھوک پنڈ اسی موضع کے دیہات ہیں۔ سید، ڈھڈی اور قوم منہاس بھی آباد ہیں۔ تیلی، درزی، گوت سپل، نائی (گوت منویا) موچی، مسلی، ترکھان گوت ببرا، سروال جولاہے، مراسی، کمیار، اور اہل حرفت و خدمتگار بھی آباد ہیں۔ آبادی ڈھائی صد گھر اور مردم شماری ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ اصل رقبہ نو سو گھماؤں ہے۔ موجودہ رقبہ تین ہزار گھماؤں ہے جس میں آٹھارہ سو گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1940ء کے بندوبست میں معاملہ زمین 1976 روپے تشخیص

ہوا۔ایک نمبردار قوم اعوان بڈراور دوسرا گکھڑ ادمال سے ہے۔ چک تریڈہ کا نصف حصہ اسی موضع میں شامل ہے۔

ڈھوک پنڈ رکھ دانی

بندوبست 1880ء میں تین آبادیاں بنام ڈھوک پنڈ، ڈھوک رکھ اور ڈھوک دانی موضع سوگیال سے علیحدہ کر کے ایک موضع تشکیل ہوا۔تینوں ڈھوکوں کے الگ الگ نمبردار مقرر ہوئے۔ڈھوک پنڈ میں اعوان اور بھیں ڈھوک رکھ میں بھکوال اور منہاس اور ڈھوک دانی میں الچیال آباد ہیں۔دیگر اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔گاؤں کا رقبہ 813 گھماؤں ہے۔جس میں سے 780 مزروعہ ہے۔786 روپے معاملہ ہے۔پنڈ رکھ دانی میں محمد حسین پٹواری قابل ذکر ہیں۔اور محکمہ مال میں بہت اچھی شہرت رکھتے ہیں۔اور محکمہ کے احکام قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

جندوٹ

جبھا خان بن کول خان (بانی کونتریلہ) قوم بھکوال نے آباد کیا۔کچھ عرصہ بعد قوم بھکوال سکنہ لدھوالا اور قوم بدھال سرگدھن کی لڑائی میں بھکوال اس گاؤں سے غیر آباد ہوگئے۔بدھال قبیلہ سرگدھن نے دیہہ ہذا پر مالکانہ قبضہ کرلیا۔اقوام کھترویل، نگیال، کنیال، کیال، کلیال، اور حجرال باری باری بطور کاشتکار آباد ہوئے۔جب گاؤں غیر آباد تھا تو حاکم پوٹھوہار مہاراجہ چتر سنگھ نے چوہدری شاہ باز خان پنوار رائیس گورنر شمالی پنجاب کو حقوق ملکیت اور چہارم عطا کیے۔چوہدری صاحب بھائیوں سمیت موضع سنہمرال سے اُٹھ کر دیہہ ہذا میں سکونت پذیر ہوئے۔اور تا عملداری انگریز سرکار بطور وراثت دیہہ جملہ آسامیاں سے نصف غلہ وصول کرتے رہے۔عہد انگریزی کے شروع میں سالم دیہہ کی ملکیت کا دعوٰی کیا۔جس میں سب قومیں مالک قرار

پائیں۔بعوض آبادی دیہہ چوہدری صاحب کو بطور اعلیٰ مالک تعلق داری بشرح سات روپے فی صدی کل جمع (معاملہ) دیہہ پردی گئی۔اور بعوض چہارم دس فی صدی انعام تجویز ہوا۔چوہدری شاہ باز خان پنوار نے زمیندار اہل حرفت اور خدمتگار قوموں کو آباد کیا۔اور کئی جدید کاشتکار بھی آباد کئے۔کنوؤں سے آبپاشی کیلئے قوم ملیار کے تین خاندان مختلف جگہوں سے لاکر آباد کئے۔اصل رقبہ 225 گھماؤں ہے۔موجودہ رقبہ 1276 گھماؤں ہے 400 گھماؤں مزروعہ معاملہ زمین 482 روپے مقرر ہے۔ایک سو گھر ہے اور مردم شماری پانچ سو نفوس پر مشتمل ہے۔دونوں نمبردار قوم بدھال سے ہیں۔چوہدری شاہ باز خان پنوار رئیس کی اولاد سے شاخ کلاں اعلیٰ مالک اور تعلقہ دار ہے۔انگریزی دور میں ذیلدار علاقہ رہے۔ذیل کا نام جندوٹ تھا۔آخری ذیلدار راجہ عنایت علی خان پنوار رئیس جندوٹ تھے۔ذیل جندوٹ میں 23 دیہات ازدیوال تا لنگر بھکوال ہیں۔ذیلدار علاقہ کیلئے حکومت کی طرف سے 75 روپے سالانہ انعام مقرر تھا۔

قبیلہ پنوار جندوٹ کا اصلی وطن سنہمرال ہے۔چوہدری شاہ باز خان پنوار مورث خاندان سکھ دور حکومت میں شمالی پنجاب کے گورنر اور سکھ افواج کے کمانڈر انچیف تھے۔جنرل چوہدری شاہ باز خان پنوار کا فوجی ہیڈ کوارٹر پنڈ دادن خان تھا۔چوہدری طرہ باز خان بھی سکھ فوج میں جرنیل تھے۔ریاست راجوری اور کشمیر وغیرہ چوہدری شاہ باز کے ماتحت تھے۔چوہدری شیر باز خان پونچھ کے حکمران تھے۔ان کے علاوہ اس خاندان کے حکمرانوں کو طویل فہرست اور حالات تاریخ راجپوت پنوار جندوٹ و سنہمرال میں تفصیل سے درج ہیں۔چوہدری شاہ باز خان پنوار کی پانچویں پشت میں علاقہ سوہاوہ کے ممبر ڈسٹرکٹ کونسل راجہ محمد شجاع خان قائم مقام ہیں۔ڈھوک بسکی میں دس گھماؤں رقبہ چوہدری شکباز خاں کو جاگیر میں عطا تھا۔مقدمہ ملکیت دیہہ بوقت

بندوبست قانونی اقوام کھتریل، ڈھڈی، بھٹی، پھڈیال کا ایک گروپ بنایا گیا۔ اور فرضی شجرہ نسب تیار کر کے ایک قوم کھتریل ظاہر کیا۔ اسی طرح نگیال، کنیال اور ججرال قوموں کا ایک گروپ اور ایک شجرہ نسب تیار کیا گیا۔ تاکہ حقوق ملکیت میں تقویت ہو۔ موضع میانہ موہڑہ کے قبیلہ کے قبضہ میں ایک سو گھماؤں رقبہ دیہہ ہذا سے ہے۔ جس کے وہ قبضہ مالک ہیں۔ راجگان جندوٹ و سنہرال کا پنوار خاندان علاقہ پوٹھوہار کے چند بڑے جاگیرداروں میں شامل ہے۔ عہد قدیم سے آجتک عوامی خدمات میں پیش پیش رہے۔ قیام پاکستان کے وقت اس خاندان نے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ اب قوم اعوان بدھال، پنوار، ہنوال، نگیال، کھتریل، کلیال، ججرال اور کنیال اصل مالک ہیں۔ گاؤں کا چہارم مخصصہ معافی پٹہ اور زیلداری پنوار قبیلہ کو عطا ہوئی۔ جاگیرداروں اور حکمرانوں کی نسل قدیمی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور لاوارثوں کی خدمت اس خاندان کی وراثت ہے۔ سیاسی سطح پر بھی قبیلہ سرفہرست ہے۔

موہڑہ کنیال (میانہ موہڑہ)

اصل وراثت قوم کنیال کی ہے۔ عہد اسلام اور قدیم راجگان دور حکومت میں گاؤں کا نام موہڑہ کنیال تھا۔ کُل رقبہ 60 گھماؤں تھا۔ پرانی آبادی شمال کی جانب تھی۔ جس کو اب اپرلا موہڑہ کہتے ہیں۔ 1043 ہجری المقدس میں حضرت شاہ سفیر" اس جگہ جلوہ افروز ہوئے۔ قوم کنیال سے شادی کی ان کی اولادت سے تین پتی کا گاؤں آباد ہے۔ ان کا لقب میاں تھا۔ اس وجہ سے گاؤں کا نام میانہ موہڑہ مشہور ہوا۔ موضعات جندوٹ اور اعوال کا رقبہ دیہہ ہذا میں شامل تھا۔ اب اس گاؤں کا رقبہ نو سو گھماؤں ہے۔ دو صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ معاملہ زمین دو سو دو روپے سالانہ ہے۔ 1940ء میں باشندگان دیہہ کی درخواست پر بجائے میانہ موہڑہ کے

شاہ سفیر نام دیہہ منظور ہوا۔ خانقاہ حضرت شاہ سفیر پر دور دراز سے عقیدتمند بروز جمعرات حاضر ہوتے ہیں۔ امراض، جذام، برص اور پھوڑا پھنسی کا مریض تین جمعرات متواتر دربار عالیہ پر حاضری دے اور قریبی تالاب میں غسل کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور بزرگوں کی برکت اور کرامت سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ ہر سال ماہ بیساکھ کی پہلی جمعرات کو میلہ ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ آتے ہیں۔ کبڈی، بیل دوڑ، گھوڑ دوڑ، پتھر اٹھانا، نیزہ بازی، اور دیگر دیہاتی کھیل تماشے نہایت ذوق شوق سے کھیلے جاتے ہیں۔ رات کو محفل ناچ اور بازی گر المعروف کمیاروں کا تماشا قابل ذکر ہے۔ عہد اسلام میں رئیس پھالہ اور عہد سکھاں میں رئیس جندوٹ کی طرف سے دربار شریف کے اخراجات کے لئے آمدن ملتا تھا۔ گاؤں کے باشندے عقیدتمندوں سے نہایت ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ اور میلہ پر ہر گھر میں انسانوں کا جمگھٹا لگا ہوتا ہے۔ نذرانہ خانقاہ کی وجہ سے اکثر آپس میں فساد کرتے ہیں۔ باشندگان دیہہ نے علاقہ جات پوٹھوہار، دھنی، کیمبلپور، پشاور اور دیگر اضلاع کو آپس میں تقسیم کر رکھا ہے۔ فصلانہ اور نذرانہ باقاعدگی سے وصول کیا جاتا ہے۔ دربار کی تمام آمدنی تینوں پتیاں باری باری تقسیم کر لیتی ہیں۔ اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔ سکھ دور حکومت میں حضرت میاں نور صاحب" مقدم دیہہ تھے۔ دو نمبردار اولاد حضرت میاں مزمل شاہ اور میاں حضرت شاہ نواز کی اولاد سے ہیں۔ حضرت میاں عمر دراز شاہ صاحب" زمانہ قریب میں مشہور بزرگ ہستی ہو گزرے ہیں۔ بندوبست 1880ء سے اس خاندان کی کاغذات مال میں قوم سید درج ہوئی اس سے قبل میانہ اور کنیال درج ہے۔ سینہ بسینہ اور عہد قدیم کی عوامی روایات کی مطابق گردونواح کے اکثر لوگ ان کو حضرت شاہ سفیر کی اولاد تسلیم نہیں کرتے۔ ایک سو گھر کی آبادی ہے۔ مردم شماری ایک ہزار کے قریب ہے۔ صرف ایک ہی قوم مالک ہے۔ 1302ھ میں مزار شریف کو پختہ تعمیر کیا

گیا۔ پہلے خام تھا۔ میاں نور احمدؒ اور میاں ہاشم علیؒ عہد سکھاں میں کاروار تھے۔ حضرت میاں نور احمدؒ کو کان نمک کھیوڑہ سے چالیس من نمک بطور نذرانہ راۂ عقیدت عطا تھا۔ حضرت میاں نور بخشؒ کو موضع سوگیال سے سو گھماؤں معافی عطا تھی۔ یہ اپنی دولت زیادہ تر مقدمات پر ضائع کرتے ہیں۔ گاؤں میں کئی پارٹیاں ہیں۔ ہر پارٹی غنیم پارٹی پر قابض ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ ملازمت کا ان کو شوق نہیں اچھے زمیندار بھی نہیں اس سے پہلے ایک آدھ بزرگ بھی ہوتے رہے ہیں۔ جن کے مزار چند جگہوں پر واقع ہے۔

لدھوالا

مسمی لدھو خان ولد میرا خان قوم بھکڑال نے آباد کیا۔ موجودہ مالکان قوم بھکڑال کے مورث اعلیٰ کا نام کاغذات مال میں روح اللہ درج ہے۔ یہ لبا لدھو خان کا رشتہ دار تھا۔ امانت خان قوم بدھال سرگدھن نے قوم بھکڑال لدھوالہ سے بمقام گالہ لڑائی کی۔ اس خون ریز جھگڑے میں قوم بھکڑال ،لدھوالہ ،جندوٹ اور لنگر بھکڑال مارے گئے۔ تینوں دیہات غیر آباد ہو گئے۔ صرف ایک بچہ خاندان لدھوالہ سے بچا۔ جس کی اولاد آبادی کا موجب بنی۔ مقام جنگ پر چورہ اب تک موجود ہے۔ الٰہی بخش خان نے اپنی جائیداد راجگان قوم اعوان بدھال سکنہ بشندور کو ہبہ کر دی۔ اس طرح وہ دیہہ ہذا پر قابض ہوئے سردار چتر سنگھ کے عہد میں غیر آباد گاؤں چوہدری شاہ باز خان پنوار والئی ٭ہی کو جاگیر میں عطا ہوا۔ اس نے مانجھی خان اور شیر خان قوم بھکڑال جو کہ اصل وارثاں دیہہ تھے لا کر دوبارہ آباد کئے۔ دیگر قومیں، ملیار، کشمیری اور مراسی آباد کئے۔ چک تریڈہ میں شرف علی قوم کھینگر عہد سکھاں میں آباد ہوا۔ ایک خاندان بدھال سرگدھن سے اٹھ کر آباد ہوا۔ قحط کلاں کے بعد قوم بھینس 1783ء میں آباد ہوئی۔ ایک دفعہ غیر آباد ہوئے دوبارہ آباد کئے گئے۔ قوم میانہ موضع میانہ موہڑہ کے کاشتکار مالک قبضہ قرار پائے۔ ساکناں دیالی و چک

تریڈہ، بھینس اور کھینگر اقوام بھی مالک قبضہ ہیں۔ دیہہ ہذا کے چک متصل دیالی کو دیالی کے دھمیال کاشت کرتے ہیں۔ عہد انگریزی کی آمد پر اصل مالک قوم بھکڑال درج ہوئی۔ چوہدری شاہ باز خان پنوار موضع جندوٹ کی جاگیر بند کی گئی۔ اور ان کے دیگر بھائی اور اقوام بدھال، ملیار، جٹ نگیال، اور مراسی مزارع مستقل قرار پائے۔ چند گھر قوم میانہ بھی مزارع قرار دیئے گئے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں تھا ۔ عہد انگریزی میں 947 گھماؤں مقرر ہوا۔ 600 گھماؤں مزروعہ ہے۔ بندوبست 1940ء میں 732 روپے معاملہ تشخیص ہوا۔ دونوں نمبردار قوم بھکڑال سے ہیں۔ ساٹھ گھر اور مردم شماری 250 نفوس ہے۔ اعوان بدھال قبیلہ موضع بشندور 1905 بکرمی میں بطور مالک قابض ہوا۔ 1950ء تک گاؤں کا رقبہ دو آسامی دو قلبہ یعنی پانچ سو ستر گھماؤں تھا۔ چونکہ عہد سکھاں ایک آسامی تین قلبہ یعنی دو سو پچیس گھماؤں کا اضافہ بوجہ جاگیر چوہدری شاہ باز خان پنوار ہوا۔ ڈھوک میانہ صحت ، ڈھوک بینس ،ڈھوک کشمیریاں اور ڈھوک مراسی اسی موضع میں شامل ہیں۔

لنگر بھکڑال

لنگر خان قوم بھکڑال بانی دیہہ ہے۔ امانت خان قوم بدھال سرگدھن کی لڑائی میں موضع لدھوالہ میں قوم بھکڑال ہر سہ دیہات جندوٹ، لدھوالہ اور لنگر سے غیر آباد ہو گئے۔ امانت خان بدھال کا بنیرہ دختر زادہ نور خان بدھال نے دیہہ پر دخل حاصل کیا۔ کچھ عرصہ بعد بدھال غیر آباد ہو گئے۔ جنجوعہ میہال، دھمیال، نگیال، بتمہ اور کلیال اقوام سکھوں کے عہد میں آباد ہوئے۔ سردار چتر سنگھ نے یہ گاؤں چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ والئی ٭ہی کو بطور جاگیر عطا کیا چوہدری صاحب نے قوم نگیال موضع آہبال سے میال اور ڈیال دو کو بلی سے اور دھمیال موضع دیالی سے

لاکر بطور مزارع آباد کیے۔عہد اسلام میں رقبہ 360 گھماؤں تھا۔اب 1078 گھماؤں ہیں۔ 450 گھماؤں مزارع ہیں 463 روپے معاملہ ہے۔دونمبردار ہیں 75 گھر آباد ہیں یہ گاؤں 300 افراد پر مشتمل ہے۔قوم سپل درزی قدیم سے آباد ہے۔ڈھوک دھمیال ڈھوک نکہ رسی موضع میں شامل ہیں۔

سُرگڈھن

پرانی آبادی ہے، سرگداس قوم برہمن نے آباد کیا۔راجپوتی حکومت سے آباد ہے ۔پہلے ہنوار آباد تھے۔گاؤں کی مشرق جانب ایک پانی کی ڈھن ہے۔جوکہ قدیم سے چلی آتی ہے۔انقلاب روزگار سے برہمن غیر آباد ہوئے۔کچھ عرصہ قوم جنجیل قابض رہی۔ان کی ویرانی پر سلطان سارنگ خاں گکھڑ رئیس نے شیخ نصیب قوم بدھال موضع ترکھڑی کو بطور جاگیر وراثت میں عطا کی۔شیخ نصیب بدھال کے اصل وطن موضع ترکھڑی پانی کی مشہور ڈھن تھی اس ڈھن کی یاد میں اس گاؤں کا نام سرگڈھن رکھا۔مثل بندوبست موضع سرگڈھن مرتبہ 1880ء میں مالکاں نے مورثِ اعلیٰ کا نام شیخ احمد لکھایا۔ممکن ہے پورا نام شیخ نصیب احمد ہو۔شیخ کے چار پسران سے شیخ نور خان کی اولاد دیہہ ہذا میں آباد ہے۔بہادر خان کی اولاد موضع گرمہالہ حیدر خان کی اولاد موضع سہوٹ اور بنہاں خان کی اولاد موضع کرونبہ پاکھی آباد ہے۔شیخ نوروز کے پوتے شیخ مفید کے چار پسران شیر محمد، افضل خان، فاضل خان، نیک محمد کے نام چار پتی مشہور چلی آتی ہیں۔پتی فاضل خان سے مسمی امانت خان بدھال سخت جھگڑالو ہو گزرا ہے۔اس نے گردونواح سے برادری جمع کر کے موضع سوگیال کے گکھڑ اور قوم بھکوال مواضعات جندوٹ لنگر اور لدھوالہ کو بزور شمشیر دیہات سے بے دخل کر دیا۔اس پتی کے پاس رقبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔فاضل خان پسران سید خان اور خدا بخش نے موضع جندوٹ پر تصرف حاصل کر لیا۔شیخ مفید کے بیٹے شیر

محمد کی اولاد کے پاس دو سو اٹھاسی گھماؤں افضل خان کی اولاد کے پاس تین سو چالیس گھماؤں فاضل خان کی اولاد کے پاس تین سو اسی گھماؤں اور نیک محمد کی اولاد کے پاس ستر گھماؤں کی جاگیریں قبضہ میں ہیں۔سکھوں کے عہد میں چند اشخاص فوج میں سپاہی تھے۔جن کو بطور معافی چند گھماؤں کی جاگیریں عطا تھیں۔قوم کنیال بھی قدیم سے آباد ہے۔سکھوں کے عہد کے آخر میں مسمی دسوندی المعروف پھندی قوم کنیال نے مقدم کا خاندانی خطاب حاصل کیا۔مگر بدھالوں نے اسے قتل کرا دیا۔قاضی خاندان گوت چوہان بھی قدیم سے آباد ہیں۔ان کے قبضہ میں ایک سو ستر کنال رقبہ ہے جو کہ مالک قبضہ ہیں۔گالہ اور ڈھوک امب اس میں شامل ہیں عہد انگریزی کی آمد پر محمد اعظم خان بدھال نمبردار اور پتی فاضل خان نے پانچ فیصدی حاصل کیا اسکی اولاد میں ذیل سرگڈھن کی ذیلداری تھی۔آخری ذیلدار علاقہ راجہ محمد افضل خان تھے۔غیر مسلم اور اہل حرفہ کے علاوہ اقوام موچی، نائی، مسلی، جولاہا گوت سروال، درزی گوت سپل اور دیگر خدمتگار بھی آباد ہیں۔قوم مراسی کی علیحدہ ڈھوک آباد ہے۔پتی شیر محمدال میں نذر خان اور فیض علی خان پتی افضل خان سے گاماں خان اور فیض طلب خان نمبردار ہوئے۔نذر خان اور فیض طلب کی نمبرداریاں تخفیف ہو کر نمبرداری محمد اعظم میں شامل ہوئی۔اس وقت دو نمبردار اولاد محمد اعظم خان اور اولاد گاما خان سے ہیں۔گاؤں کا اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے اس وقت دو ہزار گھماؤں ہے۔جس میں سے بارہ سو گھماؤں مزروعہ ہے۔1155 روپے معاملہ ہے۔تین سو گھر تھے۔مگر غیر مسلموں کے ترک وطن کی وجہ سے کافی کمی ہوگی۔آبادی ایک ہزار سے زیادہ ہے۔چک بیلہ پہاڑ کے دامن میں ہے۔اعوان بدھال قبیلہ سر سبز حالت میں ہے۔شیخ برادری قدیم سے آباد اور تجارت پیشہ ہے۔اقوام گوجر کنیال، دھمیال اور گاندی عہد قدیم سے آباد اور مالک اراضی ہیں دھمیال قبیلہ علیحدہ ڈھوک میں بیس گھماؤں جاگیر پر قابض ہے۔عہد سکھاں سے گنگال بھی آباد ہیں۔

دیالی

پہلے اس جگہ ترکھان گوت چھینہ آباد تھے۔سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس نے ولاور خان بن بنہان خان شیخ نوروز قوم بدھال سرگدھن کو یہ جگہ جاگیر میں عطا کی۔جاگیردار ولاور خان بدھال کے نام پر گاؤں کا نام دیالی مشہور ہوا۔بھنگی عہد حکومت میں اقوام دھمیال اور کلیال آباد ہوئے۔سکھوں کی ایک مثل بھنگی کے نام سے مشہور تھی۔چونکہ انہیں بھنگ پینے کی عادت تھی۔دھمیال اور کلیال چوہدری دیندار خان جندوٹ حاکم پہی کے حکم اور دلاسا سے آباد ہوئے۔سردار راجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں گاؤں کا مشخصہ اور معافی چالیس روپے چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ کے نام درج ہے۔عہد اسلام میں رقبہ ایک سو اسی گھماؤں تھا۔اب پانچ صد گھماؤں ہے جس میں سے تین سو پچاس گھماؤں مزروعہ ہے۔تین سو ترانوے روپے معاملہ ہے۔آبادی 92 گھر اور مردم شماری چار سو نفوس ہے۔دو نمبردار ہیں۔قوم بدھال نے زیادہ تر رقبہ فروخت کر دیا ہے۔شجرہ نسب سرگدھن میں بنہان خان کا والد شیخ احمد درج ہے۔زمانہ قریب میں مولوی غلام محی الدین صاحبؒ برصغیر پاک و ہند کے علمائے کرام میں خصوصی حیثیت کے حامل تھے۔موہڑہ کلیال اسی موضع میں شامل ہے جہاں قوم کلیال کی کثرت ہے۔کپتان سیف علی صاحب اور لیفٹیننٹ حق نواز خان صاحب کلیال قبیلہ کی قابل ذکر شخصیات ہیں۔

(کرم) کرونبہ اندان

عہد قدیم سے آباد ہے۔اولاً کرونبہ پاکھی اور کرونبہ انندان ایک ہی دیہات تھا۔کسی ہندو نے آباد کیا۔سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد میں دو موضعات مقرر ہوئے۔نصف روشن رائے متصدی قوم انند اور نصف پاکھی خان قوم کسوال کو وراثت میں عطا ہوا۔کچھ عرصہ بعد قوم کھتری

گوت انند غیر آباد ہو گئے۔بنہاں خان بن شیخ نوروز قوم بدھال سرگدھن نے قبضہ کر لیا۔سکھ عہد حکومت میں یہ گاؤں چوہدری فتح محی الدین قوم پنوار برادرزادہ چوہدری شاہ باز خان پنوار والئی پہی موضع جندوٹ کو جاگیر میں عطا تھا۔اصل رقبہ نوے گھماؤں تھا۔اب دو سو نو گھماؤں ہے۔ایک سو چالیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ایک سو سولہ معاملہ ہے۔سولہ گھر اور مردم شماری ایک سو نفوس ہے۔

(کرم) کرونبہ پاکھی

پاکھی خان قوم کسوال نے کرونبہ کے نصف رقبہ نوے گھماؤں جاگیر پر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قبضہ کر لیا۔کچھ عرصہ بعد قوم کسوال غیر آباد ہو گئی۔ولاور خان ولد بنہاں خان قوم بدھال کی اولاد قابض ہوئی۔آجتک بدھال قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہیں۔بدھال جاگیرداروں نے کثیر رقبہ فروخت کر دیا ہے۔موجودہ رقبہ دو سو ستائیس گھماؤں ہے۔ایک سو پچاس گھماؤں مزروعہ ہے۔معاملہ ایک سو تیس روپے ہے۔چھ گھر ہیں اور مردم شماری پچاس سے زیادہ ہے۔

راکھا دھمیال

راکھا خان قوم دھمیال نے آباد کیا۔گردش زمانہ سے دھمیال غیر آباد ہو گئے۔قحط کلاں 1783ء کے بعد تحصیل پہی کے حکمران خاندان چوہدریاں سنہرال و جندوٹ نے شاہو قوم آدڑہ کو آباد کیا۔کئی دیگر کاشتکار وقتاً فوقتاً آباد کئے۔چوہدری جنگ باز خان پنوار حکمران پہی نے سردار چتر سنگھ کے عہد حکومت میں ڈھیری دھمیال کو علیحدہ موضع قرار دیا۔یہاں بھی آدڑہ قوم آباد ہے۔اصل رقبہ دو سو ستر گھماؤں تھا۔اب پانچ سو ساٹھ گھماؤں ہے۔چار سو بیس گھماؤں مزروعہ ہے۔معاملہ ۴۵۲ روپے ہے۔نمبردار ایک ہے۔آبادی پچاس گھرانوں اور دو سو نفوس پر مشتمل

ہے۔چوہدری اختر سفید پوش کا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔

ڈھیری دھمیال

سکھوں کے عہد حکومت میں موضع راکھا دھمیال سے نصف رقبہ علیحدہ کر کے نیا موضع آباد کیا۔قوم آدڑہ قدیم سے آباد ہے۔اب پانچ سو گھماؤں رقبہ ہے۔چار سو گھماؤں مزروعہ ہے۔پانچ سو باراں روپے معاملہ ہے۔آبادی اسی گھر اور مردم شماری تین سو سے زیادہ ہے۔تین نمبردار ہیں۔ڈھوک شیطان اور ڈھوک کھوتیاں علیحدہ آبادیاں ہیں۔

ڈہلاڈ جلال

اولاً ٹہلاڈ ایک موضع تھا۔جس کو ٹہلاڈ نامی ہندو نے آباد کیا تھا۔گردش زمانہ سے ہندو غیر آباد ہو گئے۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت نے نصف موضع جلال خان قوم بوگیاں گکھڑ کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔بعد ازاں قوم بوگیاں غیر آباد ہو گئی۔آبادی سے جنوب کی جانب پہاڑی کی چوٹی پر جلال خان بوگیاں گکھڑ کی قبر خستہ حال میں اب تک موجود ہے۔قحط کلاں 1783ء کے بعد چوہدری دیندار خان پنوار حکمران تحصیل ہی موضع جندوٹ نے اقوام مسلی بخت علی کھتریل، شاہ محمد قوم کلیال فتو دھمیال کو آباد کیا۔سردار چتر سنگھ راجہ پوٹھوہار کے عہد میں مشخصہ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ درج ہے۔اصل رقبہ دو سو ستر گھماؤں تھا۔اب تین سو پچانوے گھماؤں ہے۔دو سو پچھتر گھماؤں مزروعہ ہے۔تین سو تیرا روپے معاملہ ہے۔دو نمبردار ہیں۔بیس گھر اور مردم شماری ایک سو پچاس نفوس ہے۔ڈھوک کشمیریاں میں قوم کشمیری آباد ہے۔جٹ بلانہ آباد ہیں۔

ڈہلاڈ درگال

سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے نصف دیہہ مسمی ڈرگال کو عطا کیا۔چونکہ درگال رئیس کا ملازم

تھا۔درگال جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کر کے نام ڈہلاڈ درگال رکھا۔بعد ازاں درگال کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔قوم کھتریل نے قبضہ کر لیا۔قحط کلاں 1783ء کے بعد چوہدری سرانداز خان پنوار جندوٹ حکمران تحصیل ہی جبرال اور کنیال قوموں کو آباد کیا۔سردار چتر سنگھ کے عہد میں مشخصہ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار گورنر شمالی پنجاب موضع جندوٹ کے نام درج ہے۔ڈھوک میاں جیون کا نصف رقبہ اور ڈھوک مادہ بھی شامل ہے۔اقوام کھتریل، کنبھال، اور اعوان قدیم سے آباد ہیں۔قوم بافندہ ڈومیلی سے عہد سکھاں میں آ کر آباد ہوئی۔ڈھوک راجگان میں گکھڑ بگیال آباد ہیں۔اصل رقبہ تین سو تیس گھماؤں ہے۔اب سات سو چوبیس گھماؤں ہے۔چار سو نوے گھماؤں مزروعہ ہے۔پانچ صد روپے معاملہ ہے۔تین نمبردار ہیں۔آبادی 65 گھر اور مردم شماری تین سو پچاس سے زیادہ ہے۔

بینس قائم

اصل وراثت قوم بینس کی ہے۔کسی وجہ سے غیر آباد ہو گئے۔سلطان سمارا خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قائم خان ولد نیک محمد خان ولد تخلص خان قوم بدھال نے قبضہ کر لیا۔1783ء کے قحط کلاں میں گاؤں غیر آباد ہو گیا۔بعد ازاں چوہدری سرانداز خان پنوار جندوٹ حاکم ہی نے برکت اللہ قوم دھمیال، سید اور آدڑہ آباد کئے۔قوم بنگیال موضع رتیال سے آ کر آباد ہوئی۔قوم بدھال کا ایک گھرانہ آج تک موجود ہے۔اصل رقبہ نوے گھماؤں تھا۔اب تین سو چالیس گھماؤں ہے۔دو سو پینسٹھ گھماؤں مزروعہ ہے۔دو سو اکتالیس روپے معاملہ ہے۔نمبردار دو اور گھر تیس ہیں۔مردم شماری دو سو سے زائد ہے۔

گھڑیالی اراضی

قوم برہمن کا ایک شخص سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس گھڑیال بجانے پر تعینات تھا۔اس

خدمت کے عوض 45 گھماؤں جاگیر مدومعاش میں عطا ہوئی۔ جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ سردار راجہ پرتاب سنگھ کے عہد حکومت میں اقوام نگیال اور کھتریل آباد ہوئیں۔ موجودہ رقبہ 63 گھماؤں ہے۔ 50 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 68 روپے معاملہ ہے۔ نمبردار ایک ہے اور مردم شماری سو کے قریب ہے۔

رنیال پھولاں (فولاں)

قوم برہمن مسمی رنیال نے آباد کیا۔ قوم برہمن کسی وجہ سے غیر آباد ہوئی۔ قوم کھتری گوت فل نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ مگر وہ بھی انقلاب روزگار سے غیر آباد ہو گئے۔ سردار چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں مسمی محمد قوم میکن علاقہ دھن ملوکی سے آ کر آباد ہوا۔ محمد قوم میکن کی نسل آج تک مالک وقابض ہے عہد اسلام میں رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ اب 1021 گھماؤں ہے۔ 350 گھماؤں مزروعہ۔ 261 روپے معاملہ ہے۔ نمبردار ایک ہے پینتس گھر اور مردم شماری دوصد ہے۔

اراضی فراش

مسمی شیرا قوم چوہان سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس چپڑاسی تھا۔ اسی خدمت کے عوض سلطان نے 45 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ فارسی میں فراش کو چپڑاسی کہتے ہیں۔ جاگیردار کے عہدہ کے نام پر گاؤں کا نام اراضی فراش مشہور ہوا۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد شاہ محمد قوم کلیال کو چوہدری سرانداز خان پنوار جندوٹ حکمران چھی نے موضع کلرہ سے لا کر آباد کیا۔ موجودہ رقبہ 458 گھماؤں ہے۔ 65 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 58 روپے معاملہ ہے۔ آبادی بیس گھر اور مردم شماری سو سے زیادہ ہے۔ نمبردار قوم چوہان سے ہے۔ ڈھوک پائمال بھی دیہہ ہذا میں شامل ہے۔

کنڈیاری

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی کنڈو ہندو نے آباد کیا اور ہندو قوم غیر آباد ہوگئی۔ قوم جند اور نگیال بھی آ کر آباد ہوئے۔ چوہدری جنگباز خان پنوار جندوٹ حکمران علاقہ نے قوم بنگیال اور کھتریل کو بھی آباد کیا۔ یہاں ایک پختہ قبر بی جنداس کے نام سے موجود ہے۔ جو کہ بڑی برگزیدہ اور نیک عورت ہوئی ہے۔ لوگ قبر پر جا کر حاضری دینا باعث برکت سمجھتے ہیں۔ اصل رقبہ 315 گھماؤں ہے۔ موجودہ رقبہ 712 گھماؤں ہے۔ چار سو گھماؤں مزروعہ ہے۔ چالیس روپے معاملہ ہے۔ نمبردار دو تیس گھر اور مردم شماری تین سو پچاس سے زیادہ ہے۔ بی جنداس کی قبر موضع ڈھوڈی پڑی سے مغرب کی جانب دو فرلانگ چونہ گچ بشکل پالکی بنی ہوئی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

"مکہ ہووے بی بی فاطمہ وچ کنڈیاری بی جنداس"

کہتے ہیں کہ بی جنداس کا اصل نام کنڈیاری تھا۔

کیدو خالصہ

تاریخ قوم بھکرال میں لکھا ہے کہ مسمی کیدو خان ولد مہب خان قوم بھکرال نے گاؤں آباد کیا۔ بعدازاں بھکرال غیر آباد ہوئے۔ سکھوں کے عہد حکومت میں اقوام بنگیال اور اسکندرال آباد ہوئے اسکندرال کے جاگیردار نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں بنام ڈھوک بوڑا المعروف ڈھوک راجگان آباد کی۔ اسکندرال قبیلہ کے مورث اعلیٰ ملک سکندر خان کی تیرھویں پشت میں رسالدار میجر پہلوان خان کی اولاد مالک ہے۔ اسکندرال قبیلہ کی ڈھوک میں خاندان کا قدیمی ریسٹ ہاؤس اور مسجد قابل دید ہیں۔ خطہ پوٹھوہار کے مشہور زمانہ موضع پائمال اور فراش کے قدیمی سنگتراشوں کی پتھروں پر چیدہ کاری انسانی ہاتھوں کا لازوال کارنامہ ہے۔ موضع کیدو کا

اصل رقبہ 180 گھماؤں درج ہے۔موجودہ رقبہ 504 گھماؤں ہے۔دوسو چالیس گھماؤں مزروعہ ہے۔دوسوپینتس معاملہ ہے۔نمبردارایک قوم نگیال سے ہے۔چالیس گھراور مردم شماری دوصد سے زیادہ ہے۔ڈھوک میر باز میں قوم نگیال آباد ہے۔کیال اور کھتریل قومیں بھی آباد ہیں۔بعض کہتے ہیں کہ مسمی کیدو (چرwال گلومیش ولا) جو گائیں اور بکریاں چراتا تھا اس نے گاؤں آباد کیا۔بعدازاں چرwال نکال دیئے گئے۔

میانی مصری

میاں خان قوم کسوال نے گاؤں آباد کیا۔بعدازاں قوم کسووال غیرآباد ہوئی۔سلطان اکبرقلی خان گکھڑ رئیس نے مصری خان قوم بھٹی کو 180 گھماؤں کی جاگیروراثت میں عطا کی۔جاگیردار کے نام پر گاؤں کا نام میانی مصری مشہور ہوا۔بھٹی بھی غیر آباد ہو گئے۔قحط کلاں 1783ء کے بعد چوہدری دیندار خان پنوار جندوٹ حاکم پبی نے قوم نگیال کو موضع سنہسرال سے لاکر آباد کیا۔صلابت خان قوم کلیال جو کہ قحط کے دوران غیر آباد ہو گیا تھا۔چوہدری جندوٹ کے حکم سے کسی دیگر گاؤں سے آکر اس جگہ آباد ہوا۔گاؤں کا نام جھنگی مصری درج ہے۔گاؤں کے قریب درختوں کا جھنڈ ہے۔جس کو جھنگی کہتے ہیں۔موجودہ رقبہ 1069 گھماؤں ہے 534 گھماؤں مزروعہ ہے۔506روپے معاملہ ہے۔نمبردار چار 120 گھراور مردم شماری چارسو پچاس کے قریب ہے۔قوم چاہواور بدھال بھی آباد ہیں۔زمانہ قریب میں سیدانور شاہ صاحبؒ اور سید کرم حسین شاہ صاحبؒ بزرگ ہستیاں ہوگزری ہیں۔سید کرم شاہ صاحبؒ کی اولاد سے سید مقبول حسین شاہ صاحبؒ قائم مقام ہیں۔سید منگا شاہ صاحبؒ بچوں کے علاج کے ماہر تھے۔میانی سیداں سے جنوب مشرق کی جانب مواضعات پائمال اور فراش کے قریب انتہائی دشوار گزار پہاڑ بنام لختلاں کے مقام پر حضرت عامی بادشاہؒ کی چلہ گاہ ہے۔جہاں پر پوٹھوہار بھر سے عقیدتمند

آرزوئیں اور دلی مرادیں پوری ہونے پر قربانی دیتے ہیں۔ہر روز اور خصوصاً جمعرات کو قربانی دینے والے عقیدتمندوں کا ہجوم ہوتا ہے۔منت ماننے سے پہلے دربارشریف یا چلہ گاہ المعروف لختلاں کے مقام پر زمین میں ایک لکڑی کی معمولی دوکلیاں گاڑدی جاتی ہے۔جو کہ عقیدتمندوں کی طرف سے اظہار وعدہ ہے۔کہ مراد پوری ہونے پر نذرانے یا قربانی دی جاوے گی۔چلہ گاہ لختلاں،دربارشریف اور میلہ کا تمام بندوبست حضرت سید کرامت حسین صاحبؒ اور سید عابد حسین شاہ،ظہور حسین شاہ اور محمود حسین شاہ گدی نشینوں کی زیر نگرانی پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔عقیدت مند سیدزادوں کے گھروں میں کرسی یا چارپائی کے بجائے زمین پر بیٹھتے ہیں۔اس وقت گاؤں کا رقبہ بائیس گھماؤں ہے جس میں سے انیس گھماؤں مزروعہ ہے۔معاملہ انتیس روپے ہے۔نمبردار سید عابد حسین شاہ صاحب ہیں۔۳۵ گھر ہیں اور مردم شماری دوسو کے قریب ہے۔

دھندال

پہلے قوم دھندال آباد تھی جس کے نام پر گاؤں کا نام دھندال مشہور ہوا۔یہ گاؤں پہلے موضع سوہاوہ میں شامل تھا۔مرزا منصور احمد بازوار جو کہ باز کے شکار کا ازحد شوقین تھا اس کو اس شوق کے پیش نظر سردار پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار نے بطور جاگیر عطا کیا۔اس گاؤں میں قوم کلیال آباد ہے۔موجودہ رقبہ ۴۱۴ گھماؤں ہے ۴۵۰ گھماؤں مزروعہ ہے اس کا معاملہ ۴۲ روپے ہے آبادی ۵۰۰ کے قریب اور دو نمبردار ہیں۔

ڈھڈی پڑی

یہ گاؤں بڑے پتھر یعنی پڑی پر قوم ڈھڈی نے آباد کیا۔بانی دیہہ کا نام رانجھا تھا۔جو کہ بھیرہ سے سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں یہاں آباد ہوا۔قدرت خداوندی سے ڈھڈی قوم غیر

آباد ہوئی۔ راجہ پرتاب سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں قوم بنگیال، تمہ، اور اصالت دودال معرفت چوہدری سرانداز اور چوہدری جنگباز خان موضع جندوٹ حاکم پہی کے عہد میں آباد ہوئے۔ مشخصہ دیہہ چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ کے نام تھا۔ مشخصہ یعنی اقرار نامہ لگان دیہہ سے پینتیس روپے معافی بھی چوہدری جندوٹ کو عطا تھی۔ عہد اسلام میں رقبہ 225 گھماؤں تھا۔ موجودہ رقبہ 430 گھماؤں ہے۔ 270 گھماؤں رقبہ مزروعہ ہے ۔280 روپے معاملہ ہے۔ نمبردار ایک قوم بنگیال سے ہے۔ گھرباون ہیں۔ اور مردم شماری تین صد ہے۔ ڈھوک کشمیری میں قوم کشمیری جو کہ قدیمی سنگتراش ہیں۔ قوم تمہ موضع مونڈی علاقہ بوندی پٹی سے آکر آباد ہوئے۔ ڈھوک طویلا بھی اسی موضع میں شامل ہے۔ ڈھوک میرپوریاں کی آبادی میں کھتریل بھی آباد ہیں۔

ارل

راجہ سردار چترسنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں سردار حاکم سنگھ کو یہ رقبہ جاگیر میں عطا ہوا۔ اس نے موضع پنڈ متہ خان سے علیحدہ کر کے گاؤں آباد کیا۔ چوہدری جنگباز خان جندوٹ نے قوم کنیال اور کھبل آباد کئے۔ سردار حاکم سنگھ جاگیردار نے غیر آباد گاؤں کو آباد کرنے کے صلے میں چوہدری جنگباز خان جندوٹ کو گاؤں کی کل پیداوار سے چوتھائی یعنی چہارم عطا کی۔ نمبردار قوم کھبل سے ہے۔ موجودہ رقبہ 329 گھماؤں ہے۔ دوصد گھماؤں مزروعہ ہے معاملہ دوسوسولہ روپے ہے۔ تیس گھر اور آبادی ایک سو پچاس نفوس ہے۔

بڑلس

یہ پرانا گاؤں ہے۔ اصل وراثت اقوام گکھڑ گوت کلچندرال کی ہے۔ کسی وجہ سے یہاں سے اٹھ کر دریائے جہلم کے کنارے موضع بہگام جا کر آباد ہوئے۔ (یہ گاؤں بھی اب منگلا ڈیم کی منصوعی

جھیل کا حصہ بن گیا ہے) سردار راجہ پرتاب سنگھ کے عہد حکومت میں چوہدری سرانداز خان جندوٹ نے قوم تمہ کے علاوہ فتا متیال اور بگا کھینگر کو پنڈوڑی علاقہ رہتاس سے لا کر آباد کیا۔ متیال قبیلہ مغل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو جگہ نشیب میں واقع ہو اس کو مقامی زبان میں لس کہتے ہیں۔ بڑی سے مراد طویل ہے۔ عوام بڑی لس کہتے ہیں۔ اس کا رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ موجودہ رقبہ 631 گھماؤں ہے۔ نصف مزروعہ ہے معاملہ 351 روپے ہے۔ اور نمبردار ایک ہے جو قوم متیال سے ہے کئی زمانہ بعد منگلا ڈیم بننے پر موضع بہگام سے کلچندرال کے چند گھرانے بڑی لس کے نزدیک موضع سوہاوہ گاؤں میں آکر آباد ہوئے۔ پنوار خاندان موضع سنہسرال سے محمد ریاست خان ایڈووکیٹ اور بھائیوں نے گاؤں کی حدود میں چوہدری ممتاز علی رئیس موہڑہ چوہدریاں سوہاوہ سے چند گھماؤں زمین خرید کر اپنی جاگیر میں علیحدہ ڈھوک آباد کی۔ راجہ سنگھ کریالہ کو بھی یہاں پر جاگیر عطا تھی۔ کلیال اور بھٹی بھی آباد ہیں۔ قوم بافندہ اور کشمیریوں کی علیحدہ ڈھوک ہے۔

خالصہ انندال

عہد اسلام میں یہ گاؤں ہمیشہ خالصہ رہا۔ کسی کی جاگیر نہ تھا۔ سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس نے موبت قوم رائے کھتری گوت انند کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ جس نے موضع جند سے آکر یہاں رہائش اختیار کی۔ قدرت خداوندی سے موبت رائے قوم انند کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ قوم کھتری گوت کوہلی بھی آکر آباد ہوئے۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد دیوان کشمیریوں موضع ہاپھی سے آکر یہاں آباد ہوا۔ اسی زمانہ میں بھائی جوہر سنگھ کے بزرگ بھی آبسے۔ سردار راجہ چترسنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد حکومت میں یہاں میاں جیون بمعہ برادری محمود اور برخوردار چوہدری شاہ باز خان پنوار رئیس جندوٹ کی معرفت مالک و قابض ہوئے۔ بندوبست 1700ء میں بھائی ہنس

راج کو مبلغ تیس روپے انعام سفید پوشی عطا ہوا۔ جو کہ اس کی وفات پر ضبط ہو گیا۔ بھائی آتما رام ساہوکار بعد متحدہ ہندوستان کے وقت برصغیر کے چند بڑے ٹھیکیداروں میں شمار ہوتے تھے۔ ملک لچھمن نرائن سکنہ چوہا بھگتاں کو بھی جاگیر عطا تھی۔ ڈھوک میاں جیون اور ڈھوک بوڑا المعروف راجگان کا نصف رقبہ اسی موضع میں شامل تھا۔ ڈھوک میاں جیون قوم بافندہ ڈومیلی سے آکر آباد ہوئی۔ اقوام تیلی، جولاہا، اور جٹ رانجھا بھروال، کمیار، نائی کھتری بھٹہ اور دھمیال آباد ہیں۔ اس موضع کا غیر مسلم بھائی خاندان علاقہ بھر کے سفید پوش روؤساء کو قرض حسنہ دینے کے علاوہ عام لوگوں کی خدمت کرنا بھی باعث فخر سمجھتا تھا۔ 1947ء میں غیر مسلم تقسیم ہند کی وجہ سے بھارت چلے گئے۔ غیر مسلموں کی جگہ ہندوستان سے آئے ہوئے مہاجرین آباد ہوئے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔ اب 643 گھماؤں ہے۔ نصف مزروعہ ہے معاملہ تین سو اٹھارہ روپے ہے۔ دو نمبردار ایک مہاجر راجپوت قبیلہ سے اور دوسرا اعوان قبیلہ سے ہے۔ ساٹھ گھر ہیں۔ اور مردم شماری تین سو سے زائد ہے۔

موہڑہ سلحال (بلہ موہڑہ)

یہ گاؤں موضع سوہاوہ میں شامل ہے۔ بہرو بن لکھن قوم سلحال نے آباد کیا۔ اصل وراثت قوم سلحال کی ہے۔ بہرو کی اولاد سے مسمی ولیداد کو اکثر عوام اصل نام کی بجائے بگاڑ کر چھوٹے بلہ کے نام سے پکارتے تھے۔ اسی لئے گاؤں کا نام بلہ موہڑہ مشہور ہے۔ قحط کلاں 1783ء میں چند گھر نقل مکانی کر کے پشاور چلے گئے۔ عہد سکھاں میں قطب سلحال کی نمبرداری مسمی کمال قوم بھکوال زبردستی دبائے بیٹھا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دورۂ پوٹھوہار کے موقع پر خان بہادر جنرل بندو خان اکرہ موضع موہڑہ اکرہ صاحب دستار علاقہ بھر کی مدد سے قطب سلحال کو مکمل نمبرداری عطا ہوئی۔ اور مہاراجہ کی طرف سروپا انعام میں عطا ہوا۔ ڈھوک آڑہ میں نعمت سلحال کے پسران

امام قلی صاحب قلی اور دیوا قلی آباد ہوئے۔ مسمی کریم ولد صاحب قلی نے ڈھوک آڑہ آباد کی۔ موضع موہڑہ اکرہ بالمقابل پہاڑ کی سب سے بڑی چوٹی بنام "عزیزے ناں پڑ" یعنی عزیز کا پہاڑ کے نام سے مشہور ہے۔ عہد سکھاں میں مسمی عزیز ولد امام قلی بوجہ تنگ دستی مالیہ ادا نہ ہونے کی وجہ سے بال بچوں اور مویشیوں سمیت پہاڑ کی چوٹی پر جا پہنچا۔ چونکہ عدم ادائیگی کی صورت میں مہاراجہ کے دربار لاہور لے جا کر بذریعہ مشقت رقم پوری کر لی جاتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد صاحب دستار قبیلہ اکرہ کی معرفت اراضی دے کر پہاڑ سے نیچے اترا چنانچہ اس واقع کی وجہ سے آج تک پہاڑ کی چوٹی مسمی عزیز قوم سلحال کے نام سے منسوب ہے۔

قوم متیال دو قبیلوں میں آباد ہے۔ قبیلہ اول سے امیر ولد معمور موضع چک جیھڑی علاقہ دھنی سے آکر مسمی ولیداد سلحال کے پاس ملازم ہوا۔ خدمت کے عوض ولیداد سلحال نے لڑکی کا رشتہ اور 20 گھماؤں اراضی جہیز میں عطا کی۔ امیر کے دو بیٹے مسمی ڈھیرو نے بڑی لس رہائش اختیار کی۔ اور نور احمد کی اولاد بلہ موہڑہ آباد ہوئی۔ مسمی نور احمد کے دو بیٹے طورا اور سنگھر تھے۔ سنگھر قوم متیال نے علیحدہ ڈھوک سنگھر آباد کی۔ قبیلہ دوئم متیال کے مورث مسمی مجاہد موضع کوتل گنڈ نزد جندوٹ میانہ موہڑہ سے اٹھ کر یہاں آباد ہوا۔ مجاہد متیال کے نو بیٹوں میں سے مہندرا ولد فتح محمد موضع بڑی لس آباد ہوئے۔ شمس موضع دریالہ خاکی اور موجو موضع ترائی آباد ہوا۔ محمود قطب کمان اور نور علی بلہ موہڑہ آباد ہوا۔ مسمی رحیم داد ولد کمان کے پانچ بیٹوں مسمیاں محمد علی، مواذ علی، مرزا، احمد اور ہٹوا کی اولاد زمانہ قدیم سے فوجی ملازم اور وسیع جاگیر پر قابض ہونے کی وجہ سے متمول رہی ہے۔ تاریخ بلہ موہڑہ میں لکھا ہے۔ کہ کمان متیال مذکورہ کی اولاد فسادی، زبان دراز، جھگڑالو اور مطلب پرست ہے۔ مسمی بھوتو قوم ترکھان گوت ببرا موضع ڈھڈی پڑی سے آکر آباد ہوا۔ بھوتو کے لڑکے کموں کے ہاں سموں پیدا ہوا۔ سموں ترکھان کے پانچ بیٹوں میں

سے کرم دین پکھوال آباد ہوا۔امام دین موضع جنڈ نجار چلا گیا۔قائم ،اللہ دین اور دتہ کی اولاد بلہ موہڑہ ،آڑہ وغیرہ آباد رہی۔فقیر محمد قوم رنگریز یعنی للاری ڈومیلی سے آکر آباد ہوا۔نہالا کی اولاد مہلو اور بھلوٹ آباد ہے۔گلا قوم مسلی گوت توطا موضع لنگاہ تحصیل چکوال سے آکر آباد ہوا۔بوٹا قوم بھینس علاقہ کھوہار سے آکر گلا مسلی کی لڑکی سے شادی کر بیٹھا اس لئے مسلی کہلانے لگا۔اور موضع بڑی لس آباد ہو گیا۔کافی جائیداد بنائی۔مگر اولین بندوبست نکلس صاحب بہادر کے وقت متیال قبیلہ نے جھوٹی قسم کھا کر زمین سے محروم کر دیا۔اس لئے دوبارہ بلہ موہڑہ آ گیا۔قوم عصار یعنی تیلی قدیم سے آباد ہیں۔تیلی خاندان موضع تیلیاں موہڑہ اکرہ کھور کہ اور بلہ موہڑہ یکجدی ہیں۔قوم نگیال سابق امام مسجد میاں صدیق کے چار پسران میں سے وارث موضع جرموٹ قادر بخش بلہ موہڑہ، فضل موضع سرگڈھن اور مہندا موضع موہڑہ اکرہ آباد ہوا۔نور دین ،کرم علی اور عمر دراز کی اولاد قوم متیال سے رشتہ داری کی وجہ سے متیال بن گئی۔ان کی اصل قوم کھتڑیل ہے۔اور موضع ٹنڈوئی سے آکر آباد ہوئی۔تمام خدمتگار اور اہل حرفت خاندانوں کو قوم سلحال نے گردونواح کے علاقہ جات سے لا کر آباد کیا۔سرگند کی اولاد بھی سلحال نہیں۔اس کی نسل سے جیون اور عبداللہ کی اولاد آباد ہے۔تفصیلی حالات تاریخ بلہ موہڑہ (قلمی) مصنف چوہدری محمد زمان قوم سلحال میں درج ہیں۔

سوہاوہ کلیال

پرانی آبادی ہے پہلے پہاڑ کے دامن میں آباد تھا۔موضع موہڑہ اکرہ، ڈھوک درزیاں اور موہڑہ کمہاراں کے بالمقابل دو میل شمالاً جنوباً قدیم ترین آبادی کے کھنڈرات قبریں اور کنویں موجود ہیں۔اس پہاڑ اور قدیم کھنڈرات کا نام آجتک پرانا سوہاوہ مشہور ہے۔اس جگہ قوم سُوہا آباد

تھی۔تاریخ آبادی مصرع ذیل سے نکلتی ہے۔

سوہاوہ از سوہاوہ ہست آباد 639

(نوٹ) راجپوتوں کی قوم سوہا غیر آباد ہو کر علاقہ جیسلمیر (ہندوستان) چلی گئی۔سوہاوہ گاؤں سے جنوب مغرب دو میل کے فاصلہ پر قدیمی کھنڈرات بنام کھنڈر پیر پھلاہ واقع ہیں۔یہاں قوم افغان درانی آباد تھی۔زیورات، برتن، سیتا رامی سکے بوقت قلبہ رانی ملتے رہے۔ڈھیری تاجو اس شہر کا ہمعصر ٹیلہ ہے۔جہاں گورکھوں کی قوم آباد تھی۔برتن اور اینٹیں جلی ہوئی ملتی ہیں جیسے کہ آگ لگا کر تباہ کئے گئے ہوں۔اس قبیلہ کی ایک شاخ موضع پکھڑال میں آباد ہے۔شاہرہ اعظم گاؤں کے قریب سے گزرتی ہے۔پولیس سٹیشن موضع دھمیک تھا۔1864ء کرنل پرسٹو ڈپٹی کمشنر کے عہد میں سرائے اور پانی کی باولی تعمیر ہوئی ریسٹ ہاؤس پہاڑ کے دامن میں تعمیر ہوا۔خوبصورت کنول کے پھولوں سے اراستہ تالاب عہد انگریزی میں راجہ شرف علی خان اکرہ رئیس موہڑہ اکرہ صاحب دستار علاقہ ہی کی زیر نگرانی تیار ہوا۔ریلوے سٹیشن بھی تعمیر ہوا۔پچاس گھماؤں وسیع پڑاؤ میں پیدل فوجیں قیام کرتی تھیں۔فوج کے گھوڑوں اور ہاتھیوں وغیرہ کے لئے تھانہ کے بالمقابل برداشت خانہ واقع تھا۔پڑاؤ میں مقیم عارضی فوج کے خورد نوش کی سپلائی اور بندوبست راجگان موہڑہ اکرا کے سپرد تھا۔قدیمی کاروباری مرکز سرائے کے آس پاس تھا۔سرائے قدیم کی جگہ یونین کونسل سوہاوہ کی عمارت اولین چیئرمین راجہ محمد نصیر خان کرسی نشین موہڑہ اکرا کے عہد میں تعمیر ہوئی۔ہائی سکول کی عمارت انگریزوں کے دور حکومت میں تعمیر کی گئی۔ڈھوک موچیاں نزد بکروالہ پنڈ متے خان اور ریلوے ٹنل پولیس چوکیاں تھیں۔عام بندبست چوہدری جنگباز خان پنوار موضع جندوٹ کے سپرد تھا۔چوہدری مذکورہ کو دس بیگہ یعنی پانچ گھماؤں زمین موہڑہ کمہاراں اور ڈھوک

درزیاں کے درمیان پہاڑ کے دامن میں پرانا سوہاوہ کے نزدیک اور موہڑہ تیلیاں کے نیچے معافی میں عطا تھی۔ بعض کہتے ہیں کہ سوہاوہ نامی ہندو نے آباد کیا۔ اس موضع میں ڈھوک رادھو المعروف موہڑہ ترنڈ ،المعروف باوا پھجو، ڈھوک مسیتیاں ڈھوک پراؤ، ڈھوک میر پوریاں، پکھوال، پیر پھلاہ، ڈھوک نور احمد، ڈھوک ابوذر، بل موہڑہ ،آڑہ ،ڈھوک روڈو، ڈھوک سنگھر، پہرال، سکھرا، اور نور پور سیداں کی آبادی شامل ہیں۔ سوہاوہ خاص میں کلیالوں کے علاوہ سیل، موچی، کشمیری، قوم بٹ، مسلی قوم لوطا ،نائی، قوم نعویا، ملنگ، بافندہ، مراسی، جھبور، ملیار، وغیرہ آباد ہیں۔ نئی آبادی محلہ بھگام میں گکھڑ گلچند رال ،سوہن راجپوت دیگر اہل حرفت اور خدمتگار قومیں آباد ہیں۔ قبیلہ کلیال بھٹی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اصل رقبہ 945 گھماؤں ہے۔ اب 2686 گھماؤں ہے۔ 1343ء گھماؤں مزروعہ ہے۔ تین نمبردار اور موضع کی آبادی دو ہزار سے زیادہ ہے۔ سارے موضع میں تقریباً تین سو گھر ہیں۔ 1278ء میں تاتاری پوٹھوہار پر حملہ آور ہوئے۔ چنانچہ اس لڑائی میں جو کہ موضع سوہاوہ کے آس پاس لڑی گئی خلیجی فوجوں کا سردار اور مشہور جرنیل ظفر خان تاتاریوں سے لڑتا ہوا مارا گیا۔ کلیال قبیلہ سے چوہدری ممتاز علی رئیس موہڑہ چوہدریاں اور چوہدری فضل خان رئیس موہڑہ پڑی کے گھرانے عہد قدیم سے اپنی وسیع جاگیروں پر مالک و قابض ہے۔

کھوکرکہ (کھورکہ) کھینگر و بنگیال

اصل وراثت قوم کھوکر کی ہے۔ قوم کے نام پر کھوکر کا مشہور ہوا۔ حضرت زی بادشاہ المعروف شیرازی بادشاہؒ کی بدعا سے کھوکھر غیر آباد ہو گئے۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد سردار گوجر سنگھ بھنگی کے عہد میں بنگیال کھینگر اور تھوتھال آباد ہوئے۔

(نوٹ) کھوکروں کی غیر آبادی پر قوم رتیال نسل دتہ خان سے ملک ہتھاں اور ارتمان نسل سعدی

شہید سکنہ موضع جیرو رتیال سے آ کر کھوکر کا آباد ہوئے پھر یہاں سے اُٹھ کر ترکھڑی (تخت پڑی) علاقہ روات آباد ہو گئے۔ پھر وہاں سے قوم بدھال سے رشتہ داری ہو جانے کی وجہ سے موضع ہجو بوکن رجوعہ تپہ بڑالہ پرگنہ پھروالہ وغیرہ آباد ہو گئے۔ بنگیال قبیلہ سے مسمّی نیکا خان موضع چنگا بنگیال سے آ کر وسیع جاگیر پر قابض ہوا۔ کلیال قبیلہ سردار راجہ چتر سنگھ کے عہد میں آباد ہوا گاؤں کی آبادی دو حصوں بنام کھوکھر کا بنگیال اور کھوکر کا کھینگر پر مشتمل ہے۔ 1920ء کے بعد گردونواح کے دیہات سے غیر مسلم اور اہل حرفہ آباد ہوئے۔ غیر مسلموں نے عالی شان عمارتیں تعمیر کرائیں قدیمی بازار مختصر مگر بارونق تھا۔ آجکل کھوکر کا کھینگر اور کھوکر کا بنگیال نے مل کر بہت بڑے قصبے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اور غلطی سے اس قصبے کو بھی سوہاوہ کے نام سے ہی یاد کیا جاتا ہے۔ قوم بنگیال کی زمینوں پر شہر کا پیشتر حصہ تعمیر ہوا۔ گکھڑ سکندرال نے موضع بکوالہ سے آ کر اپنی جاگیر میں علیحدہ ڈھوک آباد کی مہتہ بیلی رام سفید پوش اور کرسی نشین کمشنر راولپنڈی ڈویژن کے علاوہ وسیع پڑاؤ کا بھی ٹھیکیدار تھا، دیوان سنگھ اور قائم دین بنگیال اسیر اہل جیوری تھے۔ چوہدری محمود بابو احمد خان اور فضل داد خان قوم بنگیال مقدم دیہہ تھے قوم کھتویل عہد قدیم سے آباد و مالک اراضی ہے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کی وجہ سے غیر مسلم ہندوستان چلے گئے۔ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائیداد پر ہندوستانی مہاجرین اور زیادہ تر کشمیری مہاجرین نے قبضہ حاصل کیا۔ دیگر علاقہ جات اور قرب و جوار کے دیہات سے اہل حرفت اور خدمتگار قومیں نقل مکانی کر کے شہر میں آباد ہو گئیں۔ موجودہ آبادی دس ہزار سے زیادہ ہے۔ ہندو کا بت خانہ (مندر) خستہ حالت میں موجود ہے۔ حضرت شیرازی بادشاہؒ کا مزار مقدس سڑک کے کنارے شہر کے وسط میں واقع ہے۔ شیرازی بادشاہ کے دربار کے متولی (خدمتگار) عہد قدیم سے دربار کے ذمہ دار ہیں۔ دربار شریف بابا نظر حسین شاہ صاحبؒ کا مستقل خدمت گاریاں کی اولاد

سے کوئی بھی نہیں ہے۔ مگر چند سالوں سے قوم بنگیال کی زیرنگرانی عرس شریف بطور میلہ منایا جاتا ہے۔ اس میلے کی کبڈی سارے پوٹھوہار میں مشہور ہے۔ عہد اسلام میں گاؤں کا رقبہ 540 گھماؤں تھا۔ اب 1942 گھماؤں ہے۔ ایک ہزار گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1157 روپے معاملہ اور تین نمبردار ہیں۔ اس موضع میں ڈھوک امام بخش، ڈھوک بوہڑ، جبہ، گرالہ، گھوڑیاں، پہریالیاں، ڈھوک کشمیریاں، ڈھوک راجگان، ڈھوک بنگلہ، سکھرا، اور ڈھوک نائیں شامل ہیں ہردونلہ میں قوم کھرل ڈھوک رکھ میں دھمیال اور دیگر ڈھوکوں میں کشمیری، کلیال، بھٹی، تھتال، پھڈیال، کھتریل اور دیگر اہل حرفت اور خدمتگار اقوام آباد ہیں۔ شہری آبادی میں اقوام کنجد گراں (تیلی) شیخ، داروگر (ترکھان) ملیار، حجام (نائی) موچی اور درزی برادری نے اپنی اپنی یونین بنا رکھی ہے۔ جو کہ برادری کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرم عمل رہتی ہیں۔ راجپوت، جاٹ، اور گکھڑ قوموں میں اتفاق ہے۔ انگلش میڈیم سکول تین پرائمری سکول ایک ہائی سکول برائے طلباء اور ایک برائے طالبات کے علاوہ سرکاری محکمہ آباد کے زیرانتظام فنی درس گاہ قائم ہے۔ ایک اسلامی درسگاہ محلہ شیخاں میں حضرت مولانا قاری عبداللہ صاحب کی زیر نگرانی سرگرم عمل ہے۔ شہر میں خوبصورت پلاٹ اوّلین چیئرمین راجہ محمد نصیر خاں اکرا مرحوم جنت اشیانی کُرسی نشین موہڑہ اکرا کے عہد میں بنوائے گئے۔ مگر بعدازاں نااہل عوامی نمائندوں کی بے حسی کی وجہ سے ملیا میٹ ہو گئے۔ ایک بار پھر راجہ محمد خالد اکرہ نے ازسرنو خوبصورت پلاٹ اور لکڑی کے کھوکھوں کو ختم کر کے دُکانیں تعمیر کرائیں۔ جس سے شہر کی رونق دوبالا ہو گئی۔ پرائمری ہیلتھ سنٹر بھی قائم ہے، شہر میں آباد بھنڈ یا بازگر قبیلہ اپنے شاندار فن کی وجہ سے سارے علاقہ پوٹھوہار میں مشہور ہے۔ شہر کی تقریباً عام کچی گلیاں چوہدری ممتاز علی ایڈووکیٹ چیئرمین کے عہد میں پُختہ کی گئیں۔

موہڑہ چوہدریاں

سوہاوہ میں شامل ہے۔ کلیال قبیلہ کے جاگیرداروں کی اولاد سے چوہدری ممتاز علی جاگیردار کی اولاد وراثت پر مالک وقابض ہے۔ ان کے بزرگان عہد سکھاں میں چوہدری تھے۔ اس لئے ان کا لقب چوہدری مشہور ہوا۔ یہ قبیلہ راجگان جندوٹ کے بعد علاقہ ہی کا دوسرا بڑا جاگیردار تھا۔ ان کے علاوہ بھٹی، کشمیری، دیگر اہل حرفت اور خدمتگار بھی آباد ہیں۔

موہڑہ پڑی

سوہاوہ میں شامل ہے ایک بڑی پہاڑی جسے مقامی زبان میں پڑی کہتے ہیں۔ اس پڑی کے نیچے واقع ہونے کی وجہ سے گاؤں کا نام موہڑہ پڑی مشہور ہوگیا۔ کلیال قبیلہ کے قدیمی جاگیرداراں اور صاحب دستاروں کی اولاد سے چوہدری فضل حسین کلیال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ فضل داد خان کلیال مرحوم نے موہڑہ پڑی خاص اور ڈھوک باوا پھجو المعروف امام بخش میں اہل حرفت اور خدمتگار اقوام کو علیحدہ ڈھوکوں میں آباد کیا۔ کھتریل کلیال قبیلہ کی معرفت سے آباد ہوئے۔ اس کے علاوہ کشمیری للاری کمہارا اور بافندہ وغیرہ ہیں۔

موہڑہ تیلیاں

یہ موہڑہ بھی سوہاوہ میں شامل ہے۔ کلیال قبیلہ نے قوم تیلی کٹوال کو آباد کیا۔ اس لئے نام پردیہہ موہڑہ تیلیاں مشہور رہا۔ علاقہ بھر میں کٹوال کو مرکزی مقام حاصل ہے۔

پکھوال

یہ گاؤں سوہاوہ میں شامل ہے۔ قوم کلیال عہد قدیم سے آباد ہیں۔ قوم داروگر (ترکھان) بلہ مرہٹہ سے آکر آباد ہوئی۔ مسمی کرم دین ولد سموں ولد کموں پہلے آکر آباد ہوا۔ کلیال خاندان موضع سوہا

کلیال کی شاخ ہے۔قدیمی جاگیرداروں کی اولاد سے رسالدار گکھڑ خان کلیال، شیر زمان سربراہ نمبردار اور دیگر برادری مالک و قابض ہے۔

ڈھوک رادھو (موہڑہ ترنڈہ)

سوہاوہ میں شامل ہے۔گکھڑ اسکندرال قبیلہ موضع بکڑالہ سے نقل مکانی کر کے اس جگہ آباد ہوا۔گکھڑوں نے دیگر قوموں کو آباد کیا۔گکھڑ قبیلہ نے چوہدریاں جندوٹ و سنہسرال کی معرفت دخل حاصل کیا۔کشمیری قوم بٹ قدیم سے آباد ہے۔

آڑہ

مسمی نعمت سلحال کے پسران امام قلی صاحب اور دیوا قلی موضع بلہ موہڑہ کی اولاد مالک و قابض ہے۔مسمی کریم ولد صاحب قلی نے گاؤں آباد کیا۔اولاد صاحب قلی ناقص اراضی کی وجہ سے تنگ دست اور غریب رہی ہے۔موہڑہ اکرا کے سامنے پہاڑ کی چوٹی بنام ''عزیز ناں پڑ'' عزیز بن امام قلی کے قبضہ کی وجہ سے مشہور ہوئی۔

موہڑہ کمہاراں (موجودہ موہڑہ مغلاں)

سوہاوہ میں شامل ہے۔کلیال قبیلہ نے پہاڑ کے دامن میں قوم کمہار کو آباد کیا۔چونکہ قبیلہ عہد قدیم سے برتن بنانے کا ماہر کاریگر تھا۔اور یہ لوگ برتنوں کی پکائی کے وقت دھوئیں سے بچنے کیلئے آبادی سے دور آجاتے تھے۔چنانچہ بعدازاں کاریگروں نے مستقل آبادی قائم کر لی۔اب محکمہ مال کے کاغذات میں ڈھوک مغلاں درج ہے۔اب اس قبیلہ سے محمد یثرب محکمہ مال میں پٹواری اور ان کے بھائی محمد نصرت ایڈووکیٹ ہیں۔

ڈھوک رکھ

یہ گاؤں موضع کھوکرکا میں شامل ہے۔رکھ ایسی زمین کو کہتے ہیں۔جہاں درخت زیادہ ہوں۔یہاں کسی زمانے میں جنگل تھا۔قوم دھمیال کی رہائش کی وجہ سے یہاں آبادی ہو گئی۔چوہدری فضل خان دھمیال کی اولاد سے مسمیاں چوہدری منصف خان، بنارس خان، انور خان، سرور خان، مظہر خان، مشتاق خان، اور سلطان خان مالک و قابض ہیں۔اب اس قبیلہ سے چوہدری اختر ولد چوہدری منصف خان مشہور و معروف اور سابقہ کونسلر ہیں۔

جبہ

موضع کھورکہ میں شامل ہے۔جبہ ایسی زمین کو کہتے ہیں جو کہ گہرے کھڈوں وغیرہ میں واقع ہو۔کلیال قبیلہ سردار راجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار کے عہد میں آباد ہوا۔

ہردونلہ

کھورکہ میں شامل ہے۔یہ گاؤں دو آبادیوں پر مشتمل ہے۔ایک آبادی ریلوے سٹیشن سوہاوہ کے ساتھ اور دوسری آبادی جنوب مغرب میں واقع ہے۔قوم کھرل عہد قدیم سے آباد ہے۔حاجی شاہ ولی خان قوم کھرل نے کھورکہ شہر میں ایک بڑی سرائے اور کنواں باولی نما تعمیر کروایا۔اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔اب حاجی شاہ ولی کے پوتے محمد یاسین ریٹائرڈ میجر پینشنر اور دوسرے بھائی تسکین حیدر لعل بلدیہ سوہاوہ کے کونسلر ہیں۔

سکھرا

یہ گاؤں بھی سوہاوہ میں شامل ہے۔قوم کلیال آباد ہے۔یہ گاؤں دو آبادیوں سکھرا زیرا اور سکھرا اپر پر مشتمل ہے۔تاریخ ''آئینہ گجرات'' مصنف شیخ کرامت اللہ صفحہ نمبر 305 میں لکھا ہے کہ قدیمی

روایات کے مطابق یہاں سکھر نامی دیو سکونت پذیر تھا۔ جسے راجہ رسالو نے آکر قتل کردیا۔ اسلئے اس آبادی کا نام سکرا مشہور ہوا۔ دوسری روایات کے مطابق منگلا سے یہاں آکر محمد بن قاسم کا حدود بھی ہوا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ موجودہ جہلم سے محمد بن قاسم یہاں تک آئے۔

موہڑہ اکرا

یہ رقبہ موضع سوہاوہ سے عہد سکھاں میں بوجہ جاگیر خان بہادر بندو خان اکرا علیحدہ دیہہ تجویز ہوا۔ قوم اکرا کی آبادی کی وجہ سے موہڑہ اکرا مشہور ہوا۔ عہد مغلیہ عہد سکھاں عہد انگریزی اور آجتک فوجی، سپاہی اور عوامی سطح پر تمام علاقہ میں یہی خاندان سرسبز اور برسر اقتدار ہے۔ آنریری کپتان ریٹائرڈ آفیسر مال خان بہادر محمد اکرم خان تحصیل جہلم کی طرف سے ممبر متحدہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی رہ چکے ہیں۔ رسالدار محمد امیر خان اور راجہ محمد نصیر خان سفید پوش وکرسی نشین معقول وشہرہ آفاق ہیں۔ بوجہ مہمان داری وخدمت خلق علاقہ بھر میں توقیر ہے۔ فوجی کمشینڈ آفسر کافی ہیں۔ قبیلہ کی مختصر تفصیل پچھلے صفحات میں خاندان راجپوت اکرہ کے ضمن میں ہے۔ شجرہ نصب لکھی جاچکی ہے۔ موجودہ رقبہ 946 گھماؤں اور مزروعہ رقبہ تین صد گھماؤں ہے۔ مالیہ سرکاری بندوبست 1940ء 309 روپے ہے۔ نمبردار ایک 66 گھر اور مردم شماری 225 افراد ہے۔ دیگر قومیں ان کے علاوہ موچی مسلی، کمہار، لوہر، ترکھان، للاری، نائی آباد ہیں۔

ڈھوک درزیاں

یہ گاؤں موہڑہ اکرا میں شامل ہے۔ خان بہادر جنرل بندو خان صاحب دستار قبیلہ موضع موہڑہ اکرا نے قوم سپل کے خدمتگار اور مزارعین کو علیحدہ ڈھوک میں آباد کیا۔ ابتداء میں ان کی رہائش موہڑہ اکرا خاص میں تھی۔ اس آبادی کے عبدالغفار خان کی اولاد سربراہ ہے۔

پنڈ متہ خان

پہلے اس جگہ قوم گوجر آباد تھی۔ جہاں پنڈ کی آبادی ہے۔ اسی جگہ گوجروں کی آبادی تھی انقلاب روزگار میں گوجر غیر آباد ہوگئے۔ بعدازاں قوم کسوال نے دخل حاصل کیا۔ اس کے بعد مسمی متہ خان قوم بوگیال نے بطور وراثت دخل حاصل کیا۔ جس کے نام پر نام دیہہ پنڈ متہ خان مشہور ہوا۔ عہد گکھڑاں میں گاماں خان موضع بشند ور قوم مراسی کو یہ گاؤں بطور جاگیر عطا رہا۔ سکھ دور حکومت میں سرخرو خان بدھال اور کھتڑیل موضع ڈورہ سے اور تھتھال موہری برسال سے سردار پرتاب سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان پنوار موضع سنہسرال وجندوٹ کی معرفت آباد ہوا۔ ایک ڈھوک میں قوم جوگی آباد ہے۔ ان کا پیشہ کانوں کی میل نکالنا، آنکھوں کا علاج کرنا، ٹھگ بازیاں اور نگر نگر گھوم پھر کر بھیک مانگنا ہے۔ راول پنڈ یعنی موجودہ راولپنڈی قوم جوگی کی گوت راول نے آباد کیا۔ گکھڑ قدیم سے آباد ہیں۔ اس موضع میں ڈھوک دھیری، ڈھوک پیراں، ڈھوک کھبل، لُنڈا، ڈھوک چوہدریاں، ڈھوک جوگی شامل ہیں۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں تھا اب 1945 گھماؤں ہے۔ نو فیصد رقبہ مزروعہ ہے۔ مالیہ سرکاری سال تمام 924 روپے ہے۔ دو نمبردار دوصد سے زیادہ گھر اور مردم شماری ایک ہزار ہے۔

زندہ شاہ مدار

یہ رقبہ موضع ٹنڈوئی سے بوجہ جاگیر بخش خان داروغہ عہد سردار رجہ پرتاب سنگھ میں علیحدہ دیہہ مقرر ہوا۔ ایک بزرگ حضرت زندہ شاہ مدارؒ کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔ عورتیں زیادہ تر دربار شریف میں حاضری دیتی ہیں۔ نور قوم بھٹی کو چوہدری مردان علی پنوار موضع جندوٹ سنہسرل نے آباد کیا۔ کل رقبہ 434 گھماؤں ایک سو چالیس گھماؤں مزروعہ ہے۔ ایک سو تیس روپے معاملہ ہے۔ بیس گھر اور سو سے زیادہ مردم شماری ہے۔ نمبردار ایک ہے۔ ڈھوک الف، ڈھوک مسلیاں اسی موضع میں شامل ہے۔

ٹنڈوئی

پرانی آبادی ہے۔ آتش پرستش دور سے آباد ہے۔ قوم زرگر کی کثرت تھی۔ اونچی جگہ واقع ہے اس لئے ٹنڈوئی نام مشہور ہوا۔ ہندو راجپوت غیر آباد ہوئے۔ قیروزال بطور مالک آباد ہوئے۔ مگر وہ بھی نابود ہو گئے۔ اقوام گوجر اور آہیر نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ یہ لوگ قحط کلاں 1783ء کے بعد آباد ہوئے۔ قوم بدھال موضع ڈورہ سے آکر سردار چتر سنگھ کے عہد میں آباد ہوئی۔ یہ گاؤں سردار راجہ پرتاب سنگھ کے عہد میں چوہدری ذوالفقار خان پنوار موضع سنہسرال و جندوٹ کو عطا تھا۔ موضع زندہ شاہ مدار اسی موضع سے الگ ہوا ہے۔ نور قوم بھٹی کو چوہدری مردان علی پنوار نے آباد کیا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں تھا۔ اب 1705 گھماؤں ہے۔ چھ سو گھماؤں مزروعہ ہے۔ سات سو روپے معاملہ ہے۔ دو نمبردار گھر سو اور تین سو سے زیادہ مردم شماری ہے۔ ڈھوک کلیہ میں ہیر، اہیال، ڈھوک مسہ نکا میں ملیار اور ڈھوک گھوڑی میں بھی قوم ہیر آباد ہے۔ اسکندرال، گوجر گورسی، تھتھال، اور کشمیری بھی آباد ہیں۔ بخشی سوبھارام کو یہ گاؤں جاگیر میں عطا رہا۔ ڈھوک کلیہ کا راجہ علی اکبر خان چیئرمین یونین کونسل بیل بنے خان 1987ء میں مقرر ہوا۔ اور 1992ء تک رہا ہے۔

گوہڑہ منگ

پہلے قوم بافندہ آباد تھی۔ جن کی آبادی بنام گوہڑہ کہلاتی تھی۔ منگ خان کسوال آباد ہوا۔ اسی لئے نام دیہات گوہڑہ منگ مشہور ہوا۔ عنایت خان کسوال موضع مسہ کسوال سے اٹھ کر یہاں آباد ہوا۔ عہد اسلام میں رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ اب 589 گھماؤں ہے۔ دو سو بیس گھماؤں مزروعہ ہے دو سو چھبیس روپے معاملہ ہے 35 گھر اور مردم شماری دو سو ہے۔ منگ خان کسوال کی اولاد غیر آباد ہو چکی ہے۔ گوہڑہ اور منگ دو الگ الگ آبادیاں ہیں۔ قوم تھتھال قدیم سے آباد

ہے۔ اور مالک اراضی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مسمی گوڑہ قوم بافندہ کی رہائش کی وجہ سے گوڑہ مشہور ہوا۔

بشندور (کوٹ دیوانؒ صاحب)

پرانی آبادی ہے۔ ایک دفعہ پہلے غیر آباد ہو چکی ہے۔ بعد ازاں دوبارہ دادو خان ولد بُسن خان قوم کسوال نے حضرت دیوان حضوریؒ کی پیدائش 974ھ سے ایک سو انتیس سال قبل 845ھ کو موجودہ بستی بشندور کی بنیاد ڈالی۔ اپنے والد کے نام پر گاؤں کا نام بسن دور رکھا جو کہ بعد میں بگڑ کر بشندور ہو گیا۔ جب قوم کسوال کو بوجہ زہر خوردنی سلطان ہاتھی خان سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس والئی پوٹھوہار کے حکم سے مراد خان بدھال نے علاقہ سے بدر کیا۔ تو سارنگ خان نے عباس خان ولد مراد خان قوم بدھال کو یہ رقبہ وراثت میں دیا۔ مراد خان کے دیگر پسران کو بڑکی بدھال نڑالی اور آڈڑہ میں جاگیریں عطا ہوئیں۔ جڑول، تیرڑ، ملیار اور دیگر خدمتگار قومیں اور اہل حرفت آباد کئے۔ حضرت دیوان حضوریؒ کا مزار اقدس اسی گاؤں میں ہے۔ آپ کا تعلق سلسلہء قادریہ سے ہے۔ آپ کی اولاد صاحبزادگان کا علاقہ پوٹھوہار میں اسلامی اور سیاسی خدمات میں بہت اہم کردار رہا ہے۔ غیر مسلم اور اہل حرفہ کافی تعداد میں آباد تھے۔ 1947ء میں تقسیم ہند کی وجہ سے ہندو سکھ بھارت چلے گئے۔ گاؤں میں پختہ تالاب بخشی ڈالامل کا تعمیر کردہ ہے۔ اسلامی عہد میں بدھال قبیلہ سے کئی اشخاص فوج میں ملازم تھے اس وجہ سے معافی دار اور آئمہ دار تھے۔ عہد سکھاں میں حبیب اللہ اور اس کا لڑکا داراب خان بزمرہ سولوی ملازم تھے۔ اسی لئے موضع جتال کا نصف جاگیر میں عطا ہوا۔ جس کا اب داراب جتال نام ہے۔ داراب خان کی اولاد کی نمبرداری اور ملکیت ہے۔ سردار چتر سنگھ کے عہد میں مشخصہ بنام چوہدری جنگباز خان پنوار موضع جندوٹ حاکم بھی کے نام تھا۔ جس میں ایک سو روپیہ معافی درج ہے۔ دو نمبردار ہیں۔ اصل رقبہ

630 گھماؤں ہے۔اب 2760 گھماؤں ہے۔ 1500 گھماؤں مزروعہ ہے۔1513 روپے معاملہ ہے۔ تقسیم ہند سے قبل تین سو چالیس گھر تیراں سو مردم شماری

تھی۔70 غیر مسلم گھر غیر آباد ہو گئے۔الٰہی بخش خان سفید پوش نے عید گاہ اور مسجد تعمیر کروائی۔اس موضع میں ڈھوک ملیاراں ڈھوک سباہل، ڈھوک امب، ڈھوک گورسیاں، ڈھوک راجہ اکرم الٰہی، کنگوٹہ، ڈھوک سانگرہ، ڈھوک لاڑ، اور ڈھوک جڑول شامل ہیں۔عہد سکھاں میں سردار سوبھا سنگھ کو بھی مشخصہ عطا تھا۔

بھت مست

بھت اصل میں بیت ہے جس کے معنی عربی میں گھر ہے ہیں۔بعض لوگ پہتی کہتے ہیں۔قوم کسوال نے اپنے اقتدار کو وقت تمام علاقہ مشرقی پبی کے دیہات پر قبضہ کرلیا۔پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔اور ہندو آباد تھے۔ہندوؤں کی غیر آبادی پر قوم کسوال نے آباد کیا۔اصل رقبہ 180 گھماؤں تھا۔قحط کلاں 1783ء میں چوہدری دیندار خان پنوار موضع جندوٹ نے تصرف حاصل کیا۔چوہدری صاحب نے مصری خان قوم دھمیال ہاتوں خان قوم جنیال اور گھسیٹا خان قوم کھینگر کو آباد کیا۔جن کی اولاد آج تک قابض ہے۔ان کی اقوام کی علیحدہ ڈھوکیں ہیں۔موجودہ رقبہ 722 گھماؤں ہے۔پانچ صد گھماؤں مزروعہ ہے 534 روپے معاملہ ہے۔

بھت شیر علی

موضع بھت کلاں کے رقبہ سے شیر علی خان قوم کسوال نے 180 گھماؤں اپنے تصرف میں کی اور علیحدہ دیہہ آباد کیا۔قوم کسوال کے اخراج پر ساکناں موضع سسرال کے صاحب دستار پنوار خاندان کے تصرف کی وجہ سے موضع سہنسرال میں شامل ہوا۔پنوار قبیلہ نے

نگیال، پھڈیال، سانگرہ وغیرہ گردونواح سے لاکر آباد کئے۔چوہدری دیندار خان موضع جندوٹ کو اس رقبہ سے چہارم عطا تھی۔عہد سکھاں کے خاتمہ تک چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ گورنر شمالی پنجاب کا نام مالکانہ حقوق اور چہارم رہا۔عہد انگریزی کی آمد پر اولاد چوہدری دیندار خان موضع جندوٹ و سنہسرال حسب حصص مالک جدی قرار پائے۔اور دیگر قوموں کو مزارع مستقل قرار دیا۔عہد سکھاں میں شاکر خان قوم فیروزوال کو جاگیر میں عطا تھا۔موجودہ رقبہ 764 گھماؤں ہے 340 گھماؤں مزروعہ ہے۔366 روپے معاملہ ہے۔ایک نمبردار اولاد چوہدری جنگباز خان پنوار جندوٹ سے ہے۔پچاس گھر ہیں اور مردم شماری تین سو ہے۔ڈھوک گالہ اس موضع میں شامل ہے۔عہد اسلام میں صاحبان خاندان پشندور کو یہ موضع بطور دھرم ارتھ عطا تھا۔بھت سجاول کا کچھ رقبہ شامل ہو جانے کی وجہ سے اصل رقبہ 240 گھماؤں ہو گیا۔

بھت سجاول

سجاول خان قوم کسوال نے 45 گھماؤں رقبہ بھت کلاں سے علیحدہ کر کے ڈھوک آباد کی۔کسوال خاندان کے اخراج پر صاحب دستار پنوار قبیلہ سنہسرال قابض ہوا۔اور یہ گاؤں سنہسرال میں شامل ہوا۔چوہدری دیندار خان پنوار کو یہاں سے چہارم یعنی کل پیداوار سے چوتھائی حصہ بوجہ چوہدراہٹ عطا تھا۔چوہدری کو یہ رقبہ سردار صاحب سنگھ بھنگی نے عطا کیا تھا۔

بھت کسوال

محبت خان قوم کسوال کو چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں بھت کلاں سے الگ کر کے بطور جاگیر عطا کیا گیا۔قوم کسوال غیر آباد ہوگئی۔اور یہ رقبہ بھت مست میں شامل ہو گیا۔اب اسے بھت جنیال کہتے ہیں۔قوم جنیال مالک وقابض ہے۔

سہنسر ال بھائی خان

یہ پرانی آبادی ہے۔اس کا نام نڑالہ بافندہ تھا۔خطہء پوٹھوہار میں جہاں کہیں بھی قوم بافندہ آباد ہے اس آبادی کو گوہڑہ کہتے ہیں۔اب بھی یہاں ایک ڈھوک کو گوہڑہ کہتے ہیں۔قوم بافندہ کے خاتمہ پر بھائی خان کسوال نے تصرف حاصل کیا۔اور گاؤں کا نام بھائی خان درج ہوا۔قوم کسوال غیر آباد ہوئی۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے مسمی کپور خان قوم پنوار مورث گوت سنہسر ال کو وراثت میں عطا کی اس کا بیٹا سنہسر خان مشہور تھا۔جس کے نام پر قوم سنہسر ال مشہور ہوئی۔اور گاؤں کا نام بھی سنہسر ال بھائی خان مشہور ہوا۔پنوار سہنسر ال قبیلہ نے منصب چودھرائی حاصل کر کے اچھا اقتدار کیا۔اور گردونواح کے غیر آباد اور ویران دیہات پر قبضہ کر لیا۔بادشاہ ایرانی کے حملہ کے وقت یہ گاؤں جلا دیا گیا۔سکھ عہد حکومت میں اسی قبیلہ کے صاحب دستار ناظم اور چوہدری تھے۔ان کو سات دیہات میں چہارم عطا تھا۔اور اسی قبیلہ کے حکمران کی کوشش سے غیر آباد قوم میں خصوصاً 1783ء کے قحط کلاں کے بعد دیہاتوں میں آباد ہوئیں۔یہاں سے کئی افراد اٹھ کر دیگر دیہات میں آباد ہوئے اس قبیلہ کے حکمرانوں کے تفصیلی حالات تاریخ راجپوت پنوار جندوٹ و سنہسر ال میں درج ہیں۔1835 بکرمی چوہدری دیندار خان نے ایک برج تعمیر کرایا جہاں سپاہی پہرہ دیتے تھے۔برج کی بنیاد حضرت میاں حاجی صاحب ؒ عرف بگا شیر موضع درکالی شریف نے اپنے دست مبارک سے رکھی۔اور پنوار سنہسر ال قبیلہ جندوٹ و سنہسر ال کو حکم فرمایا کہ اگر آپ لوگ برج کی حفاظت نہ کر سکے تو تباہ ہو جاؤ گے۔آج برج خستہ حالت میں موجود ہے۔حضرت بگا شیر ؒ کی بشارت سچ ثابت ہوئی۔عہد سکھاں میں یہ گاؤں صدر مقام تھا۔شاہراہ قدیم کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے حکام اور فوجیں ٹھہرتیں تھیں۔چوہدری شاہباز جنگی اولاد کو دس فی صد معاملہ زمین سے انعام چوہدراہٹ عطا رہا جو کہ خاتمہ عہد انگریزی پر بند

ہو گیا۔علاقہ پبی میں ہزار ایکڑ کی جاگیریں اس قبیلہ جندوٹ و سنہسر ال کی ملکیت ہیں۔علاقہ پوٹھوہار میں چند گنتی کے بڑے جاگیرداروں میں شامل تھے۔عہد قدیم سے آج تک عوامی خدمت میں پیش پیش رہے۔غریبوں کی خدمت راجگان جندوٹ و سنہسر ال کی وراثت ہے۔اس قبیلہ نے قیام پاکستان کے وقت گراں قدر خدمات انجام دیں۔گاؤں کا موجودہ رقبہ 1055 گھماؤں ہے۔700 گھماؤں مزروعہ ہے 150 گھر ہیں۔600 مردم شماری اور تین نمبردار ہیں۔قوم کسوال نے اپنے اقتدار کے وقت سنہسر ال کا تعلق شمار کیا۔سلطان کپور خان ،سنہسر خان ،شینہ خان، سہنسی خان، پہاڑ خان ،ہتھیا خان، چوہدری سجاول خان، عزت خان، دیندار خان، سرانداز خان، اور چوہدری شاہ باز خان کے بعد دیگر صاحب دستار افراد ہو گزرے ہیں۔یہ گاؤں بطور انعام مشخصہ صاحب دستار قبیلہ کو دیا جاتا تھا۔اصل رقبہ تین آسامی تین قلبہ یعنی 585 گھماؤں ہے۔سلطان کپور خان موضع نکڑالی سے اٹھ کر یہاں آباد ہوا۔راجہ محمد شجاع خان ممبر ڈسٹرکٹ کونسل سابقہ جہلم کا تعلق اسی گاؤں اور قبیلہ سے ہے۔

دھمیک (دھمکنہ):۔

پرانی بستی ہے دھمی خان ولد لنگاہ خان مورث اعلیٰ قوم دھمیال صاحب حشمت و اقبال بحضور فیروز شاہ دہلی کے ہاں ملازم تھا کسی وجہ سے آزردہ خاطر ہو کر مع جمیعت خود اس علاقہ میں آیا اور بمقام دھمیک قیام کیا۔ اور ایک بڑا قلعہ تعمیر کیا۔ اس کے نام پر بستی کا نام دھمکنہ مشہور ہوا۔ اُنہی ایام میں ملک قد خان علاقہ دانگلی میں حکمران تھا۔ اس نے دھمی خان سے جنگ کی جس میں فریقین کا کافی نقصان ہوا۔ دھمی خان کو شکست ہوئی اور دھمیال حکومت ختم ہوگئی۔ جس جگہ جنگ ہوئی اُس مقام کو بھاؤ شہید کہتے ہیں۔ بھاؤ قوم بھی دھمیالوں کی مددگار تھی۔ تیاری تالاب جلال خان کے عہد میں مواضعات بنام دھمکنہ فریدن اور دھمکنہ پیادہ مقرر ہوئے۔ فرید خان سوار کو 180 گھماؤں کی جاگیریں عطا ہوئیں۔ قدرت خداوندی سے دونوں جاگیرداروں کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔ اور دونوں مواضعات پنوار قبیلہ سہنسرال کے تصرف میں آگئے۔ قحط قلاں 1783ء کے بعد محمد یار خان پنوار برادر چوہدری دیندار خان کے حصہ میں یہ مواضعات آئے۔ آج تک اولاد محمد یار خان پنوار بطور مالک و قابض ہے۔ چوہدری سلطان اور نُور احمد خان کو عہد سکھاں میں چہارم عطا تھا۔ پنوار قبیلہ سے صرف یہی خاندان سرسبز حالت میں ہیں۔ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے بانی شہاب الدین غوریؒ بادشاہ کا شاندار مقبرہ اسی قصبہ کے قریب واقع ہے۔ اس علاقہ کی حکمران قوم گکھڑ روؤساء پھر ہالہ نے سلطان کو شہید کر دیا۔ شہادت کے بعد سلطان کو رفقائے کار سمیت یہیں پر دفن کر دیا گیا۔ اقوام گوجر اور آڈھ بطور مزارعان وقتاً فوقتاً آباد ہوئے۔ نمبردار ایک ہے آباد خاص موضع دھمیک اور کوٹ جس جگہ قلعہ تھا وہ جگہ ہے۔ یہاں سے پختہ اینٹیں اُٹھا کر گردونواح میں تعمیر مکانات میں استعمال کی گئیں۔ قلعہ کو ہمایوں مغل نے ایران سے واپسی کے وقت مسمار کر دیا تھا، چونکہ یہاں کے دھمیال شیر شاہ سوری کی فوج میں

ملازم تھے۔ بعد ازاں سردار راجہ چتر سنگھ نے بوقت جنگ سکھاں و انگریزاں 1849ء قلعہ سے بھاگتے وقت اسے بارود سے اُڑا دیا تھا۔ عہد سکھی میں چوہدری دیندار خان پنوار کے تصرف اور چہارم میں شامل تھے۔ سردار پرتاب سنگھ کے عہد میں تھوتھال اور بھکوال آباد ہوئے۔ عہد اسلام میں 360 گھماؤں رقبہ تھا اب 950 گھماؤں ہے جس میں سے بقدر پانچ صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ 675 روپے معاملہ اور ایک نمبردار ہے۔ اقوام ترکھان، تیلی، اور باقی آباد ہیں۔ سلطان غزنی ابراہیم بن مسعود نے 1079ء قلعہ کوٹ دھمیک قیام کیا گکھڑوں نے دھمیالوں کو شکست دینے کے بعد زبردستی پیشہ زمینداری پر لگایا۔ قوم تمیال مورث اعلیٰ "ناگا" کے باپ بھوتو ڈوگرہ عُرف بپا ہٹو ہندو نے جموں سے آکر اس گاؤں میں آباد قوم دھمیال کی خوبصورت عورت کے عشق میں مبتلا ہو کر شادی کی بعد ازاں موضع کیال تپہ نڑالی آباد ہوا۔

موہڑہ لال

مسمی لعل قوم آہیر نے گاؤں آباد کیا۔ ابتداء میں اس کا رقبہ صرف 30 گھماؤں تھا۔ گردش زمانہ سے آہیر غیر آباد ہوئے۔ چوہدری عزت خان صاحب دستار سہنسرال نے اس پر قبضہ کر لیا۔ عہد سکھاں میں یہ گاؤں پنوار قبیلہ کو انعام میں عطا رہا۔ عہد انگریزی میں اولاد دیندار خان حسب حصص جدی مالک قرار پائیں۔ عہد سردار پرتاب سنگھ میں چوہدری سرانداز خان، ذوالفقار خان پنوار نے منیر دھمیال کو موضع میانہ چک سے لا کر آباد کیا۔ اس کی اولاد موروثی مزارعان ہیں۔ نمبرداری اولاد سرانداز خان پنوار کی ہے۔ موجودہ رقبہ 2560 گھماؤں ہے جس میں 140 گھماؤں مزروعہ 130 روپے معاملہ ہے۔ ڈھوک چھپر میں اولاد قادر بخش آباد ہے۔ چوہدری شاہ باز خان پنوار کو یہ گاؤں انعام میں ملا تھا۔ کچھ رقبہ موضع رائے پور کا بھی شامل ہوا۔ اصل رقبہ 6 قبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

رائے پور بدھال

رائے بخشن خان کسوال نے آباد کیا۔ جب کسوال غیر آباد ہوئے تو کچھ عرصہ بعد بدھال خاندان موضع بشندور کے قبضہ میں رہا۔ اسکے بعد پنوار قبیلہ سنہسرال سے چوہدری دیندار خان قابض ہوا۔ عہد انگریزی میں بطور چک موضع سنہسرال میں شامل ہوا۔ ساکناں سنہسرال مالکان ہیں۔ تھوڑی سی زمین علیحدہ چھوڑی گئی تھی۔ چوہدری شاہ باز خان پنوار موضع سنہسرال کو چہارم میں عطا رہا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

پیل بوگیال (پیل بڑکی)

اولاً ہر سہ دیہات پیل کا ایک موضع تھا۔ جو کہ پیل خان کسوال نے آباد کیا۔ کسوال خاندان کے اخراج پر علاقہ ہذا سے ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں کی جاگیر بدھال خاندان موضع بڑکی نے تصرف میں کی۔ اور نام دیہہ پیل بڑکی درج ہوا۔ بعد ازاں بدھال قبیلہ خارج ہو گیا۔ پنوار قبیلہ سنہسرال نے دخل حاصل کیا۔ اور قوم کنیال کے کاشت کار آباد کیے۔ سردار راجہ چتر سنگھ حاکم پوٹھوہار نے رحم علی خان قوم بوگیال موضع ڈومیلی کو جاگیر میں دے دیا۔ اس لئے نام دیہہ پیل بوگیال مشہور ہوا۔ چوہدری دیندار خان پنوار کی دیہہ ہذا سے بوجہ آبادی چہارم عطا تھی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ اب 624 گھماؤں ہے۔ 400 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 434 روپے معاملہ ہے۔ 65 گھر اور 400 مردم شماری ہے۔ نمبردار ایک ہے۔ راجپوت پنوار ساکناں دھمیک اولاد چوہدری نور احمد کی ملکیت بوجہ جاگیرداری عہد سکھاں سے ہے۔ کسوال کے بعد تمہ، منڈلال اور ہندو وغیرہ آباد ہوئے۔ پھڈیال اور تھوتھال قوم کلیال سے رشتہ داری کی وجہ سے آباد ہوئے۔ قحط کلاں 1783ء میں گاؤں ویران ہوا۔ تو چوہدریاں سنہسرال نے کلیال قبیلہ واپس لا کر آباد کیا۔

پیل ہندال

موضع پیل کلاں سے اس رقبہ پر قوم ہند نے قبضہ کیا۔ لیکن وہ غیر آباد ہو گئے۔ سردار صاحب سنگھ بھنگی نے چوہدری دیندار خان پنوار کو برائے آبادی اور مع حقوق چہارم عطا کیے۔ چوہدریاں جندوٹ نے قحط کلاں 1783ء کے بعد قوم کلیال کو دھنگدیو سے لا کر آباد کیا۔ تھوتھال اور پھڈیال بھی آباد کیے۔ عہد انگریز میں چوہدری شاہ باز خان پنوار رئیس اعظم جندوٹ نے ملکیت دیہہ کا دعوہ کیا۔ جس سے صرف تعلقہ داری تجویز ہوئی۔ جس کے حقوق بعد ازاں چوہدری عمر دراز خان ولد چوہدری شاہ باز خان پنوار موضع جندوٹ نے فروخت کر دیئے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں تھا۔ اب 469 گھماؤں ہے۔ 220 گھماؤں مزروعہ 439 روپے معاملہ نمبردار ایک 40 گھر اور مردم شماری 400 کے قریب ہے۔

پیل بنہ خان

سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں 90 گھماؤں زمین بنہ خان قوم بوگیال کو دی گئی۔ بنہ خان جاگیردار نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ باشندگان دیہہ نے بوجہ قرض یہ رقبہ چوہدری دیندار خان پنوار موضع جندوٹ و سنہسرال کو دے دیا۔ چوہدری موصوف نے مختلف زمیندار اور خدمتگار قوموں کو آباد کیا۔ انگریز کی آمد پر چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ نے ملکیت کا دعویٰ کیا۔ جو کہ خارج ہو گیا۔ یہ موضع کئی بار ہتھیہ میں شامل ہو کر علیحدہ ہوا اصل رقبہ 90 گھماؤں تھا۔ اب 461 گھماؤں 434 روپے معاملہ اور تین صد گھماؤں مزروعہ ہے۔ اس موضع میں پیل ستو، اور سنتوٹھی شامل ہے۔ بگیالوں کے ختم ہونے پر موضع ہتھیہ کے دھمیالوں نے قبضہ کر لیا۔ اور موضع ہتھیہ میں شامل ہوا۔ بعد ازاں قوم جنیال آباد ہوئی۔ صوبیدار حسین خان قوم نگیال کا اسی مواضعات سے تعلق تھا اپنے زمانے میں ایک قابل ذکر ہستی کے مالک تھے۔ اب ان کی اولاد

میں میجر ریٹائرڈ گلزار خان قابل ذکر ہیں۔ اب صوبیدار صاحب کے پوتے ماجد نعیم صاحب نہایت ہی پرہیزگار اور صوم صلوٰۃ کے پابند اور علاقہ حضرت پروفیسر جناب طاہر القادری صاحب کی جماعت سے عقیدت رکھتے ہیں۔

ہتھیہ خالصہ

بہت پرانی آبادی ہے امیر تیمور کے حملے کے وقت برلب شاہراہ ہونے کی وجہ سے گاؤں ویران ہوگیا۔ قوم کسوال نے قبضہ کرلیا جب سلطان فیروز خان گکھڑ نے کسوالوں کو اس علاقے سے خارج کردیا۔ تو دیہہ ہذا بھی اس سے خالی ہوگیا۔ سلطان ہاتھی خان رئیس نے 929 ہجری موضع بشندور کے بانی خان اور مان ولد بسن قوم کسوال کی صاحبزادی سے شادی کی اور اس گاؤں کو دوبارہ آباد کیا۔ چنانچہ سلطان کے نام پر گاؤں کا نام ہتھیہ مشہور ہوا۔ اقوام دھمیال، کھتریل، پنوار، تھتھال، جھمٹ اور گکھڑ وقتاً فوقتاً آباد ہوئے 1783ء کے قحط کلاں میں گاؤں ویران ہو گیا۔ چنانچہ چوہدری دیندار خان پنوار موضع جندوٹ و بسنسرال کو برائے آبادی عطا ہوا۔ پٹہ چوہدری کے نام تھا۔ چوہدری صاحب نے مفرور اور غیر آباد زمینداروں اور خدمتگاروں کو دوبارہ آباد کیا۔ کئی نئی اقوام بھی آباد کیں۔ سردار رنجیت سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان کو اس موضع سے ایک ہزار روپے معافی عطا تھی۔ اور انتظام چوہدری شاہباز اور ان کے دوسرے بھائی چوہدری جنگباز خان موضع جندوٹ کے سپرد تھا۔ اس گاؤں کا رقبہ عہد اسلام میں 1260 گھماؤں تھا۔ اب 5476 گھماؤں ہے۔ 3416 گھماؤں مزروعہ ہے 3552 روپے معاملہ ہے۔ علاقہ بھر میں یہ سب سے بڑا موضع ہے۔ چھ نمبردار 400 گھر اور مردم شماری تین ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ گاؤں تین حصوں بنام ہتھیہ دھمیال، ہتھیہ خاص، اور ہتھیہ پائیں پر مشتمل ہے۔ اس میں ڈھوک مل، دندی، میرا ڈھوک بھٹی، اپری ڈھوک، سرائے

سیداں، سرائے راجگان، ڈھوک تمہ، اور ڈھونگی شامل ہیں۔ امیر تیمور کی غارت گری کے بعد دھمی خان جس کی اولاد دھمیال کہلاتی ہے ملک گل محمد خان گکھڑ کے عہد میں از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ اسکے بعد کسوال آباد ہوئے، وہ بھی غیر آباد ہوگئے۔ بابر بادشاہ کی فوج کے ظلم و ستم سے 925ھ گاؤں پھر ویران ہوا۔ 929ھ کو تیسری بار آباد ہوا اول دھمیال دوئم کسوال سوئم تھوتھال اور آخر میں کھتریل اور جھمیٹ و جنیال آباد ہوئے۔

ہنسلہ

ہنس خان قوم کسوال نے آباد کیا۔ کسوال غیر آباد ہوگئے۔ اور رقبہ دیہہ ہذا چپ بیول میں شامل ہوگیا۔ عملداری سکھاں میں علاقہ بہی سے الحاق ہوا۔ سردار رنجیت پرتاب سنگھ حاکم وقت نے چوہدری سرانداز خان پنوار جندوٹ کو معہ وراثت حقوق چہارم عطا کیے۔ انگریز کے دور حکومت میں مالکان گدڑیام نے قبضہ کرلیا۔ چوہدری جندوٹ شاہباز خان نے دعویٰ ملکیت کیا۔ جس میں چار فیصد روپیہ جمع پر تعلقہ داری تجویز ہوئی۔ اور اعلیٰ مالک کے خانہ میں اولاد سرانداز خان پنوار جندوٹ کا نام لکھا گیا۔ جو کہ مالکان گدڑیام سے تعلق داری کی رقم وصول کرتے رہے۔ بطور چک موضع گدڑیام میں شامل ہوا۔ آج کل اس دیہہ کا نام گاڑ ہے۔ گاؤں بنام پوٹھی اسی موضع میں شامل ہے۔ قوم پکھروال مالک و قابض ہے۔ دھمیال بھی آباد ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہاں پہلے قوم ہندو آباد تھی۔ اصل رقبہ 120 گھماؤں ہے۔

گدڑیام

یہ ہندو راجگان کے عہد میں آباد ہوا۔ قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہوئے۔ قوم گدڑیال آباد ہوئی۔ وہ بھی انقلاب زمانہ کی شکار ہوئی۔ قوم پکھروال نے تصرف حاصل کیا۔ عہد سکھاں میں پٹہ بنام چوہدری دیندار خان موضع جندوٹ و بسنسرال کے نام تھا۔ اب قوم پکھروال

میں میجر ریٹائرڈ گلزار خان قابل ذکر ہیں۔اب صوبیدار صاحب کے پوتے ماجد نعیم صاحب نہایت ہی پرہیزگار اور صوم صلوٰۃ کے پابند اور علاقہ حضرت پروفیسر جناب طاہر القادری صاحب کی جماعت سے عقیدت رکھتے ہیں۔

ہتھیہ خالصہ

بہت پرانی آبادی ہے امیر تیمور کے حملے کے وقت برلب شاہراہ ہونے کی وجہ سے گاؤں ویران ہوگیا۔قوم کسوال نے قبضہ کرلیا جب سلطان فیروز خان گکھڑ نے کسوالوں کو اس علاقے سے خارج کردیا۔تو دیہہ ہذا بھی اس سے خالی ہوگیا۔سلطان ہاتھی خان رئیس نے 929 ہجری موضع بشندور کے بانی خان اور مان ولد بسن قوم کسوال کی صاحبزادی سے شادی کی اور اس گاؤں کو دوبارہ آباد کیا۔چنانچہ سلطان کے نام پر گاؤں کا نام ہتھیہ مشہور ہوا۔اقوام دھمیال، کھتریل ، پنوار، تھتھال، جھمٹ اور گکھڑ وقتاً فوقتاً آباد ہوئے 1783ء کے قحط کلاں میں گاؤں ویران ہو گیا۔چنانچہ چوہدری دیندار خان پنوار موضع جندوٹ وبسنترال کو برائے آبادی عطا ہوا۔پٹہ چوہدری کے نام تھا۔چوہدری صاحب نے مفرور اور غیر آباد زمینداروں اور خدمتگاروں کو دوبارہ آباد کیا۔کئی نئی اقوام بھی آباد کیں۔سردار رنجیت چتر سنگھ کے عہد میں چوہدری شاہباز خان کو اس موضع سے ایک ہزار روپے معافی عطا تھی۔اور انتظام چوہدری شاہباز اور ان کے دوسرے بھائی چوہدری جنگباز خان موضع جندوٹ کے سپرد تھا۔اس گاؤں کا رقبہ عہد اسلام میں 1260 گھماؤں تھا۔اب 5476 گھماؤں ہے۔3416 گھماؤں مزروعہ ہے 3552 روپے معاملہ ہے۔علاقہ بھر میں یہ سب سے بڑا موضع ہے۔چھ نمبردار 400 گھر اور مردم شماری تین ہزار سے زیادہ ہے۔یہ گاؤں تین حصوں بنام ہتھیہ دھمیال، ہتھیہ خاص اور ہتھیہ پائیں پر مشتمل ہے۔اس میں ڈھوک مل، وندی، امیر ا، ڈھوک بھٹی، اپری ڈھوک، سرائے

سیداں، سرائے راجگان، ڈھوک تمہ، اور ڈھونگی شامل ہیں۔امیر تیمور کی غارت گری کے بعد دھمی خان جس کی اولاد دھمیال کہلاتی ہے ملک گل محمد خان گکھڑ کے عہد میں از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔اسکے بعد کسوال آباد ہوئے، وہ بھی غیر آباد ہوگئے۔بابر بادشاہ کی فوج کے ظلم وستم سے 925ھ گاؤں پھر ویران ہوا۔929ھ کو تیسری بار آباد ہوا اول دھمیال دوئم کسوال سوئم تھوتھال اور آخر میں کھتریل اور جھمیٹ وجنیال آباد ہوئے۔

ہنسلہ

ہنس خان قوم کسوال نے آباد کیا۔کسوال غیر آباد ہوگئے۔اور رقبہ دیہہ ہذا چپ بیول میں شامل ہوگیا۔عملداری سکھاں میں علاقہ بھی سے الحاق ہوا۔سردار رنجیت پرتاب سنگھ حاکم وقت نے چوہدری سرانداز خان پنوار جندوٹ کو معہ وراثت حقوق چہارم عطا کیے۔انگریز کے دور حکومت میں مالکان گدڑیام نے قبضہ کرلیا۔چوہدری جندوٹ شاہباز خان نے دعویٰ ملکیت کیا۔جس میں چار فیصد روپیہ جمع پر تعلقہ داری تجویز ہوئی۔اور اصل مالک کے نام میں اولاد سرانداز خان پنوار جندوٹ کا نام لکھا گیا۔جو کہ مالکان گدڑیام سے تعلق داری کی رقم وصول کرتے رہے۔بطور چک موضع گدڑیام میں شامل ہوا۔آج کل اس دیہہ کا نام گاڑ ہے۔گاؤں بنام پوچھی اسی موضع میں شامل ہے۔قوم بکھروال مالک وقابض ہے۔دھمیال بھی آباد ہیں۔بعض کہتے ہیں کہ یہاں پہلے قوم ہندو آباد تھی۔اصل رقبہ 120 گھماؤں ہے۔

گدڑیام

یہ ہندو راجگان کے عہد میں آباد ہوا۔قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہوئے۔قوم گدڑیال آباد ہوئی۔وہ بھی انقلاب زمانہ کی شکار ہوئی۔قوم بکھروں نے تصرف حاصل کیا۔عہد سکھاں میں پٹہ بنام چوہدری دیندار خان موضع جندوٹ وبسنترال کے نام تھا۔اب قوم بکھروال

آباد ہے۔ چک تریڈھا میں دھمیال قابض ہیں۔ اصل رقبہ 225 گھماؤں تھا۔ اب 1509 گھماؤں ہے۔ نمبردار ایک اور مردم شماری 700 سے زیادہ ہے۔ قوم گدڑال کے نام پر گدڑیام مشہور ہوا۔ مواضعات گاڑ بھی گدڑیام میں اب شامل ہے۔ گاڑ میں کپتان ایوب خان قابل ذکر شخص ہیں۔ وہ مورخہ 31.12.98 بروز جمعرات 98 سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔

مہر قلی چوہان

میر قلی قوم چوہان نے سب سے پہلے آباد کیا۔ قوم چوہان گردش روزگار سے غیر آباد ہوئی۔ قحط کلاں 1783ء کے بعد چوہدری دیندار خان پنوار کاردار سنہسرال نے مسمی فتو قوم دھمیال کو آباد کیا۔ گاؤں کا پٹہ چوہدری جندوٹ کے نام تھا۔ ڈھوک پھلو، ڈھوک منگتا، اسی موضع میں شامل ہیں۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں تھا۔ اب 238 گھماؤں ہے۔ 160 گھماؤں مزروعہ ہے۔ 190 روپے معاملہ نمبردار ایک قوم دھمیال میں سے ہے۔ 50 گھر اور مردم شماری تین صد سے زیادہ ہے۔ حضرت سلطان محمد شہاب الدین غوریؒ کا مزار اسی مواضع میں ہے۔

بڑی اسکندرال

پرانی آبادی ہے پہلے ہندو آباد تھے۔ اس کے بعد اسکندرال اور تھتھال آباد ہوئے۔ گاؤں کا پٹہ اور دیگر انتظام چوہدری دیندار موضع جندوٹ و سنہسرال کے سپرد تھا۔ حویلی، جھنڈ میرا، چوہان، ڈھوک جوگی، بیموٹ، فتح پور، ڈھوک سفیر، ڈھوک آڑہ، گوڑہ، ڈھوک پہاڑیاں، ڈھوک پنڈ، اور ڈھوک راجگان اسی موضع میں شامل ہیں۔ تھتھال، دھمیال، کھتریل، اور گوجر آباد ہیں۔ اصل رقبہ 630 گھماؤں تھا۔ اب 2570 گھماؤں ہے۔ ایک ہزار گھماؤں مزروعہ ہے۔ 1080 روپے معاملہ اور نمبردار تین ہیں۔ 150 گھر اور آبادی چھ سو ہے۔

گنڈاپیک

تاج محمد قوم گنڈوال رئیس اکبر قلی خان گکھڑ کے ہاں ملازم با عہدہ ہرکارہ تھا۔ ہرکارہ کو فارسی میں پیک کہتے ہیں۔ خدمت کے عوض رئیس نے جاگیر عطا کی۔ چنانچہ جاگیردار کی قوم اور پیشہ کے نام پر گنڈاپیک مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اسکندرال موضع لہڑی سے اٹھ کر قابض ہوئے۔ سردار راجہ چتر سنگھ کے عہد حکومت میں مشخصہ دیہہ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار جندوٹ کے نام درج ہے۔ اصل رقبہ ساٹھ گھماؤں تھا۔ اب 641 گھماؤں ہے۔ 90 گھماؤں مزروعہ ہے۔ اسی روپے معاملہ ہے۔ ایک نمبردار اور تیس گھر ہیں۔ اور مردم شماری چار سو کے قریب ہے۔

کرونٹہ اسکندرال

پہلے گوجر آباد تھے۔ جن کی گوت کرونٹہ تھی۔ قدرتِ خداوندی سے قوم گوجر گوت کرونٹہ غیر آباد ہو گئی۔ دوسری مقامی روایات کے مطابق جب پیلو خان ولد ملک سکندر خان مورثِ اعلی قوم سکندرال نے دیہہ میں رہائش اختیار کر لی تو یہ جگہ ویران اور غیر آباد تھی۔ اس جگہ کروں کے بہت زیادہ درخت تھے۔ بزبانِ پوٹھوہاری توت کے درخت کو کروں بھی کہتے ہیں۔ کرواں والا سے رفتہ رفتہ یہ علاقہ کرونٹہ کے نام سے مشہور ہوا۔ سلطان پیلو خان مورثِ خاندان کرونٹہ اولاً ڈھوک پیلو بڑی جھرنا میں رہائش پذیر ہوا بعد ازاں موضع کرونٹہ آباد ہوا۔ سلطان پیلو خان کی قبر ڈھوک سے مغرب کی جانب درختوں کے جھنڈ میں چونہ گچ تا حال آباد ہے۔ بعد ازاں قوم دھمیال آباد ہوئی۔ گاموں خان قوم نائی کو کچھ رقبہ عطا ہوا۔ اس کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ موضع جھرنا میں دھمیال حجام۔ بازی گر گوت ڈوم آباد ہیں۔ ہیل بنگیال میں قوم گنڑوال آباد ہے۔ سر جلال خان شاہراہ قدیم کے کنارے اسی گاؤں کے رقبہ میں واقع ہے۔ جہاں پرانی مسجد اور مزارِ مقدس حضرت شاہ جہاں چشتیؒ واقع ہے۔ ہر سال ماہ جیٹھ میں میلہ ہوتا

ہے۔ بڑی بارونق جگہ ہے۔ دونمبردار قوم گکھڑ اور ایک قبیلہ دھمیال سے ہے۔ اصل رقبہ ۲۷۰ گھماوں ہے اب ۲۰۹۰ گھماوں ہے۔ ۸۵۷ گھماوں مزروعہ ہے۔ ۸۰۰ روپے معاملہ ۱۵۰ گھر اور مردم شماری ۶۰۰ سے زاہد ہے۔ گکھڑوں سے قبل زمیندار مالک تھے۔ اللہ داد خان و باز خان مقدم دیہہ تھے۔ بصورتِ دیگر زمینداروں کو حقوق مالکیت حاصل نہ تھے۔ دیہہ ہذا ترجمہ نگار راجہ محمد ارتاسب خان کا آبائی گاؤں ہے۔

کھڑیوٹ

ہندو راجگان کے عہد میں آباد ہوا۔ ان کی گوت کھڑی تھی۔ اس لئے نام دیہہ کھڑیوٹ مشہور ہوا۔ وَٹ ہندی میں گھر کو کہتے ہیں ہندو راجگان کی غیر آبادی پر اسکندرال۔ تھوتھال۔ تھیال۔ دھمیال۔ اور کنیال آباد ہوئے۔ مقامی روایات کے مطابق اس جگہ قوم بافندہ کی کثرت تھی۔ وہ کھڈیوں پر کپڑا بناتے تھے۔ کھڈیوں والا سے کھڑیوٹ مشہور ہوا۔ موجودہ کھڑیوٹ کے نزدیک آجتک موہڑہ بافندگان موجود ہے۔ زمانہ قدیم سے جاگیروں اور زمینوں پر قابض ہیں۔ حاکم پوٹھوار سردار راجہ چتر سنگھ کے عہدِ حکومت میں وزیر جماعت قوم نارمہ کو یہ جاگیر میں عطا تھا۔ جماعت خان مہاراجہ چتر سنگھ کا وزیر تھا۔ وزیر جماعت خان نے مختلف قوموں کو آباد کیا۔ جنگ سکھاں وانگریزاں ۱۸۴۹ء کے خاتمہ پر مہاراجہ چتر سنگھ نے ہتھیار ڈال دیے جماعت خان وزیر مہاراجہ چتر سنگھ تحصیل باغ ریاست آزاد کشمیر کا رہنے والا تھا۔ ڈھوک آڑہ، ڈھوک لس، نندوالی، گوہڑہ، ہردو پاری باڑی، ہرسہ دیہات بلی موہری، ہرسہ دیہات سموٹھی اس موضع میں شامل ہیں۔ اقوام تھتھال، بھکڑال، اور بافندہ آباد ہیں۔ اصل رقبہ ۴۵۰ گھماوں ہے۔ اب ۲۱۳۴ گھماؤں ہے۔ ۹۰۰ گھماؤں مزروعہ ہے۔ ۹۶۴ روپے معاملہ ہے۔ تین نمبردار قوم گکھڑ سے ہیں۔ ۱۵۰ گھر اور آبادی ۷۰۰ سو سے زیادہ ہے۔

(نوٹ) موجودہ موضع کھڑیوٹ بجانب شمال مشرق ایک بہت پرانا قبرستان ہے۔ اُس میں تین چونے گچ کی نہایت خوبصورت قبور ہیں۔ دیرینہ سال بزرگوں سے روایت ہے۔ کہ یہ وزیروں کی قبریں ہیں۔ واللہ عالم باثواب۔

(محمد ارتاسب کرونٹہ)

وزیروں کے نام نیاز علی اور جماعت مندرج ہیں یہ قوم نارمہ سے تھے۔ اور تحصیل باغ ضلع پونچھ آزاد کشمیر سے تعلق تھا۔

چک نلہ (اسکندرال)

یہ گاؤں قوم برہمن کی وراثت تھا۔ اسکندرال برہمنوں کو زبردستی نکال کر قابض ہوئے۔ تھاتھال بھی آبسے۔ قحط کلاں ۱۷۸۳ء میں اسکندرال غیر آباد ہو گئے اور قوم دھمیال آباد ہوئی۔ نلہ مقامی زبان میں ایسی زمین کو کہا جاتا ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان لمبی شکل کا میدان ہو۔ اس گاؤں کا اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں تھا اب ایک ہزار گھماؤں ہے ۳۴۰ گھماؤں مزروعہ ہے۔ ۳۶۷ روپے معاملہ نمبردار ایک ۷۰ گھر مردم شماری تین سو سے زاہد ہے۔ ڈھوک توت ڈھیری۔ ڈھوک چوہانی۔ ڈھوک جمعہ۔ ڈھوک بوستان اور ڈھوک لسوڑا اس موضع میں شامل ہیں۔ اسکندرالوں کے قبضہ کی وجہ سے نام دیہہ نلہ اسکندرال مشہور ہوا۔ دھمیالوں کی آمد پر چک نلہ مشہور ہوا۔

نوٹ۔ ڈھوک ڈھیری چوہدری صدیق کے مکان کے دالان میں ایک بیری کے درخت کے تنے میں سوراخ تھا بزرگوں کی زبانی یہ معلوم ہوا کہ عہد سکھاں میں یہاں مجرموں کو باندھا جاتا تھا۔

کوٹیام

کوٹو ہندو نے آباد کیا اس کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ قوم اسکندرال قابض ہو گئی۔ عہد سکھاں مشخصہ بنام چوہدری شاہ باز خان پنوار موضع جندوٹ کے نام درج ہے۔ اب یہ رقبہ تپہ پھی سے خارج ہے اور تحصیل گوجر خان میں شامل ہے۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔ آجکل یہ کٹیام کے نام سے مشہور ہے۔

میانہ چک

قوم قریشی المعروف میانہ آباد ہے۔حضرت دیوان حضوریؒ کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔ روایت ہے کہ آپؒ قوم قریش کے ولی اللہ تھے۔اس کا کل رقبہ۶۱۲ گھماؤں ۲۶۰ گھماؤں مزروعہ ۲۴۰ روپے معاملہ اور نمبردار ایک ہے۔اس گاؤں میں قوم قریشی آباد ہے۔

جھنگی بھاگرتھ

جنگو قوم دھمیال نے آباد کیا بعدازاں بھاگرتھ برہمن قابض ہوگئے۔قدرتِ خداوندی سے قوم برہمن گوت بھاگرتھ غیر آباد ہوگئی۔عہدِ سکھاں میں یہ رقبہ موضع پڑی اسکندرال میں شامل ہوا۔اصل رقبہ ۶۰ گھماؤں تھا۔

بھرڑایا بیلرا

وجہ تسمیہ معلوم نہ ہوسکی کئی بار گدڑیام میں شامل ہوا۔سردار راجہ چتر سنگھ کے عہد حکومت میں وزیر جماعت خان کو جاگیر میں دیا گیا۔جماعت خان قوم نارمہ سردار چتر سنگھ کا وزیر تھا۔اس نے محمود نامی قوم دھمیال کو کانسی کا علاقہ ملال تپہ روہتاس سے لاکر آباد کیا۔اصل رقبہ ۶۰ گھماؤں تھا۔اب ۶۲۲ گھماؤں ہے۔جس میں سے ۱۵۴ گھماؤں مزروعہ ہے۔۱۴۸ روپے معاملہ اور ایک نمبردار ہے۔خانہ شماری ۱۵ گھر اور ۱۰۰ کے قریب آبادی ہے۔دھمیالوں سے پہلے قوم بھکوال بطورِ وراثت آباد تھی۔دھمیالوں کو سہنسرالو کے مشورے سے آباد کیا گیا تھا۔

دوہالہ

وجہ تسمیہ معلوم نہ ہوسکی۔یہ جدید عہدِ انگریزی میں آباد ہوا۔قوم جٹ نگیال آباد تھے۔کل رقبہ ۱۲۷ گھماؤں تھا ۲۸ گھماؤں مزروعہ رقبہ ہے۔۳۵ روپے معاملہ اور ایک نمبردار ۵ گھر مردم شماری ۲۵

سے زیادہ ہے مگر یہ دو موضعات کے درمیان واقع ہے۔یعنی بکڑالہ اور بھنگالہ گاوں کے درمیان ایک موڑ اور گھنڈ میں واقع ہے۔دہالہ گول چکر کو کہتے ہیں۔یعنی دو دیہاتوں کے درمیان گول چکر میں آباد ہونے کی وجہ سے دوہالہ درج دفتر ہے۔ (محمد ارتاسب کرونٹہ)

سنتوٹھی

عہدِ انگریزی سے قبل یہ گاؤں تپہ بیول میں شامل تھا۔الباً موضع خانپور فرنسیال سے علیحدہ کیا گیا۔ قوم دھمیال آباد ہے۔سنتو نامی ہندو نے اسے آباد کیا۔اُس کی اولاد آباد ہے۔کل رقبہ ۵۳۷ گھماؤں ہے۔۱۲۷ گھماؤں مزروعہ ۱۴۵ روپے معاملہ، دو نمبردار، ۳۵ گھر اور مردم شماری ۲۰۰ کے قریب ہے۔قوم تھتھال سے چوہدری محمد افسر خان نمبردار جاگیردار اور بڑی شکارگاہ کا مالک ہے۔دیگر قابلِ ذکر شخصیتوں میں اکثر خان داد خان، یعقوب خان، حسین اور منگو بہشتی شامل ہیں ۔علاقہ پہی کی شمالی سرحد کا آخری علاقہ ہے۔حضرت باوا رنگے شاہؒ کی تربت مبارک بھی یہیں واقع ہے۔

چک محمد حسن (میر اراجگان نزد چک میانہ)

انگریز دور حکومت میں محمد حسن خان اسکندرال موضع لہڑی کو بند اسمائیل رکھ سرکار سے جاگیر عطا ہوئی۔جاگیردار مذکورہ نے علیحدہ ڈھوک آباد کی۔۶ گھر اور مردم شماری ۴۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ معاملہ ۴۵ روپے مقرر ہوا تھا۔کل رقبہ تقریباً ۴۰۰ بیگہ ہے۔یہ بہت پرانی شکارگاہ ہے۔اور حدود سرکاری جنگلات رکھ اسمائیل میں واقع ہے۔اس وقت میجر راجہ قمر زمان کیانی کے قبضہ میں ہے۔جو راجہ حسن خان ذیلدار و رئیس لہڑی کا پوتا ہے۔اب ان کی نرینہ اولاد نہیں ہے۔اس وقت ان کے داماد راجہ حیدر زمان کیانی کی ہاں رہائش ہے۔راجہ محمد حسن کی وجہ سے دیہہ کا نام چک محمد حسن ہے۔

گھبرکی

وجہ تسمیہ معلوم نہیں ہے۔ یہ گاؤں پہلے تپہ بیول میں شامل تھا۔ عہدِ انگریزی میں تپہ پھی میں شامل ہوا۔ قوم کلیال مالک و قابض ہے۔ یہ رقبہ موضع خانپور فرنسیال سے علیحدہ ہوا۔ اصل رقبہ ۲۴۷ گھماؤں اور مزروعہ ۸۵ گاؤں ہے۔ ۹۲ روپے معاملہ ہے نمبردار ایک ۲۰ گھر اور مردم شماری ۱۰۰ کے قریب ہے۔

جبوکسی

اب یہ موضع تپہ پھی سے خارج ہے۔ اور تحصیل گوجر خان میں شامل ہے۔ بانی دیہہ جبو قوم گوجر گوت بجران ہے۔ اس کی اولاد علاقہ کوہستان میں چلی گئی۔ کس کے کنارے پر واقع ہے اس لئے نام دیہہ جبوکسی مشہور ہوا۔ گوجر غیر آباد ہو گئے۔ روشن خان قوم پھکوال موضع کونتریلہ جو کے تھمن خان کی نسل سے تھا سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس سے گاؤں وراثت میں حاصل کیا تھا۔ سردار راجہ چترسنگھ کے عہد میں چند سال چوہدری شہباز خان پنوار موضع جندوٹ کو جاگیر میں عطا رہا۔ چوہدری مذکورہ نے زمیندار قوموں کو آباد کیا۔ عہدِ سکھاں میں تپہ گلیانہ میں شامل ہوا۔

بعد ازاں قوم کوراز موضعات کورا تلو کڑ سے برخاست ہو کر ۱۰۳۲ ہجری میں دیہہ آباد کیا۔ بعد ازاں شاہ شہادل قوم سید اس گاؤں میں آ کر آباد ہوئے۔ ان کی ہزار ہا کرامات ہیں۔ دیہہ مذکورہ میں پہلی قوم کورا اور بعد میں اعوان آ کر آباد ہوئے۔

در بیان تسمیہ میال

وراثت قوم کسراں کی تھی میاں سوگی ولد بین موضع لکھوال سے آ کر اس گاؤں میں آباد ہوا۔ چونکہ سوگی کا خطاب میاں تھا اس لئے گاؤں کا نام میاں سے میال مشہور ہو گیا۔ بعد میں برہمن کھتری جنڈہ ملیار اور اعوان آ کر آباد ہوئے۔ دیگر اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔ عبداللہ شاہؒ کی اولاد بھی قدیم عرصہ سے آباد ہے۔ اصل رقبہ تین آسامی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کراہی (شیخو پورہ)

یہ گاؤں قوم کسر کی وراثت ہے۔ جوگی نام کا ایک آدمی موضع لکھوال سے آ کر یہاں آباد ہوا۔ اس جگہ پر پانی کی کثرت تھی جو ہر وقت بہتا رہتا تھا۔ پانی کی کثرت کی وجہ سے اس گاؤں کا نام کراہی رکھا گیا۔ اس گاؤں کا پرانا نام شیخو پورہ تھا۔ اور گوجر قوم آباد تھی۔ میاں جوگی اور سوگی دونوں بھائی تھے جن میں سوگی نے میال اور جوگی نے کراہی آباد کیا۔ اس کا رقبہ بھی تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔ دونوں گاؤں کی مالک و مختار سوگی اور جوگی کی اولاد ہی چلی آ رہی ہے

پدر موہری (ترکوال تحصیل گوجرخان)

بہت پرانا دیہات ہے اس کی اصل وراثت قوم گوجر ہے۔ مسمی موہری ولد ترکو قوم کسر موضع لکھوال سے آ کر یہاں پر آباد ہوا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موہری والے گوجروں کی گھوڑی قوم کسر نے ذبح کر دی۔ گھوڑی کی ہلاکت کی وجہ سے دونوں قوموں کی زبردست جنگ ہوئی قوم گوجر مال مویشیوں سے گھرا لگاؤ رکھتے قوم کسر تعداد میں زیادہ ہونے کی وجہ سے فتحیاب ہوئی اور گوجر قوم

شکست کھا گئی۔ چنانچہ گوجروں کو جلاوطن کر دیا گیا اسی وجہ سے گاؤں کا نام پدہری موہری ترکوال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ پانچ آسامی یعنی ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

کونٹ (تحصیل گوجرخان)

اس گاؤں کی اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ قوم گوجر کی گوت کہیلہ کا قدیمی مسکن تھا۔ قدرت خداوندی سے گوجر کہیلے غیر آباد ہو گئے۔ دیہہ بے چراغ شد بعد ازاں مجہ لات کونٹ قوم کا مغل جو کہ سلطان جلال خان گکھڑ کا ملازم تھا اسے خدمت کے عوض جلال خان گکھڑ نے تین آسامی زمین بطور جاگیر عطا کی اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اپنے نام پر اس نے اس کا نام کونٹ رکھا۔ ۹۲۲ء میں کونٹ قوم مغل نے گاؤں میں مستقل رہائش اختیار کی۔ کونٹ قوم مغل کی اولاد اپنی قدیم وراثت پر قابض ہے اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کسرانو

قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے ممیان سوجا اور اوتمان قوم کسراں سکنہ موضع بے کسراں متصل قلعہ اٹک کو وراثت میں عطا کیا۔ ممیان سوجا نے اپنے قدیمی وطن بے کسراں کے نام پر بے کسراں نام رکھا۔ گکھڑ خاندان پھر ہالہ کے دور حکومت میں وارہ گر کتیال، بگیال بھی آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ تین اسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

مہوٹہ کلاں

اصل وراثت قوم جنجوعہ کی ہے۔ عہد حکومت سلطان ہاتھی خان گکھڑ میں علاقہ پوٹھوہار سے نکال دیئے گئے۔ اور سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں بوان قوم بھٹی نے اسے دوبارہ آباد کیا۔ بوان بھٹی نے اپنے مورث خاندان مہوٹہ کے نام پر اس گاؤں کا نام مہوٹہ رکھا۔ بوان

قوم بھٹی کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ تین سامی یعنی ۴۵۰ گھماؤں ہے۔

مہوٹھہ مصری

پہلے قوم گدڑ آباد تھی۔ بوڈن بھٹی نے حملہ آور ہو کر قوم گدڑ کو وہاں سے نکال دیا۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں مصری خان ولد بوڈن خان نے اپنے اور اپنے مورث خاندان مہوٹھہ کے نام پر اس گاؤں کا نام مہوٹھہ مصری رکھا۔ اصل رقبہ ایک اسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

مہوٹھہ لنگڑیال

اصل وراثت قوم لنگڑیال کی ہے۔ قوم بھٹی حاکم وقت کی زیادتیوں کی وجہ سے ویران ہوئے۔ کیونکہ یہ قوم گکھڑ سرداروں کی مشیر تھی بعدازاں نعمت خان نسل مصری خان مہوٹھہ بوڈن قوم بھٹی نے قبضہ کرلیا اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

بہور چیاں

بہر پرانا گاؤں ہے ایک دفعہ قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گیا۔ بعدازاں ملک بہور قوم اعوان گوت چیاں نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں آباد کیا۔ بانی کے نام اور گوت کی وجہ سے گاؤں کا نام بہور چیاں مشہور ہو گیا۔ بعدازاں دلاور خان گکھڑ نے بطریق نیاز پیر دستگیر حضرت قبلہ شاہ چمن چراغ قوم سید گیلانی کو ۱۱۲۲ہجری المقدس میں بطور وراثت جاگیر میں عطا کر دیا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

حسولہ ابوالخیر

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے حسو قوم گوجر نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ بعدازاں مسمیاں ابوالخیرؒ، یارا شاہ اور سائیو ہر برادران قوم کہوٹ موضع نیلہ دھن

ملوکی سے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں گاؤں پر قبضہ کرلیا۔ مسمی ابوالخیرؒ بھائیوں میں بڑا ہونے کے علاوہ نہایت پارسا اور ولی اللہ بھی تھے۔ اس لئے گاؤں کا نام حسولہ ابوالخیر مشہور ہوا ہے۔ تینوں بھائیوں کی اولاد گاؤں پر قابض وخود مختار ہے۔ اس گاؤں کا اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

لنگاہ

اصل وراثت قوم لنگاہ کی ہے۔ یہ قوم قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئی۔ اور گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ مسمی کیا سو قوم کہوٹ نے موضع کریالہ علاقہ دھن ملوکی سے آکر سلطان جلال خان کے اہلکاروں کی اجازت سے سابقہ ویران گاؤں کے مغرب میں نیا گاؤں آباد کیا قوم کہوٹ نے اقوام مائر بھیں اور جکر آباد کئے آجتک قوم کہوٹ اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ ۴۵ گھماؤں ہے۔

لوہسیر گوجراں

اصل وارثت قوم گوجر ہے اس گاؤں کو گوجروں کی ایک گوت لوہسیر نے آباد کیا۔ اسی وجہ سے گاؤں کا نام لوہسیر گوجراں مشہور ہوا دیگر قوموں میں مثل تھملے اور مہوکرلی وغیرہ بھی آباد ہیں۔ قوم جیکر بھی آباد ہے اصل رقبہ ایک آسامی ۶ قلبہ یعنی ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

ہانی کہوٹ

اصل وراثت قوم ملیار کی ہے مسمی ہانی قوم ملیار نے گاؤں آباد کیا بعدازاں رجا قوم کہوٹ نسل براں موضع کریالہ دھن ملوکی سے سلطان جلال خان کے عہد میں اپنے اہل وعیال سمیت نقل مکانی کر کے گاؤں میں آباد ہو گیا قوم ملیار علاقہ سے غیر آباد ہو گئی۔ اقوام مائر بھیں علاقہ میں دھن ملوکی سے آکر آباد ہوئے اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

کیسر گوجراں

مسمی کیسر قوم نائی (حجام) سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ذاتی خدمت گار خلیفہ تھا۔ رئیس نے خدمت کے عوض گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم حجام بھی غیر آباد ہوگئی۔ اور بعدازاں قوم گوجر نے قبضہ کر کے ازسرنو گاؤں آباد کیا۔ اصل رقبہ ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

لیدانہ خورد

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے، گاؤں کا نام لیدانہ مشہور ہوا اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

کالس سوکیانند

اصل وراثت گوجر کی ہے۔ مسمی تاجہ قوم گوجر گوت کالس نسل عاقی گوجر نے سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی بعدازاں بخشی سوکیانند کو سلطان دلاور خان گکھڑ نے وراثت میں عطا کیا۔ اس لیے جاگیردار بخشی سوکیانند کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام کالس سوکیانند مشہور و درج ہوا۔ اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

ٹھٹھہ بافندہ

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ یہ رقبہ شاملات دیہہ یعنی مال مویشی کے لیے چراگاہ تھی۔ زیادہ قوم گوجر کے مال مویشی چرا کرتے تھے گوجر اپنی زبان میں مال مویشی والے کو ٹھٹھی کہتے تھے۔ اس لیے گوجروں نے آہستہ آہستہ وہاں مکانات بھی تعمیر کر لیے۔ اور آبادی کا نام ٹھٹھہ مشہور ہو گیا۔ بعدازاں قوم بافندہ بوراثت داری قابض ہوگئی۔ اس لیے نام دیہہ ٹھٹھہ بافندہ مشہور ہو گیا۔ قوم بافندہ قدیمی قوم اور نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پوٹھوہار میں قدیم سے آباد چلے

آ رہے ہیں۔ بعدازاں قوم مولیاں بھی آ کر آباد ہوگئی اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

سوہاوہ صادق

سوہاوہ نامی ہندو نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام سوہاوہ مشہور ہوا قدرت خداوندی سے سوہاوہ کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔ بعدازاں علاقہ کی سرحد پر سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے اپنے چھوٹے بھائی مرزا صادق گکھڑ کو یہ موضع بطور جاگیر عطا کیا۔ مرزا صادق گکھڑ رئیس نے ازسرنو سوہاوہ کو آباد کیا جاگیردار مرزا صادق گکھڑ رئیس کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام سوہاوہ صادق مشہور ہوا۔ گکھڑ صادق کی اولاد آج تک مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 6 آسامی یعنی 1080 گھماؤں ہے۔

توکل کلیال

مسمی توکل قوم کلیال نے اکبر قلی خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی کلیالوں کی اولاد کے علاوہ اقوام گھینگر اور آوان بھی آ کر آباد ہوگئے اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

نکو مائیر

رئیس جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں قوم مائیر نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہات نکو مائیر مشہور ہوا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چک عُمر خان

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس پھر یالہ کو قوم بھکوال موضع کوتریلہ پر بہت زیادہ اعتماد تھا رئیس نے قوم بھکوال سے دیرینہ دوستی اور شاندار خدمات سرانجام دینے پر عمر خان، عثمان خان، ابراہیم خان پسران بہن خان قوم بھکوال کو علیحدہ علیحدہ جاگیریں عطا کیں۔ تینوں بھائیوں نے اپنی جاگیروں میں علیحدہ علیحدہ گاؤں آباد کیے موضع چک عمر خان خاص میں اقوام گوجر کیارک اور ملیار بھی آباد ہیں عمر خان

بھکڑال کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہیں اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چک ابراہیم خان (چک باقر شاہ)

سلطان خان گکھڑ نے عمر خان بھکڑال کے دوسرے بھائی مسمی ابراہیم خان کو ایک آسامی کی جاگیر موضع چک عمر خان کے نزدیک عطا کیا۔ ابراہیم خان قوم بھکڑال نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا کُچھ عرصہ بعد قوم بھیں، چدڑ، سید، کلیار، بھی آ کر آباد ہوئے۔ اب اس گاؤں کو چک باقر شاہ کہتے ہیں۔ قوم سید کے کسی مورث کے نام پر گاؤں کا نام چک باقر شاہ مقرر ہوا آواں اور گوجر پہلے آباد تھے۔ اور نصف اراضی پر مالک وقابض تھے۔ اصل وراثت قوم بھکڑال کی ہے، کُل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چک عثمان خان (چک بھکڑال)

عمر خان اور ابراہیم خان کے تیسرے بھائی مسمی عثمان خان کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے ایک آسامی کی جاگیر دیگر بھائیوں کے قریب عطا کی عثمان خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا اب اس گاؤں کو چک بھکڑال کہتے ہیں۔ مگر بعد میں یہ گاؤں دونوں دیہاتوں میں شامل کر دیا گیا یعنی علیحدہ موضع ختم کر دیا گیا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہیں۔

للیاندی

مسمی لالو قوم مُغل نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام پر گاؤں کا نام للیاندی مشہور و درج ہوا لالو مُغل کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چھبر بدھال

قدیم سے آباد ہے۔ بانی دیہہ کا کوئی علم نہیں ہے۔ مسمی مُراد خان قوم بدھال موضع پشند ور تپہ پہی

علاقہ (سوہاوہ کلیال) کے چار بیٹوں کو ہژدہ یعنی آٹھارہ آسامی کی جاگیریں بطور وراثت پوٹھوہار کے مختلف دیہات میں عطا ہوئیں۔ ہر ایک بھائی کے حصہ میں چار آسامی چھ قلبہ اراضی حصہ میں آئی۔ عباس خان ولد مراد خان قوم بدھال کو ساڑھے تین آسامی موضع پشند ور تپہ پہّی میں اور بقیہ ایک آسامی موضع چھبر بدھال میں عطا ہوئی۔ قدرت خداوندی سے قوم بدھال کے جاگیر داروں کی اولاد غیر آباد ہو گئی بعد ازاں قوم آوان اور گھینگر آ کر آباد ہوئے اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

جھاٹلہ کمال خان

قوم آوان گوت جھاٹلہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی قوم کے نام پر گاؤں کا نام جھاٹلہ آباد ہوا کُچھ عرصہ بعد کمال خان قوم جنجوعہ نے قبضہ کر لیا اس لیے گاؤں کا نام جھاٹلہ کمال خان مشہور ہوا۔ اصل رقبہ چار آسامی یعنی 720 گھماؤں ہے۔

جھاٹلہ چیاں

جھاٹلہ کمال خان اور جھاٹلہ چیاں ہر دو مواضعات وراثت قوم اعوان قطب شاہی کی ہے۔ اعوان گوت جھاٹلہ کے ایک شخص نے علیحدہ دیہات آباد کیا گاؤں میں قوم سید بھی قدیم سے آباد ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جسوال

مسمی جس خان قوم آوان نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی گاؤں کا نام جسوال مشہور ہوا کچھ عرصہ بعد قوم سید بھی آ کر آباد ہو گئی دونوں قوموں کی اولاد مالک وقابض ہے۔ قوم اعوان قدیمی وراثت کی اصل مالک ہے۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

جگو کوتلہ

مسمی جگو قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی قدرت خداوندی سے برہمن کی نسل گاؤں سے غیر آباد ہوئی بعد ازاں قوم اعوان گوت کوتلہ نے قبضہ کر لیا اس لیے نام دیہہ جگو کوتلہ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

چھبری

قدیم دور حکومت میں آباد ہوا اصل بانی نامعلوم ہے۔ رئیس پھرہالہ کا عہد حکومت میں قوم آوان نے قبضہ کر لیا آوان کی نسل قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ترضی غریبا

عہد قدیم سے آباد ہے رئیس پھرہالہ کے عہد میں قوم کھینگر نے دخل مالکانہ حاصل کیا دیگر اہل حرفت اور خدمت گار قومیں بھی آباد ہیں اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

تپہ نڑالی

نڑالی چوہدلال

یہ گاؤں زمانہ قدیم سے اس کو مسمی نارو قوم کالو ہندو نے ۴۸۲ ہجری میں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام نڑالی مشہور ہوا۔ تاریخ آباد بحساب ابجد یوں درج ہے

زنارو قوم کالو با آباد ۴۸۲ ہجری

لعل خان چوہدخان ولد ملک بیرخان گکھڑ رئیس نے ۹۲۱ ہجری میں بوارثت دار قبضہ کر کے رہائش اختیار کرلی۔ لال خان ولد چوہدخان باپ بیٹے کی عمل داری ہو جانے کی وجہ سے گاؤں کا نام نڑالی چوہدلال مشہور ہوگیا۔ بعدازاں اختیار خان ولد مراد خان قوم بدھال موضع بشند ورپی (علاقہ سوہاوہ کلیال) کو سارنگ خان گکھڑ نے جاگیریں عطا کیں۔

تاریخ آمدن گکھڑاں موصوف چناں است نڑالی دائما مسرور باد ۹۲۱ ہجری۔

اختیار خان بدھال کی اولاد مالک وقابض ہے اقوام گنگال کیال آدڑہ چیمہ باری باری آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۱۶۷۰ گھماؤں ہے۔

(شاراگ بوارثت داروں دیہہ آباد و خطاب اوشاہ چوہدلال است)

بجرانہ

مسمی منیان خان قوم راجپوت گوت چوہان جو کہ راجہ دیپال حاکم شہر بیجاپور کی نسل سے تھا بزرگان منیان از ملک دکھن خان سے نقل مکانی کر کے ضلع گجرات کے موضع دھوریہ میں رہائش اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ بعد منیان خان چوہان نے موضع دھوریہ کو چھوڑ کر رئیس آدم خان گکھڑ کے پاس ملازمت اختیار کرلی ایک گوجری عورت جو کہ نہایت حسین وجمیل تھی گوجری کے عشق میں مبتلا ہو کر اسلام قبول کرلیا رئیس موصوف نے ذاتی خدمات اور اسلام قبول کرنے کے عوض چار آسامی رقبہ وراثت میں عطا کیا۔ چنانچہ منیان خان نے اپنی جاگیر میں ۹۶۵ھ میں گاؤں آباد کیا۔ اور اپنے

آباؤ اجداد کے قدیمی وطن بیجاپور کے نام بجرانہ رکھا۔ چنانچہ نام دیہہ گوجر بجراں مشہور ہوگیا۔ منیان خان کے چار بیٹوں کی اولاد بجرانہ آباد رہی۔ اطلا کی اولاد دسہنوالی اور کانوعہ میں آباد ہوئی۔ جیک کی اولاد موضع چک مرزا صاحب میں آباد ہوئی اور چوتھے بیٹے ملک تاجو کی اولاد موضع دھوریہ ضلع گجرات میں جا کر آباد ہوئی اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

ڈھوک فرنسیال

قدیم سے آباد ہے پہلے قوم آدڑہ اور گوجر آباد تھے قدرت خداوندی سے دونوں قومیں غیر آباد ہوئیں بعدازاں جنگش خان ولد بوڈا خان ولد فرنسیہ خان گکھڑ نے ۷۷۸ھ ویران آباد کے مقام پر دوبارہ گاؤں آباد کیا۔ گاؤں کے ایک شخص کی بکری کو جنگل میں گرگ (بھیڑیا) نے مار ڈالا دوسرے دن بکری کا مالک بکری کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُس مقام پر پہنچا جہاں بکری مردہ حالت میں پڑی تھی تمام بکری کو بھیڑیا کھا چکا تھا صرف کمر بقایا تھی پوٹھوہاری زبان میں کمر کو ڈھونگ (ٹھنگ) کہتے ہیں اس لیے اس زمین اور جگہ کا نام ڈھونگ والی مشہور ہوگیا اور اس احاطہ زمین کو جنگش خان قوم فرنسیال گکھڑ نے آباد کیا تھا۔ اس لیے نام دیہہ ٹھونگ فرنسیال مشہور ہوا۔ اقوام گوجر، بجاڑ اور بھکڑال قدیمی مالک اور قابض تھے اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

تر راٹی

اصل وراثت قوم گوجر اور تھتھال کی ہے۔ اس آبادی میں ایک عورت مسماۃ تر راٹی قوم گوجر رہائش پذیر تھی۔ اور کسی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور تھی چنانچہ مسماۃ تر راٹی کے نام اور رہائش کی وجہ سے نام دیہہ تر راٹی مشہور ہوگیا۔ راجو خان قوم کنیال موضع سیدا کنیال معظم قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا اس لیے رئیس سے جاگیر حاصل کی تھی۔ قدرت خداوندی سے تھتھال اور گوجر غیر آباد ہوگئے۔ اور قوم کنیال نے سارے گاؤں پر قبضہ کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد اقوام گوجر

کنیال، ہمپال، دلمیال، اور بکبال، متیال، سلحال، گاؤں میں آباد ہو گئے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مستالہ بھکڑال

مستالہ بھکڑال اور مستالہ جنداں پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔گاؤں کا بانی مستا نامی ایک ہندو تھا بانی گاؤں مستا برہمن کے نام پر گاؤں کا نام مستالہ جنداں ہوا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں بے چراغ ہو گیا بعدازاں مسمی ٹھکر خان قوم بھکڑال نسل تھول ولد میاں بجد یو منہاس سکنہ موضع پالک آباد ہوا گاؤں میں پانی کے چشمے جاری ہیں بعدازاں قوم مصر پوٹھوہار میں رشتہ داروں کے پاس آ کر آباد ہوئی قوم بھکڑال کنجاہ سے آ کر آدم خان گکھڑ کے عہد میں ۹۵۵ھ میں آباد ہوئی اس گاؤں کا نام مستالہ بھکڑال مشہور ہوا ایک قدیمی قلمی کتاب میں گاؤں کی بنیاد از دست مست خان قوم بھکڑال درج ہے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مستالہ جنداں

مسمی محمود خان قوم جند نے سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کی خدمت میں پیش ہو کر اپنی وراثت دو آسامی الگ کرنے کی استدعا کی رئیس نے عرض منظور کر لی چنانچہ محمود خان قوم جند نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا بانی کی قوم جند کی وجہ سے گاؤں کا نام مستالہ جنداں مشہور ہوا اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

نابن قُطبال

قُطب خان قوم بھکڑال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی خدمت میں پیش ہو کر گاؤں آباد کرنے کی اجازت مانگی رئیس نے عرض منظور کر لی چنانچہ قطب خان نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام نابن قطب مشہور ہوا۔قدرت خداوندی سے قوم بھکڑال غیر آباد ہو گئی اور قوم نگیال نے قبضہ کر لیا۔

نابن کلاں

نابن کلاں نابن قطبال نابن ہوسگ اور نابن کسوال چاروں آبادیاں پہلے ایک ہی جگہ تھیں مگر غیر آباد ہو گئیں۔ بعدازاں شیخ بدھو اور شیخ مانو موضع جبو ضلع گجرات نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں نابن گاؤں آباد کیا اور گاؤں کا نام موہڑہ چک نابن مشہور ہوا۔قوم کاک جو کہ قدیمی آباد تھے غیر آباد ہو گئے شیخ بدھو شیخ مانو اور قوم جنجوعہ تینوں کی قدیمی وراثت ہے۔جلال خان نے عمر خان قوم بھکڑال کو تیرہ آسامی کی جاگیر اسی موضع سے عطا کی گاؤں میں زیادہ تعداد قوم تھتھال کی ہے گاؤں میں پانی کی بن اور چشمہ جاری ہے پوٹھوہاری زبان میں چشمہ بن کو نابن کہتے ہیں اس لیے اس کو نابن کہتے ہیں۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

نابن کسوال

مسمی رضا قُلی خان ولد بڈھا خان قوم کسوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے ایک آسامی جاگیر موضع نابن کلاں سے عطا کی۔ رضا قُلی خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا بانی کی وجہ سے گاؤں کا نام نابن کسوال مشہور ہو گیا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

نابن ہوسنگ

غلام حسین ولد شمس خان قوم بھکڑال کو سلطان جلال خان نے چھ قلعے زمین نابن کلاں سے بطور جاگیر عطا کی غلام حسین بھکڑال نے جاگیر میں گاؤں آباد کیا قوم نگیال قدیمی کاشتکار ہیں۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

دولتالہ خالصہ

پرانی آبادی ہے۔کئی دفعہ غیر آباد ہو کر آباد ہوا۔رئیس جلال خان گکھڑادمال نے دوتو خان ولدالو خان قوم بھکڑال کو جاگیر میں عطا کیا۔چنانچہ بانی اور جاگیردار گاؤں کی وجہ سے دولتالہ مشہور ہوا دوتو خان بھکڑال کی اولاد نرینہ نے زمیندار قوم نگیال قوم گوجر، گوت کٹارنہ، کسانہ، اور خدمت گاروں کو آباد کیا کسی نامعلوم وجہ سے قوم بھکڑال نقل مکانی کر کے موضع جنڈالہ (تپہ بڑالی) جا کر آباد ہو گئے، اس لیے اس گاؤں کا نام جنڈالہ بھکڑال مشہور ہو گیا۔مجسم خان قوم گجر بہت نامی گرامی ہو گزرا ہے۔حضرت شاہ کمال ولی اللہ بزرگ کی بدعا سے بےاولاد اس دُنیا سے رُخصت ہوا موضع دولتالہ پر باری باری جاگیردار مقرر کیے جاتے رہے۔یہ کسی ایک قوم کی جاگیر نہ تھا اس لیے سکھوں کے عہد میں گاؤں کا نام دولتالہ خالصہ مشہور ہو گیا خالصہ سرکاری زمین کو کہتے ہیں اقوام سیّد، اور لوہدرہ قدیمی مالک وقابض ہیں، اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

ناٹیہ گوجرمَل

قدیمی گاؤں ہے۔ناٹہ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام ناٹیہ مشہور ہوا۔کھتری اور زمیندار قوم جند قدیمی آباد ہیں۔مسمی گوجرمَل قوم برہمن بھگت جلال خان رئیس گکھڑ کے پاس بہ عہدہ وکالت نوکر تھا۔رئیس نے شاندار اور احسن خدمات سرانجام دینے پر گوجر مل وکیل کو جاگیر میں عطا کیا۔اس لیے گاؤں کا نام ناٹیہ گوجرمل مشہور ہوا۔قدرت خداوندی سے گوجرمل برہمن جاگیردار کی اولاد بوجہ حادثہ غیر آباد ہو گئی۔اور موضع سنگھوئی (سنگھوری) میں جا کر آباد ہو گئے، حضرت پیر شہاب الدین ہاشمیؒ اس گاؤں میں جلوہ افروز ہوئے۔پیر صاحب کا مزار اقدس اسی گاؤں میں واقع ہے۔ہزاروں عقیدتمند حاضری دیتے ہیں۔پیر صاحب کی اولاد گاؤں میں آباد ہے۔اور اپنے بزرگ کی شاندار روایات کو قائم رکھے ہیں۔قوم گوجر، گوت، کسوال، نسل

شیخ بدھو وہاسو، موضع نابن کلاں کو چھوڑ کر موضع ناٹیہ گوجرمل آباد ہو گئے، قوم گوجر اور پیر صاحب کی اولاد مالک وقابض ہیں۔دیگر زمیندار اقوام نگیال، کہال، متیال، داروگر، دلمیال اور شاہ کمال کی نسل بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 450 گھماؤں ہے۔

موہڑہ کنیال

مسمی صحبت خان اور رحموں خان ولد حبیب خان قوم کنیال ولد گُلجا خان بن مالکھو خان بن تریگڑ خان بن کک خان بن کنیال خان سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا محبت خان قوم کنیال بھی سلطان جلال خان کے پاس ملازم تھا۔اسی وجہ سے ہر دو مزکورہ بالا کر گکھڑ رئیس کی طرف سے نقد تنخواہ اور جاگیر عطا تھی۔چونکہ صحبت خان کار مختار تھا۔قُرب جوار کے دیہات سے زمین الگ کر کے عطا کی گئی تھی۔جاگیردار کی قوم سے نام دیہہ موہڑہ کنیال مشہور ہوا۔

ممدال کھینگر

پیر محمد اور سلیم خان کھینگر نسل سعد بن بوجا جو کہ گاؤں کے قدیمی مالک تھے۔نقل مکانی کر کے موضع سنگھور (تپہ دیرہ آدڑہ) پرگنہ پھرہالہ جا کر آباد ہو گئے۔نقل مکانی کی اصل وجہ کا شاہراہ قدیم پر واقع ہونے کی وجہ سے بیرونی حملہ آوروں کے ہاتھوں کئی بار نقصان پہنچا تھا۔روز کے حملہ آوروں کے ڈر اور نقصانات کے خوف سے کھینگر بھاگ گئے۔بانی گاؤں پیر محمد عرف ممدال کھینگر کی وجہ سے گاؤں کا نام کھینگر ممدال مشہور ہوا۔آج تک پیر محمد کھینگر ممدال کی اولاد مالک وقابض ہے۔چونکہ تپہ آدڑہ سے کچھ عرصہ بعد واپس آ گئے تھے۔پیر محمد قوم کھینگر ریاضت میں بہت مشہور تھا۔اور فقیر منش آدمی تھا۔پیر محمدؒ قوم کھینگر کا مزار موضع سنگھور تپہ آدڑہ میں واقع ہے اور لوگ آج بھی روحانی فیض کے لیے نہایت عقیدت سے حاضری دیتے ہیں۔اصل رقبہ 1000 گھماؤں ہے۔

کیال (دارہ کیال تحصیل گوجر خان)

موضع کیال مسمی سنبو خان قوم کیال نے آباد کیا۔ بانی کی قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام کیال مشہور ہوا۔ کیال غیر آباد ہو گئے۔ اور قوم نگیال آ کر آباد ہو گئی قوم نگیال کی وجہ تسمیہ یوں ہے۔

(نوٹ) بھوتو نامی قوم ڈوگرہ گوت بیاہٹو علاقہ جموں نے موضع دھمیک (سوہاوہ) دھمکنہ تحصیل میں آباد قوم دھمیال کی ایک عورت کے عشق میں مبتلا ہو کر مذہب اسلام قبول کیا۔ اور قوم دھمیال کی عورت سے شادی کرنے کے بعد موضع کیال آ کر آباد ہو گیا موضع دھمیک قوم دھمیال اور کیال قوم نگیال کا مرکز ہے۔ بھوتو کا بیٹا سانپ سے کھیلنے اور معجزانہ طور پر بچ جانے کے واقع کی وجہ سے ناگا مشہور ہوا اس واقع کی تفصیل قوم نگیال تپہ پہی کے باب میں پڑھی جا سکتی ہے۔ ناگا کی اولاد نگیال مشہور ہوئی۔ ناگا کے تین بیٹوں سلیم، ہمین، اور جندہ کی اولاد علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہے۔

بھوتو

ناگا

سلیم ہمین جندہ

اقوام نگیال ان تینوں بھائیوں کی اولاد ہے، مذکورہ بالا اقوام سانپ کو نہیں مارتیں۔

(محمد ارتا سب کروٹہ)

جرموٹ خورد (جھرموٹ)

مسمیاں جھرما اور دھرما دونوں بھائی تھے۔ ان کا تعلق قوم برہمن سے تھا۔ مسمی جھرما کے نام پر گاؤں کا نام جھرموٹ مشہور ہوا۔ خدا کی قدرت بانی گاؤں جھرما اور دھرما قوم برہمن کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں معموری خان ولد گکر خان قوم بدھال کو ۹۴۰ء المقدس میں سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ معموری خان بدھال کی اولاد مالک و قابض

ہے۔ بدھالوں کے علاوہ دیگر خدمت گار اور زمیندار قومیں بھی آباد ہیں قوم کھتریل بھی گاؤں میں آباد ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

(دھرکوٹ) جرموٹ کلاں جھرموٹ

مسمی جھرما کے بھائی دھرما نے گاؤں کی بنیاد رکھی گاؤں کا نام بانی کے نام پر دھرکوٹ مشہور ہوا۔ رضائے الٰہی سے بانی گاؤں قوم برہمن دھرما کی اولاد غیر آباد ہو گئی۔ قدیم کاغذات میں گاؤں کا نام دھرکوٹ درج ہے۔ بعد ازاں راجہ بخش خان ولد سائیسو خان قوم بدھال کو سلطان آدم خان رئیس گکھڑ نے بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ چنانچہ مسمی راجہ بخش خان قوم بدھال نے ۹۵۶ھ کو ویران گاؤں دھرکوٹ سے مغرب کی طرف نئے گاؤں کی بنیاد رکھی جدید بانی کا نام راجہ بخش خان تھا۔ گاؤں کا نام جھرکوٹ کلاں مشہور ہوا، ملیار اور دیگر خدمت گار قومیں بھی آباد ہیں اصل وراثت قوم بدھال کی ہے۔ رقبہ تین آسامی یعنی 540 گھماؤں ہے۔

ڈورہ بدھال

زمانہ قدیم سے آباد ہیں مسمی ڈورہ گوجر نے ۵۸۷ھ میں گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام ڈورہ مشہور ہوا، قوم گوجر غیر آباد ہوئی بعد ازاں سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس نے مہمد خان ولد مراد خان قوم بدھال کو یہ موضع جاگیر میں عطا کیا مہمد خان قوم بدھال نے اپنی جاگیر میں رہائش اختیار کر لی مہمد خان اس سے پہلے پشند ور تپہ پہی (علاقہ سوہاوہ کلیال جہلم) میں رہائش پذیر تھا۔ مہمد خان بدھال کی نسل اپنی قدیمی وراثت پر مالک قابض ہے دیگر قوموں سے گوجر، آڈرہ، اور کھتریل بھی قدیمی آباد ہیں۔ اصل رقبہ چار آسامی یعنی 720 گھماؤں ہے۔

تاریخ بنیاداں در حساب ابجد بہ مصرع۔ ڈورہ مسرور دائما آباد ۵۸۷ھ

مسہ کسوال

یہ گاؤں اصل وراثت قوم مصراں گوت سدین کی ہے۔ مسو نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام مسہ مشہور ہو۔ بعدازاں عباس خان نسل بوڑھا خان قوم کسوال نے ۸۸۵ھ میں رئیس پھرہالہ سے معافی مانگ کر گاؤں میں رہائش اختیار کر لی۔

(**نوٹ**) چونکہ رئیس ہاتھی خان کے قتل کے سلسلہ میں سارنگ خان گکھڑ نے قوم کسوال کو پوٹھوہار سے نکال دیا تھا۔ رئیس ہاتھی خان کی بیوی بانی پشند ورداور خان کی ہمشیرہ اور بُسن خان قوم کسوال کی لڑکی تھی۔ بیوی نے اپنے شوہر سلطان خان کو زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا۔ اس واقع کے متعلق تفصیلی حالات کیگوہرنامہ جو کہ رؤسائے پھرہالہ کی تاریخ ہے درج ہیں۔ عباس خان قوم کسوال کی رہائش کی وجہ سے گاؤں کا نام مسہ کسوال مشہور ہوا عباس کسوال کی اولاد مسلمان ہے قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے قوم نگیال بھی قدیم سے آباد ہے اور مالک ہے اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

ڈھو چک

اصل وراثت قوم گوجر، گوت ڈھو کی ہے۔ مسمی بومیرا قوم گوجر، گوت ڈھو نے سلطان ہاتھی خان کے عہد میں آباد کیا درویش خان قوم جنجوعہ رئیس نے حملہ آور ہو کر گاؤں تباہ و برباد کر دیا بانی قوم ڈھو کے نام چک مشہور ہوا۔ درویش خان جنجوعہ کے حملہ کے بعد دوبارہ حد بندی کر کے گاؤں آباد کیا گیا۔ بعدازاں سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے یہ گاؤں قوم کنجر کو بطور وراثت عطا کیا۔ کنجروں کی اولاد بھی قابض ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

قبیل ساہوال

قدیم سے آباد ہیں قبیل خان قوم ساہوال (ساہی) نے گاؤں کی بنیاد رکھی سلطان آدم خان گکھڑ رئیس نے قبیل خان کو یہ گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام قبیل ساہوال درج ہوا۔ حکم خداوندی سے قوم ساہوال غیر آباد ہوئی آیب ولد بوجا قوم کھنگر کی اولاد قابض ہو گئی۔ آج تک قوم کھنگر اپنی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

صحت چوہدلال (صحتال میانہ)

پرانا گاؤں ہے گردش روزگار کی وجہ سے اصل بانی غیر آباد ہیں بعدازاں صحت خان بن عاقل خان بن چوہد خان بن ملک بیر خان گکھڑ نے قبضہ کر لیا۔ اور صحت خان گکھڑ کے قبضہ کی وجہ سے گاؤں کا نام صحت چوہدلال مشہور رہوا۔ بانی نے اپنے اور دادا کے نام پر گاؤں کا نام صحت چوہد لال رکھا۔ بعدازاں قوم گوجر، کہوریہ، جینی اور میانہ آ کر آباد ہو گئے۔ قدرت خداوندی سے قوم چوہدلال غیر آباد ہوئی اور قوم گوجر کہوریہ جینی اور میانہ نے حقوق ملکیت حاصل کر کے قبضہ کر لیا آج تک انہی اقوام کی اولاد مالک و قابض ہے۔

کیلاسال (کرسال)

عہد قدیم سے آباد ہے۔ کئی دفعہ آباد ہو کر غیر آباد ہوا۔ مسمی کیلا خان ولد فتح محمد قوم بھکوال نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس والیان پوٹھوہار کے عہد میں بنیاد رکھی بانی گاؤں کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام کیلاسال مشہور رہوا۔ اب عوام اُسے کرسال کہتے ہیں مسمی کیلا خان بھکوال کی اولاد آج تک مالک و قابض ہے اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بولیال فیروزال

زمیندار قوم بولیال نے آباد کیا۔ بانی قوم کی وجہ سے نام دیہہ بولیال مشہور ہوا۔ بعدازاں بہادر خان قوم فیروزال نے قبضہ کرلیا قوم فیروزال کی وجہ سے قوم بولیال غیر آباد ہو گئی قدیمی قلمی کتابوں میں لکھا ہے کہ گاؤں کی بنیاد لعل خان قوم فیروزال نے رکھی تھی۔ زمیندار قوم کیال بھی آباد ہے۔ خدمت گار بھی آباد ہیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

کیک بدھال

مسمی کیک کی نسل سے رائے لدھا ہندو موضع تلہار متصل ٹاکال برلب دریا کہان کا رہنے والا تھا۔ شاہو خان قوم کسوال رئیس موضع مسہ کسوال کے پاس ملازم تھا۔ دوران ملازمت اسلام قبول کرلیا شاہو خان قوم کسوال کا اسلامی نام نیک محمد رکھنے کے علاوہ عہدہ وزارت پر فائز کر دیا گیا۔ نیک محمد نے قوم بدھال کی لڑکی سے شادی کرلی۔ نیک محمد کے ہاں صاحب محمد پیدا ہوا۔ صاحب محمد نے موضع چکڑالی سے شادی کرلی چنانچہ صاحب محمد کے ہاں فیر محمد پیدا ہوا فیر محمد نے موضع جیرورتیال سے شادی کی اور فیر محمد کے ہاں کال محمد پیدا ہوا کال محمد نے موضع کیک میں شادی کی موضع کیک سے شادی کی وجہ سے بدھالوں نے نصف وراثت داج میں عطا کر دی۔ چونکہ کال محمد کیک کی نسل سے تھا اس لیے اسکی ساری اولاد کیک بدھال مشہور ہوئی بعدازاں بدھالوں نے افغانوں سے جنگ کی اور تمام بدھال قوم بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے صرف چند آدمی کال محمد کی نسل میں سے بچے چونکہ کال محمد کی اولاد کا مورث اعلیٰ کیک ہندو تھا اس لیے ساری نسل کیک بدھال مشہور ہوئی۔ کیک کی نسل گاؤں پر مالک و قابض ہوئی قوم بدھال گوت کیک کی وجہ سے گاؤں کا نام کیک بدھال مشہور ہوا اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سہیال کھینگر

سہیال خان قوم کھینگر نے ملک فیروز خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے سہیال کھینگر مشہور ہوا کھینگر اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہیں۔ اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔

سنہسرال بھکڑال

قدیم سے آباد ہے۔ قحط کلاں میں ویران ہوگیا۔ تاجہ قوم سنہسرال نے گکھڑ رئیس مبارک خان کے عہد میں از سر نو گاؤں آباد کیا۔ بانی کی قوم کی وجہ سے سنہسرال مشہور ہوا۔ بعدازاں بہادر خان جو کہ بیرم خان قوم بھکڑال سکنہ کونتریلہ کا بھائی تھا اس نے سلطان جلال خان کے عہد میں وراثت حاصل کی۔ اس لئے گاؤں کا نام سنہسرال بھکڑال مشہور ہوا۔ گاؤں کا پرانا تالاب بہادر خان کے نام سے مشہور ہے۔ قوم سلحال موضع کا یلی کھینگر سے اور کیال قوم بھکوال کی معرفت آباد ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد بھکڑال موضع باکیوال تپہ گلیانہ میں علیحدہ چک بندی کر کے رہائش پذیر ہوئے۔ اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

موہری بیرسال

موہری برسال قدیم سے آباد ہے۔ ایک دفعہ بالکل ویران ہو گیا تھا۔ بیرم خان قوم بدھال موضع بشندور کو سلطان جلال خان گکھڑ نے فوجی خدمات کے عوض بطور جاگیر عطا کیا۔ جس جگہ موجودہ گاؤں واقع ہے پہلے اس آبادی کا نام موہری تھا۔ بیرم خان کو گاؤں جاگیر میں مل جانے کی وجہ سے جاگیردار کے نام پر بیرسیال مشہور رہا۔ اللہ کی رضا قوم بدھال غیر آباد ہو گئی۔ بعدازاں قوم

تھتھال لوہدرہ اور کھتریل قابض ہوگئے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔پوٹھوہار کے مشہور شاعر فاضل شائق کا تعلق اسی گاؤں سے ہے

موہری کھتریل

موہری ہرسال اور موہری کھتریل شروع میں ایک ہی گاؤں تھا۔سلطان جلال خان رئیس کے دور میں قوم کھتریل نے موہری کلاں سے چھ قلبہ زمین الگ کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ گاؤں کا نام قوم کھتریل کے نام پر موہری کھتریل مشہور ہوا۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

دھریالہ خاکی

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔انہوں نے پرستش گاہ (عبادت خانہ) کے لئے مکان بنایا ہوا تھا۔عبادت گاہ کو دیرہ کہتے ہیں۔چنانچہ رفتہ رفتہ دھریالہ نام مشہور ہوگیا۔بعدازاں مسمی خاکی خان ولد ملک فرنسیہ خان کو ملک گل محمد خان (بانی گلیانہ) کے عہد 845ھ میں بطور جاگیر منصب میں عطا کیا۔خاکی خان کی رہائش کی وجہ سے نام گاؤں دھریالہ خاکی مشہور ہوا۔کچھ عرصہ بعد خاکی خان قوم فرنسیال گاؤں چھوڑ کر موضع طوطہ تپہ (تحصیل) حویلی چلا گیا۔اس کے بعد لعل بیگ قوم مطیال سکنہ کجناہ سے آکر گاؤں میں دخل حاصل کیا۔اقوام کھتریل، رتیال، اور سنہسرال بھی قدیمی آباد ہیں۔رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

غریبا نگڑیال

مسمی غریبا قوم نگڑیال نے سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر نام دیہہ غریبا نگڑیال مشہور ہوا۔غریبا نگڑیال کی نسل وراثت پر قابض و مالک ہے۔اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

مہمد ہرال

مہمد خان قوم ہرال جو کہ مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے قدیمی نمک خوار رائے زادہ مہنگراج سکنہ موضع گلیانہ کی نسل سے تھا اور نسخہ ہذا وجہ تسمیہ دیہات علاقہ پوٹھوہار کو انہوں نے ہی مرتب کیا تھا۔سابقہ عظیم خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے رائے زادہ کو جاگیر میں عطا کیا۔احاطہ اراضی کا قدیمی نام ہرال درج ہے۔اصل وراثت رائے زادہ خان گلیانہ کی ہے۔اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

بیدیانہ (بردیانہ)

قدیمی گاؤں ہے۔گاؤں کی بنیاد بیدا نامی قوم برہمن نے رکھی تھی۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام بیدیانہ مشہور رہوا۔کچھ عرصہ قوم گوجر نے قبضہ کرلیا۔اور قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔کچھ عرصہ حیات خان ولد احمد خان ولد محسن خان قوم بدھال کو سلطان اکبر خان قلی گکھڑ نے خدمات کے عوض بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔حیات خان بدھال کی اولاد مالک وقابض ہے۔کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

راکیال کھرالی کھڑالی

پانی کے کنارے قدیمی گاؤں ہے۔پہلے گاؤں کا نام راکیال مشہور تھا۔بعدازاں کھرال مشہور ہوا۔عمر خان قوم بھکڑوال کو سلطان جلال خان گکھڑ نے جاگیر منصب میں عطا کردیا۔عمر خان کی قوم بھکڑوال کے نام پر گاؤں کا نام کھڑالی مشہوہوا۔بعدازاں صرف کھرالی رہ گیا۔قوم ہنکیال بھکڑوالوں کی مرضی سے آکر آباد ہوئے۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

کویلی حمید

مسمی حمید قوم گوجر گوت کوہلی نے گاؤں کی بنیاد رکھی اس وقت علاقے کا حکمران سلطان اکبر قلی

خان تھا۔بانی گاؤں حمید کی قوم اور نام کی وجہ سے کوہلی حمید مشہور ہوا۔ جو کہ بعدازاں کویلی حمید بن گیا۔قوم گوجر غیر آباد ہوگئی۔اقوام کلیال اور دھمیال قابض ہو گئے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

ڈلیال

مسمی ڈلا قوم تھتھال نے گاؤں کی بنیاد رکھی بعدازاں خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتیؒ اجمیری کی اولاد سے حضرت دیوان شاہ جمالؒ موضع شاہدرہ (لاہور) کو چھوڑ کر اس گاؤں میں جلوہ افروز ہوئے چنانچہ گکھڑوں نے حضرت شاہ جمالؒ کی خدمت اقدس میں گاؤں بطور نذرانہ جاگیر میں عطا کر دیا۔شاہ صاحبؒ نے مستقل سکونت اختیار کر لی۔حضرت شاہ جمالؒ کی اولاد اپنے قدیمی گاؤں اور جاگیر پر قابض ہے۔

(**نوٹ**) شاہ صاحبؒ کی اولاد اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔حضرت صاحبؒ کے مزار اقدس پر ہزاروں عقیدت مند حاضر ہو کر روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔

سابہ شیر خان

گاؤں کی بنیاد مسمی سابہ قوم حجام (نائی) نے رکھی تھی۔سابہ نائی سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ذاتی خلیفہ تھا۔کچھ عرصہ بعد گاؤں غیر آباد ہوگیا۔شیر خان قوم بوگیال نے قبضہ کر لیا۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

دومالی

مسمی دھما قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام دھمالی مشہور ہوا۔بعدازاں برہمن غیر آباد ہوئے۔قوم گوجر نے قبضہ کر لیا۔مقدمہ قتل میں ملوث ہوئے تو قوم گکھر کے ڈر سے گجرات بھاگ گئے۔بعدازاں مسمی علموں قوم کہوٹ موضع للہ دھن ملوکی سے آ کر سلطان اکبر قلی

خان گکھڑ کے عہد میں موضع دھمالی آباد ہوا۔کچھ عرصہ بعد قوم کہوٹ کے سکنائے موضع لنگاہ سے عداوت ہوگئی۔عداوت سے کہوٹ بھاگ کر پشاور چلے گئے۔اصل وراثت کہوٹ قوم کی ہے۔ کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

کویلی مراد

مراد خان قوم گوجر گوت کوہلی نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔سلطان جلال خان کے عہد میں غیر آباد رقبہ کو آباد کیا۔اس کے بعد زمیندار قوم تھتھال آباد ہوگئی۔بعض قدیم کتابوں میں لکھا ہے کہ مراد خان ہی دراصل قوم تھتھال سے تھا۔

کالس دریائی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے گوجروں کی گوت کالس قدیم سے آباد ہے۔گاؤں کے مشرق میں پانی تھا۔اور موسم برسات میں گاؤں کے شمال میں زمین سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔اس لئے گاؤں کا نام کالس دریائی مشہور ہوا۔تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے۔کہ سلطان مراد قلی خان رئیس پھرہالہ کو پھوڑہ جائے نہانی میں تھا۔ہندی زبان میں اس کو بھگندر کہتے ہیں۔مسمی دریا نامی قوم بافندہ فقیر اللہ لوک کے دم اور دعا سے رئیس صحت یاب ہوگیا۔اس خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں میں جاگیر عطا کر دی۔اس لئے گاؤں کا نام دریا فقیر جاگیردار کے نام پر کالس دریائی مشہور ہوا۔حضرت دریاؒ قوم بافندہ کی خانقاہ گاؤں میں واقع ہے۔آپ کی اولاد گاؤں اور قرب جوار کے دیہات میں آباد ہے۔

(**نوٹ**) بعدازاں دوبارہ قوم کالس نے قدیمی جاگیر پر قبضہ کر لیا۔غیر ملکی حملہ آور نادر شاہ نے 1739ء کو چھوٹا سا علاقہ اور قلعہ حسولہ قوم گوجر گوت کالس کو عطا کیا۔پہلے یہ گاؤں تپہ بڑالی کے ساتھ منسلک تھا۔قحط کلاں 1783ء بمطابق 1890 بکرمی میں اصل مالکان دیہہ غیر آباد

ہو گئے۔ شیر خان گوجر حاکم حسولہ نے علاقہ پر زبردستی قبضہ کرلیا۔ شیر خان نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والئی پنجاب کے گورنر بابا صاحب سنگھ بیدی کے ساتھ قلعہ جند میں سخت جنگ ہوئی اور شکست کھائی۔ اس حرکت سے ناراض ہو کر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے علاقہ وقلعہ حسولہ کی حکمرانی سے بے دخل کردیا۔ اور موضع جنڈیال علاقہ سید پور بطور جاگیر میں عطا کردیا۔ چوہدری شیر خان گوجر گوت کالس کے پسران کرم داد خان اور فتح دین خان نے سردار راجہ شام سنگھ اٹاری والے کی ملازمت اختیار کرلی۔ چنانچہ خدمت کے عوض سردار شام سنگھ نے دوبارہ علاقہ حسولہ کا قبضہ اور ملکیت واپس دلائی۔ اس عہد میں شیر خان نے چچا خیر محمد داماد شرف دین چچازاد بھائی سرخرو خان و فضل خان اور بہن مسماۃ احمد بیگم اور نور بیگم کو بھی ریاست کی جاگیر میں حصہ دار بنایا۔ عہد سکھاں کے خاتمہ تک ہر ایک کا قبضہ بحال رہا۔ انگریز کے عہد کے شروع 1849ء کے بعد چوہدری غلام محمد اور چوہدری خیر محمد نے حقیقت دیہہ کو غلط کر کے کل جاگیر مع حصہ شاملات تین حصوں پر تقسیم کرلی۔ بعد ازاں دو حصہ غلام حسن خان اور ایک حصہ خیر محمد خان کی اولاد میں تقسیم ہوا۔ سردار راجہ شیر سنگھ حاکم وقت نے موضع بلبل خورد تپہ پبی سے ایک سو گھماؤں کی جاگیر چوہدری فتح دین خان غلام حسن خان اور غلام محمد خان کو عطا کی مذکورہ چوہدری صاحبان باری باری علاقہ وقلعہ حسولہ پر حکمران رہے۔ آجتک قوم گوجر گوت کالس میں آباد قدیمی جاگیرداروں کی اولاد سے مسمیان افضل خان اسلم خان، اعظم خان، کیپٹن ارشد خان، اکرم خان اور اعجاز خان آباد ہیں۔ اور علاقہ میں ان کا اچھا اثر ورسوخ ہے۔ اور علاقہ پبی میں ان کا رئیسوں میں شمار ہے۔

جنداندان

اصل وراثت قوم جند کی ہے۔ رجا قوم جند نے سلطان جلال خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اس لئے نام دیہہ جند مشہور ہوا۔ گردش روزگار سے قوم جند غیر آباد ہوئی۔ بعد ازاں رئیس

ممارا خان گکھڑ نے ملکاں قوم اند جو کہ رئیس کا منظور نظر تھا۔ گاؤں خدمت کے عوض جاگیر میں عطا کردیا۔ اس لئے گاؤں کا نام جنداندان مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

سانگون

مسمی سانگو قوم گوجر گوت معار نے سلطان اکبر قلی خان کے عہد 1031 ھجری میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام سانگون مشہور ہوا۔ گوجر غیر آباد ہو جانے کے بعد اقوام لوہدرہ اور ملیار آکر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ڈھوڈہ

مسمی ڈھوڈہ قوم گوجر گوت کٹانہ (کسانہ) نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام سے نام دیہہ ڈھوڈہ مشہور ہوا۔ قوم گوجر غیر آباد ہو جانے کے بعد اقوام ملیار، کھینگر اور بھکڑال قابض ہو گئیں۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

چک قادر قلی

قادر قلی قوم گوجر گوت کویلی نے سلطان اکبر قلی خان کے عہد میں موضع کویلی سے چک بندی کر کے اپنا حصہ الگ کر کے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے گاؤں کا نام چک قادر قلی مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم گوجر گوت کالس آکر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

بیرین دتا

بیر بن دتہ قوم ملیار نے سلطان مکرم قلی خان گکھڑ کے عہد 1078ھ میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام اور باپ کے نام پر بیرین دتا مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم ملیار غیر آباد ہوئی۔ گاؤں کا رقبہ موضع ڈھوڈہ کے زمیندار کاشتکاری کرتے رہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

موعنہ

منخیر (منیر) ولد بُن ولد نسو ولد تمہ کسی دیگر علاقہ سے آ کر موضع تمہ پرگنہ (ضلع) روہتاس میں مسکن پذیر ہوا۔ پھر اس جگہ کو چھوڑ کر پوٹھوہار کے مختلف دیہات میں آباد ہو گئے۔ تمام قوم تمہ اسی کی اولاد ہے۔ منیر تمہ نے ملک لوہر خان گکھڑ کے عہد حکومت 691ھ میں گاؤں آباد کیا۔ چونکہ بانی کا نام منیر تھا۔ اس لئے نام دیہہ موعنہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم جنجوعہ فیروز وغیرہ نے قبضہ کر لیا۔ قوم تمہ غیر آباد ہو گئی۔ اقوام دھمیال اور کھینگر آباد ہوئے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

دیبی بھکوال (دیوی)

قدیم سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کے ہے۔ برہمن غیر آباد ہو گئے مسمی ٹھکر خان قوم بھکوال نسل سدو خان کو سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں جاگیر میں عطا ہوا۔ اس وقت قوم برہمن سے مسماۃ رام دیئی زندہ تھی۔ مسماۃ رام دیئی (رام دیوی) نے اپنی وراثت قوم بھکوال کو لکھ دی مسماۃ دیئی اور قوم بھکوال کی وراثت ہونے کی وجہ سے گاؤں کا نام دیبی بھکوال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

جھنگی گنگال

جس جگہ موضع جھنگی گنگال آباد ہے۔ اس جگہ درختوں کا جھنڈ تھا۔ جنڈ کو پوٹھوہار زبان میں جھنگ کہتے ہیں۔ قوم گنگال سلطان جلال خان گکھڑ عہد میں آباد ہوئی۔ اس لئے جھنگی گنگال مشہور ہوا۔ قوم بنگیال قدیمی مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سوہاوہ (داخلی دیوی)

سوہاوہ پرانی آبادی ہے۔ بانی گاؤں سوہاوہ نامی ہندو تھا۔ بانی کے نام پر سوہاوہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم گنگال آ کر آباد ہو گئی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

بوڑادھیلا (وہولہ)

بوڑا خان قوم بھکوال نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اسلئے گاؤں کا نام بوڑا مشہور ہوا۔ بعد ازاں دلا قوم برہمن نے سلطان اکبر قلی خان رئیس کے عہد میں بطور وراثت رہائش اختیار کر لی۔ قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ قوم بھکوال آباد ہو گئی۔ دلا برہمن کی جاگیر کی وجہ سے گاؤں کا نام بوڑادھیلا مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

بھوبھڑ کال

قدیمی گاؤں ہے ایک دفعہ بالکل ویران ہو گیا تھا۔ بعد ازاں تاجا قوم بھوبھڑ روکھا قوم کال ہر دو زمینداروں نے گکھڑ سردار لشکری خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے بانیان دیہہ کی اقوام بھوبھڑ اور کال کے نام پر نام دیہہ بھوبڑ کال مشہور ہوا۔ اقوام بھوبھڑ اور کال نے دیگر خدمت گار قوموں کو لا کر آباد کیا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

کولوچچی (کولیاں)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ قدیم دور میں کولا برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی اسلئے گاؤں کا نام کولو مشہور ہوا۔ برہمن غیر آباد ہو گئے۔ پھر قوم گوجر گوت چچی نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے گاؤں کا نام کولوچچی مشہور ہوا۔ عوام اس کو کولیاں بھی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔ اقوام پتھال اور کلیال بھی آباد ہیں۔

ناڑا جنجوعہ

ناڑا جنجوعہ اور ناڑہ جیہ پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ گاؤں کی بنیاد ناڑا برہمن نے رکھی تھی بانی کے نام پر گاؤں کا نام ناڑا مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ اور گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں فوجدار خان قوم جنجوعہ سکنہ کھیالہ کو 180 گھماؤں کی جاگیر عطا ہوئی۔ اسلئے گاؤں کا نام ناڑہ جنجوعہ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

ناڑا جیہ

مسمی شہافت خان ولد فیروز خان قوم جیہ سکنہ موضع ہل کو سلطان جلال خان کے عہد میں موضع ناڑا جنجوعہ سے چھ قلبہ کی جاگیر وراثت میں عطا ہوئی جاگیردار نے اپنی زمین میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ ناڑا جیہ مشہور و درج ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

آدڑہ کشمیری

مسمی غلام قوم آدڑہ نے سلطان اکبر قلی خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اس لئے گاؤں کا نام موہڑہ آدڑہ مشہور ہوا۔ قوم آدڑہ غیر آباد ہو جانے کے بعد رحمان قوم کشمیری گوت بٹ نے سلطان مراد خان گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ اسلئے گاؤں کا نام آدڑہ کشمیری مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

چک قادہ

مسمی قادہ قوم گوجر نے سلطان مبارک خان گکھڑ کے عہد میں چک بندی کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ قوم گوجر نے بڑی جانفشانی سے بنجر زمین (رقبہ) کو آباد کیا۔ مسمی قادہ گوجر کے پاس بے شمار گائیں بھینس تھیں۔ گوجر مال مویشی کو اپنے بیٹوں کی طرح پالتے ہیں۔ اگر کوئی مویشی ضائع

ہو جائے تو ان کی عورتیں بین کرتی ہیں۔ اور مرد کئی دن تک سوگ مناتے ہیں۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام چک قادہ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

مونڈی

قدیم سے آباد ہے۔ بوقت آبادی دیہہ کھدائی کے دوران زمین سے آدمی کا سر نکلا اس لئے آبادی اور گاؤں کا نام مونڈی مشہور ہوا۔ سب سے پہلے قوم تمہ نے قبضہ حاصل کیا۔ دیگر قومیں بعد میں آ کر آباد ہوئیں۔ اصل وراثت قوم تمہ کی ہے۔ مسمی نسو ولد تمہ کی اولاد اس علاقہ میں کثرت سے آباد ہے۔ قوم تمہ کے مورث کا نام تمہ تھا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

جبوال

قدیمی آبادی ہے۔ مسمی جبا قوم ہندو نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام جبوال مشہور ہوا۔ اقوام بھکوال اور ہرجیال بھی قدیم سے آباد ہے۔

تبرکات حضرت داؤد شاہ حکائیؒ موضع دانگلی

علم موت اور مصیبت کے خوف کو یا تو کچل کر رکھ دیتا ہے یا اس پر غلبہ پا لیتا ہے (نامعلوم)

تپہ چوپالی

تپہ حویلی

موضع دانگلی

یہ دیہات عہد قدیم سے آباد ہے۔ پوٹھوار کے قدیم حکمران اقوام راجپوت اور رووسائے پھرہالہ کا دارالحکومت تھا۔ اولاً آبادی ایک داتا نامی دیو کی تھی۔ وہ مخلوق بنی آدم کو بہت تنگ کرتا تھا۔ اتفاقاً اسی دور میں ایک فقیر صاحب کمالات دیہہ میں پہنچا۔ لوگوں نے دیو کے نقصان سے فقیر کو آگاہ کیا۔ ولی اللہ نے فوراً دیو کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ دیو جان کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوا۔ چاروں طرف مضبوط پہاڑ تھا۔ ایک جگہ پتھر میں شگاف کر کے دیو بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ پوٹھواری زبان میں پہاڑی کے تنگ راستہ کو گلہ کہتے ہیں۔ دیو کا نام داتا تھا۔ اسی وجہ سے نام دیہہ دانگلی مشہور ہوا۔ رقبہ آٹھ قلبہ یعنی انیس سو بیس کنال ہے۔ دانگلی بھی قوم گکھڑ کا دارالحکومت تھا۔

بالیماہ

موضع بالیماہ قدیم سے آباد ہے۔ اولاً اس جگہ بالاناتھ جوگی مقیم تھے۔ اور ان کے متصل حضرت دوداشاہ حقانیؒ بھی اقامت گزیں تھے۔ ہر دو بزرگ کشف کمالات میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آخر کار آپس میں مقابلہ ہوا۔ بالاناتھ جوگی مغلوب ہو کر بذریعہ پرواز کوہ ٹلہ پر جا پہنچا۔ حضرت دوداشاہ حقانیؒ نے بھی ٹلہ پہنچ کر اپنے عصا مبارک کو زمین میں گاڑ دیا۔ بقدرت ربانی برکت ولی اللہ سے زیتون کا خشک عصاء سر سبز درخت میں تبدیل ہو گیا۔ چنانچہ آج تک وہی زیتون کا درخت کوہ ٹلہ پر پرستشگاہ فقیر موجود ہے۔ نام دیہہ بالاناتھ جوگی بالیماہ مشہور ہوا۔ قوم جوگی اور کلیال بطور وراثت مالک و قابض ہیں۔ رقبہ صرف 96 گھماؤں ہے۔ بالاناتھ جوگی ہندو فرقہ جوگی کے بانی گورو گورکھ کے منظور نظر چیلے یعنی شاگرد تھے۔

بروٹہ ننوال (نگل برہمناں)

عہد قدیم سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کی تھی اس دیہہ کا نام نگل برہمناں مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں بروٹہ نامی برہمن نے از سر نو آباد کیا۔ بانی دیہہ کے نام کی وجہ سے نام بروٹہ مشہور ہوا۔ انقلاب روزگار سے قوم برہمن دوبارہ غیر آباد ہو گئیں۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے منونامی قوم ننوال کو بطور جاگیر عطا کر دیا۔ اولاد منو قوم ننوال بوجہ وراثت داری مالک و قابض ہے۔ اس دیہہ کا نام دفتر کاغذات مال میں بروٹہ ننوال درج ہے۔ ایک آسامی یعنی 1440 کنال رقبہ ہے۔

سروہا خالصہ

اصل وراثت قوم برہمناں کی ہے۔ سروہا نامی برہمن نے دیہہ کو آباد کیا۔ بانی دیہہ کے نام کی وجہ سے سروہا مشہور ہوا۔ بعد ازاں سلطان ہاتھی خان گکھر سلطان جلال خان اور سلطان دلاور خان گکھڑ ہر سہ رووسائے پوٹھوار کے موضع بھلاکھر میں با ت اور سروہا میں شاہی محل تھے۔ جہاں اکثر رووسائے پھرہالہ رہائش رکھتے تھے۔ اسی لئے کاغذات میں سروہا خالصہ درج ہے۔ رووسائے پھرہالہ نے برائے آبادی زمیدار اقوام کھتریل تھتھال اور ملیار وغیرہ آباد کئے۔ زمیندار اقوام کھتریل و تھتھال بطور کاشتکار آباد ہیں۔ اقوام چوہدریاں و چوہدلال بھی آباد ہیں۔ کسی قوم کی مستقل جاگیر نہ ہونے کی وجہ سے سروہا خالصہ درج دفتر ہے۔ خالصہ سرکاری زمین کو کہتے ہیں۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی 540 گھماؤں ہے۔

مانیانده (ہیرڑ)

پرانے دیہات میں سے ہے۔ اولاً قوم گوجر آباد تھی۔ دیہہ کا نام ہیرڑ مشہور ہوا تھا۔ نامعلوم وجوہات سے قوم گوجر غیر آباد ہوئی۔ بعد ازاں مسمی رام برہمن قوم رنیال دیہہ پر قابض ہوا۔ اور ازسر نو آباد کیا۔ نام دیہہ مانیانده مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن مذکورہ نے دین اسلام قبول کرلیا۔ لیکن لوگ انہیں رنیال ہی کہتے ہیں قوم کسوال بھی بطور مالک آباد ہیں۔ زمیندار اقوام کنیال وملیار بھی آباد ہیں۔ رقبہ اراضی 2880 کنال ہے۔

سدا کھدبال

سدا ولدھا ہر دو برادران حقیقی قوم بھٹی نے بنیاد دیہہ رکھی۔ چونکہ سدا بہت زیادہ مالدار تھا۔ اس لئے بانی دیہہ سدا مشہور ہوا۔ لیکن سدا لا اولاد رہا۔ نسل لدھا وراثت پر قابض رہی۔ وجہ تسمیہ قوم کھدبال اسطرح بیان کرتے ہیں۔ اولاد ولدھا کا قافلہ بیوپاریاں کے ساتھ جھگڑا ہوگیا۔ دوران جھگڑا اولاد ولدھا نے اپنے اپنے شملہ پر کلنگ کے پر لگا رکھے تھے۔ بزبان پوٹھوہار پر کر کھنب کہتے ہیں۔ بیوپاری مظلوم رئیس اکبر قلی خان گکھڑ کے پاس پہنچے سلطان گکھڑ موصوف نے پوچھا کہ آپ کا ساز و سامان کس نے لوٹا ہے انہوں نے کہا کہ دیہہ کھدباں والہ نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے۔ اس واقعہ کی وجہ سے سدا کھدبال مشہور و درج دفتر ہوا۔ برہمناں گوت کالا بھی بطور وراثت مالک وقابض ہیں۔

تہمالی

اب جس جگہ موضع تہمالی آباد ہے۔ تہما نامی برہمن نے اولاً بنیاد رکھی تھی لیکن دوسری روایت ہے کہ گکھڑ رانی منگو نے اس جگہ باولی تیار کی۔ باولی پر چند درخت ''بڑ'' کے بہت پرانے اور بہت بڑے تھے۔ ان کے تنے ستونوں کی طرح دور سے نظر آتے تھے۔ بزبان پوٹھوار ستونوں کو تھم کہتے

ہیں۔ تھماں والی سے رفتہ رفتہ بگڑ کر نام تہمالی مشہور ہوا۔ زمیدار قوم ہنگیال اور کھتری مثل کندہاری اور کاندی بطور وراثت اس جگہ زیادہ تعداد میں ہیں۔ رقبہ 360 کنال ہے۔

منگلوره

پرانے دیہات میں سے ہے۔ اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ منگو نامی قوم گوجر نے بنیاد دیہہ رکھی۔ ملک بیر خان گکھڑ رئیس کے عہد 897ھ میں دیہہ آباد ہوا بانی دیہہ کی وجہ سے نام منگلوره مشہور ہوا۔

در حساب ابجد تاریخ بنیاد نوشتہ دیده

(زمنگو منگلوره ہست آباد 897 ھجری)

بعد میں گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سلطان اصالت خان رئیس گکھڑ کے عہد میں قوم تیلی گوت لٹوال بھی آباد ہوگئی۔ برہمناں قوم رامدیو بھی بوجہ وراثت داری آباد ہیں۔ سلطان مکرم خان رئیس پھرہالہ کے پاس فاضل بیگ نامی سکنہ دیہہ ہذا منگوره ملازم خاص تھا۔ گکھڑ رئیس نے مرزا کا خاندانی خطاب عطا کیا۔ جو کہ مرزا فاضل بیگ کے نام سے مشہور ہوا۔ رقبہ 1440 کنال ہے۔

نندنہ میگرال

نندنہ جٹال و نندنہ میگرال ایک ہی دیہہ تھا۔ اصل وراثت قوم برہمن کی تھی۔ چنانچہ نندو نامی برہمن نے ملک منگ خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں 641ھ المقدس میں بنیاد دیہہ رکھی۔ (تاریخ بحساب ابجد نند و نندنہ آباد و محمود 64ھ) بعد ازاں قوم برہمن غیر آباد ہوئے۔ اقوام نگیال، ستگال، کنیال، اہیال باری باری آباد ہوئے۔ سلطان اکبر خان قلی کے عہد حکومت میں ایک دیہہ کی بجائے دو مواضعات کر دیئے گئے۔ علاول خان قوم میگرال کو دو آسامی یعنی 360 گھماؤں زمین بطور جاگیر عطا ہوئی۔ دفتر کاغذات میں اسی لئے نندنہ میگرال درج ہے۔ نندنہ نوال علیحدہ آبادی ہے۔

نندنہ جٹال

رنگ خان قوم جنجوعہ کہ حال اوشاں راجٹال میگوئید رئیس مراد قلی خان گکھڑ کے پاس ملازم خاص تھا۔موضع نندنہ سے بطور وراثت دو آسامی تین قلبہ یعنی 705 گھماؤں زمین حاصل کی۔سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ کے عہد میں کافی اراضی ہمراہ نندنہ جٹال کی موضع اراضی میں شامل کر دی گئی۔اسی احاطہ زمین پر قوم جٹال قابض ہے۔رسالدار بہادر علی صاحب کا آبائی گاؤں ہے۔

کلر سیداں

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔کلر سیداں،کلر بدھال وکلر ساکوال تینوں دیہات ایک ہی جگہ آباد تھے۔راجپوت راجہ رائے کیلا جو کہ رائے بیلا کا چھوٹا بھائی تھا۔اور رائے بیلا بانی بیول ہے۔رائے کیلا سے کلر مشہور ہوا۔بحساب ابجد بنیاد دیہہ اس طرح لکھی ہے۔

(کیلا نام کلر باد آباد 424ھ)

بعد ازاں رئیس پھرہالہ نے ہندو راجگان کو اس دیہہ سے خارج کر دیا۔اور حضرت سید مہدی شاہؒ کو ایک آسامی چار قلبہ یعنی 240 گھماؤں زمین بطور نذرانہ وراثت میں عطا کی۔قوم سادات نسل سید مہدی شاہؒ اقوام ہنود،خدمتگار اہل حرفت پیشہ کو قصبہ خانپور پکہ و دیگر مواضعات سے لا کر آباد کیا۔

کلر ساکوال

وجہ تسمیہ کلر بیان ہو چکی ہے۔سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں فیض اللہ ساکوال کو مواضعات کلر سے دو آسامی یعنی 360 گھماؤں جاگیر بطور وراثت عطا ہوئی۔فیض اللہ ساکوال نے جاگیر میں علیحدہ دیہہ آباد کیا۔بانی دیہہ کی قوم کی وجہ سے کلر ساکوال مشہور ہوا۔بعد میں قوم پھڈیال بھی آ کر یہاں آباد ہوئی۔

کلر بدہال

سمان خان قوم بدھال سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کا ملازم خاص تھا۔اسی وجہ سے رئیس موصوف سے کلر کلاں سے ایک آسامی چھ قلبہ یعنی 270 گھماؤں زمین بطور جاگیر وراثت میں حاصل کی۔کچھ عرصہ بعد قوم بدھال غیر آباد ہو گئی اور وراثت پر دھمیال قابض ہو گئے۔اور بعد ازاں بنگڑیل بھی آ کر آباد ہوئے۔

دو بھیرن میگرال

پرانے دیہات میں سے ہے۔اس کا بانی دو بیر نامی ہندو بیان کرتے ہیں۔بعد ازاں شاکر خان قوم میگرال جو کہ دیوان لشکر خان ولد سلطان آدم خان رئیس پھرہالہ کا ماموں تھا۔شاکر خان میگرال جموں کی شورش میں رئیس لشکر خان گکھڑ کی سپاہ میں موجود تھا۔دوران جنگ کمال جوانمردی دکھائی۔اس بہادری کے صلہ میں رئیس نے دیہہ ہذا بطور جاگیر عطا کیا۔قوم نگیال،رنیال۔اور گوجر قدیم سے آباد اور قابض ہیں۔بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ آدمال نے اپنے عہد حکومت میں اپنے چھوٹے بھائی مرزا شریف کو دیہہ مذکورہ جاگیر میں دے دیا۔مرزا شریف اور اس کی اولاد نے اپنی سکونت دیہہ میں قائم رکھی۔رقبہ اراضی 4320 کنال ہے۔

ساہوٹ بوگیال (چک بوگیالاں)

ساہوٹ بگیال،ساہوٹ صدرا اور ساہوٹ بدھال اولاً تینوں مواضعات ایک ہی دیہہ تھا۔سدا نامی برہمن بانی دیہہ تھا۔کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم بوگیال وراثت پر قابض ہوئی۔آخر کار 1061 ھجری المقدس سلطان مراد قلی خان گکھڑ کے عہد حکومت کے عتاب سے ڈر کر مسمیاں بیلا خان،کمال خان،زین خان،اور محوری خان بوگیال اپنے قبیلے سمیت دریائے جہلم سے پار علاقہ اندرہل گکھڑ سرکار میرپور کی

پناہ میں چلے گئے۔ حاکم میر پور نے چند دیہات سے تھوڑی تھوڑی زمین جدا کر کے بوگیالوں کو بطور گزارہ عطا کی۔ اس دیہات کو اب علاقہ اندرہل میں چک بوگیالاں کہتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد صدر خان ولد بیلا خان ولد معموری خان سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس پیش ہو کر دو آسامی تین قلبہ یعنی 405 گھماؤں زمین کی جاگیر ساہوٹ سے بطور وراثت حاصل کی۔ بوگیالوں کی نسل مالک وقابض ہے۔ سدا برہمن کی اولاد سے شکریال اولاد سرانداکافی امیر کبیر تھا۔ اس کی وجہ سے گاؤں آباد و شاد تھا۔ آجتک ایک جگہ کا نام شکر ڈھیری مشہور ہے۔

ساہوٹ صدرا

سلطان مراد خان قلی خان گکھڑ رئیس نے مواضعات ساہوٹ کلاں سے آٹھ قلبہ یعنی ایک سو بیس گھماؤں کی جاگیر صدر خان ولد بیلا خان قوم بوگیال کو بطور وراثت عطا کی۔ بانی دیہہ کی جاگیر میں دیہہ آباد ہو گیا۔ اور نام ساہوٹ صدرا مشہور ہوا۔

ساہوٹ بدہال

پہاڑ خان ولد نصیب خان قوم بدھال سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے ہاں ملازم تھا۔ رئیس نے ساہوٹ کلاں سے تین آسامی چھ قلبہ یعنی 630 گھماؤں کی جاگیر بطور وراثت عطا کی۔ پہاڑ خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ بانی دیہہ کی قوم کی وجہ سے ساہوٹ بدھال مشہور ہوا۔ زمیندار اقوام بھینس واہیال بھی آباد ہیں۔

طوطہ فرنسیال

اولاً دیہہ طوطہ پلچیال نامی زمیندار نے بڑی عمارت بنائی بانی دیہہ کی وجہ سے طوطہ نام مشہور ہوا۔ بعد میں مرزا پنڈال و مرزا تاج خان آدمال اور خاکی خان تپہ (تحصیل) نرالی میں رہائش اختیار کر کے قابض ہوئے اقوام بدھال اور پلچیال وغیرہ بھی دیہہ ہذا میں آباد ہیں۔ رقبہ اراضی ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

سموٹ گکھڑاں

عہد قدیم سے آبادہ۔ اولاً ساماں نامی بھٹی از سمت سیالکوٹ سے آ کر ملک گل محمد خان گکھڑ رئیس کے ہاں بطور داروغہ اسپاں یعنی سیس ملازم ہوا۔ برائے رہائش اسیاں (گھوڑے) **840** ھجری دیہہ آباد کیا۔ بانی دیہہ کا نام ساماں تھا اور گکھڑوں نے آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ سموٹ گکھڑاں مشہور ہوا۔ بعد ازاں سلطاں آدم خان رئیس گکھڑ نے اپنے بیٹے مرزا ہوشیار بیگ کو برائے رہائش عطا کیا۔ یہ واقعہ **950** ھجری المقدس کا ہے۔ بہنگام بندوبست پختہ در **979** ھجری المقدس رائے پتھو قانون گو نے اس دیہہ کی چھ آسامی و تین قلبہ یعنی 1125 گھماؤں فی قلبہ پانزوہ گھماؤں زمین تجویز کی۔ اس حساب سے اس دیہہ کا کل رقبہ ایک ہزار و بست پنج گھماؤں مقرر ہوا۔ ماسوائے اقوام گکھڑ اور گوجرال کے باقی کوئی وارث نہیں ہے۔ کچھ عرصہ بعد ہمدال، کلیال، برہمن، کھترٹیل، گوجرال، سید معین اور اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہو گئیں۔

پیر ہالی

پیر نامی برہمن بانی دیہہ ہے۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ شہزادی رانی منگو زوجہ اللہ داد خان گکھڑ نے دادن نامی قوم بدن کو بطور مزارع کاشتکار کے ملازم رکھا۔ چنانچہ دادن قوم بدن نے دیہہ آباد کیا۔ قلبہ رانی کرنے والے کو پوٹھواری زبان میں ہالی کہتے ہیں۔ اس وجہ سے دیہہ ہذا کا نام پیر ہالی مشہور ہوا۔ تا حال دادن خان کی اولاد بطور وراثت مالک وقابض ہے۔

(**نوٹ**) رانی منگو جنجوعہ شہزادی کے محل کے کھنڈرات شہنشاہ ہند شہاب الدین غوری کے مقبرہ کے قریب سر جلال خان یا تال جلال گکھڑ رئیس نزد موضع کروٹہ تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم موجود ہیں۔ جو کہ اس فانی دنیا کیلیے باعث عبرت ہیں۔ رقبہ اراضی 1440 کنال ہے۔

لونی

بانی دیہہ لونا نامی قوم منہاس بیان کرتے ہیں۔اس وجہ سے دیہہ کا نام لونی مشہور ہوا۔قوم گکھڑ کی نسل اس جگہ کو چھوڑ کر موضع تریل تپہ (تحصیل) آدڑہ جا کر آباد ہو گئے۔اور کھیل مشہور ہوئے۔لونی دیہہ جاگیر خالصہ مقرر ہوا۔دیگر اقوام ملیار، تھوتھال، ہجرا، برہمن، لوہدرہ وغیرہ آباد وشاد ہیں۔دیہہ ہذا کسی کی بھی جاگیر نہیں تھا۔خالصہ جاگیر سرکاری زمین کو کہتے ہیں۔رقبہ اراضی چھ قلبہ ہے۔

بساندوٹ فرنسیال

پرانے دیہات میں سے ہے۔ایک دفعہ بے چراغ ہو گیا تھا۔بعد ازاں بسا خان قوم جرال نے دوبارہ آباد کیا۔بانی دیہہ کے نام پر بساندوٹ مشہور ہوا۔سلطان سارنگ خان گکھڑ کے عہد حکومت میں ٹھوہر خان قوم کاہروال اور اس کے بیٹوں کو بطور جاگیر عطا کیا۔مگر کچھ ہی عرصہ بعد سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے فتح خان وشیر خان فرنسیال کو بطور جاگیر عطا کیا۔چنانچہ تا حال فتح خان وشیر خان قوم فرنسیال کی اولاد بطور وراثت مالک وقابض ہے۔ذیلدار رئیس راجہ محمد خان مرحوم کا آبائی گاؤں ہے۔رقبہ اراضی چار آسامی ہے۔

کانوعہ خالصہ (اُودھ نگری)

عہد پاستان سے آباد چلا آتا ہے۔ہندوؤں کے عہد قدیم میں دیہہ کا نام اودھ نگری تھا۔اور چند قومیں آباد تھیں۔مگر بعد میں غیر آباد ہو گئیں۔کچھ عرصہ بعد مسمیاں ببر، اہلو، اور کونو پسران اطلا قوم گوجر گوت بجران نے آباد کیا۔بانی کونو پسران کلاں کی وجہ سے کانوعہ مشہور ہوا۔حضرت شاہ عثمانؒ کی دعا اور برکت سے اطلا گوجر کی نسل بہت خوشحال ہے۔اور بہت زیادہ تعداد میں ہے۔قوم برہمن گوت دت اور بانی بھی آباد ہیں۔دیگر اقوام اہیال بھینس بھی آباد وشاد ہیں۔رقبہ اراضی پانچ آسامی ہے۔

مالی مہابت

مالی نامی قوم گوجر بانی گاؤں بیان کرتے ہیں۔بانی دیہہ کی وجہ سے مالی مشہور ہوا۔کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہوئی۔بعد ازاں حضرت حبیب شاہؒ قوم سید بخاری جو کہ رئیس دلاور خان کے ہاتھیوں کے فیل بان تھے۔اس ملازمت کے صلہ میں رئیس نے گاؤں سید حبیب شاہؒ بخاری کو بطور جاگیر بخش دیا۔یعنی بطور نذرانہ گاؤں دیا۔چونکہ فیل بان کو مہاوت کہتے ہیں۔اس وجہ سے مالی مہاوت مشہور اور درج دفتر ہوا۔رقبہ اراضی دو قلبہ ہے۔

ستوامی

اصل وراثت قوم برہمن کی تھی۔سنتو نامی برہمن بانی گاؤں ہے۔بانی دیہہ کی وجہ سے نام ستوانی مشہور ہوا۔کچھ عرصہ بعد دولو خان ولد موسیٰ خان ولد ہریا قوم گوجر عرف بجران نے قبضہ کر لیا۔رقبہ اراضی ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

ٹاکال

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔کئی بار بے چراغ ہوا۔اصل وراثت قوم کسوال کی ہے۔چونکہ ٹکا خان قوم کسوال بانی دیہہ ہے۔تاریخ فتح خوانی میں تاریخ آبادکاری بحساب ابجدیوں درج ہے۔

(زٹکا کسوال آباد وشاد اب 871ھجری)

بعد ازاں قوم کسوال کو سارنگ خان گکھڑ نے علاقہ پوٹھوہار سے نکال دیا۔

(**نوٹ**) چونکہ سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کی بیوی داور خان ولد بسن خان سکنہ بشند ور قوم کسوال کی ہمشیرہ تھی رئیس کو بیوی نے زہر دیکر ہلاک کیا تھا۔اس نے بوقت نزع اپنے جانشین سلطان سارنگ خان کو چند وصیتیں کی تھیں۔ان میں سے ایک وصیت قوم کسوال کو پوٹھوہار سے

بزور شمشیر نکالنا شامل تھا۔ چنانچہ قوم کسوال بھاگ کر علاقہ آندرہل ضلع میر پور چلی گئی۔ بعد میں وقتاً فوقتاً مختلف اقوام آ کر آباد ہوتی رہیں۔ خصوصاً ہیندن، بنگیال، آدڑہ اور بدھال وغیرہ بطور وراثت مالک وقابض ہیں۔ رقبہ اراضی تین آسامی ہے۔

بھکورا بگلہ

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔ بھکو نامی قوم برہمن بانی گاؤں ہے۔ چونکہ دیہہ کھڈوں میں واقع ہے۔ گاؤں سے باہر انے کے صرف دو ہی راستے ہیں پوٹھواری زبان میں راستہ کو گلہ کہتے ہیں اس لئے نام گاؤں بھکوار بگلہ مشہور ہوا۔ بعد میں قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔ اقوام جنجوعہ، گوجر اور کھتڑیل بطور وراثت مالک وقابض ہیں۔ رقبہ اراضی ایک آسامی تین قلبہ ہے۔

چوجہہ ممدوٹ (موجودہ جھوچھ)

چوجہہ خان اور مہمد خان قوم ہتھیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے دیہہ ہذا بطور جاگیر عطا کیا۔ سابقہ آبادی دیہہ بالکل ویران ہو چکی تھی۔ مسمیاں چوجہ خان اور مہمد خان نے از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ اور ہر دو اشخاص نے اپنے نام پر گاؤں کا نام چوجہہ ممدوٹ رکھا۔ بعد ازاں قوم نارماں نے وراثت پر قبضہ کر لیا۔

سابقہ چیف آف سٹاف جرنل ٹکا خان گورنر پنجاب کا آبائی گاؤں ہے۔ رقبہ اراضی تین آسامی تین قلبہ ہے۔

بیگی

بیگ نامی قوم بیلے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔ سلطان موصوف نے 8 قلبہ یعنی 96 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا کی۔ بیگ قوم بیلے نے از سر نو دیہہ کو آباد کیا۔ اور گاؤں کا نام اپنے نام پر بیگی رکھا۔ اور اسی نام سے مشہور ہوا۔ رقبہ اراضی آٹھ قلبہ ہے۔

ہمکن

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ مسمی ہمکن قوم گوجر نے آباد کیا۔ اسلئے نام دیہہ ہمکن مشہور و درج دفتر ہوا۔ گوجر اپنی قدیمی وراثت اور جاگیروں پر مالک وقابض ہیں۔ رقبہ اراضی چھ قلبہ ہے۔

اجاڑ نور محمد

نور محمد قوم پھکڑال سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس کیپاس ملازم قدیمی دارالحکومت قصبہ دانگلی میں رہائش پذیر تھا۔ اور رئیس کی گائیں اور بھینسیں وغیرہ چرایا کرتا تھا۔ اسی خدمت کے صلہ میں سلطان موصوف نے مواضعات چکیامی کرم چند سے علیحدہ کر کے چار قلبہ یعنی 60 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا کی۔ نور محمد پھکڑال نے از سر نو گاؤں کو آباد کیا۔ جہاں مال مویشی رات کو اکٹھے رکھے جاتے ہیں۔ پوٹھواری زبان میں اس کو جاڑ کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے نام گاؤں اجاڑ نور محمد مشہور و درج دفتر ہوا۔

چکیال (چکیامی ملوک و چکیامی کرم چند و چکیامی ہتنک)

پہلے تینوں مواضعات ایک ہی گاؤں تھا۔ یعنی صرف ایک جگہ آبادی تھی۔ بانی گاؤں قوم گوجر سے تھے۔ بوقت آبادکاری کھدائی کے دوران زمین کی تہہ سے چند سنگ آسیا (چنچل پتھر) کے پڑ برآمد ہوئے۔ چونکہ پوٹھواری زبان میں آسیا کو چکی کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام چکیال مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہوگئی۔ بعد ازاں مسمیاں کرم چند، ملوک چند پور اور نہنک تینوں حقیقی بھائی سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے ہاں ملازم تھے۔ ملازمت کے صلہ میں تینوں بھائیوں کو رئیس نے علیحدہ علیحدہ 90 گھماؤں کی جاگیریں بطور وراثت عطا کیں۔

سالپور

سالوخان قوم سنگال سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے ہاں ملازم تھا۔ گکھڑ موصوف نے خدمت کے عوض مواضعات نندنہ، گف، کلراور تمہ سے ایک آسامی یعنی ایک سواسی گھماؤں زمین کی جاگیر علیحدہ کر کے بطور وراثت عطا کی چنانچہ سالوخان قوم سنگال نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔ بانی دیہہ کی وجہ سے سالپور مشہور و درج دفتر ہوا۔

سکرانہ

قدیم سے آباد ہے۔ ایک دفعہ غیر آباد ہو گیا تھا۔ بعد ازاں سوکھا نامی برہمن اور رانا خان کسوال نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔ بانی گاؤں سکھا اور رانا کی وجہ سے نام دیہہ سکرانہ مشہور ہوا۔ تاریخ آباد کاری بحساب ابجد یوں درج ہے۔

(زسوکھا رانا آباد است ایں دیہہ 905 هجری المقدس)

کچھ عرصہ بعد دیوان دلاور خان ولد سلیم خان ولد سلطان آدم خان گکھڑ رئیس نے قوم کسوال کو گاؤں سے نکال کر خود بزور شمشیر قبضہ کر لیا۔ اقوام کلیال اور دھنیال بھی قدیم سے آباد اور ملک وقابض ہیں۔

اوکر برسی

اوکر نامی قوم برسی نسل مٹ برہمن سکنہ موضع مٹور سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ اسی خدمت کے عوض رئیس نے دو قلبہ یعنی 30 گھماؤں زمین بطور وراثت جاگیر میں عطا کی۔ جاگیر میں مسمی اوکر قوم برسی نسل مٹ برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ رقبہ اراضی دو قلبہ ہے۔

پاٹا بدھال

رجا قلی خان قوم بدھال نسل اودھو خان سکنہ موضع ماحینہ علاقہ تخت پڑی (اکبر آباد) سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔ رجا قلی قوم بدھال نہایت باذوق اور خوش پوش نوجوان تھا۔ رجا قلی بدھال کی خوش مزاجی اور باذوق طبع سے متاثر ہو کر رئیس موصوف کو پاٹی خان کے نام پکارتا تھا۔ اصلی نام رجا قلی خان تھا۔ مگر رئیس کے پاٹی خان کہنے سے خاص و عام میں رجا قلی کے بجائے پاٹے خان مشہور ہوا۔ خدمت کے عوض رئیس نے ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں زمین بطور جاگیر عطا کی۔ رجا قلی عرف پاٹی خان بدھال نے گاؤں جاگیر کی زمین میں آباد کیا۔ اس وجہ سے نام دیہہ پاٹا خان بدھال مشہور و درج دفتر ہوا۔ رقبہ اراضی ایک آسامی ہے۔

سیر وخمار

سیر و خان قوم جنجوعہ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس بطور پیادہ ملازم تھا۔ سیر و خان جنجوعہ شراب کا بہت زیادہ عادی تھا۔ ایک دفعہ ہمراہ مراد قلی خان جنگل میں شیر کے شکار میں مشغول تھا۔ دوران شکار جنگلی درندوں کے مقابلے میں کمال جوانمردی دکھائی۔ رئیس نے بہادری اور جوانمردی سے متاثر ہو کر تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں زمین بطور جاگیر عطا کی۔ سیر و خان جنجوعہ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ چونکہ نام سیر و تھا۔ لیکن شراب کے نشہ میں مست رہنے کی وجہ سے گاؤں کا نام سیر و خمار مشہور ہوا۔ کیونکہ فارسی زبان میں شراب کو خمر کہتے ہیں۔

بجال

میاں بجال قوم راجپوت سلطان جلال خان گکھڑ کے پاس ملازم تھا۔ کسی مسلمان عورت پر عاشق ہو کر مذہب اسلام قبول کر لیا۔ چنانچہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جانے کی وجہ سے رئیس نے چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں زمین بطور جاگیر عطا کی۔ میاں بجال قوم راجپوت نے گاؤں آباد کر کے

رہائش اختیار کرلی۔گاؤں کا نام جَجال تھا۔بعدازاں جیجال مشہور رہوا۔رقبہ اراضی 6 قلبہ ہے۔

موہڑہ ہندال

مرزا ہندال قوم آدمال گکھڑ سکنہ موضع سکرانہ سلطان اصالت خان کے ہاں بزمرہ پیادہ، ملازم تھا۔دوقلبہ یعنی تیس گھماؤں جاگیروراثت میں عطا ہوئی۔بانی گاؤں کی وجہ سے نام موہڑہ ہندال سے مشہور رہوا۔

گھونگیال

سمان خان قوم گھونگیال ساکن قصبہ میرپورسرکار گکھڑاں رئیس اصالت خان میں نوکر تھا۔اس کو چھ قلبہ زمین یعنی 90 گھماؤں جاگیر عطا ہوئی۔سمان خان قوم گھونگیال نے اپنے بھائی وطن سے بلا کرآبا کئے۔قوم کے نام پرنام دیہہ گھونگیال مشہور رہوا۔

بھائی میر علی

قدیم دیہات سے ہے۔پہلے اس جگہ برہمن آباد تھے۔گاؤں کا بانی بھایا نامی برہمن تھا۔اس کے نام پرنام دیہہ بھائی مشہور رہوا۔بعدازاں برہمن کسی وجہ سے خارج ہوگئے۔سلطان مراد خان قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں میر علی قوم لٹوال (تسوال) تیلی کو ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں رقبہ موضع بھائی سے بطور وراثت عطا کیا گیا۔اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔اب قوم دھمیال آباد ہے۔

بھائی للم

لعل مل برہمن سلطان مرادقلی خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔اس کی موضع بھائی سے چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں زمین وراثت میں عطا کی گئی۔لعل مل برہمن نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں

آباد کیا۔اسلئے نام موضع بجائے لعل مل کے بھائی للم مشہور ودرج دفتر ہوا۔

بمہ گنگال

پرانے دیہات سے ہے۔بانی گاؤں بمہ نامی برہمن ہے۔جس نے 891 ھجری میں گاؤں اپنے نام پرآباد کیا۔تاریخ بنیاد بحساب ابجد فقرہ ذیل سے پتہ چلتا ہے۔

(زبمہ برہمن آباد است ایں 891ھ)

بعدازاں برہمن جلاوطن ہوگئے۔سلطان جلال خان نے کنکونامی قوم بھٹ یعنی بادفرش کو وراثت میں عطا کیا۔قوم بھٹ بھی نابود ہوگئی۔سلطان مرادقلی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں قوم جنجوعہ نے تصرف حاصل کیا۔سلطان مکرم خان رئیس کے عہد میں قوم جنجوعہ نے حکم عدولی کی اور باغیانہ رویہ اختیار کیا۔اسلئے رئیس نے گاؤں سے جلاوطن کردیا۔دیگر قومیں کلیال،اور خدمتگار وغیرہ بھی آباد ہیں۔قوم کلیال کاشتکاری کرتے ہیں۔قوم گنگال کی رہائش کی وجہ سے بمہ گنگال مشہور رہوا۔

سانیگوٹ

(قدیم دیہات سے ہے۔تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے)

زسنگا نام بنگیال ہست ایں دیہہ 837ھجری

سنگا خان نسل بنگش خان سے ہے۔ان کا کرسی نامہ یعنی شجرہ نسب راجہ جگدیو پنوار سے آملتا ہے۔راجہ جگدیو ہندوستان کا مشہور ومعروف مہاراجہ ہوگزرا ہے۔سنگا خان نسل بنگش کا مورث موضع باہرہ علاقہ سیالکوٹ سے ملک گل محمد خان گکھڑ بانی گلیانہ کے عہد حکومت میں آکر یہاں آباد ہوا۔بنگش خان کی نسل بنگشیال کے نام سے مشہور ہے۔837ھجری میں سنگا خان قوم بنگیال نے رئیس کی اجازت سے گاؤں آباد کیا۔چونکہ بانی کا نام سنگا تھا۔اسلئے گاؤں سانیگوٹ مشہور ہوا۔

چوہا خالصہ

یہ گاؤں قدیم سے آباد ہے۔گاؤں کے پاس ایک پانی کا چشمہ ہے پوٹھوہاری زبان میں چشمے کو چوہا کہتے ہیں۔اس وجہ سے نام دیہہ چوہا مشہور رہا۔ پہلے برہمن قابض تھے۔جب قوم کسوال نے پوٹھوہار کے چند علاقہ جات پر تصرف حاصل کیا۔تو موضع چوہا پر بھی قبضہ کرلیا۔اس کے بعد رئیس نے کسوالوں کو بمقدمہ زہر خوردنی سلطان ہاتھی خان اس علاقہ سے خارج کردیا۔اور موضع کو خالصہ دیہات میں شامل کردیا۔سرکاری دیہات کو خالصہ دیہات کہتے ہیں۔اس لئے نام دیہہ چوہا خالصہ مشہور رہا۔اقوام سڑیالاں،سوہالاں،بھگوتاں،بوراشت داری آباد ہیں۔سلطان مراد قلی خان نے بھگت سورج رائے سری پت اور ہر سنگھ کو موضع کانوعہ سے بلا کر اس جگہ آباد کیا۔قوم برہمن گوت سہگل بھی رہائش رکھتے ہیں۔بعد ازاں قوم سڑیالاں نابود ہو گئے۔دلا رائے نامی قوم کلیال موضع اونکہ تپہ (تحصیل) گلیانہ سے بوجہ رشتہ داری قوم سڑیالاں آکر آباد ہوا۔قوم سوہالاں بھی قدرت خداوندی سے نابود ہوئی۔قوم گلچند رال علاقہ اندربل سرکار میرپور سے بوجہ رشتہ داری قوم سوہالاں آکر آباد ہوئی۔اقوام بنگیال اور کنیالاں بھی آباد ہیں۔بھگتوں کی آمد کے بعد چوہا بھگتاں مشہور رہا۔

لسنہبا (حویلی گکھڑاں)

یہ تعلقہ درکالی معموری سے ہے۔پہلے یہاں قوم گکھڑ کی رہائش تھی۔اس وجہ سے اس جگہ کو حویلی گکھڑاں کہتے ہیں۔اب بھی چند مزار یعنی قبریں اس احاطہ زمین میں واقع ہیں۔جو کہ قوم گکھڑ کی ہیں۔بعد ازاں سلطان لشکری خان ولد سلطان اکبر قلی خان جو کہ برادر غریا یعنی سلطان مراد قلی خان گکھڑ کا ماتر بھائی تھا۔اس جگہ کو چھوڑ کر موضع ترکھڑی میں جابسا۔اور ترکھڑی (تخت پڑی) کا نام اکبر آباد رکھا۔لسنہبا نامی برہمن ولد رامداس گوت دت جو کہ کافی دولتمند

تھا۔سلطان مکرم خان المعروف سلطان مقرب خان گکھڑ کے عہد حکومت میں آکر اس جگہ آباد ہوا۔اور اپنے نام پر موضع کا نام لسنہبا رکھا۔ پہلے قوم بھینس اس جگہ رہتی تھی۔قدرت خداوندی سے نابود ہوگئی۔برہمن سوری بوجہ رشتہ داری قوم دتاں (دت) وزمینداراں قوم کلیال ونگڑیال آباد ہیں۔

اراضی

پہلے یہ کوئی موضع نہ تھا۔سلطان مکرم خان کی تجویز کے تحت مواضعات درکالی معموری ،ہنندنہ جتال،ساپور،لسنہبا اور دیگر دیہات سے رقبہ علیحدہ کر کے ایک اراضی ہمراہ موضعہ دیرہ خالصہ پرگنہ پھرہالہ مقرر کرنا چاہتے تھے۔کسی وجہ سے وہ زمین دیرہ خالصہ میں شامل نہ ہوسکی۔اور جدا ہی رہی۔اس لئے نام اراضی مشہور ہوا۔اقوام جتال،کلیال ،برہمن،سودیں یا سوڈھی،دت از نسل لسنہبا اس رقبہ میں آباد ہیں۔

درکالی معموری

قدیم دیہات سے ہے۔اولاً درگداس برہمن نے 786 ھجری میں بنیاد رکھی۔اس لئے نام دیہہ درکالی مشہور ہوا۔تاریخ آبادی بحساب ابجدایں است ۔ درگداس درکالی آباد کرد 786 ھجری بعد ازاں برہمن ویران ہو گئے۔دوسری اقوام وقتاً فوقتاً آباد ہوئیں۔قوم کلیال موضع کنیلی فیروزوال سے اٹھ کر بوجہ زیادتی قوم فیروزوال گکھڑ یہاں آباد ہوئے۔قوم کلیال سے چوہدری عثمان نامور آدمی ہوگزرا ہے۔اس کی اولاد میں پسران رزاق اور میر محمد تھے۔یار محمد کلیال بچاری مالہ سے چوہدری عثمان کے گھر سے شادی کی۔اس کے چار پسران ہوئے۔جو عبدل جمال،دادو اور حیات نامی تھے جمال کے گھر تین پسران مسمیاں معموری بولا اور مواج پیدا ہوئے۔معموری علم فارسی میں اعلیٰ مہارت رکھتا تھا۔اس وجہ سے نام دیہہ درکالی معموری مشہور ہوا۔کھینگر واڑیال،گنگال،کنیال،دھنیال،سیدا ور بیلدار قوم میں آباد ہیں۔ایک جگہ کا نام میرا اوڈاں والا مشہور ہے۔

ند، رووَساۓ پھرہالہ اندربل ترکھڑی کے مزار اسی گاؤں میں واقع ہیں۔ زمیندار قومیں جگی، بھٹی، گورہ، ملیار، قوم کھوکھر، کلاڈاں، سرملیال، متیال، تمہ، سڑیال، رتیال، کنیال، گوجر اور کمانگر آباد ہیں۔ سلطان ہاتھی خان کی قبر اسی موضع میں واقع ہے۔ سلطان دلاور خان کی قبر بھی یہاں موجود ہے۔

پنیام

یہ گاؤں دریاۓ جہلم سے پار علاقہ اندربل سرکار میرپور میں واقع ہے۔ عہد قدیم سے آباد ہے۔ پہلے برہمن آباد تھے۔ ایک دفعہ گاؤں بے چراغ ہوگیا تھا۔ جبار قلی خان ولد علی محمد خان کے دور حکومت میں دوباہ آباد ہوا۔ ہتھیال، چوہان، گوجر، نگیال، سیاحقان، تھوتھال، کلیال ملیار، ہرچیال، روپیال، رنیال، اور فرنال قومیں آباد ہیں۔ جب دیوان دولت خان ولد میرا خان نے اپنی لڑکی کا رشتہ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس سے کیا۔ تو موضع پنیام اپنی دختر کو داج میں دیا۔ اس کے بعد یہ گاؤں تپہ حویلی پرگنہ دانگلی میں شامل ہوا۔

آنکر

یہ گاؤں بھی دریاۓ جہلم سے پار علاقہ اندربل سرکار میرپور میں واقع ہے۔ انکر نامی برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں گاؤں بے چراغ ہوگیا۔ پرگنہ اندربل شہنشاہ ہند جلال الدین اکبر اعظم کی طرف سے گکھڑوں کو منصب میں عطا تھا۔ اس لئے از سر نو گاؤں کو آباد کیا گیا۔ نگیال، برہمن، اورل، آہنگر اور سیاحقان قومیں آباد ہیں۔ بعد میں دیوان دولت خان نے جب اپنی لڑکی کا نکاح سلطان اکبر قلی خان ولد سلطان جلال خان گکھڑ رئیس سے کیا تو یہ گاؤں لڑکی کے داج میں دے دیا گیا۔ اس لئے یہ گاؤں تپہ حویلی میں شامل کیا گیا۔

درکالی شیر شاہی

شیر خان قوم پھکڑال موضع دیوی کے پھکڑال خاندان سے تھا۔ یہ سخی اور رحمدل مرد تھا۔ اسی سخاوت کی وجہ سے شیر شاہ مشہور رہا۔ رئیس اکبر قلی خان کی سرکار میں ملازم تھا۔ اس کو درکالی کلاں سے ایک آسامی چھ قلبہ یعنی 270 گھماؤں رقبہ بطور جاگیر وراثت میں عطا کیا۔ شیر خان پھکڑال نے جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اس لئے درکالی شیر شاہی مشہور رہا۔ قوم پھکڑال اور کھینگر بھی آباد ہیں۔ چوہدری گلفراز خان کا تعلق اسی گاؤں سے ہے۔

(موہڑہ) میہڑہ سنگال

یہ گاؤں قوم سنگال کی وراثت ہے۔ مہر خان ولد محمد خان قوم سنگال قوم کاہر والا سے تھا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں گاؤں آباد ہوا۔ اور بانی دیہہ کی وجہ سے میہڑہ سنگال مشہور ہوا۔

پھلا کھر۔ بھلا کھر، بیلا کر

پرانے دیہات سے ہے۔ بھلا والا جہر قوم ہنود نے ملک گل محمد خان گکھڑ بانی گلیانہ کے عہد حکومت میں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بھلا کھر مشہور ہوا۔ قدیم راجپوت ہندو عہد حکومت سے یہاں ایک مقدس پتھر موجود ہے۔ جس کی پرستش کی جاتی ہے۔ یہ پتھر عجیب ہے کہ دن میں کئی رنگ بدلتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کیلئے متبرک پتھر ہے۔ بعد ازاں مسمی بھلا ایک گوجری عورت پر عاشق ہو کر مسلمان ہوگیا۔ اس کے بعد بھلا کی نسل بھلا گوجر مشہور ہوئی۔ تا حال بھلا گوجر کی اولاد گاؤں میں آباد و قابض ہے۔ اس گاؤں میں پانی کی نہریں بھی جاری ہیں۔ اکثر رئیس پھرہالہ بالخصوص سلطان ہاتھی خان گکھڑ جلال خان اور سلطان دلاور خان گکھڑ اس گاؤں میں قیام کرتے تھے۔ موضع سردھا کی حد میں بلند ٹیلہ پر گکھڑوں کے محل مشہور ہیں۔ باغات گوناگوں اشجار نخرک وچنار وغیرہ۔ میوہ زارو گلستان درآں موضع واقع

سیا تھلہ

یہ گاؤں دریائے جہلم سے پار علاقہ اندرہل سرکار میر پور میں واقع ہے۔چھٹہ خان ولد سندھاری خان ولد نتھو خان اور سندھاری خان کا بنیرہ چج خان چوہان گوت آدڑہ قصبہ بڑالی سے اُٹھ کر ملک اندرہل میں آئے۔چھٹہ خان موضع کرڑی میں آباد ہوا۔اصالت خان ولد سندھاری خان نے موضع سیا تھلہ کو ازسرِ نو آباد کیا۔بعدازاں نظر خان اور فقیر خان قوم آدڑہ جو کہ اصالت خان کی نسل سے تھے۔اپنی وراثت جاگیر سے چوتھا حصہ قوم کرٹانہ (کٹانہ) کو بخش دیا۔چنانچہ قوم کٹانہ نے ایک قبیلہ یعنی پندرہ گھماؤں زمین پر قبضہ کرلیا۔وہاں پر قوم سہالہ بھی آباد ہے۔

ہروج

ہروج نامی کنیز زادی (غلام) دیوان دولت خان کی صاحبزادی کے ہمراہ پھروالہ آئی۔چنانچہ خدمت کے عوض کنیز زادی کو زمین عطا کی۔مسماۃ ہروج نے جاگیر میں اپنے نام پر گاؤں آباد کیا۔جو کہ تپہ تحصیل حویلی میں شامل ہوا۔

جبیر سورج ڈھاکا

جبیر نامی قوم گوجر نے گاؤں کو آباد کیا۔گاؤں کے قریب ایک پہاڑ سورج ڈھاکا کے نام سے موسوم ہے اس لئے نام دیہہ جبیر سورج ڈھاکا مشہور ہوا اور درج دفتر ہوا۔یہ پانچ گاؤں دیوان دولت خان نے اپنی پیاری بیٹی کو داج میں عطا کئے تھے۔اس لئے تپہ حویلی (تحصیل) پرگنہ (ضلع) دانگلی میں شامل کئے گئے۔پوٹھوہاری زبان میں پہاڑ کو ڈھاکہ کہتے ہیں۔

میرگالہ منگرال:۔

میرا خان کسوال نے ۱۷۱ھ میں گاؤں آباد کیا۔گاؤں کے قریب ایک راستہ بطور گلہ واقع

ہے۔بانی دیہہ کا نام میرا تھا۔اس لئے میر بگالہ مشہور اور درج دفتر ہوا۔

(زمیرا کسوال آباد شد دیہہ ۱۷۱ھ)

بعدازاں شمس خان منگرار جو کہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔خدمت کے عوض رئیس نے ایک اسامی تین قلعہ یعنی ۲۲۵ گھماؤں زمین بطورِ جاگیر وراثت میں عطا کی۔

میرگالہ جلو

جلو نامی قوم تیلی سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔رئیس نے ڈیڑھ آسامی یعنی 27 گھماؤں کی جاگیر میر بگالہ کلاں سے علیحدہ کر کے خدمت کے عوض عطا کی۔جلو ہم کنجد گر یعنی تیلی نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔جو کہ میرگالہ مشہور و درج دفتر ہوا ہے۔

میرگالہ اہیال

بدھو نامی قوم اہیال کو رئیس جلال خان گکھڑ کے عہد میں ایک آسامی تین قلبہ یعنی 225 گھماؤں کی جاگیر میرگالہ کلاں سے علیحدہ کر کے عطا کی گئی۔چنانچہ بدھو قوم اہیال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔اس لئے نام دیہہ میرگالہ اہیال مشہور و درج دفتر ہوا۔

میرگالہ خالصہ

چونکہ میر بگالہ کلاں کا کل رقبہ چھ اسامی اور تین قلبہ یعنی ۱۱۲۵ گھماؤں تھا۔میرگالہ سنگرال، میرگالہ جلو، اور میرگالہ اہیال تینوں دیہات کیلئے چار آسامی یعنی 580 گھماؤں کی جاگیریں الگ الگ کر کے عطا کی گئی۔بقیہ 545 گھماؤں زمین کسی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔اس لئے وہ رقبہ خالصہ میں شامل کرلیا گیا۔اور جدید آبادی بنام میرگالہ خالصہ مشہور و درج دفتر ہوئی۔خالصہ سرکاری رقبہ کو کہتے ہیں۔

بناہل

موضع بنایال قدیم دیہات سے ہے۔ بان نامی برہمن گوشار نیال نے آباد کیا۔ اس وجہ سے نام گاؤں بنایال مشہور ہوا۔ اب یہ موضع تپہ کاہرو میں شامل ہے۔ تاریخ آبادی بحساب ابجدیوں درج ہے۔

(زبابان برہمن بنایال آباد 508 ھجری)

بعدازاں اقوام برہمن مسلمان ہو گئے۔ اور اپنی دیرینہ اور قدیمی وراثت پر قائم ہیں۔ حسنال سلہال، ببیال، ملیال اور ملیار اقوام بھی آباد ہیں۔

دہانیلہ

بہت پرانے دیہات میں سے ہے۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے دھنا نامی قوم برہمن گوت رنیال نے 477 ھجری المقدس میں آباد ہو گیا۔ تاریخ فتح خوانی میں بنیاد دیہہ اس طرح لکھی ہے۔

زدھنا برہمن دھانیلہ آباد

مسلمان رئیس پھرہالہ کے دور حکومت میں اس علاقہ میں اسلام کی روشنی پھیلی چنانچہ اس دوران دھنا برہمن گوت رنیال کی اولاد مسلمان ہو گئی۔ اس کے بعد قوم گوجرال اور دھیار بھی آباد ہو گئی۔

چک مرزا صاحب

قدیم سے آباد ہے۔ اصل وراثت قوم برہمناں کی ہے۔ گودھو نامی قوم برہمن کے چک بندی کر کے آباد کیا۔ اس وجہ سے نام دیہہ چک برہمناں مشہور ہوا۔ قدیم ہندو آبادی کے نشانات اب تک موجود ہیں۔ قدرت خداوندی سے ہندو آبادی غیر آباد ہو گئی۔ یہ مواضعات رئیس اللہ داد خان

گکھڑ رئیس کی دختر کو بطور جاگیر عطا تھے۔ جس کا نام مرزا صاحبہ تھا۔ قوم گوجر گوت بجران از نسل مینا مرزا صاحب رئیس زادی کی معرفت آباد ہوئے۔ چنانچہ رئیس زادی صاحب کے دور حکومت کے تالاب کنویں (چاہات) حوض، باغات اور پختہ عمارات شاہی آجتک موجود ہیں۔ زمیندار قوم تھوتھال اور بنگیال و بلوچ قومیں آباد ہیں۔

بلالہ سیداں

ہندوؤں کی قدیمی وراثت ہے۔ بلو نامی ہندو نے آباد کیا۔ اس کے نام پر بلالہ مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں قوم سید کو وراثت میں عطا ہوا۔ سیدزادوں نے قوم دوکیال کو برائے کاشتکاری آباد کیا۔ اب قوم دھمیال بھی مالک وقابض ہے۔

پنڈوڑا خالصہ

پانڈو نامی برہمن بانی دیہہ ہے۔ بعدازاں قوم سوگالاں نے وراثت پر قبضہ کرلیا۔ برہمن غیر آباد ہو گئے۔ اور قوم اہیال آباد ہو گئی۔

پنجوہا

پنجو نامی قوم برہمن جو کہ مسمی پانڈو بانی پنڈوڑا خالصہ کا بھائی تھا۔ اس نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن ویران ہو گئے۔ پھر مانک چند قوم برہمن گوت نودہیال نے تصرف حاصل کیا۔ بعدازاں ملیار اور زمیندار قومیں آکر آباد ہو گئیں۔ قوم کنال برہمن بھی قدیم سے آباد ہیں۔

براند

پرانے دیہات میں سے ہے۔ قوم دھوبی جو کہ رئیس پھرہالہ کے قدیمی پارچات (کپڑے برتن) صاف کیا کرتے تھے۔ اس خدمت کے عوض دھوبیوں کو یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا۔ قدرت

خداوندی سے کچھ عرصہ بعد قوم دھوبی غیر آباد ہو گئے۔ اسلئے اصل مالکان سے کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ دیگر قومیں وقتاً فوقتاً آ کر آباد ہوتی رہیں۔

سہیالی عمر خان

قدیم دیہات سے ہے۔ پہلے سیہالی نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عمر خان قوم منگرال کو جاگیر میں عطا کیا۔ عمر خان منگرال نے یہ گاؤں از سر نو آباد کیا۔ قوم منگرال نے مسمی گھیا خان جو کہ قوم کھتریل کا بزرگ ہے۔ موہڑہ گھیا سے لا کر آباد کیا۔ موہڑہ گھیارا کو حضرت گھیا خان" مورث اعلیٰ قوم کھتریل نے آباد کیا تھا۔ قوم ہون بھی آباد ہے۔

گہگانده

عہد پاستان سے آباد ہے۔ زمانہ قدیم میں گنہیا نامی قوم گگ نے از سر نو آباد کیا۔ گگ علاقہ پوٹھوار میں ہندوؤں کی قدیم ترین قوم کی ایک گوت ہے۔ گگ، کالو اور کیری قوموں کا قدیمی مسکن پوٹھوہار کا علاقہ ہے۔ کچھ عرصہ بعد گگ قوم اس گاؤں سے غیر آباد ہوئی۔ پھر قوم گوجر نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ مگر قدرت خداوندی سے گوجر بھی غیر آباد ہو گئے۔ اب قوم بافندہ کاشتکاری کرتے ہیں۔ اس گاؤں سے کچھ رقبہ قوم بھگت چوہا بھگتاں والہ کو رئیس گکھڑ کی طرف سے دھرم ارتھ یعنی مذہبی خدمت کے صلہ میں عطا ہوا۔

موضع کروڑ کلاں و کروڑ خورد سے حسب ذیل مواضعات جدا ہوئے۔

تھاتھی

سردار رتن سنگھ کی عملداری کے وقت فتح نور قوم اسکندرال کی معرفت قوم کلیال اور دیگر زمیندار آباد ہوئے۔

میانہ پوٹھہ

سردار رتن سنگھ کی عملداری کے وقت میانہ گوجر فقیر نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ بوٹہ نامی برہمنی پہلے آباد ہوا۔ بعد ازاں میانہ آباد ہوا۔ اسلئے میانہ پوٹھہ کے نام پر میانہ پوٹھہ مشہور ہوا۔ حضرت دیوان کا مزار اقدس گاؤں میں موجود ہے۔

نوٹ۔ حضرت غوث الاعظم جناب عبدالقادر جیلانیؒ کے خطہ پنجاب میں چار دیوان ہیں۔ ۱۔ حضرت عبداللہ دیوان حضورؒ شند ور شریف ۲۔ حضرت دیوان راٹھیاں نزد جہلم ۳۔ حضرت دیوان میانہ پوٹھہ ۴۔ حضرت دیوان ولی نعمت اللہ بخاری سری نگر کشمیر

جھرکی

مہاراجہ گلاب سنگھ کے ابتدائی عہد حکومت میں عزیز خان قوم سکندرال گکھڑ نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔

ارام پور (رنڈا)

سوکھا نامی تھانیدار جو کہ راجہ گلاب سنگھ کے پاس ملازم تھا ایک برج مرمت کر کے موجم زمیندار سکنہ موضع جلال علاقہ لہڑی کو آباد کیا۔ جس نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ چوہدری حاکم خان مرحوم پولیس ہیڈ کانسٹیبل کا آبائی گاؤں تھا۔

بورگی

راجہ گلاب سنگھ کے ابتدائی عہد حکومت میں میانہ پوٹھہ کی حدود میں دیوان جواہر مل نے فیض زمیندار کو موضع پوٹھہ سے لا کر آباد کیا جس نے علیحدہ ڈھوک بورگی کے نام سے آباد کی۔

رہوڑا خالصہ

منجوٹھہ، پلدیام، چک خاص، چک رہوڑا

پلینہ خاص نگڑیال

پلینہ ، جبر، موہڑہ بدھال

یک، یک ، یک

بیول

کنیال، میر اہفیال دھمیال، پتھا،

چک خالصہ، پنجگرانو، ڈھیری پلندیر، کوبل بورے

یک یک

شمار قلبہ ہائے موہڑہ مانگ داخلی درکالی معموری

گنگال	یک آسامی تین قلبہ	بافندہ	تین قلبہ
چوہان، بھٹی، بیلدار	تین قلبہ	کنبلے	تین قلبہ
ہتھیال	تین قلبہ	بڈابڑ	دو قلبہ
سوگا	تین قلبہ	پھٹاکی	تین قلبہ
بخاری	دو قلبہ	نجار (ترکھان)	دو قلبہ

تپہ کاہرو

تپہ کاہرو

کاہرو

قوم کاہروال جو کہ قوم جنجوعہ کی شاخ ہے۔علاقہ ہذا میں کثرت سے آباد ہے۔اور قدیم سے صاحب اقتدار ہیں اس وجہ سے علاقہ کا نام کاہرو مشہور ہوا۔اس نام کے دو تپہ جات ہیں۔ایک تپہ ہذا پرگنہ دانگلی اور دوسرا تپہ کاہرو پرگنہ پھرہالہ میں شامل ہے۔قوم کاہروال کا صدر مقام تحصیل کہوٹہ ہے۔

نارو گکھڑاں

پہلے تپہ کاہرو میں قوم جونال بوراشت داری قابض تھیں۔ان کا خطاب سہیہ تھا۔موضع نارہ پہلے نار سہیہ نامی قوم جونال نے آباد کیا۔اس وجہ سے گاؤں کا نام نارہ مشہور ہوا۔قدرت خداوندی سے قوم جونال غیر آباد ہوگئی۔اور ایک بھائی مرزا صادق خان گکھڑ کو موضع سوہاوہ میں اپنے ملک کی سرحد پر آباد کیا دوسرے بھائی عمر خان کو موضع نارہ اپنے علاقہ کی سرحد پر آباد کیا۔عمر خان پہلے نگائل عمر خان نزد گوجر خان آباد تھا۔تھرہال قوم یہاں پر قدیم سے آباد تھی۔قوم گکھڑ کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے کنوؤں سے پانی حاصل کرنے میں گکھڑوں کو سخت رکاوٹ ہوتی تھی۔

چنانچہ گکھڑوں نے قوم تھرہال کی مدد سے الگ کنواں تیار کرنا شروع کیا۔ایک دن قوم تھرہال کے طاقتور نوجوان کنویں کی کھدائی میں مصروف تھے کہ اچانک وعدہ خلافی کرتے ہوئے گکھڑوں کے آدمیوں نے ان کو کنویں کے اندر ہی سنگسار کردیا۔قوم تھرہال کے جوان کنویں کے اندر سنگ باری کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔اور جو آدمی قوم تھرہال سے زندہ بچے ان کو گکھڑوں نے انتہائی

بے دردی سے ہلاک کردیا۔اور خود تمام گاؤں پر قابض ہوگئے۔بعدازاں پانی والا کنواں منہدم کردیا۔عمر خان کی وراشت حسب ذیل ہے۔

نارہ مگرال: نارہ گکھڑاں	سہیالی عمرخان	نگائل عمرخان	فاکون
تین آسامی	ایک آسامی	دو آسامی	ایک آسامی

فاکون

فکو نامی قوم گوجر نے آباد کیا۔اس لئے گاؤں کا نام فاکون مشہور ہوا۔قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہوگئے۔بعدازاں شکر خان ولد باصر خان قوم کاہروال آباد ہوا۔آجتک شکر خان کی اولاد مالک وقابض ہے۔ان کو شکرال کہتے ہیں۔

مٹور

قدیم دیہات سے ہے۔مٹ نامی برہمن نے اس کی بنیاد رکھی اس دور میں پیر کالا ولد قل قوم جنجوعہ مع بامنا پروہت قوم برہمن کھیالہ (پنڈ دادن خان) کے علاقہ سے اٹھ کر اس علاقہ کاہرو متصل موضع میرا ایک اونچی جگہ بیٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہوگیا۔اس جگہ کو کانڈ پاری کہتے ہیں۔پھر پروہت مذکورہ کے مشورہ سے پیر کالا نے مٹ برہمن کے گھر سے شادی کرلی۔مٹ برہمن کی لڑکی کا نام رانی کاہو تھا۔سوائے اس لڑکی کے اور کوئی اولاد نہ تھی۔تمام جائیداد اور ہر قسم کی وراشت اپنی لڑکی کے نام منتقل کردی۔اور خود بیوی کو ہمراہ لے کر جنگلوں میں عبادت کیلئے چلا گیا۔رانی کاہو کے بطن سے پیر کالا کے ہاں دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام جس رائے تھا اور دوسرے کا نام پت رائے تھا۔ان دونوں بھائیوں جس رائے اور پت رائے کی اولاد علاقہ کاہرو میں آباد ہے۔اور بمطابق نام پیر کالا و رانی کاہو ان کو کاہروال کہتے ہیں۔اور علاقہ کا نام بھی کاہرو مشہور ہوگیا۔اولاد بامنا پروہت بھی بوراشت داری مالک وقابض ہیں۔

گولیہ

اصل وراثت قوم برہمناں ہے۔ گولو نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا اس وجہ سے گاؤں کا نام گولیہ مشہور ہوا۔ بعدازاں قوم برہمن غیر آباد ہوگئی اور قوم کاہروال نے دیہہ پر قبضہ کرلیا۔

کولیتر (سنبال)

کولیتر قوم برہمن بانی دیہہ ہے۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہوگئے۔ کنبا خان ولد بوڑا خان نے گاؤں پر قبضہ کرلیا۔ چنانچہ کنبا خان کی وجہ سے گاؤں کا نام کنبال مشہور ہوا۔ جو کہ بعد میں بگڑ کر سنبال مشہور ہوا۔

سیتو

سیتو قوم برہمن بانی دیہہ تھا۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ سیتو قوم بافندہ سے تھا۔ قدرت خداوندی سے بافندے غیر آباد ہوئے قوم کاہروال نے قبضہ کرلیا۔ زمیندار قوم رنیال بھی آباد ہے۔

جونیال

پہلے اس جگہ گوجر قوم آباد تھی۔ کچھ عرصہ بعد گوجر غیر آباد ہوگئے۔ اور قوم جونال نے قبضہ کرلیا۔ اس لئے گاؤں کا نام جونال مشہور و درج دفتر ہوا۔

کاتیال ہون

کیتو قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے کاتیال نام مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے برہمن نابود ہوگئے۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس نے مسمی شجاعت خان قوم ہون کو یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا اس لئے کاتیال ہون مشہور ہوا۔ اور درج دفتر ہوا۔

پنڈ بیو بھینسو (نروٹ)

قدیم دیہات سے ہے۔ پہلے اس کو نروٹ کہتے تھے کیونکہ بانی نروٹ قوم برہمن سے تھا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں بے چراغ ہوگیا۔ بیو یا بینو خان قوم کاہروال نے ایک بلند ٹیلہ پر از سر نو گاؤں آباد کیا۔ پشتہ یا اونچی جگہ کو بند کہتے ہیں اس وجہ سے نام دیہہ بند بیو مشہور ہوا۔ بعدازاں بدھال ملیار ، ہسیال، کنیال، اور جٹال قومیں آباد ہوگئیں۔ اصل وراثت رائے بیو خان کاہروال کی ہے۔

سالگراں

بہت پرانا گاؤں ہے اسے ہندوؤں نے پہلے آباد کیا۔ مگر قدرت خداوندی سے اصل بانی گاؤں غیر آباد ہوئے قوم ہتھیال نے تصرف حاصل کرلیا اقوام میانہ اور نجار (ترکھان) بھی آباد ہیں۔

بھنڈ گراں

بھنڈ ایک قوم ہے جو کہ نقالی کر کے لوگوں کو خوش کرتے ہیں۔ گکھڑوں کے ہاں نقل کیا کرتے تھے۔ اس پیشہ میں خدمت کے عوض گاؤں بطور جاگیر وراثت میں عطا ہوا۔ بھنڈ قوم کی رہائش کی وجہ سے نام دیہہ بھنڈ گراں مشہور ہوا۔ پوٹھواری زبان میں گاؤں کو گراں کہتے ہیں۔ قدرت خداوندی سے بھنڈ یعنی مراثی غیر آباد ہوگئے۔ جگو نامی قوم ستھیال نے گاؤں پر قبضہ کرلیا۔

دیلوٹ

چانا نامی مراثی یعنی بھنڈ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم تھا۔ اور ہر وقت موقع بے موقع عرض معروض کرتا اس گستاخی سے اسے بارہا منع کیا گیا لیکن چانا مراثی باز نہ آیا۔ اس وجہ سے اس کو دیلوٹ کہتے ہیں۔ اس کی خدمت کی عوض رئیس نے دو قلبہ یعنی 30 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا کی۔ چانا مراثی نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے دیلوٹ نام مشہور

ہوا۔ کچھ عرصہ بعد مراثی قوم خارج ہوگئی اور قوم کاہروال نے قبضہ کرلیا۔ پوٹھواری زبان میں ویلوٹ کوداؤ کہتے ہیں۔

بگلی

گاؤں کا بانی قوم بریی تھی۔ قوم کاہروال کے رئیس علاقہ کے دربار میں پیش ہوکر وراثت حاصل کی۔ لیکن یہ دیہات مٹ نامی گوت بریی قوم برہمن موضع مٹور سمیت اپنی لڑکی کو دے دیئے۔ موضع بگلی میں تھوبڑ خان قوم کاہروال کی اولاد بوراثت داری آباد ہے۔ زمیندار قوم منہاس اورادمال بھی سکونت پذیر ہیں۔ قوم ادمال بوجہ رشتہ داری قوم کاہروال موضع سکرانہ سے اٹھ کراس جگہ آباد ہوئی۔

بند

مسمی بندو نامی برہمن قوم گاؤں کا بانی تھا۔ قدرت خداوندی سے ہندو برہمن کی نسل ختم ہوئی۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں بنجا خان کنگرال نے بطور وراثت سکونت اختیار کی آجتک بنجا خان منگرال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ بامنا پروہت قوم برہمن کی نسل اور قوم کاہروال بھی آباد ہے۔

ہنسر کدالی

ہنسر نامی قوم برہمن نے پہلے آباد کیا بعدازاں کدری خان ولد شیخ خان قوم کاہروال کو سلطان جلال خان گکھڑ نے بطور وراثت جاگیر میں عطا کی۔ قوم برہمن بطور وراثت مالک وقابض تھے۔

بربکا

ظاہر ہے کہ یہ گاؤں بربکا نامی کسی ہندو نے آباد کیا۔ سلطان اکبر قلی خان کے عہد حکومت میں

نجابت خان قوم ستی بوراثت داری قابض ہوا۔ اب ستیال اور قوم ستی مالک وقابض ہیں۔

پنجواڑ سہنیہ

قوم جونال نے آباد کیا قدرت خداوندی سے قوم جونال غیر آباد ہوگئی بعدازاں قوم کاہروال اور منال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔

بادنیال

یہ بات واضح ہے کہ بامنا نامی برہمن پروہت پیر کالہ تھا۔ بامنا پروہت کا ذکر پچھلے صفحات میں ہوچکا ہے۔ بامنا پروہت موضع گڑھ ملوٹ کھیالہ (تحصیل پنڈدادن خان) ضلع جہلم سے آکراس علاقہ میں آباد ہوا۔ بامنا نے اپنے نام پر گاؤں آباد کیا۔ پروہت مذکورہ کی اولاد کو بادنیال کہتے ہیں۔ اولاد حسن خان ولد بیر خان قوم کاہروال سکونت پذیر ہے۔

تہویہ (تھوہا خالصہ)

پہلے یہاں کوئی اور قوم آباد تھی۔ ایک دفعہ یہ گاؤں غیر آباد ہوگیا۔ بعدازاں تھوتھا خان ولد بدہی خان قوم کاہروال ازسرنو اسے آباد کیا۔ بانی کے نام پر تھوہا مشہور ہوا۔ تھوہا خان قوم کاہروال کے چار بیٹے تھے۔ جن کا نام بندوخان، ہسوخان، روپوخان، اور جسوخان تھا۔ ان چاروں بھائیوں کی اولاد یہاں پر آباد ہے۔ اور اپنے بزرگوں کے نام پر انکی گوتیں چلی آرہی ہیں۔

ا۔ بندوال ۲ جسوال، ۳۔ حسوال، ۴۔ روپوال۔

گف سہنگال (منڈادت)

جہاں موضع گف آباد ہے۔ پہلے اس گاؤں کا نام منڈادت مشہور تھا۔ یہاں پر قوم بھکروال آباد تھی قدرت خداوندی سے قوم بھکروال غیر آباد ہوئی۔ سنگو خان قوم کاہرو جس کے بزرگوں کو موضع تھوہا

کے دوسرے شریکوں نے ہلاک کردیا تھا۔اس وقت سنگو خان ماں کے پیٹ میں تھا۔جب پیدا ہوا تو اس کا نام سنگو خان رکھا گیا۔ماں اس کو ہندو جوگی کے پاس لے گئی۔جو کہ ٭ میں عبادت میں مشغول تھا۔وہ اس بچے پر مہربان ہوگیا۔اور اسکی ماں کو کہا کہ اس بچے کی بہت سی اولاد ہوگی۔اور اس جگہ گاؤں آباد کریگا۔اس گاؤں کا نام گف رکھا گیا۔پوٹھوہاری زبان میں غار کو گف کہتے ہیں۔بانی دیہہ کی وجہ سے گف سہنگال مشہور ہوا۔سنگو خان کی اولاد کو سہنگال کہتے ہیں۔

لہڑی

جس جگہ لہڑی آباد ہے اس جگہ پہلے ایک بڑا جنگل تھا۔لہر سہیہ قوم جونال نے اس احاطہ کی زمین میں گاؤں آباد کیا۔اس وجہ سے گاؤں لہڑی مشہور ہوا۔بعدازاں قوم کاہروال نے اس گاؤں پر قبضہ کرلیا۔زمیندار قوم آدڑہ آباد ہے۔دیگر خدمت گذار اقوام درودگر (ترکھان) نائی (حجام) زمیندارہ قوم ترادڑ بھی آباد ہے۔بامنا قوم برہمن کی اولاد بھی اسی گاؤں میں آباد ہے۔

بیر مالی ہیتم و بیر مالی ہست

پہلے ایک ہی گاؤں دس قلبہ یعنی 150 گھماؤں کا تھا۔بیر سہیہ قوم جونال نے گاؤں آباد کیا۔سلطان جلال خان کے عہد میں دو موضع مقرر ہوئے۔چند عرصہ قوم جنکسال بھی آباد رہی۔ہیتم قوم مراسی کو چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں اور ہست قوم ملیار کو چار قلبہ یعنی 60 گھماؤں کی جاگیریں بطور وراثت عطا ہوئیں۔ہیتم قوم مراسی اور ہیبت قوم ملیار نے علیحدہ علیحدہ گاؤں آباد کئے۔

چنور

اصل وراثت قوم جونال کی ہے چونکہ چنن قوم جونال گوت سہیہ نے گاؤں آباد کیا مسمی چنن کے

نام پر چنور مشہور ہوا۔بعدازاں اقوام جوگی زمیندار سہن آباد ہوئیں۔گاؤں کا کل رقبہ ایک آسامی چھ قلبہ یعنی 270 گھماؤں ہے۔

کنیال درگداس

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔مسمی کنیال قوم گوجر نے آباد کیا۔قدرت خداوندی سے گوجر قوم غیر آباد ہوگئی۔درگداس قوم برہمن نے قبضہ کرلیا۔کہتے ہیں کہ درگداس برہمن اس قدر دلیر بہادر اور تیر انداز تھا کہ تمام کاہروال اس سے ڈرتے تھے۔آخر ایک دن موقع ملتے ہی ملک خان کاہروال نے قتل کردیا۔بعدازاں قوم کاہروال اور گودال نے تصرف حاصل کرلیا۔گاؤں کا کل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

دودیلی

عہد پاستان سے آباد ہے۔اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔قدیم زمانے میں دودازم برہمن نے آباد کیا۔بعدازاں قوم سارنگال سے نقل مکانی کر کے موضع پنجگراں تپہ آدڑہ اور موضع دودہار وغیرہ میں جابسے۔بعد میں کاہروال قوم قابض ہوگئی۔زمیندار قوم اہیال بھی آباد ہیں۔گاؤں کا رقبہ تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں ہے۔

ایہال (آہال)

مسمی آہالو نامی ہندو نے آباد کیا۔سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم کاہروال اور گودال آباد ہوئیں۔کل رقبہ دس قلبی یعنی 150 گھماؤں ہے۔

بہگار

قدیم دیہات میں سے ہے۔بہگار پسر کسال قوم برہمن نے آباد کیا۔سلطان مراد قلی خان گکھڑ

کے عہد میں قوم کاہروال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔اقوام برہمن اور منہاس آباد ہیں۔زمین ایک آسامی یعنی 210 گھماؤں ہے۔

بہلادر

بہلا نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔بانی کے نام پر بہلا مشہور ہوا۔سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم کاہروال قابض ہوئی۔برہمن بھی آباد تھے۔اصل رقبہ 70 گھماؤں ہے۔

مومیام

مومن خان کٹھال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے ہاں کسی اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔رئیس نے خدمت کے عوض یہ جگہ جاگیر میں عطا کی۔چنانچہ بانی دیہہ مومن خان کٹھال کی وجہ سے گاؤں کا نام مومیام مشہور ہوا۔بعدازاں قوم کٹھوال غیر آباد ہوئی۔رول خان قوم کاہروال اور ملیار آباد قومیں ہیں۔اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

میرا

جب قوم کاہروال نے موضع مٹور پر قبضہ کیا۔تو آپس میں وراثت تقسیم کی چنانچہ مہابت خان اور دولو خان قوم کاہروال کو موضع میرا جو کہ پہلے ویران تھا حصہ میں دیا گیا۔چونکہ آبادی سے پہلے اس جگہ کا نام میرا مشہور تھا۔اس لئے آبادی ہوجانے کے بعد گاؤں کا نام میرا مشہور ودرج دفتر ہوا۔قوم کاہروال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہیں۔اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

بیور

بیور سہیہ قوم جونال نے آباد کیا۔قوم جونال کا قدیمی خطاب سہیہ مقرر ہوا۔اس کی سہیسے قابض

ہیں۔اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔ذیلدار اجہ فرزند مرحوم کا آبائی گاؤں تھا۔

کانڈیاری

اصل وراثت قوم کاہروال کی ہے جب پیر کالا اور بامنا پروہت قوم برہمن کھیالہ (تحصیل پنڈ دادن خان) سے اس علاقہ میں آئے تو پہلے اس جگہ عبادت الٰہی کرتے تھے۔کیونکہ اس جگہ گھنا اور خاردار جنگل تھا۔اس لئے اس جگہ کا نام کانڈیاری مشہور ہوا۔اصل رقبہ دس قلبہ یعنی 150 گھماؤں ہے۔

بہلا ہوٹ (ہوٹہ)

عہد پاستان سے آباد ہے۔اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔بہلا نامی برہمن نے آباد کیا۔بہلا قوم برہمن گوت ہوٹ یا ہوٹہ سے تھا۔بانی دیہہ کے نام اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام بہلا ہوٹ مشہور ہوا۔بعدازاں قوم کاہروال نے قبضہ کرلیا۔اصل رقبہ چھ قلبہ 90 گھماؤں۔

لاٹوری (لٹوری)

قدیم دیہات سے آباد ہے پہلے قوم برہمن آباد تھی۔جب قوم کاہروال نے مٹور پر قبضہ کرلیا۔تو بعدازاں دیگر دیہات پر بھی قبضہ حاصل کرلیا۔چنانچہ اسی وقت قوم برہمن بھی اس گاؤں سے غیر آباد ہوگئی۔گھیبا خان ولد بودو خان قوم کاہروال کی نسل نے اس گاؤں پر قبضہ کرلیا۔قدرت خداوندی سے کاہروال بھی غیر آباد ہوگئے۔چنانچہ موضع مٹور کے خاندان کاہروال نے قوم سید کو یہاں پر قابض کرادیا۔اصل رقبہ تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں ہے۔

سرایڈ (سیری)

اصل وراثت قوم جونال ہے۔سیر سہیسہ ولد جونو یو قوم جونال نے آباد کیا۔اس لئے جان دیہہ

سرائیڈ مشہور ہوا۔اب اس گاؤں کو سیری کہتے ہیں اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

آہا

مسمی آہارام ہندو نے آباد کیا۔اس لئے نام دیہہ آہا مشہور ہوا۔بعد ازاں اصل بانی ہندو غیر آباد ہو گئے اور زمیندار قوم جٹال وراثت داری قابض ہوئے جس وقت پرنگلہ دانگلی شہانہ دہلی کی طرف سے اجارہ پر دیا گیا تو اس وقت قوم جٹال سے مال گذاری ادا نہ ہو سکی اس وجہ سے مسمی مرید قوم جٹال نے اپنی وراثت بھولا قلی خان قوم کاہروال کے پاس فروخت کر دی۔بھولا قلی خان قوم کاہروال موضع میرا کا رہنے والا تھا۔او کافی دولت مند تھا اسکے بعد کاہروالوں کا دخل ہوا اور آج تک مالک و قابض ہیں۔

جنوئی

جینا نامی ہندو نے آباد کیا۔بانی دیہہ کی وجہ سے موضع جنوئی مشہور و درج دفتر ہوا۔انقلاب روزگار کی وجہ سے ہندو غیر آباد ہو گئے۔قوم کاہروال نے تصرف حاصل کر لیا۔اصل رقبہ دس قلبہ 150 گھماؤں ہے۔

کہراین

پہلے قوم کہران کے ہندو آباد تھے قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا اور ہندو غیر آباد ہو گئے۔

بہروئی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔قوم کاہروال نے بزور شمشیر قوم گوجر کو نکال دیا اور خود قابض ہو گئے اصل رقبہ تین قلبہ یعنی 45 گھماؤں ہے۔

سہسی

پہلے ہندو آباد تھے قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہو گئے قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

بیارتھ

بیارتھ نامی ہندو نے آباد کیا۔قوم کاہروال نے ہندوؤں کو گاؤں سے نکال دیا اور خود قابض ہو گئے۔بانی دیہہ مسمی بیارتھ کی وجہ سے نام دیہہ بیارتھ مشہور ہوا۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔اب یہ گاؤں موضع لہڑی میں شامل ہے۔یعنی بیارتھ داخلی لہڑی ہے۔

دیوٹی

مسمی دیوٹی ہندو نے آباد کیا۔قدرت خداوندی سے قوم ہندو خارج ہو گئی اور یہ گاؤں بہلار میں شامل ہو گیا۔اصل رقبہ 30 گھماؤں ہے اب دیوٹی داخلی بہلار ہے۔

تپہ بیول

بیول

پرانے گاؤں میں سے ہے قوم ہندوراجگان کے عہد میں دو حقیقی بھائی رائے کیلا اور رائے بیلا قوم راجپوت اس ریاست کے مالک تھے کلر کا علاقہ رائے کیلا کے حصہ میں آیا اس لحاظ سے رائے کیلا راجپوت نے نالہ کانسی کے کنارے گاؤں آباد کیا۔ بانی دیہہ کی وجہ سے گاؤں بنام کھلر مشہور ہوگیا۔ جو کہ بگڑ کر رفتہ رفتہ کلر مشہور ہو گیا۔ دوسرے بھائی رائے بیلا راجپوت کو علاقہ بیول حصہ میں ملا چنانچہ رائے بیلا نے 412ھ المقدس نے ایک گاؤں نالہ کے کنارے آباد کیا۔ بانی کے نام پر نام دیہہ بیول مشہور ہوا۔ حساب ابجد کے مطابق تاریخ بنیاد یوں ہے۔ (بیول آباد شاد از بیلا 412 ھجری) بعد ازاں گکھڑوں نے اصل راجگان کو ختم کر کے اس علاقہ پر قبضہ کر لیا اور اقوام بھٹی، بھیس و نیلی کو اس گاؤں میں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم کسوال نے اپنے شریک بھائیوں گکھڑوں سے ندی کے کنارے زبردست جنگ کی اور لڑائی میں شکست کھا کر علاقہ اندرہل سرکار میر پور چلے گئے۔ چنانچہ رئیس نے گاؤں پیرزادوں کو جاگیر میں عطا کر دیا۔ پیرزادوں نے زمیندار اقوام گنگال، ہتھیال، دھمیال، کنیال کو آباد کیا۔ ان کے علاوہ خدمتگار اقوام بافندہ، کنجد گر (تیلی) ملیار، داروگر (ترکھان) ہندوؤں اور جماعہ کسابان کو آباد کیا۔ کافی عرصہ بعد کسوالوں نے اپنی قدیمی وراثت کا دعویٰ کیا۔ اور اس جھگڑے میں قوم کسوال کے ہاتھوں اللہ داد خان ولد داتا خان قوم گنگال مارا گیا۔ چنانچہ کسوالوں کو موضع بیول سے زبردستی نکال دیا گیا۔ اللہ داد خان قوم گنگال شہید کا مزار اسی گاؤں میں اور کافی مشہور ہے۔ اصل رقبہ 2160 گھماؤں ہے۔

دھریالہ سہگن

جس جگہ موضع دھریالہ آباد ہے۔ پہلے یہاں ہندو رہا کرتے تھے۔ جو کہ یہاں پوجا کرتے تھے۔ اس لئے اسے دھریالہ کہتے ہیں۔ قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہوئے۔ اور قوم گوجر

نے بوراثت داری دخل حاصل کر لیا۔ لیکن گوجر ... نے پانی کی کمی کی وجہ سے گاؤں چھوڑ دیا۔ اور گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ گاؤں میں صرف ایک پشتہ رہ گیا جہاں رووٴسائے پھرہالہ سلطان جلال خان گکھڑ کے ملازم شتربان (اونٹوں) کو بٹھاتے تھے۔ اس پشتہ کا نام دھیر مشہور ہوا۔ اس گاؤں کی دو چیزیں بہت مشہور ہیں۔ اول چیونٹے (کیڑے) دوم پانی کی قلت پوٹھوہاری زبان میں چیونٹیوں کو پہلیاں کہتے ہیں۔ مدین نامی قوم برہمن گوت سہگن موضع تل میں رہتا تھا۔ اور سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔ ایک دن دوران گھوڑا سواری شہزادہ اکبر قلی خان کے گھوڑے کے منہ کی جھاگ مہتہ مدین کے دامن پر گر گئی۔ مہتہ مدین مذکورہ نے بے تحاشہ شہزادے کے گھوڑے کو چابک مارے اس گستاخی پر شہزادہ اکبر قلی خان نے بہت غصہ کیا۔ مہتہ مدین نے اکبر قلی کے باپ کی عنایت اور احسانات کی وجہ سے خفگی اور غصے کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور جواب میں کہا۔ کہ کیوں غصہ ہوتا ہے۔ جب تمہاری بادشاہی ہوگی تو بندہ کو اپنے گھر بار سے نکال دینا۔ کچھ عرصہ بعد سلطان جلال خان گکھڑ رئیس علاقہ بنگش میں دوران لڑائی شہید ہو گیا۔ تو پوٹھوہار کی حکومت سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کو مل گئی۔ اس وقت ان کلمات کی بنا پر متہہ مدین نے غصے کی وجہ سے غلطی سے جو کلمات منہ سے نکالے تھے۔ رئیس نے مہتہ مدین کو موضع تل سے ملک بدر کر دیا۔ اور ایک ویران مقام جو کہ موضع دھیرہ میں تھا۔ مہتہ کو وراثت میں دے دیا۔ مہتہ نے موضع دھیرہ میں سکونت اختیار کر لی۔ آجتک مہتہ مدین برہمن گوت سہگن کی اولاد وراثت پر قابض ہے۔ اور مہتہ کی کچھ نسل موضع تل میں بھی موجود ہے۔ دفتر میں نام گاؤں دھریالہ سہگن درج ہوا۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ نے مہتہ ملازم کے کلمات جو کہ اس نے گھوڑے کی جھاگ گر جانے کی وجہ سے کہے تھے۔ پورے کر دکھائے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

بھاگ سہنہ

چونکہ بانی دیہہ بھاگو قوم برہمن سے تھا۔ اس لئے گاؤں کا نام بھاگ سہنہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے نصیب خان قوم بھکڑال موضع بہورہ نصیب کو جاگیریں عطا کیا۔ اور نئے سرے سے گاؤں کو آباد کیا گیا۔ نصیب خان بھکڑال کی اولاد تا حال مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

کنبے فیروزوال (کَنّبی)

مواضعات کنبے فیروزوال کنبے صادق اور کنبے مرزا صاحب تینوں کی اولاد ایک ہی جگہ آباد تھی۔ عہد پاستان میں کنبل نامی ہندو تھا۔ جس کی آبادی کے کھنڈرات موجود ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ مشہور و معروف راجپوت راجہ رسالو ولد راجہ سالباھن والئی سیالکوٹ دیو کو مارنے کیلئے اس کے تعاقب میں جب اس گاؤں کی حدود میں پہنچا تو دیو پر لرزہ (خوف) طاری ہو گیا۔ یعنی وہ ڈر کے مارے، کانپنے لگا۔ اور بھاگتا ہوا موضع تل کے آس پاس چاروں تانے چت گر پڑا۔ چونکہ دیو پر موضع کنبے کی حدود میں لرزہ طاری ہوا تھا۔ اور پوٹھوہاری زبان میں کانپنے یعنی لرزہ کو کنبی کہتے ہیں۔ اس واقع اور وجہ سے موضع کا نام کنبے مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں پیار خان قوم فیروزوال کو ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں کی جاگیر اس گاؤں سے وراثت میں عطا ہوئی۔ پیار خان فیروزوالؒ نے اس جگہ رہائش اختیار کر کے گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ اس لئے دفتر میں کنبے فیروزوال درج و مشہور ہوا۔ چونکہ یہ گاؤں قوم فیروزوال کی وراثت ہے۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں تھا۔

کنبے صادق

مرزا صادق خان سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا چھوٹا بھائی تھا۔ رئیس نے چھ قلبہ یعنی 90

گھماؤں کی جاگیر چھوٹے بھائی کو عطا کر دی۔ بانی دیہہ کی وجہ سے کنبے صادق مشہور و درج دفتر ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

کنبے مرزا صاحب

چونکہ مرزا صاحب نامی رانی منگو کی بیٹی تھی۔ مرزا صاحبہ کو چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں کی جاگیر داج (جہیز) میں ملی تھی۔ مسماۃ مرزا صاحب نے جاگیر میں دیہہ آباد کیا۔ اور نام کنبے مرزا صاحب مشہور و درج دفتر ہوا۔

تل خالصہ

چونکہ راجہ رسالو قوم راجپوت کے خوف سے دیو موضع تل کی حدود گر پڑا تھا۔ پوٹھوہار کی زبان میں کف دست کو تلی کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام تل پڑ گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ تالو نامی ہندو نے آباد کیا تھا۔ چونکہ اس کی پرانی آباد کے نشانات موجود ہیں۔ یہ گاؤں ہمیشہ خالصہ (سرکاری) رہا کسی قوم کی جاگیر نہ بن سکا۔ اس لئے اس کو تل خالصہ کہتے ہیں۔ سلطان مکرم خان گکھڑ المعروف مقرب خان کے عہد میں بخشی جواہر مل سہگن کو پانچ سو گھماؤں اراضی کی جاگیر عطا ہوئی۔ جاگیر رقبہ موضع تل سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اقوام بھٹی، کھوریہ، ملیار، برہمن، کمانگر، جمرال، داریال، آوان مہراویہ (جھمپور) وراثت کے لحاظ سے آباد ہیں۔ گاؤں کو بائیس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

بھٹی دو قسم چار حصہ	داریال	کھوریہ	ملیار	کانگر	جمرال	برہمن	میروالہ	آوان
۴	۳	۲	۲	۲	۲	۳	۲	۲

سوائے اس موضع کے کسی گاؤں میں یہ تجویز نہیں ہے۔ اکثر اوقات رانی لشکر وقلی جو کہ دلاور خان کی اہلیہ تھی۔ اس گاؤں میں رہائش رکھتی تھی۔ چنانچہ رانی لشکر قلی کا محل اس گاؤں میں موجود

ہے۔ راجہ گلاب سنگھ قوم راجپوت نے سات پتی حصے مقرر کیے۔

فقیر بھٹی	محمد علی	بوڑھا بھٹی میالہ ساہا نکانگر	احمد داریال	بہادر قوم ملیار	فتا بھٹی
یک	یک	یک	یک	یک	یک

گاؤں کا اصل رقبہ آٹھ آسامی یعنی 1440 گھماؤں ہے۔

سبز بنگیال (بنکشیال)

سبز خان، چنگا خان اور روکھا خان تینوں حقیقی بھائی تھے۔ ان کا باپ مسمی ٹھکر خان ولد خواجہ خان قوم بنگیال علاقہ سیالکوٹ تپہ حویلی سے غیر آباد ہو کر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہدِ حکومت میں اس جگہ آباد ہوا۔ چونکہ اس سے پہلے یہ گاؤں ایک دفعہ غیر آباد ہو چکا تھا۔ بانی کے نام اور قوم کے نام کی وجہ سے اس گاؤں کا نام سبز بنگیال مشہور ہوا۔ سبز بنگیال کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ آج تک مسمیاں نوروز بنگیال، فیروز بنگیال اور بودھر بنگیال کی نسل قابض ہے۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

چنگا بنگیال (بنکشیال)

چنگا خان قوم بنگیال جو کہ سبز خان بنگیال سے عمر میں دس سال چھوٹا تھا۔ اس کو جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں جاگیر عطا ہوئی۔ چنگا خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا اس لئے بانی کے نام اور قوم کے نام کی وجہ سے نام دیہہ چنگا بنگیال مشہور ہوا۔ تا حال اولاد چنگا قوم بنگیال قابض ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گماؤں ہے۔

روکھیا بنگیال (بنکشیال)

روکھا خان قوم بنگیال و کہ مسمیاں سبز خان اور چنگا خان کا تیسرا اور سب سے چھوٹا بھائی تھا۔

روکھا خان کو سلطان جلال خان رئیس نے تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ اس گاؤں میں پہلے قوم گوجر مالک و قابض تھی۔ مگر روکھا خان نے جاگیر مل جانے کی وجہ سے قوم گوجر کو زبردستی اس گاؤں سے نکال دیا۔ اور نئے سرے سے گاؤں آباد کیا۔ بانی دیہہ کے نام اور قوم کی وجہ سے روکھیا بنگیال نام مشہور ہوا۔

نوٹ۔ علاقہ پوٹھوہار میں آباد بنگیال قوم کی اکثریت ان ہی تین بھائیوں سبز خان، چنگا خان اور روکھا خان کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ کئی بنگیال گھرانے جٹ بھی کہلاتے ہیں۔ اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کور نصیب

موضع کور نصیب پرانے گاؤں میں سے ہے۔ گاؤں کی بنیاد کور نامی قوم ہندو نے رکھی تھی۔ بانی دیہہ کے نام کی وجہ سے کور نام مشہور رہا۔ پہلے ہندو آباد تھے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہدِ حکومت میں نصیب خان قوم بکھڑال کو بطور جاگیر وراثت میں عطا ہوا۔ نصیب خان بکھڑال کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔ پہلے ہندو قوم برہمن نقل مکانی کر کے موضع بہاگنہ چلے گئے۔ نصیب خان بکھڑال کی اولاد مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۴۵ گھماؤں ہے۔

جگا پیکا

جگا نامی قوم سہوترا سلطان جلال خان گکھڑ کے ہاں قاصد کے عہدے پر فائز تھا۔ اس کی خدمات کے عوض سلطان نے اسے تین قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں جاگیر عطا کی تھی۔ چنانچہ جگا نے اپنی جاگیر ہی میں یہ گاؤں آباد کیا۔ فارسی زبان میں قاصد کو پیک کہتے ہیں اور اس پیک یا قاصد کا نام جگا تھا۔ ان ہر دو وجوہات کی بنا پر اس گاؤں کا نام جگا پیکا مشہور رہا۔ اصل رقبہ تین قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں ہے۔

دھمنوہا

گاوں کی بنیاد مسمی دھمو نامی برہمن نے رکھی تھی۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ بانی کے نام پر گاوں کا نام دھمنوہا مشہور ہوا۔ بعد ازاں اقوام میگرال، بکھڑال، حسنال، گنگال اور دیگر خدمت گذار اقوام نے بھی تصرف حاصل کر لیا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماوں ہے۔

ملک پور کسوال

یہ گاوں ہندووں کی قدیمی وراثت ہے۔ گاوں کی بنیاد ملکو نامی ہندو برہمن نے رکھی تھی۔ ملکو مسمی دھمو نامی ہندو کا بھائی تھا۔ بعد میں قوم کسوال نے اس گاوں پر قبضہ کر لیا۔ اور نام دیہہ موضع ملک پور کسوال رکھ لیا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماوں ہے۔

دینگد یو کلیال

عرصہ قدیم سے آباد ہے۔ پانچوں مواضعات دینگد یو کلیال نے دینگد یو السیر ال، دینگد یو سیداں، دینگد یو بکر منگ اور دینگد یو خالصہ ایک ہی جگہ آباد تھے۔ گاوں کی بنیاد دینگو نامی برہمن قوم نے رکھی۔ اس وقت ۸۷۳ھ تھی اور ملک فیروز خان کی حکومت تھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاوں کا نام دینگد یو مشہور ہوا۔ حساب ابجد کی رو سے تاریخ آبادی کچھ یوں ہے۔

زدھنگو برہمن آباد است ایں ۸۷۳ھ

بعد ازاں قوم کلیال کے مورث پہاڑ خان کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کیطرف سے ایک اسامی یعنی ۱۸۰ گھماوں جاگیر دینگد یو کو عطا کی۔ چنانچہ پہاڑ خان قوم کلیال نے اپنی جاگیر مین یہ گاوں آباد کیا۔ اس کے علاوہ سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس کے دورِ حکومت میں پہاڑ خان قوم کلیال نے کابل میں اپنی وراثت ایسراں کو لکھ کر دی چونکہ ایسر پوٹھوہار میں موضع دینگد یو چلے آئے۔

دینگد یو ایسراں

سدارنگ نامی قوم برہمن عرف ایسر پہاڑ خان قوم کلیال کے ہمراہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے ملازم تھا۔ اسے اس خدمت کے عوض چھ قلبہ زمین یعنی ۹۰ گھماوں کی جاگیر موضع دینگد یو کلاں سے عطا ہوئی۔ چنانچہ قوم برہمن نے اپنی جاگیر میں یہ گاوں آباد کیا۔ اور بانی کے نام پر ہی اس گاوں کا نام مشہور اور درج دفتر ہوا۔ چنانچہ آجتک سدارنگ قوم برہمن عرف ایسر قوم ایسر کی اولاد مالک وقابض ہے اصل رقبہ تین قلبہ یعنی ۴۵ گھماوں ہے۔

دینگد یو سیداں

مسمی سید کمال شاہ قوم سید کو سلطان جلال خان گکھڑ کی طرف سے تین قلبہ یعنی ۴۵ گھماوں اراضی بطور نذرانہ عطا کی۔ چنانچہ سید کمال شاہ نے اسی جگہ پر اپنا گاوں آباد کیا۔

دینگد یو بکر منگ (نرمنگ)

یہ گاؤں مخبور خان ولد احمد خان ولد ملک پیر خان گکھڑ کو سلطان جلال خان رئیس کی طرف سے جاگیر میں عطا ہوا۔ چنانچہ جاگیر ملنے کے بعد مخبور خان نے گاؤں آباد کیا۔ احمد خان کی اولاد کو احمدال کہتے ہیں۔ ایک دفعہ مسمی محبور خان نے پلیٹ میں بکرے کی سری رکھ کر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی خدمت میں پیش کی اس واقعہ کی وجہ سے گاؤں کا نام دینگد یو بکر منگ مشہور ہوا۔ آجتک مخبور خان قوم گکھڑ کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 120 گھماؤں ہے۔

دینگد یو خالصہ

جس وقت رائے پتھو عرف بال سکنہ موضع گلیانہ اور عمر خان قوم بھکوال سلطان رئیس جلال خان

گکھڑ کے عہد حکومت اور حکم کے مطابق پیمائش وفہرست دیہات پرگنہ دانگلی اور پرگنہ پھرہالہ کی
مکمل کر چکے تو اسی وقت موضع دینگد یو کلاں سے 120 گھماؤں اراضی خالصہ حالت میں بچ گئی
یعنی وہ زمین کسی کو بطور وراثت یا منصب نہ مل سکی۔ دیگر اقوام آ کر آباد ہو گئیں۔ چونکہ یہ خالصہ
اراضی تھی اس لئے گاؤں کا نام دینگد یو خالصہ مشہور ودرج دفتر ہوا۔ اصل رقبہ 120 گھماؤں
ہے۔

پلینہ

پرانے دیہات میں سے ہے۔ گاؤں کی بنیاد پلیا نامی برہمن نے رکھی تھی کچھ عرصہ مسمی علی بیگ
قوم کسوال نے برہمنوں کو اس گاؤں سے نکال کر ورثہ پر قبضہ کرلیا۔ چنانچہ اسی زمین کے احاطہ
میں اسی کا حجرہ واقع ہے علی بیگ کا بھتیجا فاضل بیگ قوم کسوال جو کہ موضع کرور خورد میں رہائش
پذیر تھا بعد میں گکھڑوں نے قوم کسوال کو علاقہ پوٹھوار سے سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کو زہر
دے کر مارنے کے الزام میں نکال دیا۔ پس دیوان شمس خان گکھڑ نے موضع پلینہ میں رہائش
اختیار کرلی۔ مسمی بھاگو قوم کلیال، بکوریل، کھتریل، اور نار واقوام لا کر آباد کیں۔ اصل رقبہ تین
آسامی یعنی 540 گھماؤں ہے۔

ملوٹ بھکڑال

ملوٹ بھکڑال ملوٹ کسوال اور ملوٹ پیر محمد پہلے ایک ہی موضع تھے۔ اور ایک ہی جگہ آباد تھے۔
گاؤں کا بانی ملو نامی برہمن تھا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بھی ملوٹ مشہور ہوا۔ ایک دفعہ سارا
گاؤں ویران ہو گیا تھا۔ بعد ازاں نوروز خان قوم بکھڑال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی
طرف سے تین آسامی یعنی 540 گھماؤں زمین جاگیر میں عطا ہوئی۔ چنانچہ نوروز خان نے
گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے ملوٹ بھکڑال مشہور ودرج دفتر ہوا۔ آجتک نوروز

خان بھکڑال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ قوم کھتری گوت لانبہ بھی وراثت داری قابض
ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

ملوٹ کسوال

دلیل خان قوم کسوال کو سلطان جلال خان گکھڑ کی طرف سے ایک آسامی 195 گھماؤں کی
جاگیر موضع ملوٹ کلاں سے عطا ہوئی۔ چنانچہ دلیل خان قوم کسوال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد
کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ ملوٹ کسوال مشہور ودرج دفتر ہوا۔ قحط کلاں
1783ء کے بعد قوم دھمیال آباد ہو گئی۔ قوم میانہ بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی ایک قلبہ
یعنی 195 گھماؤں ہے۔

دہمک ملوٹ پیر محمد

مسمی پیر محمد قوم بوگیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں کی
جاگیر بطور وراثت عطا ہوئی۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ دہمک ملوٹ پیر محمد مشہور
ہوا۔ قحط کاں 1783ء کے بعد انبار خان قوم فرنسیال نے دخل حاصل کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ بوجہ
قحط مبلغ تین صد کے عوض بوگیال قوم نے اپنی وراثت کو مسمی کلکو باز خانپوریہ کے ہاتھ فروخت
کردیا۔ قوم دھمیال اور میانہ بھی کلکو بار کے ہمراہ حصہ دار قابض ہیں۔ مگر تمام وراثت انقلاب
روزگار کی وجہ سے فروخت کر کے چلے گئے۔ قحط میں کوئی بھی نہ رہا اور دیہہ بالکل ویران
ہو گیا۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

قاضی چھوٹا (قاضیاں)

پرانے دیہات سے ہے۔ اصل بانی اور وراثت قوم گوجر کی ہے۔ مسمی چھوٹا قوم گوجر نے آباد کیا۔
بانی کے نام کی وجہ سے دیہہ چھوٹا مشہور ہوا۔ بعد ازاں قاضی حسام الدینؒ کو سلطان جلال خان

رئیس پھرہالہ کی طرف سے مذہبی خدمت اور بحیثیت امام بطور وراثت رہائش کیلئے عطا ہوا۔ چونکہ قاضی کا عہدہ قدیم زمانے سے یعنی راجپوتوں اور روؤسائے پھرہالہ کے دور سے ریاست پوٹھوہار کے پرگنہ دانگلی اور پرگنہ پھرہالہ اسی خاندان کے پاس چلا آرہا تھا۔ قاضی عبدالکریم شمس الاسلام مولوی عبدالحکیم شہرۂ آفاق قاضی ہوگزرے ہیں۔ اس لئے دفتر میں نام دیہہ قاضی چھوٹا مشہور ودرج ہے۔ اصل رقبہ 60 گھماؤں ہے۔ چوہدری تاج مشہور کبڈی باز کا آبائی گاؤں ہے۔

نوٹ: قاضی غلام حسن مرحوم افسر مال کا تعلق بھی اسی گاؤں سے تھا۔ ان کا لنگر دن رات جاری رہتا تھا۔ نہ معلوم خرچ کہاں سے پورا ہوتا تھا۔

خانپور فرنسیال (فرنسیال) گکھڑ

قدیم دیہات سے ہے۔ اس گاؤں کی بنیاد مسمی خانا نامی قوم دھمیال نے رکھی۔ بانی کے نام پر خانپور مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم دھمیال ویران ہوگئی۔ اس کے بعد ہمت خان قوم فرنسیال کو گل محمد خان گکھڑ رئیس کی طرف سے بطور وراثت جاگیر میں عطا ہوا۔ اس لئے خانپور فرنسیال مشہور ودرج ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

(ہاروں) اہلون فرنسیال (راہوڑ)

اہلون فرنسیال قدیم دیہات ہے۔ اس کی بنیاد راہلون نامی قوم برہمن 894 ھجری میں رکھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے نام گاؤں اہلون مشہور رہا۔ حساب ابجد کی رو سے تاریخ آبادی یوں ہے

ناہون برہمن اہلون چوں آباد 894ھجری

قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔ اور قوم فرنسیال ودھمیال گاؤں پر قابض ہوگئے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مانک رائے (جیک رائے)

گاؤں کی بنیاد مسمی مانک نامی قوم گوجر نے رکھی تھی۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ مسمی ٹیا نامی ہندو بیجاپور کے علاقہ سے آکر علاقہ پوٹھوہار میں داخل ہوا۔ اور ایک گوجری جو کہ بہت حسین اور خوبصورت تھی پر عاشق ہوگیا۔ اور اپنا مذہب ہندو چھوڑ کر مسلمان ہوگیا۔ اور اس سے شادی کرلی۔ اس کے گھر چار لڑکے پیدا ہوئے۔ جو کہ مسمیاں اطلا، عازب، ملک تاجو، اور جیکب کے نام سے مشہور ہوئے۔ اطلا کی اولاد موضع ستوانی اور موضع کانوعہ میں آباد ہوئی۔ عازب کی نسل موضع بجرانہ میں سکونت پذیر ہوئی۔ ملک تاجو کی اولاد موضع جبو کسی اور علاقہ کوہستان کی طرف چلی گئی۔ اور چوتھے بھائی مسمی جیک کی اولاد نے مانک رائے ہی میں رہائش اختیار کرلی۔ جیک قوم گوجر سلطان آدم خان گکھڑ رئیس پھرہالہ کے پاس ملازم تھا۔ مطفیل نیکو خدمات کے عوض اس کو ''رائیگی'' کا خاندانی خطاب ملا۔ اسلئے رائے جیک کے نام سے مشہور ہوا۔ رائے جیک کے ہاں مانک رائے پیدا ہوا۔ اور مسمی مانک رائے نے گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے نام دیہہ مانک جیک رائے مشہور رہا۔ بعدازاں سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں عمر خان قوم بھکڑال سکنہ کونتریلہ کو منصب کے طور پر عطا ہوا۔ قوم گوجر اور بھکڑال کی آئے روز لڑائی جھگڑوں سے تنگ آکر گوجر یہاں سے چلے گئے۔ اور موضع جیک مرزا صاحب آباد ہوگئے۔ چونکہ گوجروں کی سابقہ برادری موضع ستوانی اور کانوعہ میں آباد تھی۔ قوم بھکڑال نے مزید آبادی بڑھانے کیلئے قوم سپل درزی کے خدمت گار آباد کئے۔ قدرت خداوندی سے عمر خان بھکڑال کی نسل ختم ہوگئی۔ اور دیگر خاندان بھکڑال آباد ہوگئے۔

چکڑالی بدھال

موضع چکڑالی بدھال اور جلو چکڑالی شروع میں ایک ہی گاؤں تھا۔ اس گاؤں کی بنیاد مسمی چکڑ

ولد بدسوخان قوم بدھال نے سلطان ہمد خان المعروف سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کے کومت میں رکھی تھی۔ ہندوستان میں غیر ملکی مغل بادشاہ بابر کا دور تھا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا چکڑالی مشہور ودرج ہوا۔ آجتک چکڑ خان قوم بدھال کی اولاد مالک وقابض ہے۔ زمیندار ں سے بدھال، سلہال، کنیال، دھمیال اور کلیال آباد ہیں۔

نوٹ: حضرت صاحب زادہ عبدالحکیمؒ کی اولاد بھی آباد ہے۔ آپ کا مزار مقدس قلعہ سنگنی میں ہے۔ قبر کے سرہانے سوراخ ہے سات دن متواتر حاجت مند مشکل کیلئے پکارتے تو خدا کے سے مراد پوری ہوتی ہے۔

جلو چکڑالی

جلو نامی قوم تیلی رئیس پھرہالہ کے پاس ملازم تھا۔ خدمت کے عوض 135 گھماؤں جاگیر وراثت عطا ہوئی۔ اپنی جاگیر کے احاطہ میں گاؤں آباد کیا۔ چنانچہ جلو قوم تیلی بانی دیہہ کی وجہ گاؤں کا نام جلو چکڑالی مشہور ودرج دفتر ہوا۔ اصل 135 گھماؤں ہے۔

رتالہ

ونامی قوم برہمن گوت رتنال نے 782 ھجری میں گاؤں کی بنیاد رکھی تھی۔ بانی کی قوم کی وجہ گاؤں کا نام رتالہ مشہور ہوا۔ تاریخ آبادی بحساب ابجد یوں درج ہے۔

(زرتنال آن دیہہ چوں آباد 782 ھجری)

ت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ قوم آڈہ وراثت کے طور پر قابض ہوگئی۔ قوم کلانہ کو بطور وراثت داری آباد کیا گیا۔

ماکھیالہ گکھڑاں

ماکیا قوم برہمن نے 656 ھجری میں آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے ماکھیالہ مشہور

ہوا۔ تاریخ فتح خوان میں اسطرح لکھا ہے۔ زما کہما ماکھیالہ ہست آباد 656 ھجری۔ قدرت خداوندی سے برہمن ختم ہو گئے۔ اور لنگر خان آدمال گکھڑ نبیرہ (دختر زادہ) سلطان آدم خان رئیس گکھڑ نے ویران گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔ اور بطور وراثت دخل حاصل کر لیا۔ قوم اہیال کو رئیس پھرہالہ نے آباد کیا۔ اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

سہر بوگیال

پرانے گاؤں سے ہے۔ گاؤں کی بنیاد پاندھا نامی قوم برہمن گوت سہاری نے رکھی۔ برہمن مذکور کی ذات کی وجہ سے نام دیہہ سہر مشہور ہو گیا۔ اس کے بعد شہداد خان قوم بوگیال کو یہ گاؤں سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کی طرف سے عطا ہوا۔ اسلئے گاؤں کا نام سہر بوگیال مشہور ودرج ہوا۔ اس کے بعد قوم اہیراں بطور وراثت آباد ہوئی۔

سوہا۔ سونجہ۔ ببر سال (سنگنی)

شروع میں سونجہ ببر سال سونجہ حافظ سونجہ مرزا صاحب اور سونجہ بہار چاروں دیہہ ایک ہی جگہ آباد تھے۔ مسمی ''سوہاوہ'' نامی ہندو نے آباد کیا۔ مدت دراز تک ہندو برہمن آباد رہے۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں ایک موضع کے چار مواضعات علیحدہ علیحدہ بنائے گئے۔ سونجہ ببر سال اور بیرم خان قوم بدھال سلطان جلال خان کے ہاں ملازم تھے۔ اس کو ایک آسامی اٹھارہ قلبہ یعنی 300 گھماؤں کی جاگیر موضع سونجہ کلاں سے الگ کر کے بطور وراثت عطا ہوئی۔ دیگر قوموں سے ہمیال، ممیال، گل، دھمیال اور ملدین بطور وراثت آباد ہوئیں۔ ایک مکان المعروف سنگھتے جو کہ بھگت موراج، سورج کی موبد گاہ (عبادت گاہ) اس گاؤں میں واقع ہے۔ اور ہندوا سے نہایت متبرک جانتے تھے۔ مقامی زبان میں اس کو سنگنی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ ایک آسامی آٹھارہ قلبہ یعنی 300 گھماؤں ہے۔

سوہا۔سونحہ حافظ

حضرت حافظ مخدوم محمد ابراہیم قریشی مستجاب الدعوات امام دہلی کی طرف سے علاقہ پوٹھوہار میں تشریف لائے۔روؤسائے پھرہالہ نے موضع سونحہ سے چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں کی جاگیر الگ کر کے پرائے مدومعاش نزرانہ میں عطا کی۔

نوٹ: اعلیٰ حضرت حافظ مخدوم صاحبؒ کی اولاد آجتک گاؤں میں مالک وقابض ہے۔حافظؒ کی خانقاہ مبارک اسی گاؤں میں لوگوں کی زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔اور پوٹھوہار بھر میں مشہور ہے۔عوام نہایت عقیدت سے حاضری دیتے ہیں۔اور دلی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

نوٹ: مولانا جناب محمود شائق صاب نے بیان کیا کہ قبرستان سوہی حافظاں میں ایک سو پچاس حافظ قرآن مدفون ہیں۔

سوہا۔سونحہ بہار(جمیاں)چیماں

پہاڑ خان قوم کھوکھر سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے پاس ملازم خاص تھا۔پہاڑ خان کھوکھر موضع سونحہ کلاں سے 30 گھماؤں کی جاگیر الگ کر کے بطور وراثت عطا کی۔پہاڑ خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔اور نام سونحہ پہاڑ مشہور ہوا۔جو کہ بگڑ کر رفتہ رفتہ سونحہ بہار کے نام سے موسوم ہوا۔اصل رقبہ 60 گھماؤں ہے۔

سونحہ مرزا صاحب

مشہور ہے کہ دیوان اللہ داد خان گکھڑ کی دختر مرزا صاحب کے نام اور جاگیر کی وجہ سے نام دیہہ سونحہ مرزا صاحب مشہور درج دفتر ہے۔210 گھماؤں اصل رقبہ ہے۔

کمال پور

سلطان کمال خان گکھڑ نے اپنے دور حکومت میں دریائے بہت (جہلم) سے ایک پانی کا نالہ یا نہر کھودنی شروع کردی۔مگر دوران کھدائی اس جگہ زنبور سیاہ (کالے بچھو) نکل آئے۔اور لوگوں کو ڈنگ مارتے چنانچہ زمین میں کھدائی کا کام روک دیا گیا۔اور اس کے بعد نالہ کھودنے کا کام بھی ترک کر دیا گیا۔اور اس جگہ کمال خان کے حکم سے گاؤں آباد کیا گیا۔اور گاؤں کا نام کمال پور درج مشہور ہوا۔قوم مہنگرال بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 105 گھماؤں ہے۔

کرور کلاں

مواضعات کرور کلاں اور خورد ابتداء میں ایک ہی جگہ آباد تھے گاؤں کا بانی کرنو نامی قوم برہمن تھا اس کے نام پر گاؤں کرور مشہور ہوا۔قوم برہمن سے مسمیاں، جگو، بہکا، بید، پریا، بہت نامی گرامی ہستیاں ہوگزری ہیں آج تک بے شمار زمینوں کھنڈروں ندی نالوں اور تالاب ان ہی بزرگوں کے نام مشہور چلے آتے ہیں۔شیخ نصیب فقیر اللہ لوک کی بدعا سے برہمن قومیں یہاں سے غیر آباد ہوگئیں یہ لوگ قوم چھپر برہمن سے تعلق رکھتے تھے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔کچھ عرصہ بعد قوم کسوال بوراثت داری قبضہ کرلیا فاضل بیگ خان قوم کسوال ولد تاش بیگ خان کی اولاد اسی جگہ رہائش پذیر ہے۔سلطان جلال خان قوم کسوال کے گھر سے شادی کر کے موضع کرور کلاں میں رہائش پذیر اختیار کی دہل باز قوم مراسی جو کہ خانقاہ شیخ نصیب پر ساز دیہہ کی حیثیت سے آباد کیا گیا۔قوم میانہ آباد ہے۔موضع کرور خورد قوم کسوال کی عملداری میں علیحدہ دیہہ بن چکا تھا۔رئیس پھرہالہ کی عملداری ہوجانے کی وجہ سے دوبارہ کرور کلاں سے ملحق یعنی آمیز (شامل) کر دیا گیا اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

داریال

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ مسمیاں دارو جاگیر مانک اور پتلو نے گاؤں آباد کیا چونکہ دارو بڑا تھا۔ اس لیے گاؤں کا نام داریال مشہور ہوا، قدرت خداوندی سے برہمن گاؤں سے غیر آباد ہو گے، دیگر اقوام مثل بھٹی چوہان بجیال اور بھکڑال وغیرہ وراثت کے لحاظ سے آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے،

رہوڑا خالصہ

پرانے دیہات سے ہے، تاج اللہ خان قوم جنجوعہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی بوقت آبادی اس زمین پر درخت رہوڑا بہت زیادہ تھے۔ درختوں کی زیادتی کی وجہ سے گاؤں کا نام بھی رہوڑا مشہور و درج دفتر ہوا گاؤں کا کل رقبہ پانچ آسامی اور چھ قلبہ یعنی 1650 گھماؤں ہے۔ اور پیشہ کے لیے جو زمین بطور جاگیر عطا نہیں کی جاتی تھی۔ وہ خالصہ (سرکاری) جات رقبہ میں گنی جاتی تھی۔ قدرت خداوندی سے قوم جنجوعہ غیر آباد ہو گئی۔ اور دیگر قومیں کنیال کھوتڑیل بھٹی، میانہ اور تھوتھال اس گاؤں میں آباد ہو گئے لیکن گاؤں ہمیشہ خالصہ ہی رہا کسی کو جاگیر میں نہ مل سکا۔ اصل وراثت خالصہ (سرکاری) ہے جو گکھڑوں کی تھی۔

ہیر کسوال

پرانے گاؤں سے ہے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے، گاؤں کی بنیاد بہاما قوم برہمن نے رکھی برہمنوں کو رئیس ہاتھی خان نے کسی وجہ سے جلاوطن کر دیا اور کسوالوں کو قابض کرا دیا جس وقت کسوالوں نے رئیس ہاتھی خان کو زہر دے کر ہلاک کر دیا تو بوقت نزع ہاتھی خان نے اپنے بھتیجے سارنگ ن کو وصیت کی کہ قوم کسوال پر کبھی اعتبار نہ کرنا ان کی جائیدادیں ضبط کر کے ملک بدر کر دینا۔ اسی وجہ سے جب سارنگ خان جب برسر اقتدار آیا تو کسوالوں کو اپنے علاقے سے نکال دیا

چنانچہ کسوال ملک بدر ہو گئے اور ان کی اکثریت میر پور وغیرہ میں آباہو گئی بعد ازاں دیگر قومیں کسیال آ کر یہاں آباد ہو گئیں

بورگی کرم چند (کلاں)

بورگی کرم چند اور بورگی خاص شروع میں ایک ہی جگہ آباد تھے گاؤں کی بنیاد بورنگ نامی قوم نے رکھی نظام قدرت سے یہ قوم غیر آباد ہو گئی سلطان جلال خان کے پاس کرم چند ایک ملازم کرم چند قوم برہمن کو جلال خان نے علاقہ بنگش خان کوہاٹ میں لڑائی کے دوران بہادری جوہر دکھانے پر دو آسامی چھی قلبہ یعنی ۴۵۰ گھماؤں کی جاگیر بطور وراثت عطا کی۔ کرم چند اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ برہمن خدا کے حکم سے غیر آباد ہو گئے مثل کھوتڑیل، بھینس، آدڑہ جنکیال قومیں گاؤں میں بطور وراثت آباد ہو گئیں اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

بورگی خاص

موضع بورگی کی وجہ تسمیہ بیان کی جا چکی ہے یہ گاؤں بورگی کلاں کا ایک حصہ ہے حاجی خان بوگیا جلال خان کے پاس ملازم تھا اس خدمت کے عوض اسے یہ گاؤں بطور وراثت عطا کیا گیا اس رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے اس نے ایک گاؤں آباد کیا بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام بورگی پڑ گیا۔ قوم تھوتھال بھی گاؤں میں آباد ہے اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

پنڈوڑی گکھڑاں:۔

پرانے گاؤں سے ہے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ چنانچہ پنڈت نامی قوم برہمن بنیاد رکھی حساب ابجد میں تاریخ اس طرح ہے۔

پنڈت پنڈوری آباد بادی ۷۵۰ ہجری

قوم پتلی گوت لاٹووال، آدڑہ، کسوال اور تاجو بنگیال آ کر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں سلطان جلال

خان گکھڑ نے دیوان لنگر خان کو بطور وراثت عطا کیا۔اس لئے نام پنڈوڑی گکھڑاں مشہور ہوا
راجہ محمد ارتاسب کبڈی کے مشہور کھلاڑی کا مسکن اسی گاؤں میں ہے

نڑالی جبیر

ڑالی جبر، نڑالی کورغ، نڑالی کسوال شروع میں تینوں گاؤں ایک ہی جگہ آباد تھے ۲۱ے ہجری میں نڑائن امی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام پر گاؤں کا نام نڑالی مشہور ہوا۔تاریخ فتح خوانی بس گاؤں کی تاریخ یوں درج ہے

نڑالی نام مشہور شد نڑائن برہمن نمود ہ آباد

عد میں قوم کسوال نے قبضہ کرلیا کچھ عرصہ بعد جبیر خان گکھڑ کو سلطان جلال خان رئیس پھروالہ نے دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں کی جاگیر موضع نڑالی میں عطا کی۔ جبیر خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام نڑالی جبیر مشہور رہا۔پس اقوام بنگیال و جونال جنی جنجوعہ دار و گردیہہ سکونت پذیر شد قوم گنگال بھی اسی گاؤں میں آباد ہے۔

نڑالی کسوال

جہ تسمیہ بیان کی جا چکی ہے۔سلطان جلال خان کے عہد میں ذکریا خان ولد عنائت خان قوم کسوال کو نڑالی کلاں سے ۳۶۰ گھماؤں زمین بطور وراثت عطا کی گئی۔ذکریا خان کسوال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔بعد میں قوم کلیال قابض ہو گئی۔

نڑالی کورغ

کورغ خان قوم اعوان کو سلطان جلال خان کے دور میں ۸ قلبہ یعنی ۱۲۰ گھماؤں زمین بطور وراثت عطا ہوئی۔کورغ خان اعوان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔اس طرح گاؤں کا نام نڑالی کورغ مشہور ہوا۔قدرت خداوندی سے اعوان قوم یہاں سے غیر آباد ہو گئی اصل رقبہ آٹھ قلبہ ۱۲۰ گھماؤں ہے۔

سنتوٹھ بال

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے سنتا نامی برہمن قوم نے ملک گل محمد کے دور میں اس کی بنیاد رکھی اس کے نام پر گاؤں کا نام سنتوٹھ مشہور ہوا۔تاریخ ابجد یوں ہے۔

زسنتا برہمن چوں آباد باد ۸۳۹ ہجری

سلطان جلال خان کے عہد میں رائے پتھو عرف بال نے عمر خان قوم بھکڑال کے ہمراہ تمام گاؤں پھر کر آسامی وار فہرست بندوبست تیار کی۔اس خدمت کے عوض رئیس نے رائے پتھوار کو سترہ آسامی یعنی ۳۰۶۰ گھماؤں اور عمر بھکڑال کو تیرہ آسامی یعنی ۲۳۴۰ گھماؤں کی جاگیریں عطا کیں۔ملک موتو جو رائے پتھو کا برادر حقیقی تھا موضع سنتوٹھ سے چھ قلبہ زمین بطور وراثت حاصل کی تھی ملک موتو نے از سر نو گاؤں آباد کیا ملک موتو کی نسل سے رئیس ممارا خان کے عہد حکومت میں رائے زادہ جے کرن بہت نامی گرامی ہو گزرا ہے اور رائے زادہ جے کرن کی وجہ سے گاؤں آباد و شاد اور سرسبز تھا۔اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں ہے۔

ڈھیری پلندیر

جس جگہ ڈھیری پلندیر آباد ہے اس جگہ چند پشتے بنے ہوئے تھے جس وقت ملک موتو خان کا نبیرہ (دختر زادہ) پلندیر عرف بال ولد رائے زادہ ناصر کو سلطان جلال خان کیطرف سے چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں کی جاگیر وراثت میں ملی پلندیر نے اپنی جگہ پر گاؤں آباد کیا پشتہ کو پوٹھوہاری زبان میں ڈھیری کہا جاتا ہے بانی کے نام اور ڈھیری کی وجہ سے گاؤں کا نام ڈھیری پلندیر مشہور رہا۔پلندیر رائے زادہ کی اولاد مالک و قابض چلی آرہی ہے۔اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں ہے۔

ہرڑ

جس جگہ موضع ہرڑ آباد ہے پہلے اسی احاطہ میں گاؤں آباد تھا شاہی گزرگاہ کے قریب ہونے کی وجہ سے شاہی لشکروں کو تکلیف اور نقصان کی وجہ سے گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں کاکو خان قوم ہرڑ جو کہ سلطان جلال خان پھرہالہ کے پاس وزیر کے عہدے پر فائز تھا۔ اس کے علاوہ مسمیان اسحاق و ساداقوم ہرڑ کو یہ گاؤں بطور وراثت جاگیر میں عطا ہوا انہوں نے گاؤں کو از سر نو آباد کیا بانیوں کی قوم ہرڑ کی وجہ سے گاؤں کا نام موضع ہرڑ مشہور و درج دفتر ہوا۔ آج تک قوم ہرڑ اپنے قدیمی وراثت پر قائم و قابض ہے۔

بھڈانہ گوجر

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے، شروع میں بوڈر نامی قوم گوجر گوت بھڈانہ نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں آباد کیا بانی کی گوت اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام بھڈانہ گوجر مشہور و درج ہوا۔ دیگر اہل حرفت اور خدمتگار قومیں بھی آباد ہیں۔

(بھٹی) ٹبی قلاں

مسمیان جہانگیر اور رزاق قوم گوجر گوت بھٹی نے ملک گل محمد خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا اس وجہ سے گاؤں کا نام ٹبی مشہور ہوا۔ جس وقت شیر شاہ سوری بادشاہ ہند اور گکھڑوں کا روہتاس کے نزدیک مقدمہ جاری تھا اس وقت قوم کھتری گوت شامل سکنہ موضع کالا پرگنہ روہتاس جو کہ گکھڑوں کے ملازم تھے شیر شاہ سوری کے فوجیوں کے ظلم سے ڈر کر پٹھوار میں آ گئے اور موضع ٹبی رہائش اختیار کر لی۔ قلی قوم نے باعزت زندگی گزارنے کے لئے خانپور میں قوم سارنگ کے پاس نوکری اختیار کر لی اور موضع خانپور میں ہی رہائش اختیار کر لی کچھ عرصہ بعد گاؤں میں قوم گجر نے قبضہ کر لیا۔

تھومی گوجراں

اصل وراثت قوم گجر کی ہے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں نیگا نامی قوم گوجر گوت تھولہ نے گاؤں کو آباد کیا تا حال گوجر وراثت کے لحاظ سے قابض ہیں۔

کہو کہاٹی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے، پہلے اس گاؤں کو موہڑہ گوجراں کہتے تھے قدرت خداوندی سے قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں رائے پھتو عرف بال کے بھائی ملک موتو کو تین قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں ہمراہ موضع سنتوٹھہ وراثت میں دیا ملک موتو نے بوقت فصل ربیع اپنی زمین میں گندم کی فصل کی بجائی کی ایک بوٹی جس کا نام کہو کہاٹی ہے۔ فصل کے ساتھ بہت اُگ آئی اور گندم کو خراب کر دیا۔ یہ ہمیشہ اُگتی تھی اور اُس زمین کا نام کہو کہاٹی پڑ گیا کہو کہاٹی کو پوٹھوہاری زبان میں پگھاٹ کہتے ہیں عوام اس بوٹی کو پنجہاٹ کے نام سے پکارتے ہیں بوٹی کی وجہ سے زمین و گاؤں کا نام کہو کہاٹی مشہور ہو گیا یہ گاؤں رائے زادوں کی وراثت ہے اصل رقبہ ۳ قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں ہے۔

سوہاوہ بنہ خان

پرانے گاؤں میں سے ہے۔ ایک دفعہ بالکل غیر آباد ہو گیا تھا۔ مسمی ملک سوہاوہ قوم کسوال جو اس علاقہ میں برسر اقتدار اور صاحب اقبال تھا۔ اس جگہ کو پسند کیا اور 858 ھجری المقدس میں گاؤں کا از سر نو آباد کیا۔ چونکہ اصل بانی قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو چکے تھے اور نئے سرے سے آباد کرنے والے کا نام سوہاوہ تھا اس لئے نام دیہہ سوہاوہ مشہور ہوا۔ تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے

"از سوہاوہ ملک دیہہ آباد شدند"۔

بعد ازاں قوم کسوال کو نکال دیا گیا۔ جو کہ بھاگ کر علاقہ اندرہل سرکار میر پور چلے گئے تھے۔ اس

لئے گاؤں ویران ہو گیا تھا۔ بنہ خان ادمال قوم ادمال بنیرہ (دختر زادہ) دیوان چٹھہ خان ادمال کو یہ گاؤں سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کی طرف سے بطور وراثت ہوا۔ اس لئے نام دیہہ سوہادہ بنہ خان مشہور و درج دفتر ہوا۔ زمیندار دھمیال گکھڑ، کھترِیل، اور بنگیال قومیں آباد ہیں۔

گنیری

مسمی گنیر خان قوم منگرال سکنہ موضع کوٹلی سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے موضع پلینہ کے نزدیک چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں کی جاگیر عطا کی۔ گنیر خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے بانی کے نام پر گنیری مشہور و درج دفتر ہوا۔ آجتک گنیر خان قوم منگرال کی اولاد قابض ہے۔ اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے۔

ملکووالہ

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ ملکو نامی قوم گوجر نے ملک منگ خان کے عہد میں 610 ہجری گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بحساب ابجد تاریخ آبادی اس طرح لکھی ہے۔

ہاز ملکو ملکووالہ قوم گوجر 610 ھجری

کچھ عرصہ بعد قوم گوجر بیرونی اور غیر ملکی حملہ آور بابر بادشاہ کی فوجوں کی زیادتیوں کی وجہ سے غیر آباد ہو گئی۔ اور قوم بنگیال وراثت کے طور پر قابض ہو گئے۔

پنجگرانو

پنجو نامی قوم برہمن گوت جونی نے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ پنجگرانو مشہور و درج دفتر ہوا۔ پنجو برہمن کی نسل سے ہریا نامی بہت ہی نامور آدمی ہو گزرا ہے۔ کچھ عرصہ بعد قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے اور دیگر زمیندار قومیں تھوتھال، کنیال، کھترِیل، اور پھڈیال وغیرہ آباد ہو گئیں۔ آج تک اکثر زمینوں کے نام ہریا برہمن سے منسوب ہیں۔

ہرال (ڈھوک سلطان عالم)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے مسمی کہلا نامی برہمن نے عہد آتش پرست میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ اسلئے گاؤں کا نام ہرال مشہور ہو گیا۔ قدرت خداوندی اور گردش روزگار سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ دیگر زمیندار قومیں موضع ہتھیہ دھمیک تپہ پبی (سوہاوہ ضلع جہلم) کی رہنے والی تھیں۔ جو کہ اس گاؤں موضع ہرال کے نزدیک ہے قابض ہو گئے۔ آجکل گاؤں کا نام ڈھوک سلطان عالم ہے۔ موضع دھمیک تپہ پبی قدیم سے قوم دھمیال کا مسکن چلا آ رہا ہے۔

بلام

بل رام قوم برہمن نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بلام مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے اصل بانی غیر آباد ہو گیا۔ مسمی رحمت خان قوم بافندہ جو کہ رئیس جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ کسی لڑائی میں بہادری دکھائی اور رئیس پھرہالہ نے خطاب توجی عطا کیا۔ اس کے علاوہ بہادری کے صلہ میں رحمت خان قوم بافندہ کو موضع بلام جاگیر میں عطا کیا۔ چنانچہ رحمت خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کی اور رہائش اختیار کر لی۔ بعدازاں زمیندار قوم کنیال بھی آباد ہو گئے۔

کاہلی بقا محمد (چوکھ)

جس جگہ کاہلی بقا محمد آباد ہے قدیم عہد پاستان میں ایک وسیع اور باکمال شہر آباد تھا۔ اس شہر کا نام چوکھ تھا۔ ہندوؤں کی تمام زمیندار خدمت گار اقوام اور ہر قسم کے کاریگر اس گاؤں میں رہائش پذیر تھے۔ قدرت خداوندی سے گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ بعد ازاں قوم برہمن گوت کالہ آباد ہوئی۔ بانی کی قوم کی وجہ سے نام دیہہ کاہلی مشہور و درج دفتر ہوا۔ برہمن کسی وجہ سے غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں بقا محمد قوم بھٹی اور قوم دھمیال آ کر آباد ہوئے۔ نئے سرے سے گاؤں کو آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ کاہلی بقا محمد مشہور ہوا۔ داد امیر حیدر

کیمونسٹ کا آبادئی گاؤں تھا۔

بہاردیال کمانگر

بہاردیال نامی قوم گوجر نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام گاؤں کا نام بہاردیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ بعد ازاں سلطان جلال خان گکھڑ نے صدق محمد کمانگر جو کہ تیروں کے لئے کمانیں تیار کرتا تھا۔ خدمت کے عوض گاؤں بطور وراثت میں عطا کیا۔ اس لئے نام دیہہ بہاردیال کمانگر مشہور ہوا۔

مل ملیار

جس جگہ موضع مل آباد ہے پہلے اس گاؤں میں قوم بافندہ آباد تھی۔ اس لئے گاؤں کا نام گوڑہ بافندہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں ملکو نامی قوم ملیار نے رانی منگو کے عہد حکومت میں گاؤں پر قبضہ کرلیا۔ اور گاؤں کا نام مل ملیار مشہور ہوا۔ رئیس پھرہالہ کی کچہری قدیم زمانے سے سرائے خانپور پکہ میں چلی آرہی تھی اس لئے اکثر اوقات گکھڑ خاندان پھرہالہ اس کچہری میں فیصلے اور بخششیں یعنی انعام واکرام دیا کرتے تھے۔ اس لحاظ سے عملی طور پر سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ نے اپنے پانچوں بیٹوں کے لئے موضع مل ملیار سے پانچ حصے مقرر کردیئے۔

جاگیردار:	نادر علی خان	شادمان خان	منصور علی خان	ابراہیم خان	سعد اللہ خان
مزارع:	منگو ملیار	عنایت ملیار	روشن ملیار	گوجر ملیار	لشکری ملیار

اراضی جوہرمل

بخشی جوہرمل قوم برہمن گوت سہکن سکنہ موضع دھریالہ سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ کے پاس ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے مواضعات مل خالصہ، منگورہ اور طوطہ سے زمین الگ کرکے نئی اراضی تشکیل دی۔ جوہرمل قوم سہکن بہت مالدار آدمی تھا۔ اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد

کیا۔ ایک باولی (کنواں) کھدوائی۔ 1154 ہجری المقدس میں موضع اراضی ایک علیحدہ گاؤں قرار دے دیا گیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے نام دیہہ اراضی جوہرمل مشہور و درج دفتر ہوا۔ بخشی جوہر مل کی نسل تاحال مالک وقابض ہے۔

گولین

جہاں موضع گولین آباد ہے اس کے نزدیک پانی کا نالہ گولین کے نام سے مشہور ہے۔ نالہ پانی کے نام کی وجہ سے گاؤں گولین مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم کلیال نے بوراثت داری قبضہ کرلیا۔ اور آجتک قدیمی وراثت پر کلیال قبیلہ کی نسل ملک وقابض ہے۔ رقبہ ایک آسامی چھ قلبہ ہے۔

ہرنوہیہ

ہریا نامی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام ہرنوہیہ مشہور ہوا۔ اصل وراثت قوم برہمن کی ہے بعد میں دیگر قومیں آکر آباد ہوگئیں۔ موضع سوہاوہ کے مرزے (گکھڑ) وراثت داری گاؤں میں داخل ہوئے۔ رئیس پھرہالہ کی عمل داری میں مواضعات تپہ (تحصیل) بیول جن کے نام فہرست میں درج ہیں تھے سکھوں کے عہد میں الگ کردیئے۔

رہواڑ خالصہ

منجوٹھا	پلیام	جھنگ طوف	جھنگ رھوڑا
آیک سامی	یک آسامی	یک آسامی قاضی	یک آسامی نادر علی
180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں

کرور ہردو	سے لاد
کلاں	خورد
تین آسامی	یک آسامی

میانہ پوٹھہ	تھاتھی	جیرگی	رام پور	ہردو بورگی
یک آسامی	یک آسامی	یک آسامی	یک آسامی	یک آسامی
180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں

چکند	ڈھیری میانی	کرور خاص
یک آسامی	یک آسامی	یک آسامی
180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں

بیول خاص ءعالاد

موضع بیول خاص کا رقبہ 12 آسامی یعنی 2160 گھماؤں ہے۔

بیول خاص	میرا	ہفیال	دھمیال	کنیال
یک آسامی	یک آسامی	یک آسامی	یک آسامی	یک آسامی
180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں

خانپور فرنسیال

دوسرے مواضعات سے زمین مل گئی ہے۔

تپہ پی ہنسلہ ہراڑ ملوٹ

8 قلبہ نڑالی کو رغ نڑالی جبر میں مل گئی باقی زمین کو نڑالی کسوال کہتے ہیں۔

سنگے	سونجہ ببرسال	سونجہ بہار	سونجہ مرزا صاحب	سونجہ جمیانی	دھنگد یو اسیراں
یک سر	۴،۳	۳		۴	یک آسامی

دھنگد یو کلیال	دھنگد یو خالصہ
۳	۸ قلبہ

تینوں دیہات ایک ہی جگہ تھے اور دھنگد یو اسیراں کہلاتے تھے

دھنگد یو بکر منگ	دھنگد یو سیداں
۸ قلبہ	۳ ۱۱ قلبہ

دونوں دیہات ایک ہی جگہ تھے اب عوام انہیں دھنگد یو گوجراں کہتے ہیں۔

موضع رتالہ زمینہات شامل شدند

ملوٹ کسوال رہوڑا بورگی کرم چند

اہلون فرنسیال (ہارون)

اہلون خاص	نکہ چک
یک آسامی	یک آسامی

پلنیام	پنڈوڑی گکھڑاں	ماکھیالہ	کنبے فیروز وال	کنبے مرزا صاحب	کابلی بقا محمد
۴	چھ قلبہ	نو قلبہ			

دھمنوہا	سنمر بنگیال	چنگا بنگیال	سبنیلالی
۴ ۴ ۴	۴	۴	۴

راجہ خداداد کیانی (سابق چیئرمین) گوجرخان تحصیل کیانی وال کی تقریب کے دوران ہار پہناتے ہوئے

تپہ گلیانہ

خانپور پکہ

بہت پرانی آبادی ہے۔شاہراہ اعظم پر واقع ہونے کیوجہ سے شاہی فوجوں اور غیر ملکی وغیرہ حملہ آوروں کے ہاتھوں کئی بار تباہ و برباد ہوا لنگو خان ولد پکا قوم مطیال نے سلطان آدم خان رئیس گکھڑ کے عہد میں بنام پدر خود گاؤں آباد کیا۔ چونکہ بانی مذکورہ کے باپ کا نام پکا تھا اسلئے مشہور ہوا۔قوم گوجر گوت کٹانہ بطور وراثت آباد ہیں سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے گاؤں میں بہت بلند پکے مکانات بنوا کر اپنی کچہری منعقد کی۔اور اپنی بیگمات کے لئے بھی یہاں پر مکان بنوائے اور بیگمات نے اس گاؤں میں رہائش اختیار کی۔اس لئے خانپور پکا مشہور و درج دفتر ہوا۔گکھڑ اقوام کی رہائش کیوجہ سے بہت آباد شاد تھا۔یہاں پر بہتر (72) (ہفتاد دو) قومیں ہندوؤں اور مسلمانوں کی آباد تھیں۔عید گاہ عہد قدیم سے پختہ بنی ہوئی ہے۔احمد شاہ درانی زی کے حملہ میں گاؤں غیر آباد ہو گیا۔گاؤں کے باشندے علاقہ کلر اور پنڈی اور اول بھاگ گئے۔اصل رقبہ ایک آسامی تین قلبہ یعنی 225 گھماؤں ہے۔

جنڈ گوجراں

جہاں موضع جنڈ آباد ہے۔پہلے اس جگہ گھنا جنگل تھا اور علاقہ بالکل ویران تھا۔ملک فیروز خان ولد ملک گل محمد گکھڑ کے طویل اسپاں یعنی گھوڑوں کے باڑے ہمیشہ اسی جنگل میں رہتے تھے۔قوم گوجر کی گوتیں لابی اور دیالی (مالی) سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 955ء ہجری المقدس میں گجرات سے آکر یہاں پہ رہائش اختیار کی۔اس جگہ سبزہ گھاس وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھی۔قوم گوجر کے ساتھ بے شما گائیں اور بھینسیں تھیں۔مال مویشی درختوں کے سایہ تھلے باندھا کرتے تھے۔بیری کے درخت زیادہ تھے۔پوٹھوہاری زبان میں بیری کے درخت کو جنڈ کہتے ہیں۔اس وجہ سے گاؤں کا نام جنڈ مشہور ہوا۔اور گوجروں کی مستقل رہائش کیوجہ سے جنڈ

گوجراں درج دفتر ہوا۔بحساب ابجد تاریخ آبادی یوں درج ہے۔

گشت تاریخ جنڈ را نظیر آباد جنڈ محمود شاہ از گوجر 955 ہجری قوم گوجراں وراثت داری در آں دیہہ آباد است۔

قوم گوجر کی گوتیں اور دیگر سہر گوجر یک۔ہیکلہ یک۔سرا یک ہدنہ۔مہلو یک۔ہر یک۔آوان یک۔جنڈ یک۔نجار یک۔کوہلی یک آباد ہیں۔دارو گر بھی آباد ہے اس قوم کی کیفیت اسطرح ہے۔کہ بیرو نامی داود گر (ترکھان) قوم کھوکھر موضع کھوہار سے آکر جنڈ گوجراں میں کوہلی کے پاس رہائش اختیار کر لی۔مسمی پیرو کے گھر ڈھیر کے گھر تین بیٹے ہوئے۔جو کہ بنام رحمت اللہ۔سروار۔اور سعد اللہ کے نام سے مشہور ہوئے۔رحمت اللہ کی اولاد علاقہ چھچھ میں چلی گئی دوسرا بیٹا سردار لاولد چلا گیا۔تیسرا بیٹا سعد اللہ جو کہ فارسی زبان میں ذاتی مہارت رکھتا تھا گوجراں کوہلی سے معاملہ وصول کر کے رئیس پھرہالہ کے اہلچیوں کی خدمت میں پیش کرتا تھا۔کچھ عرصہ بعد رئیس معظم قلی خان گکھڑ کے عہد میں مسمی سعد اللہ کا گوجروں سے وراثت کی وجہ سے جھگڑا ہو گیا۔بعد میں موضع جنڈ سے سعد اللہ دارو گر کو گیارھواں حصہ دیا گیا۔سعد اللہ کے گھر داد اللہ پیدا ہوا۔اور مسمی داد اللہ سلطان مکرم خان رئیس گکھڑ کے عہد میں بہت مشہور رہا۔زمیندار قوم بر اہم بھی آباد ہے۔اصل رقبہ بارہ آسامی یعنی 2100 گھماؤں ہے۔جنڈ دار گراں۔جنڈ مہلو۔جنڈ کمان آبادیاں ہیں۔صوفی امیر علی صاحب ڈھوک غوریاں داخلی جنڈ کا آبائی گاؤں ہے۔

گلیانہ

موضع گلیانہ پرانی آبادی ہے۔ایک دفعہ گردش ملک سے ویران ہو گیا تھا۔عدازاں دوبارہ ملک گل محمد خان قوم گکھڑ نے گاؤں کو پسند کر کے 840 ہجری المقدس میں رہائش اختیار کر لی۔ملک گل محمد کی رہائش کی وجہ سے گاؤں دوبارہ آباد ہو گیا۔اور گاؤں کی آبادی بہت بڑھ گئی۔۔گاؤں

میں بہتر (72) قومیں ہندو اور مسلم آباد تھیں ۔ زمیندار قومیں، کاندی، کلاڑ ۔ کگر ۔ جندراں ۔ جند ۔ تمہ ۔ ملیال ۔ اور کورہ آ کر آباد ہو گئیں ۔ قوم جند نے اپنی وراثت رائے زادہ مہگراج اور رائے زادہ دیوان دنی چند کے ہاتھوں فروخت کر دی ۔ اور خود سید پور گکھڑاں چلے گئے اس موضع میں رائے زادے مالک اراضی ہوئے دیگر قومیں باری باری قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئیں ۔ اس کے بعد دیگر قومیں گکھڑوں اور راجپوتوں کی معرفت آباد ہوئیں ۔ جن میں قوم کلانہ ۔ لوہدرہ ۔ اہیال ۔ بگڑال ۔ بدوال ۔ کھنگر ۔ بھینس ۔ تھوتھال ۔ ۔ ہون ۔ بنگیال ۔ اور خدمت گار قوم ملیار شامل ہیں ۔ احمد شاہ درانی کے حملہ کے وقت اقوام ہون ۔ تھتھال اور نارو یہاں سے بھاگ گئے ۔ اب قوم برہمن ۔ بافندہ، نجار اور تیلی وراثت پر مالک وقابض ہیں ۔ اصل رقبہ پانچ آسامی یعنی 900 گھماؤں ہے ۔ گلیانہ پکھڑال ۔ گلیانہ ہیال ۔ گلیانہ بھینس اور گلیانہ ملیار آبادیاں ہیں ۔

جٹال بھائی خان

موضع بھائی خانقوم جٹال کی قدیمی وراثت ہے ۔ اس لئے سابقہ نام جٹال ۔ حبیب اللہ مشہور ہے ۔ 1122ء ہجری المقدس میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس سے کسی وجہ سے ناراض ہو کر قید کا حکم دیا ۔ امیر افغان موضع سکنہ قصور جو کہ بہادر شاہ دہلی کا ملازم خاص تھا ۔ سلطان دلاور خان گکھڑ کو بادشاہ کے حکم سے گرفتار کر کے اپنے پاس رکھا ۔ چونکہ امیر خان افغان بہت قدر شناس تھا ۔ اس لئے دوران قید رئیس کی بہت خدمت کی ۔ کچھ عرصہ بعد بادشاہ بہادر شاہ دہلی نے گکھڑ رئیس کا قصور معاف کر دیا ۔ اور اپنے منصب (حکمرانی) پرگنہ دانگلی پر بحال کر دیا ۔

سلطان دلاور خان نے افغان موصوف کی دوران قید خدمت کو مدنظر رکھتے ہوئے بھائی خان ولد امیر خان افغان کو موضع جٹال جاگیر میں عطا کر دیا ۔ چنانچہ امیر خان افغان کے بیٹے بھائی خان

نے گاؤں میں رہائش اختیار کر لی ۔ اور اسی وجہ سے دفتر میں جٹال بھائی خان درج ہوا ۔ اصل وراثت قوم افغان کی ہے قوم جٹال اس جگہ کو چھوڑ کر موضع مہلو چلے گئے ۔ دیگر قومیں اوڑہ اہیال اور ملیار وغیرہ آباد ہیں ۔ اصل رقبہ چھ قلعہ یعنی 90 گھماؤں ہے ۔ پوٹھوہار کے مشہور و معروف صوفی شاعر سید حبیب شاہ کا تعلق اسی گاؤں سے ہے ۔ حبیب شاہ صاحب کا نام 1995 میں درج کیا گیا ۔

مرادیال

مراد خان، جعفر خان اور قادر خان ولد راول خان قوم کھینگر نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں گاؤں آباد کیا ۔ پہلے گاؤں کا نام راویال مشہور تھا ۔ مگر بعد ازاں مرادیال مشہور و درج دفتر ہوا ۔ چونکہ مراد خان سب بھائیوں سے بڑا تھا ۔ مراد خان، جعفر خان اور قادر خان قوم کھینگر تینوں بھائیوں کی اولاد مالک وقابض ہے اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی 90 گھماؤں ہے ۔

کایلی کھینگر

کایلی کھینگر اور کایلی بھکڑال پہلے ایک ہی گاؤں تھا ۔ برہمن قوم کالہ نے آباد کیا ۔ بانی کی قوم کالہ کی وجہ سے کالی نام مشہور ہوا ۔ اس دوران پہاڑ خان کھینگر کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں اس کے وزراء نے نصف حصہ کایلی سے عطاء کیا ۔ پہاڑ خان قوم کھینگر نے گاؤں آباد کر کے رہائش اختیار کی اس وجہ سے نام دیہہ کایلی کھینگر مشہور و درج دفتر ہوا ۔ دیگر قوموں سے کھتری ۔ سلحال اور کھتڑیل بطور مالک وقابض ہیں ۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے ۔

کایلی بھکڑال

وجہ تسمیہ کایلی لکھی جا چکی ہے ۔ بہار خان قوم بھکڑال کو سلطان

یعنی 360 گھماؤں کی جاگیر موضع کا یلی سے الگ کر کے عطا کی۔ بھکوال مذکور نے حقوق ملکیت حاصل کر کے سکونت اختیار کر لی۔ اس لیے نام گاؤں کا یلی بھکوال مشہور و درج دفتر ہوا۔ قوم برہمن بھی کافی تعداد میں آباد تھے۔ ان کی رشتہ داری موضع کالا گوجراں میں تھی۔ کالا گوجراں دریائے بہت (جہلم) کے کنارے واقع ہے۔ قوم کھینگر اور دھمیال بھی آباد ہیں۔ سلہال اور بافتدہ بھی مالک اراضی ہیں اصل وراثت قوم بھکوال کی ہے مگر قدرت خداوندی سے بھکوال غیر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 2 آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

پراٹالی

بہت پرانا دیہہ ہے۔ کئی بار ویران ہو کر آباد ہوا۔ مسمی پاڑا خان ولد سید خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے یہ گاؤں بطور جاگیر عطا کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام پراٹالی مشہور ہوا۔ پاڑا خان کے گھر مصری خان پیدا ہوا۔ مصری خان کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ موارج خان اور خیر دین۔ دونوں بھائیوں کی اولاد گاؤں میں قابض و مالک ہے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

کنجٹ۔ کانیٹ تاج خان (سکریلہ)

کانیٹ تاج خان اور کانیٹ ملوک پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ پہلے گاؤں کا نام سکریلہ تھا۔ کئی بار ویران ہو کر آباد ہوا۔ پرانی آبادی کے نشانات اور کھنڈرات کئی جگہ موجود ہیں۔ کافی مدت بعد مسمیان کانا اور جٹ قوم داروگر جو کہ ملک حمد خان گکھڑ کے دور حکومت 793 ہجری اور مقدس میں مکہ مکرمہ میں حج کرنے کے بعد واپس ہوئے تو گاؤں کے طرف دکھن آباد ہوئے۔ رئیس پھرہالہ کی اجازت سے غیر آباد اراضی کو آباد کیا۔ چونکہ گاؤں کے بانی کانا و جٹ تھے۔ اس لئے گاؤں کا نام کنجٹ مشہور رہا۔ تاریخ آباد بحساب ابجدیوں درج ہے۔

کانیٹ آباد شُد 793، ہجری۔

قدرت خداوندی سے داروگر قوم غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں دیوان تاج خان گکھڑ نے اس جگہ کو پسند کر کے اپنے قبیلہ سمیت رہائش اختیار کر لی اب نام گاؤں کانیٹ تاج خان مشہور ہے۔ اقوام گوجر۔ دھمیال۔ کھوکھر۔ ملیار۔ ہندو اور کنیال بھی آ کر سکونت پذیر ہو گئے۔ قوم داروگر کو ترکھان کہتے ہیں۔

کانیٹ ملوک (خلیل)

ملوک خان ولد سید خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے 989ء ہجری المقدس میں دو آسامی یعنی 360 گھماؤں کی جاگیر موضع کانیٹ تاج خان سے بطور وراثت عطا کی۔ چنانچہ ملوک خان قوم بھکوال نے اپنی جاگیر میں الگ گاؤں آباد کیا۔ اسلئے بانی کی وجہ سے کانیٹ ملوک مشہور درج دفتر ہوا۔ بعد ازاں قوم بھکوال غیر آباد ہو گئی۔ اب قوم کھوتڑیل اور دھمیال بطور وراثت داری مالک و قابض ہیں اصل رقبہ دو آسامی 360 گھماؤں ہے۔ عوام اسے کنیٹ خلیل کہتے ہیں۔

گرمہالہ

اصل وراثت قوم کھینگر کی ہے۔ مسمی گوہر قوم کھینگر نے سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں گاؤں آباد کیا۔ بعد میں قوم کھوتڑیل اور آدڑہ آ کر آباد ہو گئے۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد میں قوم کھوتڑیل اور آدڑہ مقدمہ قتل کے سلسلہ میں گاؤں سے فرار ہو گئے۔ بعد ازاں قوم نگیال اور کلیال آباد ہو گئے۔ اصالت خان قوم بدھال جو کہ موضع ساہوٹ بدھال تپہ حویلی کا رہنے والا تھا۔ قوم بھکوال موضع کونتریلہ سے رشتہ داری ہو جانے کی وجہ سے موضع گرمہالہ میں وراثت حاصل کی۔ بعد میں قوم داروگر (ترکھان) نے بھی آ کر گاؤں میں رہائش

اختیار کرلی۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

عثمان رجادا

مسمیان عثمان اور رجادا ولد جنگا خان ولد حسن خان قوم آڈرہ موضع بینس مادوتپہ (تحصیل) بڑالی سے آکر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے کارداروں کی اجازت سے غیر آباد گاؤں کو آباد کیا۔ ہر دو بھائی عثمان اور رجادا کی وجہ سے گاؤں کا نام عثمان رجادا مشہور و درج دفتر ہوا۔ بانی دیہہ ہر دو بھائیوں کی اولاد مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ایک آسامی آٹھ قلبہ یعنی 300 گھماؤں ہے۔

بوکرہ

اصل وراثت قوم گوجر گوت بوکرہ کی ہے۔ مسمی راجو قوم گوجر گوت بوکن نے سلطان کمال خان رئیس گکھڑ کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بانی گاؤں کی قوم کی وجہ سے بوکرہ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ کے عہد حکومت میں زمیندار قوم دھمیال اور خدمت گار قوم ملیار گوت ارجن اور بہت وراثت پر قابض ہو گئے۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

کونتریلہ

کونتو نامی قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ رئیس پھروالہ کے عہد حکومت میں قوم آڈرہ نے موضع کیالہ کے خاندان گکھڑ سے رشتہ مانگا۔ قوم گکھڑ بوقت بات چیت رشتہ خاموش رہی۔ مگر گکھڑوں نے قوم آڈرہ کا رشتہ مانگنا توہین سمجھا۔ قوم آڈرہ کو اپنے گاؤں موضع کیالہ میں بارات لانے کو کہا۔ چنانچہ گکھڑوں پر اعتماد کرتے ہوئے قوم آڈرہ بارات لے کر موضع کیالہ پہنچے گکھڑوں نے تمام باراتی دولہا مرد اور عورتیں اور بچوں کو ہلاک کر دیا اس وقت قوم آڈرہ کا حکمران بارہ شاہ آڈرہ تھا۔ جس کا پایہ تخت موضع بڑالی تھا گکھڑوں نے باراتیوں کے قتل عام کے بعد

موضع بڑالی پایہ تخت پر حملہ کر دیا۔ موضع بڑالی میں قتل عام کے بعد شہر کو نیست و نابود کر دیا اس وقت میاں بجدلو قوم منہاس گوت بھکڑال کے تین صاحبزادوں مسمیاں۔ تھول۔ کول اور جاس جو کہ دارالحکومت موضع بڑالی بارہ شاہ آڈرہ کے پاس دربار میں ملازم خاص تھے۔ قوم آڈرہ کی طرف داری اور حمایت کرتے ہوئے گکھڑوں کے خلاف زبردست جنگ کی آخر کار شکست کو تسلیم کرتے ہوئے تینوں بھائی دشمنوں کی پناہ میں چلے گئے۔ بعد ازاں ملک گل محمد خان گکھڑ نے جاس کو موضع تھلہ پرگنہ اکبر آباد (تخت پڑی) مسمی تھول کو موضع سہالہ پھروالہ اور مسمی کول کو موضع کونتریلہ جاگیر میں عطا کر دیا کونتریلہ اس وقت جنگل اور ویرانہ تھا۔ سابقہ گاؤں ختم ہو چکا تھا مسمی کول ولد میاں بجدیو قوم منہاس گوت بھکڑال نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر کونتریلہ مشہور ہوا۔ کول خان کی اولاد سے مسمی عمر خان بھکڑال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں بہت ہی نامی گرامی ہو گزرا اس لئے علاقہ پرگنہ (ضلع) دانگلی اور پرگنہ پھروالہ جو کہ رئیس پھروالہ کی ریاست پر مشتمل۔ رائے زادہ پھتو نے از سر نو بندوبست و پیمائش اور آسامی و یہہ دار مقرر کی اور موضع کونتریلہ کو قوم بھکڑال کی وراثت قرار دیا گیا۔ بھکڑاوں نے قوم آڈرہ۔ جاڑہ۔ کلیال اور ہفیال کو آباد کیا۔ بنیاد گاؤں کونتریلہ تاریخ فتح خوانی میں یوں درج ہے۔ کہ

ازدست کول نامی بھکڑال دست۔

اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

باولیال

باول خان ولد سلطان خان رئیس گکھڑ نے موضع گلیانہ سے ایک آسامی یعنی ایک سو اسی گھماؤں اراضی علیحدہ کر کے ایک گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام کیوجہ سے گاؤں کا نام باولیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ بادل خان آدمال کسی نامعلوم وجہ سے گاؤں چھوڑ کر پرگنہ (ضلع) کھڑی اندہل چلے گئے اور

بعدازاں قوم کھینگر کو کیکڑوں نے آباد کیا اقوام کھینگر اور کیکڑ بوراشت داری آباد ہیں اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے

جکرو کیلاں (چکری)

پرانی آبادی ہے کئی دفعہ ویران ہو کر آباد ہوا۔ مسمی جکر نامی قوم بھٹی سلطان آدم خان رئیس گکھڑ کی حکومے میں وکیل کے عہدہ پر مامور تھا رئیس نے خدمت کے عوض جکر جاگیر میں عطا کر دیا۔ بانی کے عہدہ وکیل کی وجہ سے نام دیہہ جکرو کیلاں مشہور و درج دفتر ہوا۔ سابقہ گاؤں بالکل ویراں ہو چکا تھا۔ جکر خان قوم بھٹی وکیل نے ازسرنو گاؤں کو آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قدرت خداوندی سے جکر خان بھٹی وکیل کی نسل غیر آباد ہو گئی بعدازاں مسمی صاحب قوم کھینگر۔ کلیال۔ چنہ ہا۔ گورہ ہا۔ اور ملیار باری باری آباد ہوئے۔ قوم برہمن قوم کلیال کے عہد حکومت کے زمانے سے گاؤں میں مالک اراضی ہیں۔ بعدازاں گکھڑ رئیس پھرہالہ کے حکم سے کارداروں سے یہ گاؤں قوم بھکڑال سنہ موضع کونتریلہ کو جاگیر میں عطا کر دیا۔ اصل رقبہ دو آسامی چھ قلعہ یعنی ۴۵۰ گھماؤں ہے آج کل عوام اسے چکری وکیلاں کہتے ہیں۔

(چک بیلی خان) بالکوال (باکھوال)

مسمی بالکو ولد ملو قوم تھتھال سکنہ موضع ترلائی سلطان آدم خان رئیس کے عہد ۹۶۴ ہجری المقدس کو گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بالکوال مشہور و درج دفتر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم نگیال۔ ملیار جندرال وغیرہ آباد ہو گئے۔ مسمی باز بیلی خان اور عارف خان قوم بھکڑال سکنہ موضع ہنسرال کو چھوڑ کو موضع بالکوال کی حدود سے چک بندی کر کے یعنی کچھ رقبہ علحدہ کر کے نیا گاؤں آباد کیا۔ بانی گاؤں بیلی خان قوم بھکڑال کی وجہ سے موہڑہ چک بیلی خان مشہور ہوا۔ بیلی خان

بھکڑال کی نسل مالک و قابض ہے۔ گاؤں بیلی خان قوم بھکڑال کی اولاد کی وجہ سے بہت زیادہ رقبہ بزور شمشیر قبضہ میں لے لیا۔ اور موضع چک بالکول کو موضع چک بیلی خان کے ساتھ ملا دیا اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

دولمی

پرانی آبادی ہے۔ مسمی دولو قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے دولمی مشہور ہوا۔ بعدازاں قوم تمہ۔ دھمیال۔ کھوتڑیل۔ برہمنی اور پاندہ بوراشت داری آباد ہو گئے۔ ان چاروں اقوام کی اولاد آجتک مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے

مطوتمہ (گوجر)

مسمی مطو قوم تمہ سلطان کمال خان گکھڑ رئیس کی عہد حکومت ۹۷۳ ہجری المقدس میں کمال خان کے وزاراء کی اجازت سے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے عطوتمہ مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ گوجر آباد رہے۔ قوم بنگیارہ کی دو اشخاص مسمیاں علیا اور نور آ کر آباد ہو گئے اصل وراثت قوم تمہ کی ہے۔ اور اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔ مطوتمہ بنگیارہ بھی علحدہ دیہہ ہے۔

چوہان گوجر خان

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ خانا گوجر نے ملک گل محمد خان گکھڑ رئیس بانی گلیانہ کے عہد حکومت ۸۳۹ ہجری المقدس میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی گاؤں خانا قوم گوجر کے نام کیوجہ سے گوجر خان مشہور و درج دفتر ہوا۔ بعدازاں سلطان ہمد خان المعروف ہاتھی خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں قوم چوہان کو وراثت میں عطا کیا۔ اس لئے نام گاؤں چوہان گوجر خان مشہور و درج دفتر ہوا۔

کچھ عرصہ تاش بیگ قوم فیروزال کو سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نے جاگیر میں عطا کردیا۔ جب رئیس نے گاؤں قوم فیروزال کو بخش دیا تو اُس وقت گُجر اس گاؤں میں قابض تھے قوم گجر ہر لحاظ سے طاقتور تھی انھوں نے قوم فیروزوال کی مطلق پرواہ نہ کی اور اپنی قدیمی وراثت پر ڈٹے رہے اور فیروزوال کو اپنی وراثت میں داخل ہونے سے روک دیا چنانچہ قوم فیروزوال نے سُلطان مراد قُلی خان گکھڑ رئیس کی حکومت میں حاضر ہوکر گوجروں کے خلاف شکائت کی۔ رئیس نے حکم عدولی کرنے کی وجہ سے قوم گوجر کو موضع چوہان گوجر خان سے زبردستی نکال دیا۔ گوجروں نے گاؤں کو خالی کردیا۔ مگر قوم گکھڑ فیروزوال کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے انکار کردیا۔ بعد میں قوم چوہان، گکھڑ، برہمن اور راجپوت اپنی وراثت پر قائم ہوئے اور آج تک ان ہی قوموں کی اولاد مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔ گوجر خان کا ذیلدار ہون قبیلہ سے ہے۔ کوٹھہ کلاں کا ذیلدار بوستان خان اسی قبیلہ سے ہے۔

نودیال

موضع نودیال اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ تیجا نامی قوم نودیال نے سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 945 هجری میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کی قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام نودیال مشہور ودرج ہوا۔ تاریخ فتح خوانی میں تاریخ آبادی اسطرح ہے۔

چوں تیجا برہمن نودیال آں نمود 945هجری۔

ڈھورہ

مسمی دھورہ قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام کی وجہ سے دھورہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں سرمست خان ولد شیر بیگ خان قوم بگیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے وراثت میں عطا کیا۔ قوم برہمن اور قوم بگیال کی آپس میں خونریز جنگ ہوئی آخرکار برہمن گاؤں سے غیر آباد

ہوگئے۔ اور بگیال قابض ہوگئے۔ قوم اہیال کو بگیالوں نے لاکر آباد کیا۔ قوم آدڑہ بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

اونکہ

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ مسمی اونکہ قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر اونکہ مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 1004 هجری میں بخشی امین چند قوم کھتری کو بطور جاگیر وراثت میں عطا کیا۔ چنانچہ رئیس دلاور خان گکھڑ پھرہالہ کے حکومت کے عہد میں بخشی امین چند قوم کھتری کی نسل سے مسمی عالم چند ولد بخشی امیر چند نے مذہب اسلام قبول کرلیا۔ اسلامی نام شیخ عالم رکھا۔ چنانچہ شیخ عالم نے رئیس پھرہالہ کے کارداروں کی مدد سے قوم گوجر کو گاؤں سے نکال کر گاؤں پر قبضہ کرلیا۔

حبیب کنیال

حبیب عارف ولد کلیجا خان قوم کنیال نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت 999ھ میں گاؤں آباد کیا۔ اور نام دیہہ بانی کے نام پر حبیب کنیال مشہور ودرج ہوا۔ حبیب خان قوم کنیال کی نسل مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

سہیالی بوگیال

تاریخ فتح خوانی میں تحریر ہے کہ سہیالی پہلے سہیو قوم ہندو نے 757 هجری میں آباد کیا۔ بحساب ابجد یوں درج ہے۔

زسہیو نام سہیالی آباد است 757هجری

بعدازاں گاؤں ویران ہوگیا۔ شیر خان ولد محمد خان قوم بوگیال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے تیسرا حصہ گاؤں سے بطور وراثت عطا کیا۔ شیر خان بوگیال کے دولڑکے رجّا خان اور کرم خان

بوگیال کی اولاد مالک وقابض ہے۔بعد ازاں قوم دھمیال بھی آکر آباد ہوگئی۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

سہیالی کھینگر

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں کالونامی قوم کھینگر نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔اور گاؤں کا نام سہیالی کھینگر مشہور ہوا۔بعدازاں قوم کلیال بھی آکر آباد ہوگئی۔

سہیالی فرنسیال (سہیالی فرسیال)

سین خان ولد رجا خان قوم فرنسیال کوایک آسامی یعنی 180 گھماؤں کی جاگیر پرانی سہیالی سے الگ کر کے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے بطور وراثت جاگیر میں عطا کی۔بعدازاں سین خان فرنسیال نے جوکی قوم برہمن کو گاؤں میں آباد کیا۔قدرت خداوندی سے قوم فرنسیال غیر آباد ہوگئی۔جوکی برہمن کی اولاد مالک وقابض ہے۔قوم کھتڑیل بھی آباد ہے۔اصل رقبہ ایک آسامی یعنی 180 گھماؤں ہے۔

بھاگپور فلاں

بہت پرانی آبادی ہے کئی دفعہ غیر آباد ہو کر آباد ہوا۔مسمی بھاگو نے گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔اس لئے نام گاؤں بھاگپور مشہور ہوا۔رئیس پھرہالہ اور بادشاہ ہند شیر شاہ سوری کے درمیان قلعہ روہتاس کے قریب معرکہ آرائی ہوئی۔اس دوران مسمی کالامل قوم کھتری گوت فُل کی اولاد موضع کالہ پرگنہ روہتاس کو چھوڑ کہ پرگنہ دانگلی آگئے۔چونکہ کالامل قوم کھتری گوت فُل قدیم سے رئیس پھرہالہ کے پرگنہ روہتاس کے کاردار چلے آرہے تھے۔اس خدمت اور نقل مکانی کے عوض پھرہالہ کے مقامی کارداروں نے موضع بھاگپور فلاں کالامل کی اولاد کو جاگیر میں عطا کر دیا۔قوم ہفیال بھی آباد ہے۔قوم کھتری گوت فُل قدیم سے مالک وقابض چلے آرہے ہیں۔اصل رقبہ 180 گاؤں ہے۔

ترمہال کلاں (تھر بھیال کلاں)

ترمہا خان قوم بھکوال نے سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں گاؤں آباد کیا۔بعد ازاں اقوام کھوکر یعنی میانہ بوراثت داری آکر آباد ہو گئے۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ترمہال خورد (تھر جیال خورد)

سرت خان قوم چھٹہ از موضع ضلع رسول نگر سے آکر سلطان کمال خان رئیس کے پاس ملازم ہوا۔کمال خان نے ترمہال کلاں سے تیسرا حصہ بطور وراثت عطا کیا۔چنانچہ سرت خان قوم چھٹہ نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔آجتک سرت خان کی نسل وراثت داری مالک وقابض ہے۔قوم مہیال یا میال بوراثت داری مالک اور گاؤں میں آباد ہیں۔اصل رقبہ 30 گھماؤں ہے۔

نیکانہ

شاہراہ قدیم پرآباد ہونے کی وجہ سے شاہی افواج کے ہاتھوں کئی بار تباہ وبرباد ہوا۔بعدازاں نیکا قوم جمیٹ نے سلطان آدم خان کے عہد حکومت میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔قوم جمیٹ نے قوم بھٹی کو باہر سے لاکر آباد کیا۔آجتک قوم جمیٹ بدستور مالک وقابض ہیں۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

اوگاہوں

جس جگہ موضع ہون آباد ہے۔پہلے گھنا جنگل تھا۔سلطان مرادقلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں اوگا خان قوم ہون نے 1077 ھجری المقدس میں رئیس کے خصوصی حکم سے گاؤں کی بنیاد رکھی۔اوگا خان قوم ہون کی ہمشیرہ سلطان مرادقلی خان پھرہالہ کی بیوی تھی۔اوگا خان اس سے پہل

موضع بیر کہ کا رہنے والا تھا۔ بانی گاؤں کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ اوگا ہون مشہور و درج دفتر ہوا۔ اوگا خان کے دوسرے بھائی بگا خان کی اولاد بھی گاؤں میں برابر کی مالک اور حصہ دار ہے۔ ہر دو بھائیوں کی اولاد دو گاؤں پر قابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

نوٹ: چوہدری کفایت علی مترجم نسخہ ہذا کی تحقیقات کے مطابق ہون قبیلہ خاندان پنوار کی شاخ ہے۔ ہون خان ولی کی دعا سے پیدا ہوا۔ اس کی اولاد ہون کے نام سے مشہور ہوئی۔ ہون خان کی نویں پشت میں سلطان سنہسر خان کی اولاد سنہسرال کے نام سے مشہور ہوئی۔ سنہسر خان کی اولاد موضع سنہسرال تپہ پبی سوہاوہ سے اٹھ کر علاقہ پوٹھوہار میں آباد ہوئی۔ اس واقعہ کی تفصیل خان دان پنوار تپہ پبی کے باب میں درج ہے۔ راولپنڈی گزٹیئر پارٹ اے 1907ء صفحہ 68 پر قوم راجپوت کے بیان میں لکھا ہے کہ قوم ہون لگا سب سے زیادہ سست اور جرائم پیشہ ہے۔ فوجدار خان اوگا ہون کو راجپوت برادری میں ذیلدار بنایا گیا ہے۔

کتاب پنجابی مسلمان مصنف لفٹیننٹ کرنل۔ ایم وائیکلے رسالہ نمبر 17 صفحہ 55 میں لکھتے ہیں۔ کہ ہون پنوار راجپوت ہیں۔ اور راجہ جگدیو والئی سیالکوٹ کی اولاد سے ہیں۔ یہ چھوٹا سا قبیلہ فوجی ملازمت میں کم ہے۔ ان کے صرف بیس افراد فوج میں ملازم ہیں۔ یہ عام طور پر تحصیل راولپنڈی مگر تھوڑی تعداد میں تحصیل گوجر خان اور علاقہ ہزارہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔

کرونبہ پیر (کلاں)

پیر کرنبہ فقیر جوگی مشہور ہستی ہو گزری ہے۔ جوگی فقیر بغیر کھائے پیئے کافی عرصہ تک پانی کے کنارے ریاضت و عبادت میں مشغول رہا۔ جائے عبادت کے قریب ہی گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ کرونبہ پیر مشہور ہوا۔ اس جوگی فقیر کی تربت (سمادھی) گاؤں میں واقع ہے۔ بیساکھی کے دنوں میں گردونواح سے بے شمار ہندو یہاں غسل یعنی اشنان کرتے اور خیرات

کرتے تھے۔ کرونبہ پانچ گاؤں پر مشتمل ہے۔ پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ جو کہ پانی کے کنارے آباد ہے۔ گاؤں کی بنیاد پیر کرنبہ جوگی فقیر ہی نے رکھی تھی۔ اصل رقبہ 990 گھماؤں ہے۔

کرونبہ جوگیال

مسمی جوگی خان ولد میرا خان قوم پکھڑال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے موضع کرونبہ کلاں سے 180 گھماؤں کی جاگیر بطور وراثت عطا کی۔ جوگی خان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اسلئے نام دیہہ کرونبہ جوگیال مشہور ہوا۔ جوگی خان کی نسل قدیمی وراثت پر قابض ہے۔

نوٹ: ڈھوک نمازی اسی موضع میں شامل ہے۔ پکھڑال قبیلہ کے جاگیرداروں نے زیادہ رقبہ غیر زراعت پیشہ قوموں کے پاس فروخت کر دیا۔ یا خدمت کے عوض عطا کر دیا۔ اللہ دتا پسر غزن خان قابل ذکر شخصیت ہیں۔

کرونبہ بلوچ

بلوچ خان ادمال گکھڑ کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے 180 گھماؤں کی جاگیر موضع کرونبہ کلاں سے الگ کر کے عطا کی۔ بلوچ خان ادمال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اور نام دیہہ کرونبہ بلوچ مشہور و درج دفتر ہوا۔ بعد ازاں نورنگ خان قوم جنجوعہ سکنہ دادوت نے مراد قلی خان گکھڑ کے عہد میں دخل حاصل کیا۔ اس کے بعد دولا خان قوم گوجر چوہان نے دخل حاصل کر لیا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

کرونبہ الیاس

الیاس خان ولد دولچی خان قوم پھکڑال سکنہ موضع کونتریلہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ سلطان نے کرونبہ کلاں سے 135 گھماؤں کی جاگیر علیحدہ کر کے عطا کی۔ چنانچہ الیاس خان قوم پھکڑال نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ اور نام دیہہ کرونبہ الیاس مشہور و درج

ہوا۔ بانی گاؤں کی اولاد آج تک مالک وقابض ہے۔ موہڑہ پھلاہی، موہڑہ صادہ اور موہڑہ شیر ذیلی آبادیاں ہیں۔ اقوام کشمیری، دورت اور بازی گر کافی تعداد میں آباد ہیں۔ شہباز خان سکنہ ملوٹ کی اولاد بھی بوراثت داری آباد ہے۔

کرونبہ عثمان

عثمان خان قوم بھکوال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے کرونبہ کلاں سے تین قلبہ اراضی علیحدہ کر کے جاگیر عطا کی چنانچہ عثمان خان نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا اور نام دیہہ کرونبہ عثمان مشہور ہوا۔ بانی گاؤں کی اولاد قوم بھکوال آج تک گاؤں پر مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ تین قلبہ یعنی ۴۵۰ گھماؤں ہے۔ اقوام لوہار درزی اور میانہ بھی آباد ہیں۔

کرونبہ کیا سوال

کرونبہ کسوال کی حدود میں پہلے قوم کھینگر آباد تھی بعد ازاں رجا خان قوم کسوال کو رئیس پھرہالہ نے گاؤں میں آباد کیا۔ بعد ازاں رجا خان کی اولاد مقدمہ قتل کے سلسلے میں فرار ہو کر دریائے جہلم کے کنارے جا کر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں نورنگ خان قوم نیدن جو کہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا رئیس نے خدمت کے عوض گاؤں نورنگ خان قوم نندن کو عطا کیا حکیم قوم دھمیال قوم نیدن سے رشتہ داری ہو جانے کی وجہ سے آباد ہوا بعد ازاں سید خان از نسل لشکری خان ادمال جو کہ سلطان مراد قلی خان گکھڑ کا ملازم تھا خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں سید خان کو بخش دیا چنانچہ سید خان قوم ادمال نے گاؤں میں رہائش اختیار کر لی قوم نگیال بوراثت داری آباد ہے۔ اس کے علاوہ نیدن دھمیال اور ادمال قدیم سے اپنی اپنی جاگیروں پر مالک وقابض ہیں۔ اصل رقبہ دو آسامی چھ قلعہ یعنی ۴۵۰ گھماؤں ہے۔

جیرو رتیال

میاں رتن دیو قوم ڈوگرہ گوت منہاس موضع دیوا وٹالہ علاقہ جموں سے آ کر ملک ہد خان گکھڑ کے پاس ملازم تھا اور مذہب اسلام قبول کر لیا اور نام رتن دیو کی بجائے رتے خان مشہور ہوا، چنانچہ میاں رتے خان قوم ڈوگرہ گوت کی نسل کو رتیال کہتے ہیں۔ رتے خان کی اولاد میں مسمیاں جیرو خان، جیکو خان، سیکو خان، المعروف بنکو خان تمر خان اور ہیر خان پانچوں حقیقی بھائی تھے۔ جیرو خان پسر کلاں ہونے کی وجہ سے قبیلہ رتیال کا صاحب دستار مقرر ہوا، ملک فیروز خان اور ملک سکندر خان برادران حقیقی ولد قوم ملک گل خان کے عہد میں ایک جنگ کے سلسلہ میں جیرو خان قوم رتیال اور دیگر بھائیوں نے ملک فیروز خان وغیرہ کی مدد کی اس خدمت کے صلہ میں ۸۸۴ھ موضع جیرو رتیال جاگیر میں عطا ہوا، جیرو خان، جیکو خان اور سیکو خان المعروف بنکو خان کی اولاد موضع جیرو رتیال میں آباد ہوئی۔ اور مسمی تمر ہیرن خان کی اولاد ہیرر رتیال میال یا مہیال وغیرہ آباد ہوا اقوام لار (لدھڑ) اور برہمن کے پروہت موضع ہیر رتیال سے آ کر یہاں وراثت پر قابض ہو گئے اصل رقبہ پانچ آسامی یعنی ۹۰۰ گھماؤں ہے۔ بحساب ابجد تاریخ آبادی یوں درج ہے۔

از جیرو رتیال باد آباد ۸۸۴ھ ہوا۔

نگائیل عمر خان

نگائیل عمر خان نگائیل پہلوان اور نگائیل ساہوال تینوں دیہات پہلے ایک ہی جگہ آباد تھے۔ اور قوم نگیال آباد تھی اس وجہ سے موضع کا نام نگائیل مشہور ہوا، شاہراہ قدیم پر واقع ہونے کی وجہ سے غیر ملکی حملہ آوروں مثلاً مغل افغان دُرانی اور ابدالی وغیرہ کی شاہی فوجیوں کے ہاتھوں کئی بار تباہ ہو کر دوبارہ آباد ہوا۔ سلطان جلال خان نے رئیس آدم خان بیرہ عمر خان کو دو آسامی جاگیر موضع نگائیل

اور تین آسامی جاگیر موضع نارہ گکھڑاں اپنے علاقہ کی سرحد میں عطا کی کچھ عرصہ بعد عمر خان نقل مکانی کر کے موضع نارہ گکھڑاں تپہ کاہرو میں رہائش اختیار کر لی اقوام مثل سلجال بھکڑال اور مطیال بوراثت داری مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

نگائیل پہلوان

پہلوان خان قوم بھکڑال کو تین آسامی جاگیر سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عطا کی جاگیر موضع نگائیل کلاں سے الگ کر کے عطا کی چنانچہ پہلوان خان قوم بھکڑال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لیے نام دیہہ نگائیل پہلوان مشہور ہوا اسکے علاوہ قوم آڈرہ بھی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہیں۔ اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

نگائیل ساہوال (نگائل سوہال)

مسمی ساہوال قوم تھتھال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے تین قلبہ زمین نگائیل کلاں سے الگ کر کے عطا کی۔ اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا اور نام دیہہ نگائیل ساہوال مشہور و درج دفتر ہوا اصل رقبہ ۳ قلبہ یعنی ۴۵ گھماؤں ہے۔

کھلاوٹ

موضع کھلاوٹ عہد قدیم سے آباد ہے گاؤں کے قریب ایک باولی واقع ہے پانی کی باولی پر ایک بڑا پتھر استادہ ہے، پوٹھوہاری زبان میں اسوہ کو گھلا اور پتھر کو وٹ کہتے ہیں ان ہی دو وجوہات کی بنا پر نام دیہہ کھلاوٹ مشہور و درج ہوا۔ اقوام تھتھال اور سہسرال بوراثت داری آباد ہیں۔

بھینس داموال

داموں نامی بھینس نے گاؤں کی بنیاد رکھی داموں کا مزار موضع بھینس کے متصل واقع ہے۔

قدرت خداوندی سے بانی گاؤں کی اولاد غیر آباد ہوگئی بعد میں مسمی خلیفہ بخشو سکنہ موضع کانیٹ تاج خان رئیس مکرم خان گکھڑ کے پاس بعدہ پر شکاری فائیز تھا۔ رئیس نے اس خدمت کے عوض موضع بھینس داموال جاگیر میں عطا کیا اور خلیفہ بخشو نے گاؤں میں رہائش اختیار کر لی اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰ گھماؤں ہے۔

مانکیالہ گکھڑاں

مسمی مانگ خان ولد باول خان قوم گکھڑ موضع باولیال سے غیر آباد ہو کر علاقہ اندرہل جموں وکشمیر چلے گیئے۔ بعدازاں جوگی برہمن کی اولاد موضع سہیالی فرنسیال المعروف سہالی فرنسیال کو چھوڑ کر مانکیالہ گکھڑاں میں آباد ہو گئے اس لیے نام مانکیالہ برہمن مشہور ہوا۔ اقوام کلیال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض چلے آرہے ہیں اصل رقبہ چھ قلبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

پنڈوڑہ فرنسیال

مسمی پنڈٹ نامی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی اس لیے گاؤں کا نام پنڈوڑہ مشہور ہوا، بعد ازاں راول خان قوم فرنسیال نے سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں گاؤں میں دخل حاصل کیا اور بعدازاں سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نے یہ گاؤں قوم میانہ سکنہ موضع بھائی خان کو عطا کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم میانہ اور قوم فرنسیال غیر آباد ہو گئے، راول خان قوم فرنسیال کو جاگیر مل جانے کی عجہ سے پنڈوڑہ فرنسیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ گاؤں بے چراغ ہوگیا اس کے بعد مختلف قوموں نے دخل حاصل کر لیا، اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

جھماٹہ

پرانے دیہات سے ہے چھبا نامی قوم برہمن نے گاؤں کی بنیاد رکھی بعدازاں قوم کنیال اور

کھوتڑیل یکے بعد دیگرے آ کر آباد ہو گئے سلطان ممارا خان گکھڑ اور سلطان دلاور خان نے مسمیان جھولا فتح محمد میراں عبدالعزیز قوم سید گوت ترندی کو یہ گاؤں بطور وراثت نذرانہ جاگیر میں عطا کیا قوم سید نے دھمیال اور آدڑے آباد کیے، اور قوم ہندو برہمن کنیال اور کھتڑیل قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئے۔ سید ترندی اور قوم دھمیال اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہیں۔ اصل رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

آہیر

اصل وراثت قوم آہیر کی ہے۔ بانی قوم کی وجہ سے نام دیہہ آہیر مشہور ہوا۔ ایک دفعہ قوم برہمن گوت سلولیال سکنہ موضع سونیال نے تپہ روہتاس سے شادی کی بارات کی واپسی پر موضع آہیر کے قریب قیام کیا۔ قوم آہیر اس وقت بہت بدمست تھی اور برہمنوں کی کی بارات کے ساتھ دست درازی کی۔ اس لئے فساد برپا ہو گیا۔ چنانچہ برہمنوں نے قوم آہیر کے بے شمار آدمی قتل کر دیئے۔ آجتک قوم آہیر کا قبرستان گاؤں کے قریب موجود ہے۔ سابقہ گاؤں آہیر اب ویران ہو چکا ہے۔ لڑائی کے دوران زندہ بچنے والے آہیر قوم کے افراد دریائے جہلم کی طرف بھاگ گئے۔ بعد ازاں قوم کیال نے قبضہ کر لیا۔ اسی وجہ سے بعض قدیم کاغذات مال میں آہیر کیال درج ہے۔ کچھ عرصہ بعد یہاں جمال قوم کنبوہ اور قوم نڈیال آ کر آباد ہوئیں۔ اس دوران مسماۃ گجراتی قوم نارو نے فیروز خان قوم آہیر سے نکاح کیا۔ اس وجہ سے قوم نارو نے گاؤں میں وراثت حاصل کی۔ رقبہ 810 گھماؤں ہے۔

موتیال (متیال)

متو نامی قوم بھینس ولد کلیال خان نے سلطان جلال خان پھرالہ کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام موتیال مشہور و درج ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم بھینس غیر آباد

ہوئی۔ اور موضع کا نوعہ تپہ حویلی پرگنہ دانگلی جا کر رہے۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

مہلو جٹال

مسمی مہلو اور رنگو برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے دونوں بھائیوں کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ اور گاؤں پر قوم آدڑہ نے قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس نے مسمی بھائی خان افغان کو مواضعات جٹال بھائی خان بطور جاگیر وراثت میں عطا کر دیئے۔ چنانچہ قوم جٹال نے ہی موضع بھائی خان سے ایک آسامی رقبہ الگ کر کے موضع مہلو جٹال گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ مہلو جٹال مشہور ہوا۔ سرخرو قوم جٹال کے گھرانہ سے فتو قوم نارو نے شادی کر لی۔ فتو نارو کی بیوی نہایت حسین و جمیل عورت تھی۔ اس رشتہ داری کی وجہ سے قوم نارو نے موضع مہلو جٹال میں وراثت حاصل کر کے رہائش اختیار کی۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

رُونگٹے (موجودہ رمٹ)

قدیم دیہات ہے۔ مسمی رنگو قوم برہمن جو کہ مہلو بانی موضع مہلو جٹال کا بھائی تھا۔ رنگو نے موضع رونگٹے آباد کیا۔ چنانچہ بانی کے نام پر نام دیہہ رونگٹے مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے رنگو برہمن کی نسل غیر آباد ہوئی۔ قوم کسوال نے قبضہ کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد بمقدمہ زہر خورونی میں سلطان ہاتھی خان گکھڑ کو ہلاک کرنے کے الزام میں قوم کسوال کو پوٹھوہار سے نکال دیا گیا۔ بعد ازاں باز قوم کھتڑیل، گوجر اور ملیار آ کر آباد ہوئے۔ کچھ مدت بعد قوم کسوال کے چند افراد نے سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس سے مقدمہ قتل کی معافی مانگ کر اور رئیس کی حسب اجازت موضع رونگٹے رہائش اختیار کر لی۔ اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔ کچھ عرصہ عیسیٰ خان اور ولی داد خان بدھال سکنہ بشندور تپہ ہی آباد رہے۔

بڑکی بدھال

موضع بڑکی قدیم سے آباد ہے۔مسماۃ بڑکی مراسن قوم مراسی مشہور اور کافی عمر رسیدہ ہوگزری ہے۔اس کے نام پر گاؤں کا نام بڑکی مشہور ہوا۔اولاد مراسی کو یہ گاؤں 735ھ میں بطور وراثت عطا ہوا۔بڑکی مراسن گانے میں ماہر تھی۔اس کی آواز میں خوش الحانی اور سرور تھا۔تاریخ آبادی بحساب ابجدیوں ہے

بڑکی آباد دائمی دل شاد 735ھ

بعد ازاں نیازی خان ولد مراد خان قوم بدھال کو سلطان سارنگ خان رئیس گکھڑ نے یہ گاؤں بطور جاگیر عطا کر دیا۔قوم میال یا مہیال کو بدھالوں نے آباد کیا۔قوم بدھال نے ہی موضع موہڑہ بروال اور موضع کویلی آباد کیا۔سلطان دلاور خان رئیس کے عہد حکومت میں پرگنہ اجارہ پر تھا۔ریاست کا معاملہ سرکاری نیازی خان قوم بدھال خود لگاتا تھا۔ہاتھی خان اور سارنگ خان وغیرہ رووسائے پھرہالہ کا 1137ھ میں پھرہالہ پر جھگڑا ہو گیا۔قوم بدھال کے جوان سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس کی فوجوں میں شامل تھے۔مراد خان قوم بدھال نے قسم کھائی تھی کہ میدان جنگ میں سلطان سارنگ خان کے سوا کسی کو نیزہ نہیں مارے گا۔چنانچہ مراد خان بدھال نے اپنا قول سچ کر دکھایا اور قسم پوری کر کے بسلامت لشکر میں واپس آیا۔سلطان ہاتھی خان نے اپنے جانشین کو وصیت کی تھی کہ قوم بدھال نمک حلال ہے۔ہمیشہ وفادار رہے۔کچھ عرصہ بعد بھائی خان قوم بدھال سکنہ ملالہ نے نیازی خان بدھال پسر باکھی خان سکنہ بڑکی بدھال کی لڑکی سے شادی کر لی۔بڑکی بدھال کا مالیہ سرکاری بھائی خان بدھال خود ادا کرتا تھا۔نیازی خان بدھال کے گھر سوائے لڑکی کے اور کوئی اولاد نہ تھی۔اس لئے تمام وراثت اپنے داماد بھائی خان بدھال کے نام منتقل کر دی۔بعد ازاں بدھال بھائی کی وراثت اس کے پسران میں تقسیم کر دی گئی۔جس

بڑکی بیلدار

مسمی عبدالسجیر قوم بیلدار اس علاقہ میں مشرق کی سمت سے وارد ہوا۔اور سلطان آدم خان رئیس کے حضور ماہر تعمیرات پر ملازم ہوا۔اس خدمت کے عوض رئیس نے چھ قلبہ اراضی بطور وراثت موضع بڑکی کلاں سے علئحدہ کر کے اس بطور جاگیر عطا کی۔بعد میں سلطان معظم قلی خان کے عہد میں پرگنہ دانگلی اجارہ پر تھا۔اور مالیہ سرکاری بیلدار ادا نہیں کرتے تھے۔کچھ عرصہ بعد بیلدار مقدمہ قتل کے سلسلہ میں ملوث ہو کر یہاں سے چلا گیا اور گاؤں سلطان مکرم خان نے باکے خان کے سپرد کر دیا۔اصل وراثت قوم بیلداراں کی ہے۔عبدالسجیر کو رئیس آدم خان نے خطاب بیلدار عطا کیا تھا۔

کورفراش

مواضعات کورفراش کورحجام اور کورمست پہلے ایک ہی جگہ آباد تھے۔کور نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔بعد ازاں سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس کا عظیم اللہ خان نامی شخص فراش (چپڑاسی) تھا بزبان فارسی چپڑاسی کو فراش کہتے ہیں اس خدمت کے عوض رئیس نے نو قلبہ یعنی ۱۳۵ گھماؤں اراضی اسے جاگیر میں عطا کی۔اس نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔اور بانی کے عہدہ کی وجہ سے گاؤں کا نام فراش مشہور رہا۔آجتک عظیم اللہ فراش کی اولاد مالک وقابض ہے قوم جنجوعہ کی شاخ کاہروال بھی آباد ہے۔

کورحجام

دسوندی نامی قوم حجام (نائی) جو سلطان جلال خان رئیس پھرہالہ کا ملازم تھا۔اس خدمت کے صلہ میں چھ قلبہ اراضی وراثت میں عطا ہوئی۔گاؤں کا نام بانی کی قوم کے نام کی وجہ سے کور مشہور ہوا۔یہ زمین موضع کورکلاں سے علیحدہ کر کے عطا کی گئی۔دسوندی کی اولاد آجتک رئیس پھرہالہ اور راجپوتوں کی خدمتگار ہے۔قوم ہرڑ بھی اس گاؤں میں آباد ہے اصل رقبہ چھ قلبہ یعنی ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

کی تفصیل اسطرح ہے۔

برکی خاص	موہڑہ جھنڈا	موہڑہ درمہ	پیل برکی	مانکیالہ برہمناں	موہڑہ کرولی
90 گھماؤں	90 گھماؤں	180 گھماؤں	180 گھماؤں	90 گھماؤں	60 گھماؤں
موہڑہ بھروال	کویلی				
105 گھماؤں	90 گھماؤں				

مانکیالہ

مسمی مانگ خان ولد بادل خان قوم گکھڑ موضع باولیال سے غیر آباد ہوکر موضع مانکیالہ میں آباد ہوا۔ اس لئے گاؤں کا نام مانکیالہ گکھڑاں مشہور ہوا۔ کچھ عرصہ بعد مانگ خان کی اولاد غیر آباد ہوکر علاقہ اندہل میر پور صوبہ جموں کشمیر کی طرف چلی گئی۔ بعدازاں مسمی جوگی برہمن کی اولاد موضع سہیالی فرنسیال المعروف سہامی فرنسیال کو چھوڑ کر مانکیالہ گکھڑاں میں آباد ہو گئے۔ اس لئے گاؤں کا نام مانکیالہ برہمناں مشہور ودرج ہوا۔ قوم کلیال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

کورمست

مست نامی ساربان (شتربان) جوکہ رئیس پھرہالہ کے قبیلہ کے اونٹوں کی نگرانی کرتا تھا۔ اور ملازم خاص تھا۔ سلطان مرادقلی خان گکھڑ رئیس نے چھ قلبہ اراضی خدمت کے عوض کورکلاں سے الگ کر کے عطا کی۔ مست شتربان نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے مست خان ساربان کی اولاد گاؤں سے غیر آباد ہوئی۔ اور اس جاگیر کی زمین کو موضع کورفراش میں شامل کردیا گیا۔ پوٹھوہاری زبان میں شتربان کو اونٹھ وانڑں کہتے ہیں۔ مست شتربان کے نام کی وجہ سے کورمست مشہور وہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ملالہ

یہ گاؤں بہت ہی پرانی آبادی ہے۔ کئی دفعہ ویران ہوکر آباد ہوا۔ مسمی رانا ملاح جوکہ سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ اس وجہ سے یعنی بطور ملاح خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں رانا ملاح کو عطا کیا۔ گاؤں کا نام بانی کے پیشہ اور خدمت کی وجہ سے ملاحوالہ مشہور ہوا۔ جوکہ بعد میں بگڑ کر ملالہ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے ملاح مذکور کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس نے سہنسی خان قوم بدھال کو بطور وراثت جاگیر عطا کی سکندر خان برخوردار خان قوم بدھال نے برائے آبادی مسمی حسن بیگ قوم مطیال موضع قصبہ کجناں سے لاکر آباد کیا۔ حسن بیگ متیال موضع کجناہ سے مقدمہ قتل کی وجہ سے فرار ہوکر بدھالوں کی پناہ میں اس گاؤں میں آباد تھا۔ حسن بیگ قوم متیال نے اسی گاؤں میں رہائش اختیار کی اصل وراثت قوم بدھال کی ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے

گوجرا

قوم گوجر نے آباد کیا۔ اس لئے نام گاؤں گوجر مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

اراضی بوہرا

بوہرا نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہوئے۔ دیگر زمیندار قوموں نے قبضہ کرلیا۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

ڈونگی سدین

چونکہ گاؤں نشیبی جگہ واقع ہے۔ اس لئے نام دیہہ ڈونگی مشہور ہوا۔ پوٹھوہاری زبان میں نشیبی جگہ کو ڈونگی کہتے ہیں۔ قوم سدین سکنہ لومیال تپہ بڑار پرگنہ پھرہالہ بطور وراثت مالک وقابض ہوئے۔

اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

ناروںہ

قوم نارو نے گاؤں آباد کیا۔ بانی قوم کی وجہ سے نارو مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔ قوم نارو کی نسل قدیم سے آباد ہے۔

اراضی ڈھوڈی

مسمی تاجا قوم ڈھوڈی نے گاؤں آباد کیا۔ اصل بانی قوم ڈھوڈی قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئے۔ گاؤں بالکل ویران ہے۔ زمیندار خدمت گار قومیں آباد ہیں۔

اراضی دہیرن

مسمی دہیرن قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ اور قوم میال اور مہیال نے قبضہ کر لیا۔ اسلئے گاؤں کا نام دہیرن مہیال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے

اراضی موہری

1121 تا 1162 ھجری میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے پرگنہ دانگلی سلطان پھرہالہ کو اجارہ پر دے دیا۔ اس کے بعد احمد شاہ درانی نے 1163 ھجری کو علاقہ پوٹھوہار رئیس پھرہالہ سلطان مکرم خان المعروف مقرب خان کو جاگیر میں عطا کیا۔ سلطان مقرب خان گکھڑ آدمال خاندان پھرہالہ کے آخری رئیس تھے۔ چونکہ سکھ سردار گوجر سنگھ بھنگی نے 1177 ھجری کو بمقام گجرات لڑائی میں شکست دے کر پوٹھوہار کا علاقہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ قبیلہ پھرہالہ کے دور حکومت میں پرگنہ دانگلی اجارہ پر تھا۔ اسی دوران سلطان مکرم خان نے یہ اراضی نودیال تپہ گلیانہ سے الگ کر کے موضع بجنیال تپہ بڑالہ پرگنہ پھرہالہ میں شامل کر دی مگر نامعلوم وجوہات کی بنا پر گاؤں کو علیحدہ دیہہ شمار

کیا جاتا ہے۔ اصل رقبہ 30 گھماؤں ہے۔

کانیال (کیال)

بخشو قوم کنیال نے گاؤں آباد کیا۔ بانی قوم کی وجہ سے نام دیہہ کانیال مشہور و درج ہوا۔ زمیندار اور اہل حرفت پیشہ آباد ہیں۔

تپہ براڑلی

پرگنہ دانگلی

خانپور چوہا

قدیمی آبادی ہے۔گاؤں کا قدیمی نام چوہا ہے کئی دفعہ غیر آباد ہو کر آباد ہوا ہے۔ بعد ازاں خان نامی قوم آوان نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔اسلئے نام دیہہ بانی کے نام پر مشہور ہوا۔خان آوان کی اولاد کو سدیال آوان کہتے ہیں۔اس کے علاوہ منڈیال آوان، کیلوال آوان بھی آباد ہیں۔زمین دار قوموں سے نڈیال، ہون، نجار، اور ملیار باری باری آکر آباد ہوگئے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بملا بھکڑال

بمبا خان ولد میرا خان بھکڑال نے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام کی وجہ سے نام دیہہ بملا بھکڑال مشہور ہوا۔ بمبا خان بھکڑال کی اولاد آجتک مالک وقابض ہے۔اقوام مولیال اور ملنگ بھی آباد ہیں۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

کھوکھر فرنسیال

اصل وراثت قوم کھوکھر کی ہے۔ بعد ازاں قوم فرنسیال نے قبضہ کرلیا۔ سلطان معظم قلی خان گکھڑ رئیس نے قائم خان قوم بھکڑال کو سکنہ موضع کونتریلہ سے لا کر یہاں آباد کیا۔قوم فرنسیال کے قبضہ کے وقت سے کھوکھر فرنسیال مشہور ہے۔اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔

پنڈی بدھال (پنڈی گوجراں)

پنڈی بہت ہی پرانی آبادی ہے گاؤں کی بنیاد پنڈت نامی ہندو نے راجگان کے عہد میں رکھی تھی۔بانی گاؤں پنڈت قوم راجپوت کے نام کی وجہ سے نام دیہہ پنڈی مشہور ہوا۔رئیس پھر ہالہ کے دور حکومت میں قوم بدھال نے قبضہ کرلیا۔قدرت خداوندی سے قوم بدھال غیر آباد

ہوئی۔اور قوم گوجر نے قبضہ کرلیا۔

سابہ بھکڑال

قدیم سے آباد ہے۔کسی ہندو رئیس نے گاؤں آباد کیا۔رئیس دلاور خان گکھڑ کے عہد میں مسمی رجا خان ولد مہب خان قوم بھکڑال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔بعد ازاں شادمان خان قوم بدھال سکنہ موضع جرموٹ سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوئے۔

اڑبڑ

مسمی اڑبڑ خان قوم مغل نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام اڑبڑ مشہور ہوا۔اڑبڑ خان قوم مغل کی اولاد مالک وقابض ہے۔

دیئی

قدیم سے آباد ہے۔کسی ہندو رئیس نے آباد کیا۔رئیس پھر ہالہ کے عہد حکومت میں قوم کوار نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔

کرپال

اصل وراثت قوم کرپال کی ہے۔بانی کی قوم کی وجہ سے نام دیہہ کرپال مشہور ہوا۔قوم کرپال تاحال مالک وقابض ہے۔بعد ازاں قوم جنجوعہ بھی آکر آباد ہوئی۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

صحت نارمہ

اصل وراثت قوم نارمہ کی ہے۔مسمی صحت نامی قوم نارمہ نے آباد کیا۔بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے گاؤں کا نام صحت نارمہ مشہور ہوا۔بعد ازاں حضرت دیوان نوری ؒ کی اولاد نے دخل مالکانہ

حاصل کر کے رہائش اختیار کی۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سمائیل

آوان قبیلہ سے مسمی سمائیل قوم جند نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔سمائیل کے گھر مسمی ملدیو نامی بچہ پیدا ہوا۔ملدیو کے تین بیٹے تھے جو کہ مسمیان جمعہ،مولا اور ساگری کے نام سے مشہور ہوئے۔تینوں بھائیوں کی اولاد گاؤں میں بوراثت داری آباد ہے۔قوم مغل بھی سکونت پذیر ہیں۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

رائے پور

مسمی رائے پتھو عرف بال جو کہ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے پاس وزیر مال کے عہدہ پر فائز تھا۔اسی خدمت کے عوض رئیس نے ایک آسامی اراضی بطور جاگیر وراثت میں عطا کی۔چنانچہ رائے پتھو عرف بال سکنہ موضع گلیانہ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔بعد ازاں اقوام آوان گندل (گوندل) اور جند آکر سکونت پزیر ہو گئے۔اصل وراثت رائے زادہ خاندان سکنہ و موضع گلیانہ کی ہے۔کل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

بجیال

اصل وراثت قوم بجیال کی ہے۔قوم کی آبادی کی وجہ سے گاؤں کا نام بجیال مشہور ہوا۔بعد ازاں قوم دھمین آکر آباد ہو گئی۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

علی پور

اصل وراثت قوم سادات کی ہے۔قوم سید نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے نام مبارک پر گاؤں کا نام علی پر رکھا گیا۔آجتک قوم سید آباد ہے۔زمیندار قوم بھینس بھی آباد ہے۔اصل رقبہ

180 گھماؤں ہے۔

اہیال (دیپال)

اصل وراثت قوم اہیال کی ہے۔قوم اہیال نے گاؤں آباد کیا۔اسلئے نام دیہہ اہیال مشہور ہوا۔ آجتک قوم اہیال مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ 135 گھماؤں ہے۔

گوہڑہ متا

اصل وراثت قوم آدڑہ کی ہے۔گاؤں کو مسمی گوڑا خان ولد متا خان ولد ہولا خان ولد بارہ شاہ آدڑہ نے آباد کیا۔بانی گاؤں باپ اور بیٹے کے نام پر گوہڑہ متا مشہور ہوا۔مسمی اجیر خان کی اولاد بھی سکونت پذیر ہے۔

بالکوال

اصل وراثت قوم بالکوال کی ہے قوم بالکوال نے ہی گاؤں آباد کیا۔بانی کی قوم کے نام پر گاؤں کا نام مشہور ہوا۔آجتک قوم بالکوال مالک وقابض ہے۔کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

فتح پور

اصل وراثت خاندان رائے زادہ کی ہے۔مسمی فتح چند ولد رائے زادہ پتھو عرف بال نے گاؤں آباد کیا۔کچھ عرصہ بعد فتح چند گاؤں کو چھوڑ کر میر پور آباد ہو گیا۔بعد ازاں نسل راجہ خان نے وراثت پر قبضہ کر لیا۔بانی گاؤں فتح چند ولد رائے زادہ کے نام پر گاؤں کا نام فتح پور مشہور ہوا۔ اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

کوہالی

اصل وراثت قوم کوہرہ آوان کی ہے۔گاؤں کو قوم کوہرہ آوان نے آباد کیا۔قوم کے نام پر دیہہ

کوہالی مشہور ہوا۔آج تک قوم کوہرہ آوان مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

دیرہ آباد

قدیم سے آباد ہے۔قدیم میں راجگان ہنود نے آباد کیا تھا۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس پھرہالہ نے مسمی رائے پتھو عرف بال کو وراثت جاگیر میں عطا کی۔رائے پتھو کی اولاد سے نانک چند پسر رائے مسطورہ نے گاؤں میں رہائش اختیار کی۔قدرت خداوندی سے رائے زادہ خاندان غیر آباد ہوگیا۔اس کے بعد جہانگیر خان قوم آڈڑہ کی اولاد اور دیگر اصل وراثت خاندان رائے زادہ گلیانہ تحصیل گوجر خان کی ہے۔کل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔عوام اسے دہیرہ بخشیاں کہتے ہیں۔اب محکمہ مال کے کاغذات میں دہیر مسلم درج ہے۔

کنبہ بوگیال

قدیم سے آباد ہے۔کنبہ نامی ہندو برہمن نے آباد کیا۔قدرت خداوندی سے برہمن ویران ہوگئے بعد ازاں قوم بوگیال نے قبضہ کرلیا۔اس وجہ سے نام دیہہ کنبہ بوگیال مشہور ہوا۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

سنگوامی

مسمی سنگو خان ولد جہانگیر خان ولد باران شاہ قوم آڈڑہ نے آباد کیا۔بانی سنگو قوم آڈڑہ کے نام پر گاؤں کا نام سنگوامی مشہور و درج دفتر ہوا۔سنگو خان آڈڑہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔

موہڑہ محمود (آڈڑہ)

اصل وراثت قوم آڈڑہ کی ہے۔اولاً محمود خان ولد جندو خان قوم آڈڑہ نے آباد کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام موہڑہ محمود مشہور و درج دفتر ہے۔پوٹھوہاری زبان میں گاؤں کو موہڑہ کہتے

ہیں۔آجکل موہڑہ محمود آڈڑہ مشہور ہے۔محمود خان آڈڑہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

پھوٹاک راکھا

مسمی دھرو خان ولد دودا خان قوم آڈڑہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی بوقت آبادکاری درخت پھوٹاک بہت تھے اس وجہ سے نام گاؤں پھوٹاک مشہور ہوا۔۹۸۹ھ میں رئیس جلال خان گکھڑ پھرہالہ نے رائے زادہ پتھو عرف بال سکنہ موضع گلیانہ کو وراثت میں بطور جاگیر عطا کردیا جن کی وجہ سے پھوٹاک رائیکا مشہور ہوا بعد ازاں سیدا خان ولد سمائیل خان قوم آڈڑہ نے موضع پھوٹاک رہائش اختیار کرلی اصل رقبہ دو آسامی یعنی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

دھرگی آڈڑہ

مسمی تہروڑ ولد دودا خان نے آباد کیا چنانچہ مسمی تہروڑ خان نے اپنے باپ کے نام گاؤں کا نام دھرگی رکھا۔جوکہ دودا کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔اس کے بعد شہزادہ ولد باغی خان قوم آڈڑہ نے سکونت اختیار کرلی تاحال شہزادہ خان آڈڑہ کی اولاد مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ تین آسامی یعنی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

جنڈیالہ تاجہ

جنڈیالہ تاجہ جنڈیال رائے زادہ پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔اور ایک ہی جگہ آباد تھے سلطان جلال خان رئیس کے عہد حکومت میں جاگیروں میں تقسیم کرکے تین دیہات قائم کیے۔مسمی جودہ قوم جنڈیال نے گاؤں آباد کیا بعد ازاں تاجہ قوم جنڈیال اور ترمہ بھی آباد ہیں۔دیہہ جنڈیال تاجہ مشہور ہوا موضع میں قوم تاجہ جنڈیال اور ترمہ آباد ہیں تینوں مواضعات کی اراضی یوں ہے۔

جنڈیالہ رائے زادہ	جنڈیالہ تاجہ	جنڈیالہ قائم خان دھمیال
۱۸۰ گھماؤں	۹۰ گھماؤں	۱۸۰ گھماؤں

گاؤں کا اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں۔

جنڈیالہ رائے زادہ (رائیکا)

جنڈیالہ رائے زادہ جنڈیالہ بھکڑال پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔قوم جنڈیال جو وہ قدرت خداوندی سے غیر آباد ہوئی۔سلطان جلال خان رئیس کے عہد میں رائے پھتو عرف بال سکنہ موضع گلیانہ کو ایک آسامی تین قلبہ یعنی ۲۲۵ گھماؤں جاگیر جنڈیالہ سے بطور وراثت جاگیر میں عطا کی اس لیے نام دیہہ جنڈیالہ رائے زادہ مشہور ہوا چونکہ رائے زادہ پھتو نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا تھا بعد ازاں قوم جند بھی آ کر آباد ہوگئی۔اصل رقبہ ایک آسامی تین قلبہ یعنی ۲۲۵ گھماؤں ہے۔

جنڈیالہ بھکڑال

دیوان اللہ داد خان گکھڑ کی جنجوعہ رانی منگو نے جس وقت موضع دولتالہ جو کہ بھکڑال کی ملکیت تھا خالصہ دیہات (سرکاری ملکیت) میں شامل کر دیا۔بھکڑال موضع جنڈیالہ آ کر آباد ہو گئے۔اس لئے گاؤں کا نام جنڈیالہ بھکڑال مشہور ہوا۔اور دولتالہ بھکڑال کا نام دولتالہ خالصہ مشہور ہوا۔

جنڈ خانزادہ

سب سے پہلے قوم جند نے آباد کیا۔قوم کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام جند کے بجائے جنڈ مشہور ہوا۔کچھ عرصہ بعد مسمی خانزادہ قوم طور آ کر آباد ہوا۔اسلئے نام دیہہ جنڈ خالصہ مشہور و درج ہوا۔ اقوام کھینگر و بلوچ بھی آباد ہیں۔

کیالہ گکھڑاں

مواضعات کیالہ آدڑہ اور کیالہ گکھڑاں پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔گاؤں کی بنیاد کسی ہندو راجپوت نے رکھی تھی۔رئیس پھرہالہ کے عہد میں مسمی قابل خان نے دو آسامی پر قبضہ کر لیا۔ملک پیر خان کے عہد میں بوجہ رشتہ ناطہ گکھڑوں نے قوم آدڑہ کو بارات لانے کے بہانے بلا کر تمام مرد و زن و بچہ سمیت ہلاک کر دیا۔اسوقت باران شاہ آدڑہ والئی بڑالی تھا۔اس واقع کی تفصیل موضع کونتریلہ تپہ گلیانہ کے باب میں لکھی جا چکی ہے۔سکھ دور حکومت میں قوم شیخ سکنہ موضع کونتریلہ سے نقل مکانی کر کے موضع کیالہ آ کر آباد ہو گئے۔اقوام کھتری اور انگریز بھی آباد ہیں۔دیگر اہل حرفت اور خدمت گار قومیں قدیم سے آباد ہیں اصل رقبہ دو آسامی یعنی 360 گھماؤں ہے۔

کیالہ آدڑہ

قبیلہ آدمال رئیس پھرہالہ نے قوم آدڑہ کو چھ قلبہ اراضی کی جاگیر موضع کیالہ گکھڑاں سے عطا کی۔ قوم آدڑہ نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔اسلئے نام دیہہ کیالہ آدڑہ مشہور و درج دفتر ہوا۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

چھبر گکھڑاں

بہت پرانا گاؤں ہے۔شروع سے قوم گکھڑ بوجہ وراثت داری مالک و قابض تھے۔گکھڑ کیالہ و چھبر یک جدی تھے۔اقوام آدڑہ اور گکھڑ کی بوجہ رشتہ لڑائی کی وجہ سے گکھڑ اس جگہ کو چھوڑ کر تپہ بڑالہ پرگنہ پھروالہ چلے گئے۔چونکہ دونوں قوموں کا کسی وقت خون ریز جھگڑا ہونے کا خطرہ تھا۔کچھ عرصہ بعد قوم سید نے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔آجتک قوم سید مالک و قابض ہے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔گکھڑ کیالہ و چھبر دونوں قوموں کی مشترکہ صلاح سے قوم آدڑہ کو شادی کے بہانے بلوا کر تمام مرد و زن کو قتل کر دیا گیا۔

چھبری رائے زادہ (رائیکا)

قدیم سے آباد ہے۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے اپنے وزیر مال رائے زادہ پھتو عرف بال سکنہ گلیانہ کو شاندار خدمات انجام دینے پر 2340 گھماؤں کی جاگیریں عطا کیں۔تو ان ہی جاگیروں کے سلسلہ میں موضع چھبر سے 90 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔رائے زادہ نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔اس لئے نام گاؤں چھبری رائے زادہ مشہور و درج ہوا۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

دل جبہ سیداں

مسمی دل جبہ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام دل جبہ مشہور ہوا۔قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔اس کے بعد قوم سید نے قبضہ کرلیا۔قوم سید آجتک مالک وقابض ہے۔قوم سید کی آباد ہونے کی وجہ سے گاؤں کا نام دل جبہ سیداں مشہور ہوا۔اصل رقبہ 90 گھماؤں ہے۔

سدیالی

زمانہ قدیم سے آباد ہے۔اولاً علم خان ولد علی خان پسران پیرو خان قوم بدھال نے بوراثت داری قبضہ کرلیا۔آجتک علم خان قوم بدھال کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔سدا خان قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام سدیالی مشہور ہوا۔اصل رقبہ 270 گھماؤں ہے۔
برق رفتار محمد عزیز مرحوم کا آبائی گاؤں ہے۔

ماہلی کشمیری

گاؤں کی بنیاد قوم کشمیری نے رکھی تھی۔پہلے گاؤں کا نام موہڑہ کشمیری مشہور تھا۔قدرت خداوندی

سے قوم کشمیری غیر آباد ہوگئے۔اس کے بعد قوم ماہلہ نے علاقہ چبال ریاست جموں کشمیر سے آکر گاؤں پر قبضہ کرلیا۔علاقہ چبال ریاست جموں میں قوم چب کا مرکزی مقام ہے۔قوم ماہلہ نے ویران گاؤں کو از سر نو آباد کیا۔قوم ماہلہ کو صرف 180 گھماؤں اراضی کی جاگیر۔بوجہ آبادکاری عطا ہوئی۔زیادہ ہوئی۔زیادہ رقبہ موضع خانپور کے ساتھ شامل کردیا گیا۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

محمود نارمہ

مسمی محمود خان قوم نارمہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی۔بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے دیہہ محمود نارمہ مشہور و درج ہوا۔قوم نارمہ قدیمی جاگیر اور وراثت پر مالک وقابض ہے۔

زیال رائے زادہ

اس دیہہ کے متعلق دو روایات مشہور ہیں۔اولاً مسمی گج سنگھ بن سلطان سنگھ بن لکھمی چند بن بدھی چند بن رائے زادہ پھتو نے آباد کیا۔بعض بیان کرتے ہیں۔کہ زی خان ولد تخت خان قوم آڈرہ نے آباد کیا۔اور اصل وراثت قوم آڈرہ کی ہے۔سلطان جلال خان رئیس پھرہالہ نے رائے پھتو کو بطور وراثت منصب میں عطا کیا۔اس لئے قوم رائے زادہ نے دخل حاصل کیا۔قوم آڈرہ سے جیکر خان بن دودا خان بن سہسی خان کی اولاد بھی مالک وقابض ہے۔

موہڑہ کانسی

اصل وراثت قوم رائے زادہ کی ہے۔مسمی کانسی رام ولد ملک موتو نے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر دیہہ موہڑہ کانسی رام مشہور و درج دفتر ہوا۔عوام اسے موہڑہ کانسی کہتے ہیں۔کانسی رام رائے زادہ کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔گاؤں موضع کوہالی کے قریب ہے۔

تپہ کاہرو

پرگنہ پھروالہ

تپہ کاہرو پرگنہ

اس علاقہ میں قوم دولال آباد ہے۔کہوٹہ تحصیل کا صدر مقام ہے۔جو کہ ضلع راولپنڈی سے ملحق ہے۔

دریوج (درہور)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔دھیر جا نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر دریوج مشہور ہوا۔بعدازاں اقوام برہمن غیر آباد ہوگئے۔قوم ملیار نے دخل حاصل کیا۔مگر وہ بھی نابود ہوئے۔قوم ستوال نسل جبر خان قدیمی اس جگہ آباد ہیں۔قوم گودال بھی قابض ہے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔قوم ہجال بھی آباد ہے۔

کوریت (کور بٹ) مانک رائے

عہد پاستان سے آباد ہے۔پہلے اس گاؤں کا نام مانک رائے تھا۔مانک رائے برہمن نے آباد کیا۔قدرت خداوندی سے مانک رائے کی اولاد غیر آباد ہوئی اور گاؤں بے چراغ ہوگیا۔بعد ازاں مسمی کور قوم بٹ یا یت نے بوراثت داری قبضہ کرلیا۔کچھ عرصہ بعد قوم بٹ اجڑ گئی۔مسمی توب مل قوم گودال کی اولاد بوراثت داری قابض ہے۔اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

اسلوہا

قدیم دیہات سے ہے۔مسمی اسلوہا قوم دارو گریعنی ترکھان نے قلعہ پھرہالہ کو ہندو راجگان کے دور حکومت کے وقت تعمیر کیا تھا۔اس وقت راجپوت راجگان والئی پوٹھوہار تھے۔قلعہ پھرہالہ تعمیر کرنے میں مدد دینے پر راجپوت حاکم وقت نے اسلوہا قوم ترکھان کو یہ گاؤں وراثت میں عطا

کیا۔قدرت خداوندی سے اسلوہا ترکھان کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔بعدازاں رئیس جلال خان گکھڑ پھرہالہ نے نصف گاؤں موضع لرزیاں اولاد مرزا اجیر خان گکھڑ گوت چوہر لال اور نصف گاؤں قوم گوجر کو عطا کردیا۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

بہورہ نصیب

بہورہ نصیب بہورہ نوروز بہورہ کبیلے اور بہوروہ اہیال چاروں دیہات پہلے ایک گاؤں تھا۔مسمی بہورو قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت نصیب خان قوم بھکڑال کو تین آسامی رقبہ جاگیر میں عطا ہوا۔لیکن بعدازاں نصیب خان بھکوال موضع کور نصیب تپہ بیول میں جگہ پسند کر کے آباد ہوگیا۔نصیب خان قوم بھکوال کا مزار موضع کور نصیب میں ہے۔اقوام کلیال اور بدھال بھی بہورہ نصیب میں آباد ہیں۔

بہورہ نوروز

نوروز خان قوم سنگال کو دو آسامی رقبہ بہورہ کلاں سے حاکم وقت سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے عطا کیا۔جاگیردار مذکور کے نام پر گاؤں کا نام بہورہ نوروز مشہور ہوا۔

بہورہ کبیلے

کبیلے خان قوم سنگال کو ایک آسامی سلطان جلال خان گکھڑ نے موضع بہورہ کلاں سے بطور جاگیر عطا کیا۔کبیلے قوم سنگال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔

بہورہ اسیال رلیال

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت مسمی کھوکھر قوم اہیال کو چار آسامی جاگیر عطا ہوئی۔قوم برہمن بھی قوم اہیال کے ساتھ ہی آباد ہوگئے۔قوم اہیال کے نام پر گاؤں کا نام بہورہ اہیال

تپہ کاہرو پرگنہ

اس علاقہ میں قوم دولال آباد ہے۔ کہوٹہ تحصیل کا صدر مقام ہے۔ جوکہ ضلع راولپنڈی سے ملحق ہے۔

دریوج (درہور)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ دھیر جا نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر دریوج مشہور ہوا۔ بعدازاں اقوام برہمن غیر آباد ہوگئے۔ قوم ملیار نے دخل حاصل کیا۔ مگر وہ بھی نابود ہوئے۔ قوم ستوال نسل جبر خان قدیمی اس جگہ آباد ہیں۔ قوم گودال بھی قابض ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔ قوم ہجال بھی آباد ہے۔

کوریت (کور بٹ) مانک رائے

عہد پاستان سے آباد ہے۔ پہلے اس گاؤں کا نام مانک رائے تھا۔ مانک رائے برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے مانک رائے کی اولاد غیر آباد ہوئی اور گاؤں بے چراغ ہوگیا۔ بعد ازاں مسمی کور قوم بٹ یا یت نے بوراثت داری قبضہ کرلیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم بٹ اجڑ گئی۔ مسمی توب مل قوم گودال کی اولاد بوراثت داری قابض ہے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

اسلوہا

قدیم دیہات سے ہے۔ مسمی اسلوہا قوم دارو گر یعنی ترکھان نے قلعہ پھرہالہ کو ہندو راجگان کے دور حکومت کے وقت تعمیر کیا تھا۔ اس وقت راجپوت راجگان والئی پوٹھوہار تھے۔ قلعہ پھرہالہ تعمیر کرنے میں مدد دینے پر راجپوت حاکم وقت نے اسلوہا قوم ترکھان کو یہ گاؤں وراثت میں عطا

کیا۔ قدرت خداوندی سے اسلوہا ترکھان کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔ بعدازاں رئیس جلال خان گکھڑ پھرہالہ نے نصف گاؤں موضع لرزیاں اولاد مرزا اجیر خان گکھڑ گوت چوہر لال اور نصف گاؤں قوم گوجر کو عطا کردیا۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

بہورہ نصیب

بہورہ نصیب. بہورہ نوروز. بہورہ کبیلے اور بہوروہ اہیال چاروں دیہات پہلے ایک گاؤں تھا۔ مسمی بہورو قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت نصیب خان قوم بھکڑال کو تین آسامی رقبہ جاگیر میں عطا ہوا۔ لیکن بعدازاں نصیب خان بھکڑال موضع کورنصیب تپہ بیول میں جگہ پسند کر کے آباد ہوگیا۔ نصیب خان قوم بھکڑال کا مزار موضع کورنصیب میں ہے۔ اقوام کلیال اور بدھال بھی بہورہ نصیب میں آباد ہیں۔

بہورہ نوروز

نوروز خان قوم سنگال کو دو آسامی رقبہ بہورہ کلاں سے حاکم وقت سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے عطا کیا۔ جاگیردار مذکور کے نام پر گاؤں کا نام بہورہ نوروز مشہور ہوا۔

بہورہ کبیلے

کبیلے خان قوم سنگال کو ایک آسامی سلطان جلال خان گکھڑ نے موضع بہورہ کلاں سے بطور جاگیر عطا کیا۔ کبیلے قوم سنگال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔

بہورہ اسیال رلیال

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے وقت مسمی کھوکھر قوم اہیال کو چار آسامی جاگیر عطا ہوئی۔ قوم برہمن بھی قوم اہیال کے ساتھ ہی آباد ہوگئے۔ قوم اہیال کے نام پر گاؤں کا نام بہورہ اہیال

مشہور ہوا۔ بانی گاؤں کھوکھر قوم اہیال کی قبر پتھر کھود کر بنائی گئی تھی۔ یہ مزار بہت مشہور ہے اور زیارت گاہ عام ہے۔

کوریاں

اصل وراثت قوم سنگال کی ہے۔ کور خان ولد غفار نبیرہ نصا خان قوم سنگال کو ایک آسامی رقبہ پر قابض ہوا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام کوریاں مشہور ہوا۔

کاکا

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ کاکا نامی قوم برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم گودال قابض ہوگئی۔ رقبہ چار آسامی ہے۔ قحط کلاں میں گاؤں غیر آباد ہوگیا۔ چھٹے قحط کے بعد قوم برہمن کی کئی گوتیں آکر آباد ہوئیں۔ مثلاً برہمن، بہکال، رمین، بامنیال، اور مھنیال وغیرہ۔

لونہ کسوال

لونہ نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں برہمن مسلمان ہو گئے۔ قدرت خداوندی سے برہمنوں کی مسلمان اولاد غیر آباد ہوگئی۔ سلطان گکھڑ جلال خان نے ۷۲۰ گھماوں جگہ جعفر خان قوم کسوال سکنہ موضع شاہ پور علاقہ میر پور ریاست جموں و کشمیر کو وراثت میں عطا کیا۔ جعفر خان نے اپنی جاگیر میں نئے سرے سے گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ لونا کسوال بانی کی قوم کے نام مشہور ہوا۔ لونہ کسوال، لونا بنگیال اولاً ہر دو موضع یک دیہہ و یک جا آباد بود۔

لونا بنگیال

رئیس دلاور خان کے عہد میں ۵۴۰ گھماوں کی جاگیر موضع لونہ کلاں کے موضع سے قوم بنگیال کو عطا کی گئی۔ پہلے اس جگہ قوم نقال اور اہلِ نشاط آباد تھے۔ روشن قلی بھنڈ اور فتو کنجر مشہور تھے۔

کیلانہ

کیلانہ نامی برہمن نے گاوں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام کیلانہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں گودال قابض ہو گئے آج تک مسمی گودال خان کی اولاد مالک و قابض ہے

دریوہا

عہد پاستان سے آباد ہے درجا نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔ قوم دولال نے قبضہ کرلیا سکھ دور حکومت میں قوم ہتھیال بھی آکر آباد ہوئی اصل رقبہ ۷۲۰ گھماؤں ہے۔

کیرانگ (کھڑانگ سیداں)

پہلے ہندو آباد تھے قدرت خداوندی سے ہندو غیر آباد ہو گئے بعد ازاں قوم سید نے قبضہ کرلیا۔ قوم اعوان، ملیار، بافندہ بطور مالک آباد ہیں۔ تینوں قومیں آپس میں لڑائی جھگڑا کرتی رہتی ہیں اس لئے گاؤں کا نام کھڑانگ پڑ گیا۔

کہوٹہ معہ سملاوہ

عہد قدیم سے آباد ہے۔ ہندو حکمران جو رئیس پھرہالہ سے پہلے پوٹھوہار پر حکمران تھے انہی برہمنوں کی اولاد سے تھے۔ رائے کہوٹہ نے گاؤں کی بنیاد رکھی بانی کے نام گاؤں کا نام کہوٹہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں رئیس پھرہالہ نے علاقہ پوٹھوہار پر قبضہ کرلیا۔ اور ہندو راجگان کی اولاد غیر آباد ہوگئی رئیس جلال خان گکھڑ کے دور حکومت میں قوم اعوان نے ۷۲۰ گھماؤں اراضی پر قبضہ کرلیا۔ اور ۳۶۰ گھماؤں قوم گجر کی ملکیت پائی قوم گوجر کے محکمہ میں ایک بڑا درخت سمال (سملو) کا تھا اس لئے گاؤں سملا کہوٹہ مشہور ہوا۔ اس کے تین موضعات مقرر کیے گئے۔

کہوٹہ آوان	کہوٹہ دولال	سملاہ گوجراں
۲۰ ۷ گھماؤں	۲۰ ۷ گھماؤں	۳۶۰ گھماؤں

قوم دولال جو اپنی لڑکیوں کے رشتے گکھڑوں سے کرتے رہتے ہیں انھوں نے گکھڑوں کی مدد سے النگ ندی کے کنارے پر قوم آوان سے جنگ کی آوانوں کے بے شمار نوجوان مارے گئے اس کے باوجود آوان قوم نے شکست تسلیم نہ کی جو باقی بچے انھوں نے گاؤں چھوڑ دیا بھاگ کر کسی دوسری جگہ آباد ہو گئے۔ بعدازاں صلح کر کے قوم دولال نے قوم آوان کو موضع ہون کسوال میں آباد کیا جو کہ پہلے بے چراغ تھا۔ قوم گجر اور دولالوں کو نکال دیا گیا تینوں دیہات خالصہ شمار ہوئے دفتر میں کہوٹہ مع سملا اور کہوٹہ آوان مشہور ہوئے۔

کنڈی ڈھیری

قدیم ہندو راجگان کے دور میں ایک عورت مسماۃ کنڈی مشہور تھی۔ اپنے خاوند کی لاش کے ساتھ ہی ستی ہو گئی۔ عہد قدیم میں قوم راجپوت میں رواج تھا کہ عورت اپنے خاوند کے مرنے پر اس کی لاش کے ساتھ ہی جل کر خاک ہو جاتیں۔ روئے زمین پر انسانی تاریخ میں سوائے راجپوت قوم کی عورتوں کے کوئی دوسری قوم اتنی بہادری اور محبت کے ساتھ اپنے خاوند کے ساتھ مرنے کو تیار نہ ہوتیں۔ راجپوت نسل قدیم سے بہادر اور جنگجو ہے۔ جس جگہ راجپوت میاں بیوی کو جلایا گیا اس خاک کے ڈھیر کے نام ۱۸۰ گھماؤں زمین واگزار کی گئی۔ تاکہ غریب مدد معاش کے لئے مفت کاشت کر سکیں۔ چنانچہ اس جگہ گاؤں آباد کیا گیا۔ اس کا نام کنڈی ڈھیری مشہور ہوا۔ قوم کلیاراں بوراثت داری درآں موضع معمور و آباد شدند۔ چنانچہ کلیاراں کھڑ وکھوکھر آباد آند۔

موہڑہ علاول الدین

علاول الدین سلطان جلال خان کے پاس ملازم تھا۔ رئیس نے خدمت کے عوض ۹ قلبہ یعنی ۱۳۵ گھماؤں زمیں عطا کی چنانچہ علاول الدین گجر نے اپنی زمیں میں گاؤں آباد کیا۔

نتھوٹ، تھتھوٹ

نتھا خان قوم سدال نے سلطان جلال خان کے عہد حکومت میں چار آسامی یعنی 720 گھماؤں رقبہ پر قبضہ کیا۔ اور اپنی زمین کے احاطہ میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام نتھوٹ مشہور ہوا۔ سابقاً بے چراغ بود۔

باہتھال

اصل وراثت قوم سدال کی ہے مسمی بہت خان قوم سدال نے عہد جلال خان میں یہ گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بانتھال مشہور ہوا۔

تن چھنگلی

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے مسمی چھنگل خان قوم گوجر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام چھنگلی تن مشہور ہوا۔ چھنگلی گوجر کی اولاد مالک وقابض ہے۔ زمین آں شش قلبہ است

دریوٹ شجاع

مسمی دریا خان قوم سدال نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام دریوٹ مشہور ہوا۔ بعد ازاں شجاع خان قوم دولال نے قبضہ کر لیا۔ اس لئے گاؤں کا نام دریوٹ شجاع درج دفتر ہوا۔

دریوٹ سمون

مسمی دریا خان نے ہی آباد کیا۔ دریا خان قوم دولال کی اولاد سے قمر علی خان زمین دار آباد تھا۔

قدرت خداوندی سے غیر آباد ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد سمون خان قوم دولال گاؤں میں آباد ہوا۔ اسلئے نام دیہہ دریوٹ سمون مشہور و درج ہوا۔

سائیکوٹ سانگوٹ

قدیم دیہات سے ہے اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ مسمی سائیں داس قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں قوم آوان کی گوت بدھال نے قبضہ کرلیا۔ قدرت خداوندی سے قوم بدھال غیر آباد ہوکر موضع بسالی جابسے۔ توب مل قوم گودال کی اولاد آباد ہوگئی۔ اصل رقبہ 1620 گھماؤں ہے۔

درمور (مواڑہ) اردرمور

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی دھرما قوم ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام درمور مشہور ہوا۔ ہندو اقوام سے کور، دہکان، دواز، کمینہ نامی گرامی ہوگزرے ہیں۔ آجتک گاؤں کے تالاب زمینوں اور دوسری جگھوں کا نام ان ہی چار ہندو روؤسا کے نام سے منسوب چلے آئے ہیں۔ قدرت خداوندی سے اصل بانی غیر آباد ہو گئے۔ نسل سنجر خان قوم گودال نے قبضہ کرلیا۔ قوم گودال کافی سرمایہ دار تھے۔ عید گاہ قوم گودال نے بنائی تھی۔ اور کئی دیگر قدیم رفاۂ عامہ کے کام گودال نے سرانجام دیئے۔ آج تک قوم گودل اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اب اس گاؤں کو مواڑہ کہتے ہیں۔

سہیالی فیروزوال

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی سہیل ہندو نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے اصل بانی غیر آباد ہوئے۔ شاہباز خان قوم فیرازوال نے قبضہ کرلیا۔ اس لئے گاؤں کا نام سہیالی فیروزوال

مشہور ہوگیا۔ پہلے صرف سہیالی تھا۔ عیسیٰ خان اور زبا خان قوم فیروزوال کی اولاد گاؤں میں آباد اور قابض ہے۔

موڑی دولال

عہد قدیم سے دیہات ہے۔ موڑا نامی ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام موڑی مشہور ہوا۔ بعد ازاں قوم دولال نے قبضہ کرلیا۔ اس لئے گاؤں کا نام موڑی دولال مشہور ہوا۔

بہروٹہ دولال

بہروٹہ قوم ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بہروٹہ مشہور ہوا۔ بعد ازاں جنگش خان قوم دولال کی اولاد نے قبضہ کرلیا۔ اس لئے نام دیہہ بہروٹہ دولال مشہور ہوا۔

پیکی بہلول

رئیس جلال خان کے عہد میں مسمی بہلول نامی قاصد ہرکارہ (ڈاکیا) تھا۔ فارسی زبان میں ہرکارہ کو پیک کہتے ہیں۔ رئیس نے خدمت کے عوض 180 گھماؤں کی جاگیر وراثت میں عطا کی۔ اس لئے بہلول ہرکارہ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام پیکی بہلول مشہور ہوا۔ اقوام سڑیال، مکوال، نگیال اور حالا بھی آباد ہیں۔

سروٹ کمانگر (کلاں)

سروٹ نامی برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم برہمن غیر آباد ہوئی۔ مہابت خان کمانگر کو جلال خان رئیس نے دو آسامی رقبہ جاگیر میں عطا کیا۔ بانی گاؤں سروٹ برہمن اور جاگیر مہابت کمانگر کی وجہ سے گاؤں کا نام سروٹ کمانگر مشہور ہوا۔ قوم دولال بھی آباد ہے۔ تینوں دیہات پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔

سروٹ سیداں

ایک آسامی رقبہ سروٹ کلاں سے قوم سیداں کو عطا کیا گیا۔ سیدوں نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ سروٹ سیداں مشہور ہوا۔

سروٹ خالق

مسمی خالق قوم دھمیال کو جلال خان کے عہد میں 180 گھماؤں یعنی ایک آسامی رقبہ کی جاگیر موضع سروٹ کلاں سے عطا ہوئی۔ خالق دھمیال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اسی لئے نام دیہہ خالق مشہور ہوا۔ بعدازاں سید، گوجر، ککھڑ وغیرہ آباد ہو گئے۔ قوم دولال سکنہ موضع کہوٹہ اولاد مسمیاں راماں خان اور فریاد خان آباد ہو گئی۔

باڑا جسکنبھ جسکبہ

سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں مسمی دولا قوم جسکبہ اس احاطہ میں خار بندی کر کے مال مویشی رکھتا تھا۔ خار بندی کو پوٹھوہاری زبان میں باڑا یا جاڑ کہتے ہیں۔ دولا قوم جسکبہ کی اولاد مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ 45 گھماؤں ہے۔

جنجور

جنجور قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام جنجور مشہور ہوا۔ قوم گودر یا گودال بھی قابض ہے۔ سکھ دور حکومت میں قوم گوجر موضع اسلوہا سے اٹھ کر یہاں آباد ہوئے۔ اصل رقبہ تین آسامی ہے۔

بٹالہ

جب ہندو اقوام نے آبادی کرنے کا ارادہ کیا تو آبادی کرتے وقت نیک شگون نہ ہوا۔ اس لئے

اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آبادی شروع کی۔ عوض تبادلہ پوٹھوہاری زبان میں بٹا کہتے ہیں۔ اس وجہ سے گاؤں کا نام بٹالہ مشہور ہوا۔ ہندو غیر آباد ہوئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں نسل سبز خان قوم گودال قابض ہوئی۔ قوم تیلی یعنی کنجد گر بھی آباد ہیں۔ اصل رقبہ چھ آسامی یعنی 1080 گھماؤں ہے۔

نوٹ: عہد قدیم میں ہندو پاک میں کوئی بھی کام کرنے سے پہلے نجومی سے حساب کرایا جاتا تھا۔

دوکھالی کلاں (دوکیالی)

دوکھالی کلاں اور دوکھالی نارو پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ مسمی دوکیال برہمن نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں نسل سنجر خان قوم گودال نے چار آسامی زمین پر قبضہ کر لیا۔ بانی گاؤں دکھالی برہمن کی وجہ سے گاؤں کا نام دوکھالی کلاں مشہور ہوا۔

دوکھالی نارو

سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے ڈیڑھ آسامی کی جاگیر مسمی پہاڑ خان قوم نارو کو عطا کی۔ مسمی پہاڑ خان قوم نارو نے اس جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ اس لئے نام دیہہ دوکھالی نارو مشہور ہوا۔

بھلوٹ

مسمی بھلا نامی برہمن نے آباد کیا۔ بعدازاں قوم برہمن غیر آباد ہو گئی۔ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں قوم کاہروال نے قبضہ کر لیا۔ بانی گاؤں بھلا کی وجہ سے گاؤں کا نام بھلوٹ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ پانچ آسامی ہے۔

گگار

مسمی گوگا قوم گودال نے جلال خان کے عہد میں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام گگار مشہور ہوا۔ گگار خان کی آمد سے پہلے قوم برہمن نسل توب مل آباد تھی۔ بعدازاں قوم کروال آباد ہوئی۔

گورڑہ (بتنالی)

مسمی گوڑ قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے قوم برہمن غیر آباد ہوئی۔ مراد قلی خان کے عہد میں قوم دولال آباد ہوگئی۔ اب اس گاؤں کو بتنالی کہتے ہیں۔

گھوگائی

مسمی گھوگا قوم گوجر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام گھوگائی مشہور ہوا۔ قوم دولال بھی آباد ہے۔ بعدازاں قوم دولال پھروٹہ (بیروٹہ) چلے گئے۔ دولالوں سے کوئی آباد نہ ہے۔

مانید باڑا

سلطان لشکر خان کے عہد حکومت میں مسمی ماہنا قوم جسکنبھ نے خار بندی کر کے مال مویشی رکھا ہوا تھا۔ خانہ بندی کو پوٹھوہاری زبان میں باڑا یا جاڑ کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام بانی کے نام اور مویشیوں کے باڑ کی وجہ سے مانید باڑا مشہور ہوا۔ ماہنا قوم جسکنبھ کی اولاد مالک و قابض ہے۔ 360 گھماؤں اصل رقبہ ہے۔

جیوڑا

مسمی جیوا ہندو نے آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام جیوڑا مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے جیوا ہندو کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ بعدازاں قوم دولال نے قبضہ کر لیا۔ قوم بدوال بھی بوراثت داری قابض ہے۔ اصل رقبہ 4 آسامی ہے۔

سنگہ

مسمی سالو قوم گوجر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام سنگہ مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے قوم گوجر غیر آباد ہوئی۔ بعدازاں قوم دولال سکنہ موضع کھوٹہ نے قبضہ کر لیا۔

سلطان پور

مسمی دولال نے آباد کیا۔ سلطان کے نام پر گاؤں کا نام سلطان پور رکھا گیا۔ حال موضع سلطان پور محلق بہ سبنگلہ شد

دوکید

پہلے یہ گاؤں تحلقہ دیرہ خالصہ میں تھا۔ بعدازاں قوم گودال سکنہ درکھالی کا ایک آدمی دیرہ خالصہ کے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگیا۔ چنانچہ دیرہ خالصہ کے قاتلوں سے بطور جرمانہ قصاص کے بدلے موضع دوکید قوم گودال کی مقتول پارٹی کو عطا کیا گیا۔ قوم گودال اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ زمین موضع محلق بہ دکھائی شد۔ رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

دولجیال

دولجیال بھی پھکڑال کی شاخ ہے۔ جو کہ موضع معموری دھمیال کی ڈھوک نیاز علی اور پنڈ رکھ دانی کی ڈھوک رکھ میں عہد سکھاں میں آباد ہوئے غربی ٭ہی میں سوائے لدھوالہ کے دیگر تمام دیہات بے دخل ہو گئے۔ ان مقبوضات پر چوہدری شاہباز خان پنوار آف جندوٹ قابض ہوا۔ مگر عہد انگریزی کی آمدید پر مختلف قومیں مالک قرار پائیں۔ محمد خان، فتح خان، احمد خان، نصیب خان، اور محمد حسین پٹواری حال کھور کہ قابل ذکر افراد ہیں۔

تپہ چویلی
پرگنہ پھروالہ
نقشہ قلعہ پھروالہ
دامن کوہ
شمال
دروازہ زیارت
دروازہ بیگم
دروازہ باغ
دروازہ ہاتھی
دروازہ قلعہ
پیمانہ =
علامات
قلعہ دیوار
راستہ
سنتری پوسٹ
عمارت

پھر ہالہ (پھروالہ)

عہد پاستان سے آباد ہے۔ عہد پاستان میں ایک ہندو مسمی راجہ پھر ہالہ نامی نے قلعہ تعمیر کیا بانی کے نام پر قلعہ کا نام پھر ہالہ مشہور ہوا پوٹھو ہار میں قوم گکھڑ کی عملداری ہو جانے کی وجہ سے ہندو راجے غیر آباد ہوئے ۹۵۳ھ میں سلطان آدم خان گکھڑ رئیس آف خطہ پوٹھو ہار نے بادشاہ ہند شیر شاہ سوری سے جنگ و جدل جاری رکھنے کے لیے قلعہ پھروالہ میں قیام کیا اور نئے سرے سے قلعہ کو درست کیا اس کے بعد رؤسائے پھر ہالہ کا دار المستقر اور راج گری قلعہ پھر ہالہ تعمیر ہوا اصل رقبہ ۶۳۵ گھماؤں ہے۔

درہالہ

قدیمی گاؤں میں سے ہے۔ درہالہ نامی قوم ہندو بانی دیہہ بیان کرتے ہیں۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام درہالہ مشہور ہوا بعد ازاں رئیس آف پھر ہالہ نے درہالہ کی اولاد کو گاؤں سے نکال دیا سلطان آدم خان رئیس گکھڑ نے قوم لکھوال کو لا کر آباد کیا سلطان مراد قلی خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں اقوام چھچھ، کنیال بنگیال وغیرہ آ کر آباد ہوئے اصل رقبہ ۲۲۵۰ گھماؤں ہے۔

کرپہ ہنجال

زمانہ قدیم سے آباد ہے اصل وراثت قوم برہمن کی تھی کرپہ نامی برہمن نے گاؤں آباد کیا اس لیے گاؤں کا نام کرپہ مشہور ہوا۔ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کی اجازت سے قوم ہنجال موضع کجناہ سے آ کر آباد ہو گئے۔ ہنجال اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے اصل رقبہ ۲۴۳۰ گھماؤں ہے۔

نقشہ حلقہ بابر قلعہ پھروالہ

شمال

پھروالہ

علامات

سڑک

آبادی

راہ بابر

دریا
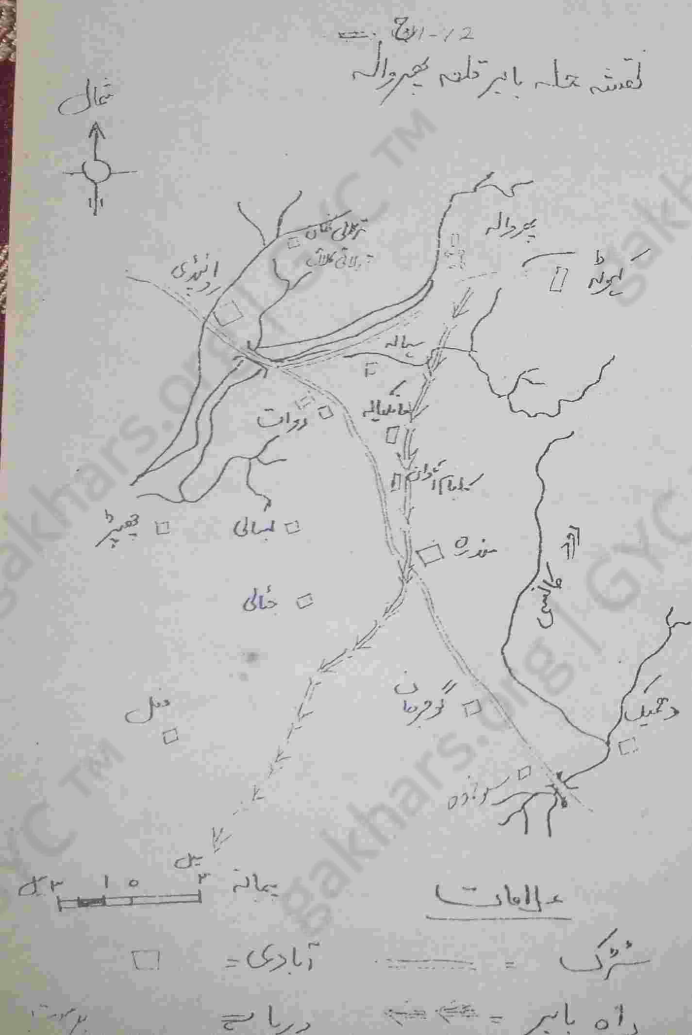
جھنگ بدین

جنگو نامی ہندو نے گاؤں آباد کیا قدرت خداوندی سے جنگو کی اولاد غیر آباد ہوئی۔ سلطان جلال خان رئیس گکھڑ نے قوم بدین کو آباد کیا سلطان دلاور خان رئیس گکھڑ نے سید محمد علی شاہؒ کو یہ گاؤں بطور نذرانہ وراثت میں عطا کیا قوم فضیل پھپھیل اور دھمیال ماری باری آباد ہوئے۔ سید محمد علی شاہؒ کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے اصل رقبہ ۶۰۰ گھماؤں ہے۔

سہالہ

یہ گاؤں زمانہ قدیم سے آباد ہے ایک دفعہ بالکل غیر آباد ہوا تھا۔ بعد ازاں مسمیاں سہال خان اور سنگھو خان قوم بھکڑال جو کہ ملک قد خان گکھڑ رئیس اور ملک گُل خان گکھڑ بانی گلیانہ کے ہاں ملازم تھے خدمت کے عوض سہال خان اور سنگھو خان کو جاگیر میں عطا کیا سہال خان کے نام پر گاؤں کا نام سہالہ مشہور ہوا قدرت خداوندی سے سہال خان لا اولاد اس دُنیا سے رُخصت ہوا۔ سنگھر خان کی اولاد گاؤں میں آباد ہے۔ اور اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے بعد ازاں شادمان خان گکھڑ رئیس بن اجمیر خان گکھڑ نے دخل مالکانہ حاصل کیا قوم پھپھیل بھی قدیم سے آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰۰ گھماؤں ہے۔

چکیوٹ

چکو نامی قوم برہمن نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام چکیوٹ مشہور ہوا۔ سلطان مکرم خان گکھڑ رئیس کے عہد حکومت میں بے چراغ تھا۔ کیونکہ اصل وارثان دیہہ کوئی نہ تھا۔ سلطان موصوف نے اقوام گوجر کو آباد کیا در عملداری سنگھاں میں زمین دار اقوام کھبل بھی آ کر آباد ہوئے صل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

ہمن تراڑ

ہما نامی برہمن نے آباد کیا اس جگہ ایک بہت بڑا پتھر سنگ بزرگ واقع ہے پوٹھوہاری زبان میں پتھر کو سنگ تراڑ کہتے ہیں اس لیے بانی گاؤں اور پتھر کی وجہ سے گاؤں کا نام ہمن تراڑ مشہور ہوا سلطان جلال خان رئیس گکھڑ کے عہد حکومت میں قوم ہنجال سکنہ موضع کجناہ سے نقل مکانی کر کے بوراشت داری اس جگہ آباد ہوئے اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

بیجا

بیجا برہمن بانی گاؤں ہے۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام بیجا مشہور ہوا ہنجال بھی آباد ہیں۔

علیوٹ

اصل وراشت اقوام ہندو کی ہے پہلے اس جگہ پانڈے آباد تھے۔ اور گاؤں کا نام رہیال تھا۔ کچھ عرصہ بعد پانڈے ویران ہو گئے۔ اور گاؤں بے چراغ ہو گیا بعد ازاں عالم قوم برہمن نے از سر نو آباد کیا۔ بانی کے نام پر علیوٹ مشہور ہوا کسی وجہ سے نسل عالم برہمن غیر آباد ہو گیے۔ بعد ازاں سلطان معظم قلی خان گکھڑ رئیس نے مسمیاں برخوردار کا مراد خان قوم چھٹہ کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا دونوں بھائیوں کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اقوام کنیال کاہروال برہمن دھمیال اور گوجر بھی آباد ہیں اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

ہون کسوال (موجودہ بھون)

اصل وراثت قوم کسوال کی ہے۔ ہما خان قوم کسوال نے بنیاد رکھی بانی کے نام پر ہون کسوال مشہور ہوا بعد ازاں اقوام آوان اور دولال کی کہوٹہ ندی کے کنارے زبردست جنگ ہوئی قوم دولال عہد قدیم سے گکھڑوں سے رشتے ناطے کرتے تھے۔ اس لیے رشتہ داری کی وجہ سے سلطان مراد قلی

خان گکھڑ نے آوان قوم کو ہون کسوال میں آباد کیا اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

جھوری غلام (شامل ہون کسوال)

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔ جھوری نامی گوجر نے آباد کیا اس لیے گاؤں کا نام جھوری مشہور ہوا۔ بعدازاں غلام نامی قوم آوان کو رئیس جلال خان گکھڑ نے گاؤں وراثت میں عطا کیا مراد قلی خان کے عہد میں شادمان خان قوم آوان آباد ہوا اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کندوٹ

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ کندو نامی برہمن نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام پر کندوٹ مشہور ہوا۔ بعدازاں قوم سدال نے قبضہ کرلیا۔ ہاشم علی خان نام گرامی قوم سدال ہی سے تھا۔

(**نوٹ**) ہاشم علی خان مکرم خان رئیس پھرہالہ کا سالا تھا اور ریاست کا وزیراعظم تھا جنگ مانکیالہ میں ہلاک ہوا اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

دیروجیہ (دودچھ)

زمانہ قدیم سے آباد دیہات ہے۔ قدیم ہندو راجگان کے عہد میں قوم کالو اس علاقہ پوٹھوہار پر حکمران تھی۔ اس قوم کا ایک شخص مسمی رجیہ تھا جس نے گاؤں آباد کیا کچھ عرصہ بعد رجیہ کی اولاد غیر آباد ہوگئی ملک جستر خان ولد ملک بیر خان گکھڑ نے بطور وراثت قبضہ کیا اس کی اولاد کو جسترال کہتے ہیں گکھڑوں نے گوجر اور ملیار آباد کیے مرزا جستر خان کا مزار گاؤں میں واقع ہے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔ راجہ شاہد ظفر صاحب کا آبائی گاؤں ہے۔

نڑالہ ملیار

اصل وراثت قوم ملیار کی ہے۔ مسمی نڑالہ نے گاؤں آباد کیا بانی کے نام پر اور قوم ملیار کی وجہ سے نڑالہ ملیار مشہور ہوا۔ سکھ دور حکومت میں قوم ہتھیال آباد ہوئی۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

غازی آدڑہ

غازی خان قوم آدڑہ سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کے ہاں ملازم تھا رئیس نے خدمت کے عوض ایک آسامی جاگیر موضع مغل کے نزدیک عطا کی غازی خان نے جاگیر میں گاؤں آباد کیا نام دیہہ غازی آدڑہ مشہور ہوا اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

سگر پروہت

مسمی سنگا پروہت رئیس جلال خان کا ملازم تھا سلطان جلال خان نے خدمت کے عوض تین آسامی جاگیر عطا کی بانی کے نام اور پیشہ کی وجہ سے گاؤں کا نام سگر پروہت مشہور ہوا اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

لدھوٹ

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی لدھا برہمن نے آباد کیا۔ سلطان دلاور خان کی عملداری کے وقت اقوام فیروزال اور سہنسرال اس گاؤں میں آباد ہو گئے۔ فیروزال اور زمیندارا قوم سہنسرال اپنی قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہیں اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

جنڈیالہ بوگیال

جھنڈا برہمن نے آباد کیا بانی کے نام پر جنڈیالہ مشہور ہوا سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں زمان علی خان بوگیال قابض ہوا زمان علی کی قوم بوگیال کی وجہ سے گاؤں کا نام جنڈیالہ بوگیال

شہور ہوا اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

گہر

راشت قوم برہمن کی ہے۔ مسمی گہر و قوم برہمن نے آباد کیا۔ سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نے
نوم مہیال سکنہ بڑ کی بدھال (گوجر خان) اور قوم جوگی آباد کی۔ بانی کے نام پر دیہہ گہر مشہور
وا۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

چک مانسا

راشت قوم برہمن کے ہے مسمی منا برہمن نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں چک بندی کر
کے گاؤں آباد کیا اس لیے چک مانسا مشہور ہوا۔ بعد ازاں مراد قلی خان گکھڑ نے فیروزال مورتی
لا اور (موا بیرڈ ایرے) موڑ ایرزمیندار آباد کیے اصل رقبہ ۳۶۰ گھم ؤں ہے۔

جبرو بلوچ پنڈ ملکاں شامل پنڈ کلیال

می جبرو ساد بان (اونٹھ وانڑوں) رئیس جلال خان گکھڑ کا ملازم تھا خدمت کے عوض گاؤں عطا
لیا چنانچہ جبرو قوم بلوچ نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے دیہہ جبرو
چ مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔ اب پنڈ کلیال میں شامل ہے عوام پنڈ ملکاں کہتے
ہیں۔

چوچکاں

و چک خان از پسراں رئیس سارنگ خان گکھڑ بانی نے اپنے نام پر گاؤں آباد کیا رئیس کی اولاد
الک و قابض ہے اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

کنکوٹھہ (کوٹھہ) کلاں

قدیم سے آباد ہے کنکو برہمن نے آباد کیا بانی کے نام پر گاؤں کا نام کنکوٹھہ مشہور ہوا بعد ازاں
چوہر خان ولد بیر خان قوم گکھڑ نے بوراشت داری قبضہ کر لیا اولاد چوہر خان چوہر لال کہلاتی
ہے۔ چونکہ چوہر خان کا خطاب چوہر لال ہے۔
اقوام گوجر، سید، کھتڑیل، دھمیال، ہون اور برہمن بھی آباد ہیں۔ اصل وراثت قوم چوہر لال کی
ہے کل رقبہ آٹھ آسامی یعنی ۱۴۴۰ گھماؤں ہے۔
نوٹ: راجہ بوستان خان ذیلدار کوٹھہ تھے اُن کا لڑکا لال خان قائم ہے۔ ڈھوک مائی نواب اسی
میں شامل ہے۔

لوبی بھیر بالا

شہنشاہ ظہیر الدین بابر نے پانچ مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا۔ آئے روز کی آمد و رفت سے شاہراہ
قدیم کے کنارے بہت سے دیہات ویران ہو گئے۔ انہی ایام میں لوبی بھیر پائیں کے آوان کسی
دوسری جگہ آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں رائے زادہ پھتو نے دو مواضعات
مقرر کیے۔ دراصل موضع کی زمین 1080 گھماؤں ہے۔ دونوں مواضعات میں قوم آوان
قدیمی وراثت پر قابض ہیں۔ بوقت بندوبست رائے زادہ پھتو کو جاگیر عطا کی۔ دو ہر دو موضع
آسامی شد۔

لوہی بھیر پائیں

حکمران راجگان پاستان کے عہد میں لوہر نامی ہندو نے آباد کیا تھا۔ بانی کے نام پر لوہی بھیر مشہور
ہوا۔ ملک گل محمد خان گکھڑ نے علاول خان قوم آوان کو آباد کیا۔ علاول خان کی اولاد مالک
و قابض ہے۔ اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

کاکری (گاگری)

خطہ پوٹھوہار میں گکھڑاں سے پہلے قوم گگ آباد و حکمدان ہوئی تھی۔اس قوم کے کسی شخص نے آباد کیا۔بانی کی قوم کے نام پر گاؤں کا نام گاگری مشہور ہوا۔سلطان اکبر قلی خان گکھڑ کے عہد میں مسمی اسوجی ہندو نے مذہب اسلام قبول کر لیا۔اس کو یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا گیا۔اسوجی کی اولاد کو قوم اسوجی کہتے ہیں۔قوم تھوتھال بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

نیازیاں

نیازی خان قوم گاندی (کاندی) کو جلال خان نے یہ گاؤں وراثت میں عطا کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام نیازیاں مشہور ہوا۔بعد ازاں اقوام بھکوال اور کسوال کو سلطان مراد قلی خان گکھڑ اور اللہ داد خان گکھڑ نے اس جگہ آباد کو کیا۔قوم گاندی اس گاؤں سے فرار ہو گئے۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

(ربور) رجور (چراہ)

مسمی رجا قوم کٹھوال نے آباد کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام رجور مشہور ہوا۔بعد ازاں برہمن آباد ہوئے۔بعد ازاں قوم ہنجال نے قبضہ کر لیا۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

(نوٹ) زبردست جھگڑالو ہیں۔بے شمار قتل ہوئے۔اصل وراثت قوم کٹھوال کی ہے۔

کجناہ (کنجاہ)

پہلے کٹھوال آباد تھے۔بعد ازاں قوم رہی ببر نے گکھڑوں کی امداد سے قوم کٹھوال کو گاؤں سے نکال دیا۔قوم ببر سے قبضہ کر لیا۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔اولاً کنوالاں بوراشت داری آباد بودند۔

ہمک

عہد قدیم سے آباد ہے۔ہمک خاص میں اقوام بھٹی، ملیار، اور قاضی آباد ہیں۔آپس میں سخت عناد رکھتے تھے۔ڈھوک آڑہ اور برجی میں دار وگر یعنی ترکھان آباد ہیں۔ڈھوک نیک میں بھی ترکھان، راجوال میں بھٹی، گوڑہ سیداں میں سید اور اعوان مالک و قابض ہیں۔بھٹی قبیلہ سے ہمک خاص میں جاوید اقبال بھٹی پسر محمد اقبال بھٹی کا گھرانہ قدیمی جاگیر پر مالک و قابض ہے۔سرائے المعروف سرائیں بھی اقوام بھٹی، لوہار، قاضی مغلاں، قوم بافندہ آباد ہیں۔

سید پور

ہندوستان میں حملہ آور ہونے والے آریہ قبیلوں میں کوشال، پنچال، بھارت کورو، پانڈو، یارو، مالسیاں، آنس، ڈریو، پیوس، ٹرورس، ودھیا، متسا، اور کاشی مشہور ہے۔ان میں سے کوشال، کورو، پانڈو، پنچال، ودھیا، تیسا، اور کاشی خاندان کے حالات مہا بھارت میں موجود ہیں رامائن کے مطابق کوشال خاندان کا راجہ دشرتھ اجودھیا کا بادشاہ تھا۔اس کی تین بیویوں کوشلیا، سمترا اور کیکئی کے بطن سے چار لڑکے رامچندر، لکشمن، شتروگھن اور بھدت پیدا ہوئے۔رامچند جی پسر کلاں بہادر اور ذہین تھے۔ان کی شادی ریاست بہار کے راجہ جنک کی حسین و جمیل بیٹی سیتا سے ہوئی۔آپ کے والد محترم نے ولی عہد نامزد کیا۔آپ کی سوتیلی والدہ نے سازش کر کے چودہ سال کے لئے بن باس (جلاوطن) کر دیا۔اور اپنے بیٹے کو ولی عہد بنوایا۔چنانچہ چودہ سال بن باس کے دوران شری رام چندر جی موضع سید پور تشریف چلے گئے۔اور کافی عرصہ یہاں مقیم رہے۔رام چندر جی کی جلاوطن اپنے باپ اور سوتیلی والدہ سے اظہار عقیدت اور فرمانبرداری کی شہرہ آفاق حقیقت ہے۔رام چندر جی کی اولاد سور بنسی خاندان بھی کہتے ہیں۔برصغیر پاک و ہند میں جس قدر مشہور و اہم راجپوت قبائل موجود ہیں۔وہ سب

رام چندر جی بھرت، لکشمن، کورو، اور پانڈو کی اولاد ہیں۔ بشری رام چندر جی کی سکونت کے مقام پر رامکنڈ، بستا کنڈ اور لکشمن کنڈ موجود ہیں۔ ان تالابوں کا پانی انتہائی شفاف ہے۔ سیتا کنڈ عورتوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے گرد اونچی دیوار ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے موضع سید پور میں سنسکرت زبان کی بڑی یونیورسٹی قائم تھی۔ طلباء کی رہائش اور خوراک مفت تھی۔ 2500 طالب علم اور 1150 اساتذہ تھے۔ سب کی رہائش کے لئے الگ کمرے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت 1947ء میں ہمارے بے وقوف لٹیرے مٹھی بھر لوگوں نے تمام عمارت کو نذر آتش کر دیا۔ گاؤں کے مخلص صاحب علم اور خدا ترس لوگوں کی کوشش سے مال اور چند ملحقہ کمرے بچ گئے۔ دنیا بھر سے سیاح ان تالابوں کو دیکھنے آتے ہیں۔ جب تک یہ کنڈ باقی ہیں۔ شری رامچند رجی کا نام خطہ پوٹھوہار میں زندہ رہے گا۔

کولیہ

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ کولا نامی قوم برہمن ہندو نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے کولا کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔ رئیس دلاور خان گکھڑ نے قوم ملیار کو آباد کیا۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پنڈوڑی

مسمی پانڈو قوم برہمن نے آباد کیا۔ برہمن غیر آباد ہو گئے۔ اب یہ گاؤں بے چراغ ہے۔ کبھی کوئی اور کبھی کوئی قوم زمین کاشت کر لیتی ہے۔ ایک بار پھر چند قوموں نے آبادی بنالی۔ اصل وراثت کسی کی نہیں ہے۔ اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔ عہد سکھ میں بگیال گکھڑ اور سید آباد ہوئے۔

کانسیر (کانیہ)

مسمی کاہنا ہندو نے آباد کیا۔ گردش زمانہ سے ہندو غیر آباد ہو گئے۔ قوم گاندھی آباد ہوگئی۔ اور بڑے تردد اور کوشش سے غیر آباد زمین کو قابل کاشت بنایا اصل وراثت کسی کی نہیں ہے۔

عثمان پور

رئیس جلال خان گکھڑ نے عثمان قوم گوجر کو وراثت میں عطا کیا۔ پھر گوجر نابود ہو گئے۔ آوان کاشتکاری کرتے ہیں۔ یہ گاؤں سید علیشاہ ؒ کلر والہ کو عطا کیا۔ سکھ عہد میں قوم دھمیال آباد ہوئی اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جہانبڑ

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔ مسمی جہابرہمن نے آباد کیا۔ بعد ازاں کسوال قابض ہو گئے۔ پھر قبیلہ کملال اور بنجرا نے تصرف حاصل کیا۔ مگر کملال بوجہ مقدمہ قتل غیر آبا ہو گئے۔ مکرم خان رئیس نے قوم سدال کو عطا کر دیا۔ اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔

اکرالہ

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے اکرو نامی برہمن نے پہلے آباد کیا بعد ازاں قوم کٹھوال قابض ہوگئی۔ بعد میں قوم ہجال بھی آباد ہوگئی۔ کل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

پانیالی

پہانا قوم برہمن نے آباد کیا انقلاب زمانہ سے برہمن غیر آباد ہو گئے دلاور خان گکھڑ کے کارداروں نے قوم دھمیال کو آباد کیا اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

آڑہ۔رکھوال (اراکوال)

جس جگہ پر گاؤں آباد ہے اس جگہ کو آڑہ کہتے تھے۔سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں کالو گوجر رئیس کے مال مویشی چرایا کرتا تھا۔اس خدمت کے عوض گاؤں عطا ہوا۔پوٹھوہاری زبان میں مال چرانیوالے کو اراکوال کہتے ہیں اس لئے یہ گاؤں آڑہ رکھوالا مشہور ہوا۔اصل رقبہ ۲۵۵ گھماؤں ہے اب یہ موضع پانیالی میں شامل ہے۔

سنگوٹ

سنگو برہمن نے آباد کیا اس لئے وراثت برہمناں ہے۔بانی کے نام پر سنگوٹ مشہور ہوا اب یہ گاؤں موضع نڑالہ ملیار میں شامل ہے۔اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

جیراہ

قدیم دیہات سے ہے جیراہ ہندو نے آباد کیا۔بعدازاں قوم کتوالاں نے قبضہ کرلیا۔قوم ہمالاں بزور شمشیر قابض ہوئی اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کوٹہ (کسوٹہ)

عہد پاستان سے آباد ہے مسمی کٹونہ ہندو نے آباد کیا۔بانی کے نام پر کوٹہ مشہور ہوا۔کئی قومیں آکر آباد ہوئیں۔مگر زمانے کی گردش کے ساتھ غیر آباد ہوتی گئیں۔آجکل قوم ہنجال بوراثت داری آباد ہے۔اصل رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے۔

سندھو

مسمی تبنا قوم جٹ گوت سندھو سلطان جلال خان کا ملازم تھا۔اس نے اسلام قبول کیا اسلام قبول

کرنے کے عوض تبنا سندھو کو جاگیر عطا کی گئی مگر قدرت خداوندی سے قوم سندھو غیر آباد ہوگئی سلطان دلاور خان نے قوم بھکڑال کو آباد کیا اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

چتروہ

چترو برہمن نے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام چتروہ مشہور ہوا۔برہمن اور کئی دوسری قومیں آباد ہیں۔اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

ہوتھلہ کلاں

کسی ہندو نے آباد کیا یہ تین مواضعات میں تقسم ہوا ہوتھلا کلاں ، ہوتھلہ پائیں ، ہوتھلہ کلیاں رئیس پھرہالہ کے دور میں پہلے قوم سید، برہمن، سنل دیو اور زمیندار قومیں آباد ہوئیں اقوام خدمتگار بھی آباد ہیں بعدازاں قوم گاندی بطفیل گکھڑاں موضع گلیانہ سے اُٹھ کر جھلیاری پائیں میں آباد ہوئی پھر موضع ہوتھلہ آگئے۔قوم نگیال بھی آباد ہے رئیس پھرہالہ کی طرف سے قوم ستی موضع سراہی کو برائے مدد معاش قدیم سے واگزار چلا آیا ہے۔اصل رقبہ ۲۰ ۷ گھماؤں ہے۔

ہوتھلا کلیاں

اکبر قلی خان گکھڑ کے عہد میں ۱۸۰ گھماؤں زمین موضع ہوتھلہ کلاں سے قوم کلیال کو وراثت میں عطا کی گئی۔یہ موضع قوم ستی (سیستان) کو قدیم سے بوجہ جاگیر واگزار چلا آتا ہے قوم کلیال نے گوجر آباد کیے۔قدرت خداوندی سے کلیال غیر آباد ہوگئے۔سکھ عہد میں قوم ستی اور میانہ مغل بطور کاشتکار آباد ہوئے۔

ہوتھلہ پائیں

مراد قلی خان گکھڑ کے عہد میں ۱۸۰ گھماؤں رقبہ موضع ہوتھلہ کلاں سے قوم پائیں کو بطور وراثت

عطا ہوا۔ یہ گاؤں بھی ستی کی جاگیر میں واگزار چلا آتا ہے۔ بانی کی وجہ سے گاؤں ہوتھلہ پائیں مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

پنڈ کلیال

قدیم زمانہ سے آباد ہے پہلے قوم کھٹوال آباد تھی کسی نا معلوم وجہ سے غیر آباد ہوگئی۔ رئیس پھروالہ جلال خان گکھڑ کے عہد میں قوم کلیال نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔ قوم کلیال اپنی قدیمی ریاست پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

آڑ

اس زمین کا نام قدیم دور سے آڑ چلا آتا ہے۔ اس لئے گاؤں کا نام آڑ مشہور ہوا پوٹھوہاری زبان میں آڑ کھیت کی حد کو کہتے ہیں قوم دھمیال بوارثت داری آباد ہوئے اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

ٹھٹہ زنار دار (ٹھٹہ)

اصل وارث قوم گوجر ہے جنگل میں جس جگہ مویشی رکھتے ہیں اسے ٹھٹھ کہتے ہیں اس لئے آبادی کا نام ٹھٹہ مشہور ہوا۔ قدرت ربانی سے گوجر غیر آباد ہوگئے۔ برہمن قوم کو برائے آبادی عطا ہوا۔ قوم زنار گلے میں جو پہنتے تھے اس لئے گاؤں کا نام ٹھٹہ زنار دار مشہور ہوا۔ سکھ دور حکومت میں قوم سادات آکر آباد ہوئی یہ کاشتکاری کرتے تھے۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

بجنیال خالصہ

مسمیاں ہریا، بجنیا اور رینا تینوں بھائی قوم برہمن سے تھے۔ان کی رہائش پنڈ کالا میں تھی۔رینا کوہستان نڑل کی طرف چلا گیا۔اس کی اولاد رینال برہمن کہتے ہیں۔بعض ان میں سے مسلمان ہوگئے۔ہریا نے موضع ہریال آباد کیا۔بجنیا مسلمان ہوگیا۔سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس کے کارداروں کی اجازت سے بجنیا کی اولاد نے گاؤں آباد کیا۔اس کی اولاد کو بجنیال کہتے ہیں۔گاؤں کا نام بھی بجنیال مشہور ہوا۔یہ گاؤں کبھی کسی کی جاگیر نہ رہا ہمیشہ خالصہ رہا۔قوم بجنیال بوراشت داری آباد ہیں۔اصل رقبہ 1440 گھماؤں ہے۔

ہریال خالصہ

ہریا برہمن نے کالا پنڈ سے اٹھ کر سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس کے کارداروں کے حکم سے گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر ہریال مشہور ہوا۔اس کی اولاد کو ہریال کہتے ہیں۔یہ گاؤں ہمیشہ خالصہ رہا ہے۔اور قوم ہریال قدیمی وراشت پر قابض ہے۔اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

ہولیال

ایک برہمن گوت سیدا کی بوجہ زیادتی حاکم وقت مع اپنی زوجہ کے جلاوطن ہوا۔اتفاقاً راستہ میں اس کی حاملہ عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔چونکہ حاکم وقت کے خوف سے بھاگ رہے تھے فرزند نومولود کی اسی جگہ چھوڑ کر چلے گئے۔اس بچہ کو ایک زغن یعنی ال نے اپنے پیروں کے نیچے پرورش دی۔وہی بچہ جوان ہوکر تیر اندازی، جوانمردی اور بہادری میں شہرہ آفاق ہوا۔چند دنوں بعد برہمن مع زوجہ اسی راستہ سے واپس ہوا۔بچہ کو چیل کے پیروں کے نیچے سلامت پایا۔بچے کو چیل سے لے کر گھر روانہ ہوئے۔بچہ کی پرورش والدین نے شروع کی۔چیل کے نام پر بچہ کا نام ہولن رکھا گیا۔بزبان پوٹھوہاری چیل کو ال کہتے ہیں۔جب بچہ جوان ہوا تو سلطان سارنگ خان کی

ملازمت کی۔رئیس نے خدمت کے عوض 180 گھماؤں کی جاگیر عطا کی۔چنانچہ ہولن نے اپنی جاگیر کے احاطہ میں گاؤں آباد کیا۔اور وہی رقبہ لیا جہاں چیل نے پرورش کی۔اب تک ہولن کی اولاد شادی کے موقع پر دنبہ کا گوشت چیلوں کو ڈالتے ہیں تا کہ ان کی بھی مہمانی ہو جائے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سکھوسرنہ

قدیم دیہات سے ہے۔سرنہ نامی ہندو نے آباد کیا۔بعض کہتے ہیں کہ سرنہ قوم کھتری کی گوت ہے۔تاریخ فتح خوانی میں لکھا ہے۔

اگر بنیاد سوکھو را کہنہ جو از سرنہ نام شد بنیاد دیہہ سکھو

قوم کھتری گوت سرنہ کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔بعد ازاں ملک سوکھو نامی زمیندار بوراشت داری قابض ہوا۔ملک سوکھو کا مزار گاؤں سے مغرب کی طرف واقع ہے۔لیکن وہ دنیا سے لا اولاد چلا گیا۔زمیندار قوم ٹمیال آ کر آباد ہوئی۔پھر قلی محمد خان ولد گکھڑ خان فیروز وال کو یہ گاؤں اکبر قلی خان نے وراثت میں عطا کیا۔فیروز وال اور ٹمیال قومیں آباد ہیں۔پہلے گاؤں اتنا آباد نہ تھا۔1155 ھجری میں شیخ سعدیؒ اپنے مرشد حضرت سید مقبول شاہ گیلانی سکنہ موضع پشاور کے حکم سے اس جگہ رہائش پذیر ہوئے۔حضرت شیخؒ فقیر کی برکت اور جلوہ نمائی سے آبادی میں بہت ترقی ہوئی۔1177 ھجری المقدس حضرت صاحبؒ نے اس جہان فانی سے کوچ فرمایا۔شیخ سعدیؒ کی اولاد اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ہزاروں عقیدت مند روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے حاضری دیتے ہیں۔اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

قبائی باک عالم بقای

دکر آمد بقدی شیخ سعدی

قلعہ سیداں

جس جگہ موضع قلعہ سیداں آباد ہے پہلے یہاں گجر آباد تھے۔قدرت خداوندی سے گجر غیرآباد ہو گئے ایک دفعہ سلطان جلال خان گکھڑ المستقر قلعہ پھروالہ سے شاہان ہند کے دارالحکومت دہلی شہنشاہ ہند نورالدین جہانگیر کی خدمت عالیہ میں قدم بوسی کے لئے جا رہے تھے۔ جب موضع جھنڈو (گجرات) میں قیام ہوا۔تو معلوم ہوا کہ اس گاؤں میں دو درویش بھائی سید محمد اور سید محمود قوم سادات ہیں اور کرامات میں مشہور ہیں رہتے ہیں۔سلطان ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نذر مانی کہ اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو گاؤں نیاز میں جاگیر دوں گا۔سلطان جلال خان کو کامیابی حاصل ہوئی۔اس نے حسب وعدہ موضع کالرا سیداں بزرگوں کو نذرانہ جاگیر میں عطا کیا۔انھوں نے اپنے پسران سید رحمت اللہ اور سید حسن علیؒ کو جاگیر میں آباد کیا ۱۰۷۱ھ میں قوم سید اس جگہ آباد ہوئی اس گاؤں کے نیچے ایک کس یعنی ندی جا رہی ہے اُس ندی کو قلیان کہتے ہیں اس لئے نام گاؤں قلعہ سیداں ہے۔قوم سید اپنی وراثت قدیمی پر قابض ہے اپنے بزرگوں کے عظیم مشن کو کامیابی سے جاری رکھے ہوئے ہے۔ہزاروں مرید اور عقیدت مند روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔تاریخ ابجد سید آباد است ۱۰۷۱ھ ہے۔اصل رقبہ ۱۴۴۰ ہے۔

(بڑالہ) ڈیرہ بڑانوالہ

جس وقت ملک فیروز خان گکھڑ نے اپنے بھائی ملک سکندر خان گکھڑ کو ملک پوٹھوہار سے نکال کر خود اس پر قبضہ کر لیا ان ایام میں ملک تاتاری خان بن ملک فیروز خان کیساتھ کچھ اچھے گھڑ سوار تھے۔اب جس جگہ موضع بڑالہ آباد ہے اس جگہ بڑ کے درخت آباد تھے۔ان درختوں کے سائے کے نیچے تاتار خان کا ڈیرہ تھا اس جگہ سے تیر اندازی کرتے تھے۔کچھ فوج یہاں پر مقیم رہی

کاک

مسمی کاکانوس بجانب کابل سے پاٹھوہار میں داخل ہوا۔ پہلے موضع لہڑی علاقہ کھیالہ پنڈ دادن خان میں سکونت پذیر ہوا۔ بعدازاں سلطان جلال خان گکھڑ کے ہاں ملازم ہوا پہلے یہ گاؤں غیرآباد تھا۔کاکا خان نے اسے ازسرنو آباد کیا۔اپنے نام پر گاؤں کا نام کاکا رکھا بعدازاں کاک مشہور ہوا۔اس کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

آدھی

فتو خان قوم جنجوعہ مواضعات کھیالہ پنڈ دادن خان سلطان آدم خان گکھڑ رئیس کے پاس قلعہ پھروالہ میں ملازم تھا۔موضع آدھی جو کہ بے چراغ تھا خدمت کے عوض سلطان موصوف نے اسے دے دیا۔فتو خان نے اقوام جھمٹ ، بھٹی ، کلاڑ آباد کیں موضع آدھی پھرہالہ اور جنجوعہ مذکور کے گاؤں کھیالہ کے درمیان واقع ہے۔پوٹھوہاری زبان میں نصف کو آدھا کہتے ہیں اس لئے گاؤں کا نام آدھی مشہور ہوا۔

گھونگریلہ

قدیم دیہات ہے۔ایک دفعہ کسی نامعلوم وجوع کی بنا پر بے چراغ ہو گیا۔مسمی گنگر خان قوم بھٹی سلطان سارنگ خان کے پاس ملازم تھا۔رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔گنگر خان کی اولاد غیرآباد ہو گئی قوم کھتری گوت سوکیہ موضع رائے کور سے اُٹھ کر یہاں آئی۔کھتریوں کے ہاتھوں ایک مسلمان زمیندار قتل ہو گیا قتل کے مقدمہ میں قید ہو گئے۔بخش چنار گوت لانبہ کی سفارش سے حاکم وقت نے آزاد کیا۔مگر دل میں زمینداروں کا خوف تھا۔اس وجہ سے قوم لانبہ قوم کھتری موضع ملوٹ تپہ بیول سے لاکر اپنی جاگیر میں آباد کئے۔زمیندار قوم دھمیال بھی آباد ہے۔دیگر

خدمت گار قومیں قدیم سے آباد ہیں۔اصل رقبہ ۷۲۰ گھماؤں ہے۔

ہیروال دولال

پرانے دیہات سے ہے اصل وراثت قوم گوجر کی ہے۔بانی دیہہ ہردوال قوم گوجر تھا۔گوجر غیر آباد ہوئے تو قوم ہوسی خان دلال سکندر خان اور توتلی خان بوارثت داری قابض ہوئے بھر کا لک نامی قوم نگیال آباد ہوئے۔نگیال اور بکیال قدیمی وراثت پر قابض ہیں۔اصل رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے۔

۸۸۵ھ میں دوکانیں اور مکان تعمیر ہوئے چونکہ اس جگہ بڑ کے درخت تھے۔اس لئے دیہات کا نام ڈیرہ بڑانوالہ مشہور رہوا۔قوم فیروزال نے یہاں سکونت اختیار کر لی اور آج تک آباد ہے۔ گاؤں کا رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے

بجیاری

گاؤں کی بنیاد ہندوراجگان نے رکھی۔بوقت آبادی ایک مسافر جو پیاسا تھا پانی لینے کے لئے گاؤں میں گیا ایک عورت سے پانی مانگا مگر نہ ملا پھر ہر گھر میں پانی کے لئے گیا مگر نہ ملا کیونکہ گاؤں میں پانی کی قلت تھی۔بیچارہ مسافر آبادی سے باہر آگیا اور کہا کیا عورت سمیت تمام گاؤں ہتھیارہ ہے کیا کسی کے گھر میں پانی نہیں ہے؟ کتنے ظالم ہیں یہ لوگ۔چنانچہ اس واقع کے بعد اس گاؤں کا نام ہتھیاری مشہور ہوگیا۔بعدازاں بگڑ کر بجیاری ہو گیا۔رئیس پھرہالہ کے عہد میں قوم دولال اولاد علاول خان شکرا خان ومرد خان آباد ہوئی، دھمیال اور کلیال قوم بھی آباد ہے۔اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

بجیاری بنگیال (بنگشیال)

سلطان جلال خان کے عہد میں قوم بنگیال نے بجیاری کلاں سے اٹھ کر علیحدہ گاؤں آباد کیا گاؤں کا نام بجیاری بنگیال مشہور ہوا۔آجتک قوم بنگیال اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے۔اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

بجیاری کلیال

سلطان جلال خان کے عہد میں قوم بنگیال نے بجیاری کلاں سے اُٹھ کر علیحدہ گاؤں آباد کیا۔اس لئے گاؤں کا نام بجیاری کلیال مشہور ہوا اصل رقبہ ۷۲۰ گھماؤں ہے

جعفر بھکڑال (ڈھوک گوریاں)

جس جگہ موضع جعفر آباد ہے۔ پہلے یہاں قوم گوڑا آباد تھی آبادی کا نام ڈھوک گوڑیاں تھا۔ بعدازاں جعفر خان قوم بھکرال کو ۱۰۱۱ھ میں سلطان جلال خان نے جاگیر میں عطا کیا۔۔ انقلاب روزگار کی وجہ سے قوم گوڑہ اور بکھڑال غیر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

لوری گجر

سنگہر، سائیو، بسائیو تینوں بھائی چک قاضی (گجرات) میں آباد تھے آب و دانہ کی تلاش میں سائیو اور بسائیو وہاں سے آ کر ملک پوٹھوہار میں آباد ہو گئے۔ سنگہر وہاں ہی رہا۔ بسائیو ملک ہزارہ چلا گیا سائیو نے پوٹھوہار میں سکونت رکھی۔ رئیس ملک فیروز خان ولد گل محمد خان کی اجازت سے گاؤں آباد کیا بانی گاؤں کی قوم گوجر اور گوت لوری تھی اس لئے دیہات کا نام گوجر مشہور رہوا۔ سائیو کی نسل اپنی قدیم وراثت پر قابض ہے۔ گوجر قوم کیگوت جیونکرہ بھی آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۲۶۰ گھماؤں ہے۔

دوکھوہا

مسمی رلا قوم گوجر گوت چوہان مکتب میں مدرس تھا۔ ۹۷۳ھ میں رئیس کمال خان گکھڑ کی اجازت سے گاؤں آباد کیا۔ بوقت آبادی رلا کی دو بیویاں تھیں جو آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی تھیں۔ دونوں بیویوں کے لئے الگ الگ کنویں تعمیر کروائے تاکہ ایک دوسرے کے کنویں پر پانی بھرنے نہ جائیں۔ اس لئے گاؤں کا نام دوکھوہا مشہور رہوا۔ پوٹھوہاری زبان میں کنویں کو دوکھوہا کہا جاتا ہے۔ اس لئے اصل وراثت قوم گوجر چوہان کی ہے۔ گوجروں کی دیگر گوتیں مونن، کالسی، بسوال اور بجران وغیرہ بعد میں آ کر آباد ہوئیں اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔ چوہدری محمد اشرف سیکریٹری پنجاب کا آبائی گاؤں ہے۔

ہیر (ہیر رتیال)

جس جگہ اب گاؤں آباد ہے پہلے یہاں قوم نگڑیال آباد تھی۔ اللہ کی مرضی سے قوم نگڑیال غیر آباد ہو گئی۔ بعدازاں قوم رتیال نسل شہید جن کی قبر ایاز سر پر واقع ہے ملک پیلو خان کے عہد حکومت میں ۹۱۱ھ میں آباد ہوئی اس کے نیچے پانی جاری رہتا ہے اس لئے اس کو سیر کہتے ہیں پوٹھوہاری زبان میں پانی کے سوراخ کو سیر کہا جاتا ہے اس لئے گاؤں کا نام سیر رتیال مشہور رہوا بعدازاں بگڑ کر ہیر رتیال مشہور ہو گیا۔ قوم بدھال رتیالوں سے رشتہ داری کی وجہ سے آباد ہوئی۔

سیر (ہیر آہیر)

مسمی ٹھوٹھا قوم آہیر موضع انگا شاہ بلاول (اندہ شاہ بلاول) علاقہ آوان کاری میں اپنی قوم سے لڑ جھگڑ کر ملک پوٹھوہار میں آباد ہوا اور کچھ عرصہ موضع کنبیلی (کنبے صادق) تپہ بیول رہا سلطان جلال خان کے عہد میں کنبے صادق کو چھوڑ کر جب راہبری ڈھاریاں موضع سیر آہیر میں آباد ہوا کس (ندی) کے کنارے گاؤں آباد کیا مسمی ٹھوٹھا کے چار لڑکے تھے جو مستو، آجا، روکھا، اور سیر کے نام سے مشہور تھے آجا موضع تو پکی تپہ (تحصیل) آڑہ میں آباد ہوا اور سبر کی اولاد اسی گاؤں میں آباد ہے۔ مستو پشاور کے علاقہ میں چلا گیا۔ روکھا موضع بڑ علاقہ سید پور سارنگال آباد ہوا اور سبر کی اولاد اسی گاؤں میں آباد ہو گی۔ سبو قوم آہیر کی اولاد اپنے قدیم وراثت پر قابض ہے پوٹھوہاری زبان میں آہیر پانی رسنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

ہیر کلیال

مسمی سوکا ہی قوم کلیال موضع دوکالی کلاں پرگنہ دانگلی سے اکبر قلی خان گکھڑ کے کارداروں کی معرفت یہاں آباد ہوا۔ پرانا گاؤں غیر آباد ہو چکا تھا جو کہ کس (ندی) سیر کے کنارے واقع تھا اور گاؤں کا بانی قوم کلیال سے تھا۔ اس لئے نام دیہہ کلیال مشہور رہوا۔ دیگر اقوام گنگال، بنگیال،

اہیال، تھوتھال اور کھینگر وغیرہ قوم کلیال کی معرفت آباد ہوئے۔

ممیالہ

میاں رنگو خان ڈوگر قوم چوہان سلطان جلال خان گکھر کے پاس ملازم تھا۔ اس نے اسلام قبول کیا تو اس کا اسلامی نام مومن رکھا گیا۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ اسے گاؤں جاگیر میں دیا گیا۔ جاگیردار کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام ممیالہ مشہور ہوا۔ دیگر قومیں کھینگر۔ گنگال، ملیار وغیرہ چوہانوں کی معرفت سے آباد ہوئیں۔

درکالہ چھونکل دھریک والا

درکالہ، چھونکل، درکالہ گوجراں اور درکالہ بھٹ پہلے ایک گاؤں تھا گاؤں کی بنیاد رکھنے والا ایک گوجر تھا گاؤں کی آبادی سے پہلے یہاں دھریک کے درخت عام تھے گوجروں کی برادری گجرات کی طرف سے برائے ملاقات آیا کرتی تھی اور کہا کرتے تھے کہ موضع دھریک والا میں جائیں گے۔ رفتہ رفتہ گاؤں کا نام درکالہ مشہور ہوا بعد ازاں رائے ڈلا قوم تھتھال کے بھائی چھونکل کو تین آسامی رقبہ اپنے بھائی کی خدمت کرنے پر ملا۔ رائے ڈلا نے ہاتھی خان گکھڑ اور درویش خان قوم جنجوعہ رئیس کے مقابلہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں تھیں۔ دیگر اقوام اپیال، نگیال، تھریال، بھکڑال اور بدھال باری باری آ کر آباد ہوئیں تھیں۔ اصل وراثت قوم تھتھال ہے دیگر اقوام بوجہ رشتہ داری آباد ہوئیں وجہ تسمیہ یوں ہے کہ نارو خان اور تھتھا خان دو حقیقی بھائی ہندوستان کے مشہور راجہ کرن خان کی نسل سے تھے دونوں بھائیوں نے اسلام قبول کیا۔ نارو خان کی نسل نارو آل اور تھتھا خان کی نسل تھتھال کے نام سے مشہور ہوئی تھتھال نسل جھونکل آباد ہے۔

درکالہ گوجر

اصل وراثت قوم گوجر کی ہے یہ گاؤں قدیم دور میں آباد ہوا سلطان مکرم خان کے عہد میں گوجر

غیر آباد ہو گئے گاؤں ویران ہو گیا۔ بعد ازاں سارنگال بوراثت داری قابض ہو گئے درکالہ کلاں سے رقبہ علیحدہ کر کے گاؤں آباد کیا گیا۔

درکالہ بھٹ

رائے ریالہ بارفروش (بھٹ) جو شعر کہنے میں کمال مہارت رکھتا تھا سلطان جلال خان مصائب خاص تھا۔ درکالہ کلاں میں رئیس نے ۱۲ آسامی رقبہ الگ کر کے اسے بطور جاگیر عطا کیا۔ ریالہ بھٹ کی نسل اس قدیمی وراثت پر قابض ہے پوٹھوہاری زبان میں بھٹ کو بھنڈ یا مراسی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ 1260 گھماؤں ہے

بھنگالی گوجر و کھینگر

پہلے ایک ہی گاؤں تھا مسمی عثمان قوم گوجر گوت پسوال موضع دھور یہ علاقہ گجرات سے پوٹھوہار میں آیا۔ اور اس جگہ کو پسند کر کے سلطان مراد قلی خان گکھڑ کے پاس عرض کی کہ یہ جگہ رہائش کے لئے عطا کی جائے۔ عثمان گجر نے پہلے جب اس گاؤں کو دیکھا اس دن بروز عید شادی عورتیں ایک درخت کے پاس پینگ (جھولا) جھول رہی تھیں۔ رئیس سے گوجر نے عرض کیکہ موضع بھنگال والہ عطا کیا جاوے۔ چنانچہ رئیس نے گاؤں عطا کر دیا۔ چنانچہ عثمان گوجر گوت پسوال کے دیگر رشتہ دار بوجہ رشتہ داری گوجراں مثل نون۔ چوہان اور کانسی وغیرہ آ کر آباد ہوئے۔ مسمی روکھا قوم کھینگر جو کہ محمد بن بوب کی نسل سے تھا۔ اس کی بھنگالی کلاں سے نصف موضع اور جاگیر مراد قلی خان کے عہد میں عطا ہوئی۔ اس کی اولاد آجتک قابض ہے۔ قوم گوجر گوت کٹانہ (کمانہ) بھی سکونت پذیر ہے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

سکروٹا کھوکھر

عہد قدیم میں مسمی سکر قوم کھوکھر نے بنیاد رکھی۔لیکن کسی وجہ سے کھوکھر قوم غیر آباد ہوگئی۔بعد ازاں شہباز خان فیروزوال جو کہ نسل دینا خان ولد ملک فیروز خان سے تھا۔جلال خان کے حکم سے گاؤں آباد کی۔شاہ باز خان موضع مورتی سے اٹھ کر اس جگہ آباد ہوا۔سکھ دور حکومت کے ابتداء میں یہ گاؤں ویران تھا۔سردار صاحب سنگھ نے محی الدین قوم فیروزوال سانگیہ والہ کو یہ گاؤں بطور چہارم انعام میں برائے آبادی عطا کیا۔اور دیگر قومیں فیروزوال کی معرفت آباد ہوئیں۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

چک دولت

مسمی دولت قوم بافندہ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم خاص تھا۔خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں بطور جاگیر وراثت میں عطا کیا۔جاگیردار دولت بافندہ نے چک بندی کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔بعد ازاں اقوام دھمیال، کلیال سہنسرال وقتاً فوقتاً آ کر آباد ہوئے۔قوم بافندہ قدیمی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔اپنی قدیمی جاگیر پر قابض ہیں۔گاؤں کا نام جاگیردار کے نام پر چک دولت مشہور ہوا۔اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

چک جولی

جس جگہ گاؤں آباد ہے۔اس جگہ قدیم عہد راجگان کے گاؤں کے کھنڈرات تھے۔مسمی جولا قوم گوجر گوت بجاڑ، نجاڑ کو سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد میں رقبہ دیا گیا۔اس نے چک بندی کر کے گاؤں آباد کیا۔قوم دھمیال بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

پڑی فیروزوال

سرور خان ولد رنگا خان قوم فیروزوال نے بے چراغ گاؤں سلطان جلال خان گکھڑ سے منصب وراثت میں حاصل کیا۔گاؤں کے قریب ایک بہت بڑا پستہ سنگ نہار بھی پتھر کا ہے۔جس کی وجہ سے گاؤں کا نام پڑی فیروزوال مشہور ہوا۔اقوام فضیل اور بنجیال بھی آباد ہیں۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

ڈھوڈا ابڑ

مسمی ڈھوڈا قوم بافندہ گکھڑوں کے گھروں میں کپڑے تیار کر کے دیتا تھا۔چنانچہ اس خدمت کے عوض سلطان جلال خان گکھڑ نے ویران گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔بانی کے نام پر گاؤں کا نام ڈھوڈا مشہور ہوا۔گاؤں کے نزدیک بڑ سرزاں کا درخت ہے۔گردش زمانہ سے قوم بافندہ کی اولاد غیر آباد ہوگئی۔اور قوم فضیل قابض ہوگئی۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

رامیال کلاں

عہد پاستان سے آباد ہے۔اسی عہد میں رامان نامی قوم برہمن گوت پہلار، بہلاد نے آباد کیا۔برہمن قوم کسی وجہ سے جلاوطن کی گئی۔اس کے بعد مسمی (سونیرا) سوندر قوم بھٹی نے عہد جلال خان حسب اجازت متعدیاں 1014 ھجری میں گاؤں آباد کیا۔اقوام سہو اور بنجرا، ستنجو بوراثت داری آباد ہیں۔اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

جگی نڑالی

جس جگہ جگی آباد ہے۔پہلے اس جگہ نڑ بہت تھے۔نڑ ایک زمین بوٹی سروٹ کے ساتھ لگتا ہے۔سکولوں کے بچے نڑ کی قلمیں بناتے ہیں۔قوم آوان گوت جگی مشہور ہوا۔کسی وجہ سے آوان

غیر آباد ہو گئے۔ان ہی دنوں راجہ کان ولد شادمان خان قوم سوگیال جو کہ قوم گکھڑ کے مورث اعلیٰ گکھڑ شاہ کی نسل سے ہیں۔موضع سوگیال تپہ پھی موجودہ علاقہ سوہاوہ تحصیل جہلم سے نقل مکانی کر کے اس گاؤں میں آباد ہوئے۔نقل مکانی کی وجہ سے قوم بدھال سرگڈھن تپہ پھی سے دشمن تھی۔بدھال قوم سے لڑائی میں شکست کھا کر موضع سوگیال سے بھاگ آئے۔اور مراد خان قلی کی اجازت سے 1077 ھجری میں گاؤں آباد ہوا۔قوم کٹھوال آوان بوجہ سازداری سوگیالاں گاگری تپہ حویلی پرگنہ پھرہالہ سے اٹھ کر یہاں آباد ہوئے۔آج تک اقوام کٹھوال اور سوگیال اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہیں۔

آرجن

پہلے اس جگہ کھتری گوت سہوترہ آباد تھے۔مسمی آرجن ولد بجیار سارنگ خان کے عہد میں آکر آباد ہوئے۔بعدازاں مسمی شیخا قوم دودال نے سکونت اختیار کی۔

مدیکالہ

مسمی مدیا قوم برہمن گوت کالا موضع کالا بہڈا،بٹہ کالا جہلم سے اٹھ کر سارنگ خان کے عہد میں اس جگہ آباد ہوئے۔بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے مدیکالہ نام گاؤں مشہور ہوا۔

چک ماندرہ

مسمیاں مادھو اور منک قوم برہمن حقیقی بھائی تھے۔موضع ماندرہ کے قریب ایک پرانا پشتہ ہے۔جس پر ان کی سکونت تھی۔مادھو نے جو کہ کافی دولت مند تھا۔اس جگہ سے اٹھ کر علیحدہ چک بندی کر کے گاؤں آباد کیا۔دوسرا بھائی مانک موضع داریال تپہ بیول جا کر آباد ہوا۔قوم برہمن موضع ماندر سے غیر آباد ہوگئی۔قوم کلیال میوڑہ بوراثت داری آباد ہے۔بعد ازاں اقوام چھٹہ،ہتھیال،لوہدرہ،بدھال،بنگیال،اور لوہدرہ آکر آباد ہوئیں۔رئیس پھرہالہ کے عہد میں قوم کلیال

علاقہ پشاور سے میوہ لاکر سوداگری کرتے تھے۔اس لئے قوم کلیال کے خطاب میوڑہ مشہور ہوگیا۔اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

کیکڑی کھکڑی

قدیم دیہات میں سے ہے مسمی کیکڑ قوم بھٹی نے گاؤں آباد کیا۔عرصہ دراز کے بعد بھٹی قوم غیر آباد ہوئی۔رئیس مراد قلی خان کے عہد میں حضرت حاجی گوہرؒ قوم بجنیال کو گاؤں بطور جاگیر عطا ہوا۔اور ان ولی اللہ کا مزار اس گاؤں کی حدود میں واقع ہے۔اور اس جگہ ڈھول بجانا منع ہے۔چونکہ ڈھول کی آواز سے بزرگ حاجی گوہر کو حالت رقص طاری ہوجاتی تھی۔اسلئے عوام احتراماً ڈھول نہیں بجاتے۔حاجی صاحب کی اولاد اپنے بزرگوں کے مشن کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ہزاروں عقیدت مند دربار پر حاضری دیتے ہیں۔اور روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جوڑیاں

قدیم دیہات سے ہے۔مسمی جوڑا نامی ہندو نے گاؤں آباد کیا۔مگر ہندو کسی وجہ سے غیر آباد ہوگئے۔بعد ازاں مسمی عادا قوم بھنگیال موضع سہبر تپہ بیول سے اٹھ کر اس گاؤں میں آباد ہوئے۔عادا قوم بنگیال کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سانگیہ فیروزوال

اصل وراثت قوم کھینگر کی ہے۔سنگھر قوم کھنگیر نے گاؤں آباد کیا۔انقلاب روزگار سے کھینگر غیر آباد ہوگئے۔جلال خان اور اخوند خان کو بطور وراثت عطا کیا۔اس وجہ سے وہ دیرہ بڑالہ سے اٹھ کر اس جگہ رہائش پذیر ہوگئے۔دیگر اقوام پھپھل دھمیال،بھکوال،سوکن،اور نگیال وغیر آباد

ہیں۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

جیکی جھنگی جلال

جھنگی جلال، جھنگی باند اور جھنگی تاجو پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔قدیم پشتہ اور آبادی کے کھنڈرات جھنگی تاجو اور جھنگی باند کے درمیان واقع ہیں۔761 ھجری میں جھنگو قوم کھینگر نے آباد کیا۔بحساب ابجد یوددرج ہے زجیکو کھینگر آباداست۔جبل 761 ھجری بعدازاں جلال خان گکھڑ نے اپنے حصہ برادری میں سے چار آسامی پر قبضہ کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔جلال خان نے مرزا خان ولد تاج خان فیروز وال کو وراثت میں عطا کیا۔چنانچہ مرزا خان قوم فیروز وال کی وجہ سے گاؤں کا نام جھنگی جلال مشہور ہوا۔قوم بجیال بھی اپنی قدیمی وراثت پر قابض ہے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

جیکی جھنگی باند (بالا)

مسمی بانہ قوم کھینگر نے اپنے حصہ 720 گھماؤں رقبہ پر قبضہ کر کے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔قوم بجیال اور دھمیال بھی آباد ہیں۔مکرم خان نے خیرا خان و روح اللہ خان فیروز وال کو گاؤں بطور وراثت عطا کیا۔اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

جھنگی تاجو (کوٹلہ)

مسمی تاجو کھینگر نے برادری سے 720 گھماؤں حصہ علیحدہ کر کے گاؤں آباد کیا۔قوم کلیال بھی آباد ہے۔ مسمی پیرداد خان قوم فیروز وال کو مکرم خان نے گاؤں وراثت میں عطا کیا۔اب اس گاؤں کا نام کوٹلہ مشہور ہے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پیرداد خان نے کمال طریقہ سے بازار اور آبادی کی۔

کوروالی

اصل وراثت قوم کھتری گوت گاندھی مقرر تھی۔ مسمی کور قوم گاندی نے عہد آتش پرست میں آباد کیا۔گردش زمانہ سے کھتری غیر آباد ہو گئے۔بعدازاں فیروز وال اور زمیندار قوم ججیال بوراثت داری آباد ہوئے۔آخر میں اقوام دھمیال، کنیال اور کھڈیال بھی یکے بعد دیگرے آباد ہوئے۔

کھنب فیروزال

دفتر محکمہ مال میں اس نام کا کوئی دیہہ نہ تھا۔زمیندار قوم کھڈبال موضع کوروالی کی حد میں آباد تھے۔نام موہڑہ کھنب مشہور تھا۔بعدازاں گاؤں اکبر قلی خان نے جمال خان بن گہر خان فیروزال کو عطا کیا۔قوم کھڈبال غیر آباد ہو گئے۔قوم فیروزال نسل دینا خان آباد ہے۔

جمال زنگولیہ

مسمی جمال خان قوم فیروزال اکبر قلی خان کے ہاں ملازم تھا۔جمال خان نے بڑے شوق سے اپنے گھوڑے کے گلے میں (زنگولہ) ٹلی لٹکا رکھی تھی۔یہ رقبہ اس کو عطا ہوا۔جمال فیروزال کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔زمیندار قوم دھمیال بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

نوتھیہ کلیال

قدیم دیہات سے ہے۔قدیم دور میں نتھو برہمن نے آباد کیا۔بانی کے نام پر نوتھیہ مشہور ہوا۔برہمن غیر آباد ہو جانے پر قوم کلیال نے قبضہ کر لیا۔دیگر اقوام دولال، نگڑیال، مطیال اور رتیال وغیرہ آ کر آباد ہو گئے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

ساہچوٹ

قدیم دور حکومت میں مسمی سابی قوم برہمن گوت جوتی موضع جوتیانہ کھیالہ (پنڈ دادنخان) سے آکر گاؤں آباد کیا۔اس کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

سوڑا کھٹڑیل

موجودہ گاؤں کے مقام پر قدیم آبادی تھی۔ایک دفعہ گاؤں بے چراغ ہوگیا۔حضرات شیخ برانؒ قوم کھٹڑیل جوکہ ولی اللہ اور عبادت گزار تھا۔کوہستان جسکنبھ کی طرف سے آکر جلال خان کے عہد میں موضع سوڑا میں سکونت اختیار کی۔حضرت شیخ برانؒ قوم کھٹڑیل کا مزار گاؤں میں واقع ہے۔ایک دفعہ اس گاؤں سے رئیس اکبر قلی خان گزرے۔بوجہ خار بندی (پلیار) راستہ تنگ تھا۔رئیس نے کہا کہ گاؤں سوڑا (تنگ) ہے۔چنانچہ رئیس کے منہ نکلے ہوئے الفاظ نے دائمی نام اختیار کرلیا۔گاؤں کا نام سوڑا کھٹڑیل مشہور ہوا۔قوم دسیار بھی آکر آباد ہوگئی۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

سوج بہادر (موہڑہ پیکاں)

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے۔قدیم دور میں سوجا برہمن نے آباد کیا۔بعدازاں برہمن غیر آباد ہوگئے۔بہادر قوم بجیال قابض ہوا۔مگر بلجیال قوم بھی غیر آباد ہوگئی۔اکبر قلی خان کے عہد میں گوجر بھی قوم بھٹی بعدہ ہرکارہ (ڈاکیا) ملازم تھا۔خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔عوام اسے موہڑہ پیکاں کہتے ہیں۔چونکہ ہرکارہ کو فارسی میں پیک کہتے ہیں۔لطیف خان ولد شیر خان قوم دودال بھی بوراثت داری آباد ہیں۔

کلیال

پہلے اس جگہ قوم کلیال آباد تھی۔قدرت خداوندی سے کلیال غیر آباد ہوگئے۔مسمیاں فیروز خان اور فتح خان پسران ہوسی خان وقطب خان ولد بودلا خان اور اولاد شمس خان ولد جیال خان قوم دولال آباد ہوئے۔بوجہ لڑائی بعدازاں قوم دولال اس جگہ سے اٹھ کر دیگر مواضعات میں جا کر آباد اقوام کہو داور تیلی 360 گھماؤں جاگیر پر قابض ہیں۔اصل رقبہ 950 گھماؤں ہے۔

چک بوجا

مسمیاں فریا اور بوجا قوم برہمن حقیقی بھائی تھے۔عہد راجگان میں دونوں نے گاؤں آباد کیا۔فریا بڑا بھائی تھا۔اسی نے گاؤں آباد کیا۔دوسرا بھائی بوجا چک بندی کر کے علیحدہ آباد ہوا۔قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہوئے۔بعدازاں جلال خان نے شیخو شہزادہ کی اولاد کو بوراثت داری عطا کیا۔کلیال اور کھٹڑیل بھی آباد ہیں۔اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

فریابوجا (کوردولال)

عہد پاستان سے آباد ہے۔مسمی فریا بوجا کا بھائی تھا۔موضع چک بوجا سے علیحدہ رقبہ کر کے گاؤں آباد کیا۔بعدازاں مجسم خان ولشکری خان بن شیر محمد خان قوم دولال جلال خان کے عہد میں بوراثت داری آباد ہوا۔دیگر اقوام بجنیال،کلیال،کھٹڑیل،اور مہیال قوم دولال نے آباد کیے۔عوام اسے کوردولال کہتے ہیں۔اصل رقبہ 180 گھماؤں ہے۔

نوردولال

نور قدیمی دیہات سے ہے۔شاہراہ اعظم پر واقع ہونے کی وجہ سے غیر ملکی شاہی نوجوان کے ہاتھوں تباہ برباد ہوگیا۔بعدازاں نور خان قوم دولال بن کمال خان بن شکرا شہیدؒ جن کا مزار موضع

نور سے مغرب کی طرف کنواں پرانا کے پاس شاہراہ پر واقع ہے۔نور قوم دولال کی اولاد قابض ہے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بسلا بنگیال (بنگشال)

قدیمی دیہات سے ہے۔عہد قدیم میں برہمن آباد تھے۔جس وقت ہمایوں بادشاہ کی افواج جو کہ مرزا کامران اور مرزا عسکری کے ہمراہ تھیں۔شیر شاہ سوریؒ سے شکست کھا کر کابل جا رہی تھی۔مغلوں نے اس گاؤں میں دست اندازی کی برہمنوں نے زبردست مقابلہ کیا۔تمام برہمن قتل ہو گئے۔گاؤں بے چراغ ہو گیا۔جلال خان کے عہد میں مسمی بلا قوم بنگیال آباد ہوا۔بعد ازاں قوم سنہسرال بنگیال اور میال یکے بدآباد ہوئے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

بوچیال

وراثت قوم برہمن گوت سرر ہے۔قدیم عہد میں بوچا برہمن نے آباد کیا۔بوچا کی اولاد آباد ہے۔بعد ازاں سدین، آہیر، مطیال، اور سنہسرال اقوام آباد ہوگئیں۔اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

ہروال بنگیال (بنگشال)

پرانے دیہات سے ہے۔قدیم عہد میں مسمی ہروال قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔قدرت خداوندی سے گوجر غیر آباد ہو گئے۔بعد ازاں مسمی فیل قوم بنگیال آباد ہوا۔قوم کھینگر بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

منگوٹ

قدیمی گاؤں ہے۔قدیم عہد میں منگو برہمن نے آباد کیا۔بعد ازاں ملک پہاڑی خان علاقہ دانگلی

سے سیر و شکار کے لئے اس نواح میں آیا۔اس جگہ کو پسند کر کے رہائش اختیار کر لی۔ملک پہاڑی کے گھر شیر محمد خان پیدا ہوا۔اسی کے ہاں تاج محمد پیدا ہوا۔تاج محمد کے گھر شاہ باز خان پیدا ہوا۔شاہ باز خان کے گھر چار فرزند تھے۔جو کہ مسمیاں مرزا خان، بلند خان، فتح خان، اور قائم خان کے نام سے مشہور ہوئے۔چاروں بھائیوں کی اولاد بوراثت داری موضع منگوٹ اور ہردو گوڑہ میں آباد ہے۔اس خاندان کا خطاب پاہڑیال مشہور ہے۔جو کہ ان کے مورث اعلیٰ ملک پہاڑ خان کی وجہ سے مشہور ہوا۔

جٹال

پرانے دیہات سے ہے۔پہلے اس گاؤں میں قوم گیک آباد تھی۔بعد ازاں مسمی بیر قوم جٹال یعنی جنجوعہ ملکھیالہ (پنڈ دادن خان) کی طرف سے آ کر مراد قلی خان کے عہد میں آباد ہوا۔قوم گیک غیر آباد ہو گئی۔قوم بدھال اور سنہسرال بھی آباد ہیں۔

شکریلہ

اصل وراثت قوم بھکرّوال کی ہے۔شکر خان قوم بھکرّوال نے آباد کیا۔اکبر قلی خان نے شکر خان کو جاگیر میں عطا کیا۔شکر خان بھکرّوال کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پائمال

حضرت میاں زاہد محمد قوم پائمال جو کہ ولی اللہ اور ریاضت و عبادت میں صاحب کمال تھے اور قوم پائمال ان کا بے حد احترام کرتی تھی۔ایک تو عبادت ربانی کی وجہ سے دوسرا وہ نسل گکھڑ شاہ سے تھے۔رئیس جلال خان گاؤں وراثت میں عطا کیا۔انھوں نے از سر نو گاؤں آباد کیا۔حضرت میاں زاہد صاحب کی اولاد اپنے بزرگوں کی وراثت پر قابض ہے۔اس کے بعد مسمی لعل خان سکنہ

کہد یوٹ قوم سدال کو معظم قلی خان نے منصب میں عطا کر دیا۔لعل خان سدال نے اس جگہ رہائش اختیار کی۔اس کی اولاد موجود ہے۔قوم فیروز وال بھی آباد ہے۔اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔قوم پائمال کی وجہ سے نام دیہہ پائمال مشہور ہوا۔

پسوال

قدیم سے آباد ہے۔ایک دفعہ ویران ہوا۔بعدازاں مسمی رانا قوم گوجر گوت پسوال نے اکبر قلی خان کے عہد میں از سرنو گاؤں آباد کیا۔قوم گوجر گوت پسوال اور نون آباد ہیں۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پنڈ پایاں

پنڈ پایاں اور پنڈ بالا ہر دو مواضعات ایک ہی جگہ آباد تھے۔رجا قوم بدھال یعنی آوان نے ملک گل محمد خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔قدرت خداوندی سے قوم بدھال غیر آباد ہوئے۔ملک تا تار خان ولد ملک فیروز خان کی اولاد موضع پنڈ میں آباد تھی۔بعدازاں جبو بیگ قوم بوگیال کو نصف موضع مراد قلی خان نے منصب میں عطا کیا۔اور نصف گاؤں فیروز والوں کے پاس ہے۔اس لئے دو مواضعات مقرر ہوئے۔اصل رقبہ 540 گھماؤں ہے۔

پنڈ بالا

وراثت قوم فیروز وال ہے۔اقوام سدال، دھمیال اور آدمال بھی سکونت پذیر ہیں۔اصل رقبہ 720 گھماؤں ہے۔

جبر فیروز وال

مسمی جبرا قوم ملیار نے گاؤں آباد کیا۔بعدازاں ملیار غیر آباد ہوگئے۔گاؤں بے چراغ تھا۔اس

لئے فیروز وال بوراثت داری آباد ہوگئے۔بانی جبرا قوم فیروز وال کی آبادی کی وجہ سے گاؤں کا نام جبر فیروز وال مشہور ہوا۔

جبر بوگیال

جبر کلاں سے جلال خان نے قوم بوگیال کو وراثت عطا کی۔لیکن قوم فیروز وال نے زبردستی اپنی برادری پر حملہ آور ہو کر قبضہ کر لیا۔

سنبال

مسمی سنبا قوم پائمال نے گاؤں آباد کیا لیکن قوم فیروز وال نے اپنی برادری قوم پائمال پر زبردستی حملہ آور ہو کر قبضہ کر لیا۔اقوام دیہاڑ، آدڑہ اور نگڑال بھی سکونت پذیر ہیں۔

پاہڑیال

مسمی پاہڑ خان قوم بھٹی نے عہد راجگان میں گاؤں آباد کیا۔بھٹی غیر آباد ہوگئے۔قوم کھتری گوت سونی نے بوراثت داری قبضہ کر لیا۔بانی کے نام پر نام دیہہ پاہڑیال مشہور ہوا۔

پنڈانہ سودنارصہ (رنگ پور)

قدیم دیہات سے ہے۔پہلے اس کا نام رنگ پور تھا۔بعدازاں کسی سوداگر نے یہاں قیام کیا۔اور اپنا مال دوسرے سوداگر کے پاس فروخت کر دیا۔اور بہت نفع کمایا۔اور کہا کہ اسی گاؤں سے بہت سود حاصل کیا۔اسی لئے نام دیہہ سود مشہور ہوا۔قوم گوجر گوت پنڈانہ، پھڈانہ، بوراثت داری آباد ہے۔اس لئے گاؤں کا نام سودا پھڈانہ مشہور ہوا۔دلاور خان کے عہد میں جہنا خان اور گوجر خان قوم نارصہ کو گاؤں جاگیر میں عطا ہوا۔قوم نارصہ بوراثت داری قابض رہی۔اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

جاتلی

قدیم دیہات سے ہے۔ پہلے قوم گوجر آباد تھی۔ مسمی جاتل قوم گوجر نے آباد کیا۔ جس وقت رائے ڈلا قوم تھتھال نے رئیس ہاتھی خان کی جنگ میں نمایاں خدمات انجام دیں اس وقت موضع جاتلی مع چند دیگر دیہات کے قوم تھوتھال کو بطور وراثت عطا ہوئے۔ گوجر غیر آباد ہو گئے۔ دیگر اقوام آدڑہ، اور کھینگر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ 1080 گھماؤں ہے۔

بنیال

قدیم سے آباد ہے۔ پہلے کسی کھینگر نے آباد کیا۔ اس کے علاوہ کئی قومیں آباد ہوئیں۔ بعد ازاں قوم گوجر نے دخل حاصل کیا۔ اصل رقبہ 1800 گھماؤں ہے۔

سوکادت

مسمی سوکا قوم دت جلال خان کی فوج میں بزمرہ سواراں ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ چنانچہ سوکا نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ نام اپنے اور قوم کے نام پر رکھا۔ اصل رقبہ 900 گھماؤں ہے۔

ہنسی موتیال

مسمی ہنسو موتیال جلال خان کے عہد میں علاقہ روہتاس (ضلع جہلم) میں اپنی برادری کے ساتھ جنگ کر کے اس علاقہ پوٹھوہار میں بھاگ آیا۔ اور گاؤں آباد کیا اپنے اور قوم کے نام پر گاؤں کا نام ہنس موتیال رکھا اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

پنڈوڑا کناس

پنڈو نامی ہلال خور خدمت جاروب کشی در سرکار لشکری خان میاخت اور ادبیہ مسطور کہ

سالتا ہے۔ بے چراغ بود خدمت کے عوض رئیس نے یہ گاؤں جاگیر میں عطا کیا چنانچہ پنڈو جاروں کشی چوہڑا نے گاؤں آباد کیا ہلاک خورو (چوہڑے) کو فارسی زبان میں کناس کہتے ہیں۔ اس لیے نام دیہہ پنڈوڑا کناس مشہور ہوا بعد ازاں قوم فیروزال سکنہ موضع جھنگی جلال سے آکر آباد ہوئے اصل رقبہ 450 گھماؤں ہے۔

میرا کوتوال

ملک فیروزال خان کے عہد میں مسمی میرا آوان بعد کوتوال ملازم تھا خدمت کے عوض گاؤں وراثت میں عطا ہوا میرا آوان کی اولاد کی وجہ سے آوارہ ہو گئی۔ اور اس گاؤں کا رقبہ قرب جوار کے دیہات میں شامل کر دیا گیا ہے بانی کے نام اور عہدہ کی وجہ سے میرا کوتوال مشہور تھا اصل رقبہ ایک آسامی 385 گھماؤں ہے۔

ستیال کلاں

عہد پاستان سے آباد ہے بعد ازاں قوم برہمن ستیال کے کسی آدمی نے گاؤں آباد کیا قوم برہمن گوت ستیال آج تک قابض ہے اصل رقبہ 360 گھماؤں ہے۔

مرادی

مسمی مرادی قوم کھینگر نے جلال خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا گاؤں کا رقبہ سات قلبہ تھا۔ کچھ جھیال مرادی میں شامل ہوگا۔ اقوام کھینگر اور ججیال بھی آباد ہیں اصل رقبہ 450 گھماؤں ہے۔

سرایدنہ

قوم گوجر کی وراثت ہے۔ گوجروں کی گوت سرایدنہ نے آباد کیا۔ پہلے بے چراغ تھا۔ اکبر قلی خان کے عہد میں گوجروں نے دخل حاصل کیا تھا۔ سرایدنہ کی اولاد اپنی وراثت پر قابض ہے۔

صایب

مسمی صایب جلال خان کے پاس ملازم تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے رقبہ جاگیر میں عطا کیا۔ اس نے گاؤں آباد کیا۔ دلاور خان کے عہد میں گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ قوم دولال قابض ہوگئی۔ زمیندار قوم کلیال میں مالک وقابض ہے۔

نتھا چھتر (چتر)

قدیم دیہات سے ہے۔ مسمی نتھا قوم برہمن نے آباد کیا۔ کسی وجہ سے گاؤں غیر آباد ہو گیا۔ مسمی چتر دیو قوم منہاس جلال خان کے عہد میں بوراشت داری قابض ہوا۔

ہجو بوکن

مسمی ہجو قوم گوجر گوت بوکن رئیس مبارک خان گھکھڑ کے عہد میں ضلع گجرات سے نقل مقانی کر کے اس جگہ آباد ہوئے۔ رئیس کے کارداروں نے برائے آبادی غیر آباد رقبہ عطا کیا۔ بعد ازاں قوم بدھال نسل مراد خان آباد ہوئے۔ قوم آڈہ اولاد نتھو خان بن چینچ خان چوہان سکونت پذیر ہوئے۔

رنجالی

قدیم سے آباد ہے ایک دفعہ غیر آباد ہو گیا تھا۔ مسمی رجا خان قوم آڈہ نسل سنتھو چوہان ہاتھی خان کے عہد میں اس جگہ آباد ہوا۔ رجا خان قوم آڈہ کی اولاد قدیمی ورثہ پر قابض ہے۔ قوم دیہار بھی آباد اور قابض ہے۔

رجوا

قدیم دیہات سے پہلے رجو قوم ہندو نے آباد کیا۔ بعد ازاں ملک ہتھان اوراد ن قوم رتیال

نسل رتے خان لودی شہید سکنہ موضع جیرورتیال سے اٹھ کر موضع کھوکرکا (ترسوہاوہ کلیال) میں کچھ عرصہ آباد رہے پھر وہاں سے اُٹھ کر موضع ترکھڑی (تخت پڑی) رہائش اختیار کر لی۔ قوم بدھال سے رشتہ داری کی وجہ سے موضع ہجو بوکن سے آکر رجوا میں آباد ہوئے۔ اب ان کی اولاد قابض ہے ملک ہتھا خان کا مزار اسی گاؤں میں واقع ہے۔

رامان بورکن

مسمی راماں ولد ہجو قوم گوجر گوت بوکن نے رئیس جلال خان کے عہد میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نامد یہ رامان بوکن مشہور ہوا۔ راماں کے باپ نے ہجو بوکن آباد کیا۔

جوابوکن

مواضعات ہجو بوکن اور رامان بوکن میں آباد قوم گوجر گوت بوکن کے ایک شخص مسمی جوا نے جلال خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام جوابوکن مشہور ہوا۔

جھونکرا

جلال خان کے عہد میں مسمی جھونگرا قوم گوجر نے گاؤں آباد کیا۔ دلاور خان کے عہد میں قوم گکھڑ موضع منگوٹ کی زیادتی اور ظلم کی وجہ سے گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ گردونواح کے دیہات کے لوگ خصوصاً موضع درکالہ جھونکل والے کاشتکاری کرتے ہیں۔

سدادولال

مسمی سدا قوم برہمن نے آباد کیا۔ بعد ازان جہانا قوم دودالال آوان قابض ہوا۔ بعد ازاں فیروزوال موضع قطب تپہ آڑہ بوجہ دشمنی برادری ہتھیال موضع بسامی موضع قطب کو ہمراہ قوم آوان تبادلہ کیا۔ آوان موضع قطب چلے گئے اور فیروزوال اس گاؤں میں آگئے۔ قوم کیال نے علیحدہ موہڑہ آباد کیا۔

جبر ہردو

جبر قدیم دیہات سے ہے مسمی جبرو قوم آوان نے ملک سکندر خان کے عہد ۸۶۲ء ھجری میں گاؤں آباد کیا۔ بحساب ابجد تاریخ آبادی یوں درج ہے جبرو نام آباد ہست ایں دیہہ ۸۶۲ء ھجری۔ بعد ازاں آوان غیر آباد ہو گئے۔ اور گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ جلال خان کے عہد میں قوم گوجر اور ملیار قابض ہوئے۔ اور علیحدہ علیحدہ گاؤں آباد کیے۔

چچی

قوم گوجر کی وراثت ہے ملک گل محمد کے عہد میں اس علاقہ میں بہت بڑا اور گھنا جنگل تھا۔ مسمی رنگو قوم گوجر گوت چچی نے ۸۴۱ء ھجری گاؤں آباد کیا۔ بانی کی قوم کی وجہ سے چچی مشہور رہوا۔

تاجا مولیال

ملک فیروز خان کے عہد میں ۸۷۰ء ھجری مسمی تاجا کلیال نے گاؤں آباد کیا۔ جلال کان کے عہد میں قوم گوجر گوت بوکن نے دخل مالکانہ حاصل کیا۔

الیہ گوجر

وراثت قوم گوجر کی ہے ملک بیر خان گکھڑ کے عہد میں مسمی شیجا قوم گوجر گوت الیہ نے گاؤں آباد کیا۔ قوم اور گوت کے نام پر الیہ گوجر مشہور رہوا۔

موند بیدوال

موند خان ولد بیدو خان قوم دولال سلطان آدم خان کی حکومت میں عہدہ دار تھا۔ خدمت کے عوض رئیس نے گاؤں جاگیر میں عطا کیا۔ اس نے اپنے باپ کے نام پر گاؤں آباد کیا۔

چک برہمن

وراثت قوم برہمن کی ہے قدیم دور میں آباد ہو کر کرم اللہ ولد فیل خان قوم فیروزوال کو یہ گاؤں رئیس مکرم خان نے منصب میں عطا کیا۔ اس لئے کرم اللہ کی اولاد مالک و قابض ہے اب محکمہ مال میں چک مسلم مندرج ہے۔ راجہ محمد عارف کیانی کا آبائی گاؤں ہے چک برہمن کا رقبہ دو آسامی ہے اب گاؤں میں فیروزوال گکھڑ آباد ہیں۔

نوٹ: راجہ محمد عارف کیانی نے مسجد شہاب الدین غوری کا مینار تعمیر کرایا جس کی بلندی ۱۰۳ فٹ ہے۔ اور کیانی صاحب نے لاکھوں روپے خرچ کیے۔ (محمد ارتاسب)

جہد پروہت

مسمی جہد قوم برہمن سکنہ چک بوہمن قوم گکھڑ کا پروہت تھا۔ اور گکھڑوں کے مندر کا سرکاری ملازم تھا۔ گکھڑوں کو پاجا پاٹ کی تعلیم دیتا تھا۔ اس قدیمی خدمت کے عوض چک برہمن کے متصل جاگیر عطا ہوئی۔ چنانچہ اس نے اپنی جاگیر میں علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد گاؤں چک برہمن میں چامل ہو گیا۔ رقبہ یک آسامی ہے۔

ٹھٹھہ نون

یہ جگہ ویران تھی قوم گوجر نون سلطان جلال الدین خان کے عہد میں علاقہ گجرات کی طرف سے مال مویشی لے کر اس جگہ کو خالی اور چراہ گاہ دیکھ کر آباد ہو گئے۔ قوم گوجر قدیم سے مال مویشی سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے۔ گوجروں کی زبان مین جہاں مویشی باندھے جائیں اس جگہ کو ٹھٹھی کہتے ہیں۔

نوتھیہ تعلقہ راکاں

عہد پاستان (آتش پرست) سے آباد ہے۔ مسمی نتھو ہندو نے عہد آتش پرست میں آباد کیا۔ عرصہ بعد ہندو غیر آباد ہو گئے۔ قوم گوجر کی گوت چیچی نے دخل حاصل کیا۔ سلطان دلاور خان کے عہد میں قوم گوجر گوت چیچی مالیہ ادا نہ کر سکے اس لئے راکاں قوم گوجر کے سپرد کر دیا گیا۔ گوجروں کی گوت بیلو بیلی بھی آباد ہے۔

ہولیسر

عہد قدیم سے آباد ہے کئی بار غیر آباد ہوا۔ سلطان جلال خان کے عہد میں مسمی راکھا قوم گوجر گوت ہولسیر نے گاؤں ازسرنو آباد کیا۔

ججا کھینگر

جلال خان کے عہد میں مسمی ججا قوم کھینگر نے آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام ججا کھینگر مشہور ہوا۔

سلہال

مسمی شاکر قوم سلہال نے جلال خان کے کارداروں کی اجازت سے ویران گاؤں کو بڑی محنت اور مشقت سے ازسرنو آباد کیا۔ قوم کے نام پر گاؤں سلہال مشہور رہا۔

چربیاں

مسمی چربو قوم کھینگر نے آباد کیا۔ بعدازاں شاہ باز خان فیروزوال نے کھینگروں کو نکال کر خود قبضہ کر لیا۔ اب یہ گاؤں قوم فیرزوال کی وراثت ہے۔

درونی

راثت قوم کھینگر کی ہے۔ بعدازاں داروگر (ترکھان) آباد ہوئے۔ کسی وجہ سے قوم ترکھان غیر

آباد ہو گئے۔ زمیندار قوم بجنیال جلال کا شکار ہو گئی۔

بوڑا کھینگر

اصل وراثت قوم برہمن کی ہے عہد قدیم میں بوڑا برہمن نے گاؤں آباد کیا۔ برہمن کسی وجہ سے غیر آباد ہو گئے۔ دلاور خان کے عہد میں قوم کھینگر نے دخل مالکانہ کیا۔

نتھو یعقوب

مسمی نتھو قوم آوان نے گاؤں آباد کیا۔ بعدازاں یعقوب خان قوم بوگیال نے قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد قوم فیروزوال سکھووالہ نے اپنی برادری قوم بوگیال کو زبردستی نکال کر قبضہ کر لیا۔

ڈونگی بسو

یہ گاؤں نشیبی جگہ پر ہے پوٹھوہاری زبان میں نشیبی جگہ کو ڈونگی کہتے ہیں۔ ہندو راجگان عہد میں آباد ہوئے۔ بعدازاں گاؤں بے چراغ ہو گیا۔ سلطان جلال خان نے پانچ آسامی رقبہ بسو خان قوم بھکڑال کو وراثت میں عطا کیا۔ اس نے گاؤں آباد کیا۔ بعدازاں قوم گوجر نے دخل حاصل کیا۔

ڈوھنگی کھینگر (حسال)

جلال خان نے چھ آسامی قوم کھینگر کو ڈوھنگی کلاں سے وراثت عطا کی۔ انہوں نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔ عوام اسے حسال کے نام سے پکارتے ہیں۔

حکیم چٹھہ

مسمی حکیم قوم چٹھہ نے آباد کیا۔ بعدازاں قوم دولال نے قبضہ کر لیا۔ اقوام میانہ اور تیلی بھی آباد ہیں۔ بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے حکیم چٹھہ مشہور رہا۔ اصل رقبہ دو آسامی ہے۔

مونگر

مسمی مونگر قوم کھینگر نے آباد کیا۔ وراثت کھینگر کی ہے۔ بانی کے نام پر گاؤں مشہور ہوا۔

بالگوال باگیوال

مسمی باگو قوم آوان نے آباد کیا۔ بعد ازاں قوم فیروزوال جو کہ باگیوال تپہ آڑہ میں آباد ہے۔ قوم آوان کے ساتھ تبادلہ کر کے اس جگہ آباد ہو گئے۔ قوم آوان اُٹھ کر آڑہ کے باگیوال میں جا کر آباد ہوئے۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

چک بہادر

مسمی بہادر قوم بھٹی نے سلطان جلال خان کے عہد میں چک بندی کر کے گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں بھٹی غیر آباد ہو گئے۔ قوم گوجر گوت پسوال کوہلی، لررہ اور چوہان موضع گجرات سے آ کر اس جگہ آباد ہوئے۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

چک مراری

مسمی مراری قوم گاندھی نے گاؤں آباد کیا۔ گاندھی غیر آباد ہو جانے پر قوم گوجر نے قبضہ کر لیا۔ اصل وراثت قوم گاندھی کی ہے بانی کے نام پر مشہور ہوا۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

ڈھاڈیاں کہاہوٹ (ہیر ہتھیال)

مسمی کہوٹ نامی ہندو نے آباد کیا۔ کسی وجہ سے کہوٹ کی نسل غیر آباد ہو گئی۔ سلطان جلال خان نے یہ گاؤں ڈھاڑیاں کو عطا کیا۔ کس ہیر کے کنارے واقع ہے۔ اس لئے نام ہیر ڈھاڑیاں مشہور ہوا۔ بعد ازاں ہتھیال بیسامی والہ نے دخل حاصل کیا۔ اسے آہیر ہتھیال بھی کہتے ہیں۔ اصل رقبہ پانچ سو چالیس گھماؤں ہے۔

ہیر بھینس

جلال خان رئیس کے عہد میں قوم بھینس نے کس (وندی) کے کنارے گاؤں آباد کیا۔ سنسکرت زبان میں ہیر پانی رسنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام ہیر اور قوم کی وجہ سے بھینس یعنی ہیر بھینس مشہور ہوا۔ چونکہ پانی رسنے کی جگہ کے کنارے گاؤں آباد ہے۔
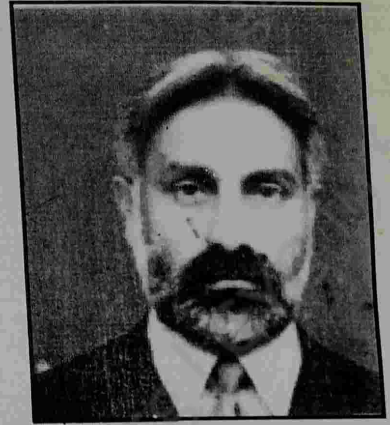
راجہ پرویز اختر کیانی (چیف ایڈیٹر ماہنامہ پوٹھوہار نیوز)

راجہ عادل کیانی (مسہ کسوال)

تپہ ویرہ آڈرہ

پرگنہ پھروالہ

توپ کلیال

مسمی کالو نامی ہندو نے سلطان بیر خان گکھڑ کے عہد حکومت میں گاؤں آباد کیا۔ سابقہ دیہہ ویران تھا گاؤں کے فصیل توپ نامی قدیم عمارت واقع ہے۔ اس عمارت کے حالات کسی تاریخ میں درج نہیں چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ آتش پرست دور حکومت میں ہندو راجہ کو یہاں مردہ جلایا گیا تھا۔ مثل مجرہ۔ پختہ عمارت برائے یادگار پسماندگان نے تعمیر کی جو کہ اب تک قائم ہے۔ مسمی کالو نے گاؤں آباد کیا اسی وجہ سے گاؤں کا نام توپ کلیال مشہور و درج دفتر ہوا۔ کالو کی تمام اولاد کلیال کہلاتی ہے۔ کالو پہلے ملوٹ پتہ رہتاس سکونت پذیر تھا۔ وہاں سے سوہاوہ کلیال (ضلع جہلم) آباد ہوا۔ کالو کی اولاد سے مسمی رحما نامی توپ کلیال آباد ہوا۔ قوم کلیال یہاں آباد ہے۔

سروٹ   دیرہ خالصہ (مکرم آباد)

عہد حکومت آتش پرستان سے گاؤں آباد ہے۔ مسمی سروٹ قوم برہمن نے آباد کیا۔ اس لئے گاؤں کا پہلا نام سروٹ ہے۔ سروٹ برہمن کی نسل سے مسمی دھیرن بہت نامی گرامی ہو گزرا ہے۔ آج تک ایک قطعہ اراضی کو دھیرن والی کہتے ہیں۔ بعد ازاں جنجوعہ خاندان کی رانی منگو زوجہ اللہ داد خان گکھڑ نے گاؤں کے قریب ایک عظیم الشان محل بنوا کر اس میں چند سپاہ سمیت رہائش رکھی تھی۔ اس وجہ سے دیہہ کا نام ڈیرہ مشہور ہوا۔ جو کہ رفتہ رفتہ بگڑ کر ڈیرہ سے دیرہ ہو گیا۔ رووٴسائے پھر ہالہ نے ہر تپہ یعنی تحصیل سے بڑے بڑے دیہات خود اپنے قبضہ میں رکھے ہوئے تھے۔ یہ مواضعات کسی ملازم کو جاگیر میں نہ تھے۔ اس لئے یہ موضع بھی رئیس نے اپنے پاس ہی رکھا۔ عہد سکھاں میں دیرہ خالصہ مشہور ہوا۔ دوسری روایت کے مطابق رئیس مکرم خان گکھڑ نے اپنے عہد حکومت میں اس کا نام مکرم آباد رکھا اور شہر کو خوب آباد کیا۔ گاؤں میں حسب ذیل قومیں آباد ہیں۔

بافندہ، برہمن، کلاڑ، مومیال، بھکوال، ملیار، نجار، آہنگر اور عیار وغیرہ۔ اصل رقبہ ۲۱۶۰ گھماؤں ہے۔

(نوٹ) بعد بیراگی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ والئے پنجاب نے کچھ دن یہاں قیام فرمایا۔ راجہ رنجیت سنگھ نے قلعہ تعمیر کرایا۔ بوٹا سنگھ جاگیردار نے باغ لگوایا۔ اس لئے نام دیہہ باغ بوٹا مشہور ہوا۔ پنجہ صاحب حسن ابدال کے بعد خطہ پوٹھوار کا دسرا بڑا گردوارہ یعنی دھرم سالہ تعمیر ہوا۔ موہڑہ کھڈ ٹانہ اور ڈھوک پہاڑیاں کے درمیان ٹھاکردوارہ بشکل بارہ دری تعمیر ہوا۔ یہاں باقاعدہ دوبار میلہ لگتا مشعل برداروں کو مشعلچی کہتے تھے۔ یہ لوگ رات کو مشعلیں جلایا کرتے تھے۔ فرش کی صفائی اور دریا بچھانے والے کو فراش کہتے تھے۔ مسلمان مشعل برداروں کی ڈھوک آج تک ڈھوک مشعلچی کے نام سے مشہور ہے۔ جو کہ موضع کھڑ ٹانہ کے قریب ہے۔ ڈھوک جمالدار اصل میں ڈھوک فراش ہے۔ یہ لوگ فرش کی صفائی وغیرہ پر معمور تھے۔ ٹھاکردوارہ کی باؤلی موجود ہے۔ ٹھاکردوارہ کے آثار بھی باقی ہیں۔

گرائیٹہ

یہ جگہ بالکل جنگل اور ویران تھی۔ سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کے عہد میں حضرت پیر جلال شاہ قوم سید اس راستہ سے گزر کر جا رہے تھے کہ درختوں کے زیر سایہ آرام فرمانے کیلئے گھوڑے کو لکڑی کی میخ (خشک ٹہنی) کے ساتھ باندھ کر ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ایک شخص جس کے گلے کا گوشت بڑھا ہوا تھا حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پوٹھواری زبان میں اس مرض کو گلڑو کہتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب کو اس کے حال پر رحم آیا اور جلال میں آ کر نیزہ زمین میں گاڑا ولی کی کرامت سے دھان زمین سے پانی نکل آیا۔ گلڑو والے مریض کو حکم دیا کہ اس چشمہ کا پانی

آوان نے دوبارہ گاؤں آباد کیا۔ اصل رقبہ ۳۲۴۰ گھماؤں ہے۔

کلیام تیلی

مسمی اون بیگ قوم مغل علاقہ دھلی سے آ کر رئیس سارنگ خان گکھڑ کا ملازم ہوا۔ موضع گڈوکوٹہ جو کہ موضع سید پور گکھڑاں کے قریب ہے وہاں کی ایک عورت قوم کنجر گراں پر عاشق ہو گیا۔ جو نہایت خوبصورت تھی۔ اس سے شادی کر کے اپنے پرانے وطن کی طرف کوچ کر گیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد تیلنی کا خاوند اون بیگ قوم مغل فوت ہو گیا۔ اون بیگ کے دو چھوٹے بچے پیچھے رہ گئے جو کہ مسمیاں دیند بیگ اور ملکہ بیگ کے نام سے مشہور ہوئے۔ اپنی والدہ کے ہمراہ ننہیال وطن پوٹھوہار میں واپس آئے۔ اس وقت دونوں بھائی جوان تھے چنانچہ ان بھائیوں نے اپنے ننھیال قوم تیلی کے خاندان سے شادی کی۔ چنانچہ رئیس کمال خان کے عہد حکومت ۹۷۲ ھجری میں گاؤں آباد کیا۔ قوم تیلی سے شادی کرنے کی وجہ سے تیلی مشہور ہوئے۔ تیلی قبیلہ بہت امیر کبیر تھا۔ اس لئے گاؤں کا نام کلیام تیلی مشہور ہوا۔ ان کے علاوہ قوم آوان گوت جنگی بھی قدیم سے آباد ہے۔ دونوں بھائی چونکہ خوبصورت عورت قوم تیلی کے بطن سے تھے اس لئے کسی زمیندار قوم سے شادی نہ ہونے کی وجہ سے قوم تیلی سے رشتہ کر لیا۔ اس گاؤں کو موضع کلیام آوان کے رقبہ سے چند قلبہ زمین الگ کر کے آباد کیا گیا۔ اصل رقبہ چھ آسامی یعنی ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔ اصل وراثت قوم تیلی کی ہے۔

تریل کلاں

تریل کلاں اور تریل خورد پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ مسمی تریل قوم گوجر نے آباد کیا۔ بعد ازاں گوجر غیر آباد ہو گئے۔ منہما قوم جو کہ کھیل کے نام سے مشہور ہے موضع لونی خالصہ تپہ حویلی آباد کیا۔ بعد ازاں جلال خان کے حکم سے موضع تریل آ کر آباد کیا۔ اور مرزا انور بیگ خان قوم عزیزال کے

ہمراہ رئیس کی خدمت میں پیش ہو کر موضع تریل سے چار آسامی رقبہ کی جاگیر حاصل کی اور بقیہ چار باقی رہ گئی۔ چنانچہ گاؤں کا نام تریل کلاں مشہور ہوا۔ مسمی مہتادم منہاس کی اولاد وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۴۴۰ گھماؤں ہے۔

تریل خورد

موجہ خان قوم بھکرال سکنہ موضع میانہ موہڑہ جلال خان کے حکم سے موضع تریل کلاں سے ایک آسامی جاگیر بطور وراثت حاصل کی چنانچہ موجہ بھکوال نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ قوم کیال، کھبل تریل کلاں سے آ کر آباد ہوئے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

موہڑہ ابراہیم (باکیانہ)

مسمی ابراہیم قوم آوان نے اکبر قلی خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بانی کے نام پر گاؤں مشہور ہوا۔ ابرہیم آوان کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔ اب موضع باکیانہ میں شامل ہے۔

جلکر دھمیال (سلہالی)

مسمی جلکر قوم دھمیال نے جلال خان کے عہد میں گاؤں کی بنیاد رکھی۔ یہ گاؤں موضع بیامی کے قریب ہے اب تو قوم ہتھیال کے قبضہ میں ہے۔ یہ گاؤں موضع سلہالی میں شامل ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

غازی جالپ (بسالی)

مسمی غازی خان قوم جالپ علاقہ جالپ تحصیل پنڈ داون خان سے آ کر ہاتھی خان کے عہد میں سرکاری ملازم ہوا۔ رئیس نے خدمت کے عوض ۱۸۰ گھماؤں جاگیر عطا کی۔ چنانچہ غازی قوم

پی لے۔ چنانچہ پانی پینے کے بعد مریض صحت یاب ہوگیا۔ اور جس خشک میخ سے گھوڑا باندھا تھا وہ بھی شاہ صاحبؒ کی برکت اور کرامت سے ایک دم بڑا درخت بن کر سرسبز ہوگیا۔ حضرت شاہ جمالؒ کی دونوں کرامتیں شہرہ آفاق کی حیثیت رکھتی ہیں۔ رئیس جلال خان کو بھی حضرت پیر صاحب کی بزرگی اور شہرت کا علم ہوا۔ تو قبلہ پیر صاحبؒ کو برائے عدد معاش جاگیر بطور نذرانہ خدمت اقدس میں پیش کی۔ پیر صاحب نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ چونکہ پانی پینے اور حضرت پیر صاحب کی برکت سے مرض گلڑ کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اس لئے گاؤں کا نام گرائیٹہ مشہور ہوا۔ تاحال بسیاری مردماں خود مرض مزکور دو موسم تابستان در آنجا رفتہ و بدرون چار پائی برخاک خواب خوراک غلہ بیریاں خوردہ آب ہے۔ نوشید بزرگوں کی اولاد اپنی قدیمی وراثت پر آباد ہے۔ آج تک موسم تابستان میں اگر ایک بالشت زمین کھودی جائے تو پانی نکل آتا ہے اور اگر اس اندازہ سے زیادہ کھودی جاوے تو زمین بدستور خشک چلی آتی ہے۔ پانی پینے کے علاوہ زمین کی خاک بھی بدن پر ملی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم بعد بزرگ کی باکمال کرامت سے مرض گلڑ سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اصل وراثت گاؤں قوم سادات کی ہے کل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

کلیام آوان

کلیام آوان اور کلیام تیلی دونوں مواضعات پہلے ایک ہی دیہہ تھا۔ مسمی رائے کلو قوم جسکنبہ راجد خان گکھڑ کے عہد میں ۴۹۹ ھجری المقدس گاؤں کی بنیاد رکھی۔ بحساب ابجد یوں تاریخ یوں ہے۔ کلیام از کلو شدہ آباد باد ۴۹۹ ھجری المقدس۔ رائے کلو کا مزار گاؤں میں واقع ہے۔ کچھ مدت کے بعد قوم جسکنبہ کی آپس میں خونریز جنگ ہوئی اس نا اتفاقی کے پیش نظر علاقہ پہاڑ کوہستان کی طرف بھاگ گئے۔ بعد ازاں رئیس کمال خان کے عہد حکومت ۹۷۲ ھجری میں مسمی گروطوطہ

جالپ نے گاؤں آباد کیا۔ اس کی اولاد قدیمی وراثت پر قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

موہڑہ دھمیال (بسالی)

مسمی جلکر قوم دھمیال کی نسل سے مسمی جیو نے قوم گکھڑ ہتھیال سے خون ریز دشمنی کی وجہ سے موضع بسالی سے علیحدہ ہو کر گاؤں آباد کیا۔ جیو دھمیال کی اولاد قدیم سے مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

قطب فیروزوال

قطب خان قوم فیروزوال نے سلطان جلال خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ بعد ازاں قوم فیروزوال اور ہتھیال کے درمیان خونریز جھگڑا ہوا۔ یہ فساد موضع بسالی میں ہوا اس لڑائی کے پیش نظر قوم فیروزوال نے موضع دودال قوم آوان سے تبدیل کر لیا۔ فیروزوال موضع دودال اور آوان قطب فیروزوال آ گئے۔ اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

بالکیوال

مسمی بالکیو خان قوم فیروزوال نے بیر خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد اپنی برادری قوم ہتھیال سے جھگڑا ہو گیا۔ اس کشیدگی کے پیش نظر یہ موضع قوم آوان کو دے کر خود تپہ بڑالہ جا کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کور رجادا کوری بلیال

مسمی رجادا قوم فرنسیال ولد طورا خان جلال خان کا ملازم تھا رجادا کی آنکھیں سبز رنگ کی تھیں یعنی کورا تھا۔ پوٹھوہاری زبان میں سبز آنکھوں والے کو کورا کہتے ہیں۔ چنانچہ رجادا کے نام اور آنکھوں کی وجہ سے گاؤں کا نام رجادا مشہور ہوا۔ گاؤں پہلے ویران تھا۔ رجادا نے از سر نو آباد کیا۔ آج تک

رجاداقوم فرنسیال کی نسل کے افراد کی آنکھیں سبز یعنی کوری ہوتی ہیں۔عوام ایسی آنکھوں والے کو بلیاں آنکھوں والا بھی کہتے ہیں۔رجادا کی اولاد قدیمی وراثت پر مالک وقابض ہے۔عوام اس گاؤں کو کوری بلیاں بھی کہتے ہیں۔اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔

برہ۔ بیامی (بسالی)

قدیم سے آباد ہے۔پہلے اس گاؤں کا نام ہرہ تھا۔بعدازاں غیر آباد ہوگیا۔درویش خان جنجوعہ نے جب گکھڑوں پر حملہ کیا۔اور کئی دیہات پر بزور شمشیر قبضہ کرلیا۔اس وقت بسی خان قوم کھڑ اور رائے ڈلا قوم تھتھال نے نمک حلالی کرتے ہوئے رئیس ہاتھی خان گکھڑ کی مدد کر کے درویش خان جنجوعہ کو علاقہ پوٹھوہار سے نکال کردیا۔بعدازاں بسی خان کھڑ نے برائے رہائش موضع بسالی میں قیام کیا۔بسی خان قوم کھڑ ہاتھی خان کا ماموں تھا۔اور موضع پنڈ گھیپ اٹک کا رہنے والا تھا۔چنانچہ بسی خان قوم کھڑ کے آباد ہوجانے کی وجہ سے گاؤں کا نام بسالی مشہور ہوا۔دوسری روایت یہ ہے کہ رانی بسو ہمشیرہ بسی خان کھڑ یعنی سلطان ہاتھی خان گکھڑ کی والدہ کے نام کی وجہ سے گاؤں کا نام بسالی مشہور ہوا۔بہر حال ہاتھی خان کے پسوال مسمیاں رایا خان قطب خان سنگھر خان فتح خان اور چھٹہ خان کی اولاد موضع بسالی میں آباد ہے۔چھٹہ خان ولد ہاتھی خان نے علیحدہ گاؤں آباد کیا۔اقوام ساہوترہ، بدھال، جگوال، دھمیال، بنگیال رئیس پھر ہالہ کی معرفت آباد ہوئے۔قوم سہوترہ غیر آباد ہوگئی۔مسمی مراد خان اور اللہ یار خان قوم جالپ قوم ساہوترہ سے رشتہ داری کی وجہ سے آباد ہوگئے۔قوم بدھال موضع سائیگوٹ سے غیر آباد ہوکر بوجہ رشتہ داری ننہال موضع بیامی (بسالی) آباد ہوئی۔قوم ہتھیال بھی آباد ہے۔بدھال کے نام سے مشہور ہیں۔

تمر رتیال

پرانا گاؤں ہے اصل وراثت قوم قدیشی کی ہے۔انھوں نے ہی گاؤں آباد کیا۔بعدازاں قریشی غیر آباد ہوگئے۔کچھ عرصہ بعد مسمی تم قوم رتیال موضع جیرو رتیال تپہ گلیانہ سے غیر آباد ہوکر اس گاؤں میں آباد ہوا۔قوم بدھال بھی آباد ہے۔بانی کے نام اور قوم کی وجہ سے نام دیہہ تمر رتیال مشہور ہوا۔اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔

بیڈاکالہ (مدیکالہ)

مسمی بیڈا قوم برہمن گوت کالہ نے سارنگ خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔بعدازاں بیدا خان کی اولاد سے مدیا خان نے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔آج کل گاؤں کا نام مدیکالہ ہے۔قوم جوگیال جوگی بھی آباد ہے۔اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

مجاہد گنگال

قدیم سے آباد ہے مگر غیر آباد ہوگیا تھا۔جلال خان کے عہد میں مسمیاں مجاہد اور سید اقوام گنگال موضع سود گنگنال سے آکر گاؤں کی بنیاد رکھی۔بانی کی قوم اور نام پر گاؤں کا نام مجاہد گنگال مشہور ہوا۔مجدید اور سید گنگال کی اولاد مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

سنگھوری

مسمی سنگھ قوم کھینگر نسل سعد بن بوجا سارنگ خان کے عہد میں گاؤں آباد کیا۔بانی کے نام پر سنگھور مشہور رہا۔سنگھر کھینگر کی اولاد مالک وقابض ہے۔اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔کیپٹن سرور شہید کا آبائی گاؤں تھا۔

موٹھہ کھینگر

مسمی موٹھہ قوم برہمن جو کہ قوم کھینگر کے مندر کا پرہت تھا قوم کھینگر سے ایک شخص لاولد مر گیا اس کی وراثت قوم کھینگر نے موٹھو کو عطا کر دی۔ اسی وجہ سے قوم برہمن موٹھو کی اولاد مالک و قابض ہوئی۔ اصل وراثت قوم کھینگر کی ہے اصل قوم اور جاگیر موٹھو کے نام پر گاؤں کا نام موٹھو کھینگر مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

مانگا

مسمی منگا قوم بدھال کو سرکار گکھڑوں نے ایک آسامی کی جاگیر عطا کی۔ منگا جاگیردار نے اپنی جاگیر میں گاؤں آباد کیا۔ بانی کے نام پر گاؤں کا نام مانگا مشہور ہوا۔ مانگا کی اولاد قدیمی وراثت پر آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

رامیال خورد

عہد قدیم میں مسمی رامال قوم برہمن نے آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں قوم مطیال نے قبضہ کر لیا۔ مطیال قوم کی نسل مالک و قابض ہے۔ اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کھائی دھمیال

قدیم سے آباد ہے ایک دفعہ غیر آباد ہو گیا تھا۔ بعد ازاں قوم دھیمال نے آباد کیا۔ موضع بسالی اور کھائی کے درمیان ایک بہت بڑی پختہ دیوار واقع تھی قوم دھمیال نے بمشکل دیوار کو از سر نو مرمت کیا۔ اور رقبہ کو آباد کیا۔ پٹھواری زبان میں کند برن کو کھائی کہتے ہیں۔ اس لئے گاؤں کا نام کھائی دھمیال مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

مانکیالہ خالصہ

بیان کرتے ہیں کہ پرانے دیہات سے ہے اور عہد حکومت آتش پرستان میں ایک ہندو راجہ مانک رائے نے سب سے پہلے گاؤں کی بنیاد رکھی۔ کئی دفعہ غیر آباد ہو کر دوبارہ آباد ہوتا رہا۔ آجتک پرانے کھنڈرات اور چاہ (کنواں) وغیرہ موجود ہیں۔ اس کے ویران ہونے کی وجہ غیر ملکی حملہ آوروں کی تباہ کاریاں ہیں۔ جنجوعہ خاندان کی رانی منکوزوجہ اللہ داد خان گکھڑ نے رئیس مراد قلی خان گکھڑ کے سُسر مسمی بابر قوم گوجر کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ اقوام جہمت اور تیلی قدیم سے آباد ہیں۔

طوطہ مومن

مسمی طوطہ ہندو نے سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں مذہب اسلام قبول کیا۔ اس کے اسلام قبول کرنے کی خوشی میں ایک آسامی رقبہ کی جاگیر عطا کی۔ مسلمان کو مومن کہتے ہیں اس لئے گاؤں کا نام جاگیردار کے نام پر طوطہ مومن مشہور ہوا۔ قدرت خداوندی سے طوطہ مومن کی اولاد غیر آباد ہو گئی اور اقوام کھینگر اور بھکوال قابض ہو گئے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

نوٹ: پانڈو بھائیوں نے جلاوطنی کے زمانے میں یہاں سدھی بنا کر کچھ وقت گزارا۔ سدھی کے اندر پانچ ڈھیریاں بنی ہوتی ہیں برہمن میلہ لگایا کرتے تھے۔

بھاٹا۔ بیاٹہ

تاریخ فتح خوانی میں تحریر ہے کہ مسمی بھاٹا قوم برہمن قوم فرنسیال کا پروہت یعنی مندر کا انچارج تھا۔ بھاٹا پروہت کے نام پر گاؤں کا نام مشہور ہوا۔ قوم فرنسیال نے برہمن پروہت کو گاؤں بطور

جاگیر عطا کیا تھا۔ چنانچہ زاہدی خان قوم فرنسیال عہد حکومت ملک قد خان گاؤں پر قابض ہو گیا اور بڑی محنت اور جدوجہد کے بعد گاؤں کو آباد اور بارونق بنا دیا۔ بعد ازاں قوم دھمیال اور ملیار بھی آکر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۲۰۷ گھماؤں ہے۔

تمڑیالہ کلیال

اصل وراثت قوم برہمن گوت جیال اور دیرن کی ہے برہمنوں کی ذات کی وجہ سے گاؤں کا نام تمڑیانہ مشہور رہا۔ کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے بعد ازاں مسمی شیر محمد اور سہادہ قوم کلیال نے قابض ہو کر دوبارہ گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد قوم برہمن گوت چھپر آکر آباد ہو گئی۔ اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

صاحب دھمیال:۔

صاحب وشادی ہر دو برادران اقوام دھمیال سے تھے۔ صاحب نامی عہدِ حکومت سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس میں آباد ہوا۔ اس گاؤں کا نام صاحب کے نام کی وجہ سے مشہور و درج دفتر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم دھمیال یہاں سے غیر آباد ہو گئیں۔ اس کے بعد جمال خان اقوام چوہان سرکار سلطان معظم قلی خان کا ملازم تھا در مہم کانگڑھ بہترین خدمت سرانجام دیں۔ سلطان نے بہترین خدمت کے عوض دیہہ ہذا چوہان موصوف کو بطور جاگیر عطا کیا۔ اقوام چوہان کو اب قوم کنیال کہتے ہیں۔ رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے اور تا حال اولادِ مذکورہ آبادِ دیہہ ہے۔

ساگری:۔

اصل وراثت قوم بھکوالوں کی ہے۔ ابتدائی طور پر اس دیہہ کو ساگر خان بھکوال نے آباد کیا۔ ساگر خان کا مزار تا حال مذکورہ دیہہ میں موجود ہے۔ اس کی اولاد اب تک وہاں مقیم ہے۔ زمینداروں کی اقوام میں سے قوم بھینس آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۶۷۰ گھماؤں ہے۔

کوریال:۔

شروع میں اس گاؤں کی آبادی کا سہرا کریا نامی برہمن کے سر بتایا جاتا ہے۔ اور کریا کے نام کی وجہ سے دیہہ کا نام مشہور ہوا۔ بعد ازاں برہمن قوم مسلمان ہو گئی۔ اقوام مذکورہ میں سے مانجی خان اور حیدر خان بہت مشہور ہوئے۔ اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے اور تا حال اولادِ مذکور آباد ہے۔

لوہر گوجراں:۔

اصل وراثت قوم گوجراں عرف لوہر کی ہے۔ اس کی کل اراضی دو آسامی یعنی ۴۵۰ گھماؤں ہے۔

یہ تین مواضعات اولاً ایک ہی دیہہ تھا بیان کرتے ہیں کہ بوقت آبادی پانی کی بہت کمی تھی۔از دعائے فقیر حضرت الیاس صاحبؒ گاؤں کے قریب پانی کا چشمہ جاری ہو گیا بزبان پوٹھوہار جاری پانی کو جہلیاری کہا جاتا ہے۔کچھ عرصہ بعد یہ گاؤں بسبب شاہراہ ویران ہو گیا۔عہد حکومت جلال خان گکھڑ مسمیاں بھائی خان و گوجر خان عرف گاندی و بائیں عمراہ اپنی ہمشیرہ رافعاں کے اسے آباد کیا۔بعض جگہ لکھا گیا ہے کہ رافعاں نے اپنے باپ کو قتل کیا اور پاپی مشہور ہو گئی۔سرکارِ گکھڑاں کے حکم سے بھائیخان کو چھ اراضی مذکورہ دیہہ سے عطا کی گئی۔اب قوم بدر آوان آباد ہیں۔اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے

جلہیاری (گوجراں) گوجری

گوجر خان نے علیحدہ دیہہ آباد کیا بعض جگہ نام جلہیاری گوجری تھا۔

جلہیاری پائیں

بتایا جاتا ہے کہ گوجر خان اور بھائی خانکے قبضہ میں پانچ آسامی اور ایک آسامی ہمشیرہ پائیں کے قبضہ میں زمین ہے۔اس لئے جہلیاری پائیں مشہور ہے۔اصل رقبہ ۱۴۴۰ کنال ہے۔

ڈہکالہ

بتایا جاتا ہے کہ جس وقت راجہ مانک رائے نے مانکیالہ آباد کیا۔مواضعات مسطورہ بالا کی جگہ ملزمان کیلئے قید خانہ تھا۔پوٹھوہاری زبان میں قید کرنے کو ڈک کہتے ہیں۔اس وجہ سے اس کو ڈکان والا یعنی ڈہکان مشہور ہے۔شروع میں اس جگہ پر اقوام بھکروال وکنیال آباد تھے۔بعد ازاں قوم کھینگر اور آدڑہ بہ سبب رشتہ داری آباد ہوئے۔پہلے جوہر نامی کھینگر آباد ہوا۔اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

تسمیہ سوہدرہ، لوہدرہ

نور نامی عرف سوہدرہ نے عہد حکومت سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں دیہہ مذکورہ کی بنیاد رکھی۔ سوہدر کی اولاد اور قوم اعوان آباد ہیں۔اراضی تین آسامی ہے۔بوجہِ ذات دیہہ کا نام سوہدرہ مشہور رہوا۔وراثت قوم لوہدرہ کی ہے۔

توبکی

بیان کیا جاتا ہے کہ آجا نامی قوم آہیر موضع آہیر تپہ بڑالہ سے برخاست ہو کر عہدِ حکومت سلطان جلال خان گکھڑ رئیس میں دیہہ مسطور بالا آباد ہوئے۔اولاً دیہہ ہذا کا نام آہیر مشہور رہوا۔ایک دن سلطان ممدوح مذکورہ دیہہ میں سے شکار کھلنے کی غرض سے گذرے توں اس گاؤں کے جوان سلطان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ان جوانوں میں سے ہر ایک کے پاس بندوق تھی۔سلطان مذکور نے ہر ایک کو مسلح دیکھ کر فرمایا (سکنائے دیہہ تمام توبکی) یعنی تفنگ ہر ایک کے پاس ہے۔اس وجہ سے توبکی نام مشہور رہوا۔اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے۔اقوام تھوتھال بوجہ رشتہ داری آہیر میں آکر آباد ہوئے۔

بیڈانہ کلاں

دیہہ مذکور عہدِ حکومت سلطان جلال خان گکھڑ رئیس قوم گوجراں ذات بیڈانہ نے آباد کیا۔کل اراضی ۳۶۰ گھماؤں ہے۔

دہسیار

شروع میں یہاں مالو منہاس ملک جموں سے روانہ ہو کر اس ملک میں آباد ہوا۔اہلیہ منہاس حاملہ تھی۔راستہ میں بچے کی پیدائش کا وقت قریب آگیا اور زیرِ درخت از قسم دہسیار فرزند پیدا ہوا۔

اس وجہ سے نومولود کا نام دہسیار رکھا گیا۔ اور جب وہ بچہ سِن بلوغت کو پہنچا تو مسلمان ہو گیا۔ اس کی جتنی بھی اولاد تھی اس کو دہسیار کہتے ہیں۔ سلطان جلال خان کے دور میں رنگو نامی قوم دہسیار خطہ پوٹھوہار میں آیا اور گکھڑوں کی سرکار میں ملازمت کی جس کے صلہ میں دیہہ مذکور اس کو بطور جاگیر عطا کیا۔ یہ جگہ پہلے جنگل تھی جسے دہسیار مذکور نے آباد کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ اقوام دیہہ مذکور سے مواضعات کمال دیال میں جا کر آباد ہو گئیں۔ ہر دو مواضعات شاہراہ پر واقع ہیں دونوں پر قوم دہسیار قابض ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماوں ہے۔

اوجڑیالہ

یہ دیہہ پرانی آبادی بتاتے ہیں لیکن بعد میں ویران ہو گیا۔ وند نامی خیاط یعنی درزی سرکار سلطان جلال خان رئیس کے کپڑوں کی سلائی کرتا تھا۔ اور دیہہ مذکور سلطان نے بطور جاگیر عطا کیا۔ کچھ عرصہ بعد ظلم سرکاری ملازماں کی وجہ سے دیہہ مذکور غیر آباد ہو گیا۔ ایک دن سلطان ممدوح کو نو آباد گاوں دیکھنے کا شوق ہوا تو اس موقع پر درزی نے کہا سرکار وہ دیہہ تو اُجڑ گیا بوجہِ سرکاری ملازماں اس پر سلطان نے دیہہ کا نام اوجڑیالہ مقرر کیا۔ رقبہ ۴ آسامی ہے۔

جونیال۔ چک برہمناں

مواضعات جونیال واوبن چک پہلے ایک جگہ آباد تھے۔ یہاں پر قوم برہمن آباد تھی۔ اس کا نام چک برہمناں مشہور رہا کچھ عرصہ بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ سلطان جلال خان گکھڑ کے عہد حکومت میں دو مواضعات بنائے گئے۔ منگو نامی قوم جونیال سلطان موصوف کا ملازم تھا۔ اسے چک برہمناں سے دو اسامی زمین بطور جاگیر عطا کی گئی اور اس نے یہ دیہہ مذکورہ آباد کیا۔ اصل رقبہ ۳۶۰ گھماؤں ہے دوسرے گاؤں کا نام حدین رکھا۔

اوبن چک

اوبن نامی قوم گوجر از مواضعات چک برہمن سے ۱۴ اسامی اراضی سرکار سلطان جلال خان سے عطا ہوئی۔ گوجر مذکور کی اولاد دیہہ مذکورہ بالا میں مالک وقابض ہے۔ برنام بانی کے نام پر نام دیہہ اوبن چک ہے گوجر اپنی جاگیر پر مالک وقابض ہیں اصل رقبہ ۴۵۰ گھماؤں ہے۔

جوہر چک

یہ دیہات بھی بہت پرانا ہے جوہر خان قوم کاندی سلطان جلال خان کے پاس ملازم تھا۔ از سرکار جلال خان سے ملازم مذکور کو ایک اسامی اراضی عطا ہوئی۔ اب قوم دھمیال آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

پنجگرانو

جس جگہ یہ گاؤں آباد ہے پہلے اس جگہ دارو گر آباد تھے۔ بعد ازاں سلطان اکبر قلی خان نے یہ دیہات مرزا شیر محمد خان سارنگال گکھڑ جو کہ ذر بخت خان کی نسل سے تھا کو بطور جاگیر بخش دیا۔ اس نے قوم آوان، ملیار دولال و خیاط اباد کیے۔ بعد ازاں سلطان دلاور خان گکھڑ رئیس نے ۲۸ ہجری المقدس مرزا اکرم داد خان سارنگال بہ عداوت رشتہ ناطہ تمام اقوام میں برابر تقسیم کر دی۔ تمام اقوام کے پاس مساوی اراضی ہے جس کی وجہ سے گاؤں کا نام پنجگرانو مشہور رہا۔

دودہار مرزا صاحب

دودہار مرزا صاحب اور دودہار داروگراں پہلے ایک ہی گاؤں تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ کسی فقیر کا دیہہ مذکورہ سے گزر ہوا۔ وہاں کے لوگوں سے اس نے دودھ طلب کیا انہوں نے بخوشی فقیر کو دودھ دے دیا۔ فقیر دودھ پی کر کہنے لگا دودہار یعنی دودھ والا پوٹھوہاری میں دودھ کو شیر کہا جاتا ہے۔

اس واقعہ کے بعد گاؤں کا نام دودہار مشہور ہوا۔ سلطان مراد قلی خان کے عہد حکومت میں دودیہہ مقرر ہوئے۔ سلطان ممدوح کے سسر کا نام مرزا صاحب تھا۔ اسی لئے گاؤں کا نام دودہار مرزا صاحب مشہور ہوا۔ رقبہ پانچ اسامی اور قوم نگیال، آوان، کاندی آباد ہیں۔ مرزا صاحب کو دیہات مزکورہ میں ۹۴۰ گھماؤں اراضی عطا کردی گئی۔ گاؤں کا نام مرزا صاحب ہے۔ اقوام نگیال، آوان اور کاندی آباد ہیں اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

دودہار نجار   داروگر

رجانامی نجار در عہد حکومت سلطان مراد قلی خان گکھڑ رئیس نصف حصہ دودہار سے قبضہ میں کیا اور گاؤں آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد چند ہرو برہمن آ کر آباد ہو گئے۔ گاؤں کا نام بانی کی ذات پر دودہار نجار مشہور ہوا۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

شیخ پور

بیان کرتے ہیں میاں مٹھا خان قوم شیخ سلطان مبارک خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ سلطان ممدوح نے میاں مٹھا کو گاؤں وراثت میں دیا۔ بانی کا لقب شیخ تھا۔ جس کی وجہ سے گاؤں نام شیخ پور مشہور ہوا۔ شیخ مٹھا خان کی قبر گاؤں میں موجود ہے۔ بعد ازاں شیخ غیر آباد ہو گئے۔ اب یہ گاؤں قوم گوجر کی وراثت ہے۔

ملک پور عزیز

مسمیان ملکو، مہنگو دونوں برادر حقیقی قوم برہمن سے تھے۔ ملکو نے اپنے نام پر ملک پور آباد کیا کچھ عرصہ بعد قوم جنجوعہ نے اس دیہات پر قبضہ کر لیا۔ جب گکھڑوں نے جنجوعوں کو پوٹھوہار سے خارج کیا تو یہ گاؤں بھی غیر آباد ہو گیا۔ عہد حکومت سلطان مبارک خان گکھڑ کے مرزا عزیز کو سلطان سارنگ خان گکھڑ نے بوراثت داری ہر آں دیہہ پر قابض ہوا۔ عزیز خان کے چار بیٹے

سلیم خان، تاج خان، شیر خان اور اوبلکن خان دیہہ مذکور پر قابض ہیں تمام مزارعاں اپنی معرفت خود آباد ہوئے۔ کل رقبہ ۱۶۷۰ گھماؤں ہے۔

منگوٹ خورد

منگو نامی برہمن نے اسے شروع میں آباد کیا۔ یہ ملکو برہمن کا برادر تھا۔ جس نے ملک پور آباد کیا تھا۔ بعد ازاں قوم جنجوعہ قابض ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد قوم گکھڑ نے انہیں غیر آباد کیا۔ بانی کے نام کی وجہ سے اس دیہہ کا نام منگوٹ مشہور ہوا اور اولاد بانی منگو برہمن قائم ہوئی۔ رقبہ ۲ آسامی ہے۔

خان پور عزیزال

خان ملک خان کی نسل سے عزیز خان گکھڑ تھا۔ اپنے حصہ کی ایک آسامی اراضی نے کر علیحدہ دیہہ آباد کیا۔ اسی وجہ سے گاؤں کا نام خانپور عزیزال مشہور ہوا۔ رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

چک پیوٹلی

مسماۃ پیوٹلی گوجری در چک متعلقہ پرگنہ اکبر آباد در قطعہ اراضی ڈھوک خود آباد کی۔ اس وجہ سے دیہہ کا نام بانی کے نام کی وجہ سے مشہور ہوا۔ بعد ازاں دریا خان ولد مولا خان جتھیا گکھڑ نے زبردستی اس دیہہ پر قبضہ کر لیا۔ مواضعات مسطور بالا چ آزہ پرگنہ پھرہالہ ملحق تھا۔ پیوٹلی کی اولاد یہاں سے خارج ہو گئی اور اولاد دریا خان قابض ہے۔ رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

چک جلال

مولا خان ولد سلطان ہاتھی خان پسر خورد مسمی جلال خان کو ایک آسامی اراضی موضع بھرتہ سے الگ کر کے چک بندی مکمل کر کے دیہہ آباد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں کا نام چک جلال خان مشہور

ہوا۔ رقبہ ۱۸۰ گھماوں ہے۔

چک تھوبہ

تھوبہ نامی اقوام گوجر نے اولاً اسے آباد کیا۔ بانی کے نام پر دیہہ کا نام مشہور ہوا۔ بعد ازاں عمر خان ولد مولا خان اقوام گکھڑ نے قبضہ کر لیا۔ اور قوم گوجر کو غیر آباد کر دیا۔ اب عمر خان کی نسل آباد ہے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماوں ہے۔

بھرتہ بند خاں

٭بھرتہ بند خان و بھرتہ ہست خان اولاً ایک ہی دیہہ تھا۔ یہ اصل وراثت قوم گوجراں کی تھی۔ بیرتھ نامی گوجر نے اسے آباد کیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں بند خان ولد دولت خان بن مولا خان، تاج خان، ممدو خان بن مولا خان گکھڑ ہتھیال بنصف اس پر قابض ہو گئے۔ ہر دو برادران کی نسل دیہہ مذکور میں مقیم ہے۔ اصل رقبہ ۴۵۰ گھماوں ہے۔

بیرتھ ہست خان

ہست خان و مست خان ہر دو برادران پسران مولا خان بن سلطان ہاتھی خان گکھڑ نے نصف اراضی مواضعات بیرتھ بند خان پر قبضہ کیا اور ایک الگ دیہہ اپنے نام پر آباد کیا۔ اصل رقبہ ۴۵۰ گھماوں ہے۔

آہر کا

اصل وراثت اقوام گوجر کی تھی۔ بانی دیہہ اقوام گوجر آہیر تھا۔ بر ذات او ہیر او ہر کا مشہور اور درج دفتر ہوا۔ کچھ عرصہ بعد قوم گوجر غیر آباد ہو گئی۔ فرید خان و قاسم خان پسران مولا خان بن سلطان ہاتھی گکھڑ رئیس قابض ہو گئے۔ نسل ہر دو برادران قابض و مالک ہیں۔ اصل رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

شاد پوٹ

یہ دیہہ بہت پرانی آبادی ہے۔ اولاً وراثت اقوام گوجر کی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ مسمیاں ساد وٹ و ملوٹ و سنگوٹ ہر سہ برادران حقیقی قوم گوجر اہل ثروت تھے۔ بر نام خود ہر سہ نے ایک ایک دیہہ آباد کیا مگر سنگوٹ و ملوٹ ویران ہو گئے۔ شاد پوٹ آباد ہے۔ کسی نامعلوم وجہ سے قوم غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں شہادت خان ولد کفائیت خان قوم بگیال گکھڑ کو از سرکار سلطان جلال خان گکھڑ کی طرف سے بطور جاگیر عطا ہوئی۔ اس وجہ سے نسل شہادت خان گکھڑ وراثت پر قائم ہے۔ اقوام نگیال۔ کھتریل۔ بھکوال، کلیال۔ کورہ دہمیال۔ کوریال۔ کاہروال۔ اومال۔ بنگیال و گوجران نوبت بہ نوبت آ کر آباد ہوئے۔ رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

ماڑی بوگیال

یہ دیہہ بہت ہی پرانا آباد ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ اولاً بنیاد مارا نام قوم بدین نے در ۲۶۰ ہجری المقدس عہد حکومت ملک لوہر خان گکھڑ رئیس نے رکھی۔

زمارا نام بدریں ماری آباد ۶۶۰ھ

بعد ازاں روشن قلی خان ولد سرانداز خان قوم بگیال کو از سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے بطور جاگیر عطا کی۔ بگیال مسطور بالا نے بحکم سلطان موصوف یہاں ہی رہائش اختیار کر کے قابض و مالک اراضی ہوا۔ اقوام بوگیالوں کے علاوہ دیگر قوم مثل گوجراں وغیرہ گکھڑوں نے خود آباد کی ہے۔ اصل رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

تھنیامی کلاں۔ موجودہ مندرہ

تھنیامی کلاں و تھنیامی خورد پہلے ایک ہی دیہہ تھے۔ دراصل وراثت قوم برہمناں کی تھی۔ تھلہ نامی قوم برہمن نے در ۹۵۷ ہجری المقدس عہد حکومت ملک گل محمد گکھڑ رئیس بنیاد دیہہ مسطور بالا

کی رکھی۔تاریخ بنیاد آں بحساب ابجد از نسل تھلہ مذکور مسمی زتھلا شُد دید جو آباد بود ۹۵۷ ھجری مندرا قوم برہمن ہیں۔ دیہہ مسطور بالا سے علیحدہ دیہہ آباد کیا۔اس وجہ سے دیہہ کو نام مندرا کہتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد اقوام برہمن غیر آباد ہوگئی۔ بعدازاں قوم دولالاں نسل بہادر خان بن شیر محمد پانچ آسامی اراضی پر قابض ہوا۔ نام دیہہ محکمہ مال کے کاغذات میں تھنیامی کلاں درج دفتر ہے۔اصل رقبہ ۱۰۸۰ گھماؤں ہے۔

تھنیامی خورد

ایک آسامی اراضی از تھنیامی کلاں سے رجا قلی خان قوم بجنیال عہد حکومت سلطان اکبر خان گکھڑ رئیس میں علیحدہ دیہہ آباد کیا۔اولاد بجنیال مذکورہ اب تک اتفاق سے رہتی ہے۔رقبہ ایک آسامی یعنی ۱۸۰ گھماؤں ہے۔مسمیاں محمد واور آیاز کی اولاد مالک وقابض ہے اور قوم بجنیال سے ہیں۔

کور کچو

مواضعات کور کچو، کور نتھا، کور نیلہ، کور یامی، کور ستھو، کور منگا، کور حسن او لاغفت دیہات ایک جگہ آباد تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ بانی دیہہ کو ہرنامی برہمن تھا۔ بعدازاں قوم برہمن غیر آباد ہوگئی۔اور دیہہ بے چراغ ہوگیا۔ کچو نام عرف نگیال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔اور سلطان ممدوح نے ملازم کورہ کو ایک ونیم آسامی بطور وراثت عطا کی۔ ہجیرہ آں کس در احاطہ اس دیہہ میں واقعہ ہے۔اور قوم کنیال آباد ہے۔رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کور نتھا

نتھا خان بن بھاگو خان قوم دولال کو سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے موروثی شش قلبہ اراضی مواضعات مذکور بالا سے بطور بخطاب سرداری عطا کی تھی۔اور دولال مذکورہ نے خود دیہات آباد کیا۔اور قوم دولال کا خطاب سردار ہے۔اور سردار نتھا خان قوم دولال نے جاگیر میں گاؤں آباد

کیا۔اور گاؤں کا نام کور نتھا مشہور ہے۔رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

کور نیلا

بلند خان بن لطیف خان قوم دولال کو سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کو شش قلبہ اراضی بطور جاگیر عطا کی۔اب تک قوم دولال بدستور قابض و مالک ہے۔رقبہ ۹۰ گھاؤں ہے۔

کور یالی

ملک نامی قوم دولال سرکاری سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔اس کو ایک آسامی اراضی بطور مدد معاش عطا کی۔اب تک دولال مذکورہ کی اولاد قابض و مالک ہے۔۱۸۰ گھماؤں رقبہ ہے۔

کور ستھو

ستھا خان بن سرداناں قوم دولال بخطاب سرداری بہ سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔ در جاگیر موروثی ۳ آسامی عطا ہوئی۔اولاد دولال مذکورہ اب تک آباد ہے۔قوم دولال اپنے خاندانی خطاب سرداری کرنے کی حقدار ہے۔

کور منگا

منگا خان برادر زادہ نتھا خان قوم دولال کو دو آسامی اراضی از سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس سے عطا ہوئی۔ اس نے خود دیہہ آباد کیا۔ کچھ عرصہ بعد غیر آباد ہوگیا۔ اس کی زمین ہمراہ مواضعات کور ستھو میں شامل ہے۔رقبہ ۵۴۰ گھماؤں ہے۔

کور حسن یعنی حسنال

حسن خان قوم دولال کو ایک آسامی اراضی سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عطا کی۔عوام

الناس اس دیہہ کو حسنال کہتے ہیں۔قوم نیکیال نسل بنگا بنگیال سے دیہہ مسطورہ میں آباد ہے۔
اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

ہرال جھنگی۔آوان

یہ دیہہ بھی بہت پرانا آباد ہے۔ایک دفعہ گردش روزگار ویران ہوگیا۔عہد حکومت ملک لکھن خان گکھڑ رئیس تاجہ نامی قوم ہرال دیہہ زاد ۱۵ے ہجری المقدس از سر نو آباد کیا۔اسی وجہ سے نام ہرال مشہور ہے۔

تاریخ آں بحساب ابجد۔ہا۔زتا جا ہرال ایں ایں دیہہ آباد ۱۵ے ہجری

بعد ازاں قوم ہرالاں اس جگہ سے خارج ہو گئے۔قوم آوان گوت جسکے دیہہ مسطور پر قابض ہوگئے۔دیہہ مسطور بالا کا نام دفتری ہرال جسکے درج ہے۔عوام الناس اس دیہہ کو آوان کہتے ہیں۔رقبہ ۹۰۰ گھماؤں ہے۔

لال بوگیال

لعل خان قوم بگیال سکنہ شادیوٹ سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس کا ملازم تھا۔اس ملازم مذکورہ کو ایک آسامی چھ قلبہ اراضی بطور جاگیر عطا کی تھی۔کچھ مدت بعد قوم دولال و بوگیال کی جنگ ہوئی۔قوم بوگیال اس جگہ سے غیر آباد ہوگئی۔اقوام دولال نے قبضہ کرلیا۔اب قوم کلیال وملیار آباد ہیں۔اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

چتہ بجاڑ

یہ دیہہ بھی بہت پرانا آباد ہے۔ایک دفعہ بے چراغ ہوگیا تھا۔اور بعد ازاں چتہ خان بن طوراخان بن سلطان ہاتھی خان گکھڑ رئیس دیہہ مسطورہ ۹۶۴ ہجری المقدس از سر نو آباد کیا۔تاریخ

بحساب ابجد۔ہا۔زجتہ کردہ شد آباد آباد ۹۶۴ ہجری لیکن چتہ خان لاولد رفت بعد قوم گوجراں عرف بجاڑ نے دیہہ مسطور پر قبضہ کرلیا۔

نور بیدوال

نور خان ولد بیدو خان بن دہیر خان قوم دولال سرکار جلال خان گکھڑ کا ملازم تھا۔اس وجہ سے اس نے جگہ وراثت ایک آسامی حاصل کی۔اور نام دیہہ خود و پدر نور بیدوال مشہور و درج دفتر ہے رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

تیریالہ بوگیال

تیریالہ بوگیال و تیریالہ بحتیال اولاً ہر دو مواضعات ایک جگہ آباد تھے۔بانی ریناخان نامی برہمن گوت دہیرن تھے۔کچھ مدت بعد برہمن غیر آباد ہو گئے۔ازاں بعد کمال خان بن شہادت علی قوم بوگیال گکھڑ کو راموروثی ایک آسامی چھ قلبہ اراضی از مواضعات تیریالہ سے سرکار سلطان جلال خان گکھڑ رئیس نے عطا کی۔اس لیے نام دیہہ تیریالہ بوگیال مشہور ہے۔اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

مہرو جیال

سابقہ اسی جگہ دیہہ آباد تھا۔کہ از آمد امیر تیمور گورکاں بادشاہ نے ویران کردیا۔بعد ازاں مہرو ولد تاجہ قوم جیال تپہ بڑالی چھوڑ کر عہد حکومت ملک گل محمد گکھڑ رئیس ۸۶۰ ہجری المقدس دیہہ کی بنیاد رکھی۔

بنیاد ایں ہست آباد زمہر و جاجیال ایں ہست آباد ۸۴۰ ھجری

بعد ازاں بمقدمہ خون قوم جیال اس جگہ سے غیر آباد ہوگئی۔بعد قوم سلحال، داروگراں، نگڑیال وبھکڑال دیہہ مذکورہ میں آ کر آباد ہوئے۔

کمال دیال

اولاً کمال خان نامی قوم کھتوال بنیاد دیہہ مذکورہ کی رکھی۔ اپنے نام پر کمال دیال نام رکھا۔ بانی کے نام پر کمال دیال مشہور ہے۔ کچھ عرصہ بعد دیہہ ویران ہو گیا۔ کیونکہ شاہراہ پر واقع تھا۔ بعد ازاں قوم دہیار و بھکڑال مواضعات دہیار کو چھوڑ کر دیہہ مسطورہ میں آ کر آباد ہو گئے۔ اصل رقبہ ۱۸۰ گھماؤں ہے۔

رباط یا روات

یہ بہت ہی پرانی آبادی ہے۔ اولاً بنیاد اس کی بعد نامی عرف کلاڑ نے رکھی۔ دیہہ کا نام کلاڑی مشہور ہوا۔ تاریخ ابجد بحساب

زبعد از بعد باراد دیہہ کلاڑی ۵۱۳ ھجری المقدس

بعد از موت بانی دیہہ مسطورہ از تکالیف عساکراں بادشاہی کیونکہ شاہراہ پر واقعہ تھا۔ کئی دفعہ ویران ہوا۔ اور قوم کلاڑ غیر آباد ہو گئی۔ بعد ازاں سلطان سارنگ خان گکھڑ رئیس نے سرائے الحاطہ دیہہ تیار کیا۔ اسی وجہ سے نام رباط مشہور ہوا۔ اور درج دفتر ہے۔ قوم نندہ ہندو وراثت پر قائم ہے۔ اس کے سولہ فرزندوں کی قبریں بھی یہی ہی ہیں۔ اصل رقبہ ۱۳۵۰ گھماؤں ہے۔

موہری کلاں

مہرا نامی قوم نگیال نے ۶۳۴ ھجری المقدس میں آباد کی۔ اس وجہ سے نام موہری مشہوا ہوا۔ تاریخ ابجد بحساب

از مہرا نا گیال آباد موہری ۶۳۴ ھجری

چونکہ تپہ دیرہ آدڑہ موہری نام دو مواضعات ہیں۔ ایک کا نام موہری صوفا جس کی اراضی ۵۴۰ گھماؤں ہے۔ دوسری موہری کلاں دفتر میں نام درج ہے۔

موہری کلاں کی اراضی بارہ آسامی یعنی ۲۱۶۰ گھماؤں ہے۔

لنگڑیال

دیہہ مذکورہ میں زمینداراں قوم لنگڑیال آباد ہے۔ اور اس قوم نے اولاً آبادی کی بنیاد رکھی۔ اسی وجہ دیہہ کا نام لنگریال درج دفتر ہے۔

تیریالہ، بجیال، بوگیال

عہد قدیم سے آباد ہے۔ مسمی سرونا قوم برہمن گوت بجیال نے آباد کیا۔ قدرت خداوندی سے برہمن غیر آباد ہو گئے۔ بعد ازاں رئیس جلال خان گکھڑ نے کمال خان قوم بوگیال کو بطور وراثت جاگیر میں عطا کیا۔ اصل رقبہ ۹۰ گھماؤں ہے۔

گکھڑ سونال

مسمی فضل خان قوم سونال اولاد گکھڑ شاہ کی ہے۔ فضل خان قوم سونال سلطان جلال خان گکھڑ رئیس سے ایک آسامی چھ قلبہ اراضی حاصل کر کے دیہہ بر نام ذات گکھڑ سونال رکھا۔ اور دفتر میں درج ہے۔ اصل رقبہ ۲۷۰ گھماؤں ہے۔

چھوہالہ

کتاب کا آخری ورق گم ہے۔ اس لئے موضع مسطورہ کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔ ممکن ہے اس علاقہ کے ایک دو اور دیہات کے حالات درج ہوں۔

جلد دوئم

انٹرنیشنل اتھلیٹ سعید خان افغان چین اور جاپان کے دورہ کے دوران
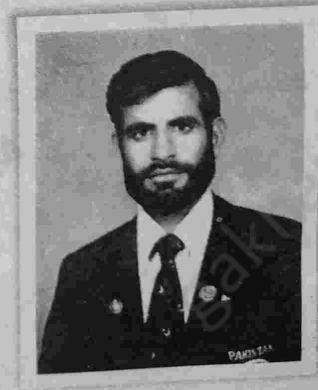
خان سعید خان افغان موضع بھائی خان (گوجر خان)

تاریخِ پوٹھوہار تسمیہ دیہات

ماضی قریب کی چند معروف شخصیات کی مختصر سوانح حیات:۔

خطہ پوٹھوہار کی تہذیب چونکہ لاکھوں سال پرانی ہے اس لئے اس کی گہرائی میں جانا بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ میں نے کافی عرصہ تک وجہ تسمیہ دیہات علاقہ پوٹھوہار مصنف برجناتھ زبانِ فارسی جو ۱۱۷۶ھ میں لکھی گئی تھی اس کا بزبان اردو میں ترجمہ کر کے کچھ شجروں کا اضافہ کر کے اس کا نام جلد اول رکھا۔ پوٹھوہار کے قدیمی حالات اور اقوام سے لے کر اب تک کے حالات قلمبند کئے ہیں۔

ماضی قریب کی چند مشہور شخصیات کا مختصر تعارف تحریر کیا ہے۔ یوں تو ایسی اشخاص ہزاروں میں ہیں لیکن مجھ تک جن اشخاص کی زندگی کے بارے میں جو بھی معلومات مل سکیں ان کے بارے میں لکھ دیا۔

محمد ارتاسب

ذیلدار رئیس راجہ محمد خان مرحوم گکھڑ فرنسیال آف بستوٹ تحصیل کہوٹہ۔

راجہ صاحب کا تعلق گکھڑ قبائل ملک فرنسیہ خان کی شاخ فرنسیال قبیلہ سے تھا۔ اور آپ اپنے علاقے کے ذیلدار تھے۔ آپ قوی ہیکل، تنومند، دراز قد اور خوبصورت جوان تھے۔ انگریز کے زمانے میں ذیلدار آنریری مجسٹریٹ کا درجہ رکھتا تھا۔ آپ باز اور شکاری کتوں کا بھی بہت شوق رکھتے تھے۔ ان کی زرعی اراضی کافی وسیع تھی۔ ان کی تاریخ وفات اندازاً ۱۹۵۶ء ہے۔ ان کی اولاد میں سے راجہ افراہیم خان اور راجہ بہرام خان حیات ہیں۔

چوہدری علی بہادر خان مرحوم رئیس آف ٹکال تحصیل کہوٹہ قبیلہ کھتریل۔

ان کا تعلق مشہور قبیلہ کھتریل راجپوت سے تھا۔ ان کا تعلق تمام قبائل سے یکساں تھا اور کسی قسم کا تعصب نہ تھا۔ تمام عمر کسی سے ناراض نہ ہوئے اور نہ ہی کسی سے کبھی اخلاق سے گری ہوئی بات کی۔ دن رات ان کا دسترخوان کھلا رہتا اور بغیر کسی تفریق کے ہر خاص و عام کو کھانا ملتا تھا۔ سواری کے لئے عمدہ نسل کی گھوڑی رکھی ہوئی تھی جو دن رات کھلی رہتی۔ جہاں پر چاہے فصلوں میں چرتی رہے کوئی ممانت نہیں تھی۔ چوہدری صاحب کا تعلق براہِ راست تھانہ، تحصیل اور ضلعی حکام سے ہوتا تھا۔ ان کی تاریخ وفات صحیح معلوم نہیں لگ بھگ ۱۹۵۰ء ہے۔

رسالدار راجہ بوستان خان مرحوم آف کروٹہ اسکندرال۔

اس بہترین تنومند، شاہسوار، نیزہ باز کا تعلق بھی گکھڑ اسکندرال قبیلہ سے تھا۔ یہ رسالداری کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر کلکتہ میں پولیس انسپکٹر کے عہدے پر بھرتی ہوئے اور وہاں سے بھی پنشن لی۔ ان کی وفات چک نمبر ۵ ضلع ساہیوال میں ہوئی اور وہاں پر ہی دفن کر دیئے گئے۔ کیونکہ وہاں پر ان کی نہری اراضی ہے۔ ان کے بیٹے راجہ بدیع الزمان اور راجہ حیدر زمان وکیل اور ان کا پوتا راجہ رفیع الزمان کیانی فوج میں میجر ہے۔

چوہدری میراں داد رئیس آف سموٹ گکھڑاں تحصیل کہوٹہ۔

یہ درخشندہ ستارہ انگریز کے آخری دورِ حکومت میں طلوع ہوا۔ اس وقت کچھ وڈیروں اور حکمرانوں کا دور تھا۔ جو اپنی من مانی کرتے اور غریب لوگوں سے ناجائز ٹیکس اور بگار لیتے تھے۔ چوہدری صاحب نے سب سے پہلے غریب لوگوں کے حق میں آواز بلند کی۔ اور تمام وڈیرے یا جابر کو ٹیکس دینے سے انکار کیا۔ تمام غریبوں نے ان کی آواز کے ساتھ آواز بلند کی۔ یہی ان کی سب سے بڑی کامیابی اور وجہ شہرت تھی۔ دوسری کامیابی یہ تھی کہ ان کا دستر خوان بہت وسیع تھا جو ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ ان کی وفات ۱۹۷۳ء میں ہوئی اب ان کی اولاد میں سے چوہدری محمد اکرم صاحب حیات ہیں اور اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھا ہوا ہے۔

چوہدری چمن آف اراضی چھپر تحصیل کہوٹہ۔

چوہدری صاحب کا تعلق راجپوت قبائل سے تھا۔ یہ راجہ مہمد خان ذیلدار کے ہمعصر اور سیاسی حریف تھے۔ آپس میں کئی دفعہ سیاست کی حد تک پنجہ آزمائی کی۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے دکھ سکھ میں برابر کے شریک ہوتے تھے۔ دیکھنے والوں کو محسوس بھی نہ ہونے دیتے تھے کہ آپس میں سیاسی حریف ہیں۔

دادا میر حیدر مرحوم آف کاہلیاں سہالیاں (کیمونسٹ)

یہ عجیب وغریب شخص لگ بھگ ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوا ان کے خیال کے مطابق دنیا ایک نظام کی طرح ہے جو ویسے ہی چلتا رہتا ہے۔ کوئی قیامت وغیرہ نہیں آئے گی بہشت دوزخ جزا و سزا نہیں ہے۔ ان کا نظریہ کیمونسٹ روس و چین کی طرح تھا۔ یہ موجودہ مولوی قاری اور حافظ کے نظریے کے سخت خلاف تھے۔ ایک عرصہ تک روس میں بطور پائلٹ بھی رہے۔ اور کیمونسٹ نظریے کا

پرچار کرتے رہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کی قبر موجودہ سہالیاں مڈل میں بنائی گئی ہے۔ یہ سکول انہوں ے خود اپنے سر پر پتھر اُٹھا کر بنایا تھا ان کی وفات ۱۹۹۲ء میں ہوئی یہ غیر شادی شدہ تھے۔

راجہ بہادر علی آف نندنہ جٹال تحصیل کہوٹہ

یہ ہستی تھوڑا عرصہ ہوا اس دنیا فانی سے کوچ کر گئی ان کا قریبی رشتہ ہونے کی وجہ سے کرونٹہ کے ساتھ گہرا تعلق تھا اس وجہ سے ان کے ساتھ کبھی کبھی ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ یہ ریٹائرڈ فوجی رسالدار تھے۔ انتہائی سفید پوش اور معزز تھے۔ یہ گاوں نندنہ میں کئی بار ممبر کونسلر مقرر ہوئے صلح جو، بردبار اور شریف النفس انسان تھے۔ ان کی ذریات میں سے واجد علی ہیں ان کی تاریخ وفات صحیح معلوم نہیں ہو سکی۔ ان کا تعلق جنجوعہ قبیلہ سے تھا۔

قاضی غلام حسن صاحب مرحوم آف قاضیاں تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی

قاضی صاحب کا تعلق مشہور گاؤں قاضیاں سے تھا۔ عہدِ حکومت انگریزی میں ترقی کرتے کرتے افسرِ مال کے عہدے تک جا پہنچے یہ عہدہ ڈ۔ سی کے بعد ضلع کا انچارج ہوتا تھا۔ اب یہ عہدہ ختم کر دیا گیا ہے۔ قاضی صاحب کی وجہ شہرت ان کا دستر خوان تھا۔ آج تک یہ دستر خوان ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ دن رات ہر قسم کے آدمی کی پسند کا کھانا دیا جاتا تھے۔ یہ خرچہ کہاں سے آتا تھا اور کس طرح یہ خرچ پورا کیا جاتا تھا۔ یہ راز وہ اپنے ساتھ قبر میں لے گئے۔ ان کی نرینہ اولاد نہ تھی اللہ کی ذات ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ امین

راجہ لعل خان ٹھکیدار مرحوم آف جنڈل تعصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی

راجہ صاحب کا تعلق جونال قبیلہ سے تھا یہ قبیلہ جنجوعہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ خوبصورت نوجوان علاقہ بھر میں مشہور تھا۔ ان کا شغل ٹھیکداری تھا۔ یہ چیل کا جنگل ٹھیکہ پر لیا کرتے تھے۔ آپ 1896ء

کو پیدا ہوئے اور وفات 1956 کو پائی۔ خداوند کریم آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کی ذریات میں سے کرنل ریٹائرڈ مرتضے خان اور محمد انور خان ہیں اب ان کے پوتے کرنل صاحب کے فرزند سیاست میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔

ذیل دار راجہ فرزند علی مرحوم اف بیور تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔

یہ ایک انوکھی اور منفرد ہستی تقریباً ۱۸۹۶ء کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ مسکین طبیعت، خوش اخلاق اور بہت مزاحیہ تھے۔ کبھی کسی شخص سے ناراض نہیں ہوئے۔ ہمہ وقت مسکراتے نظر آتے کانوں سے معمولی بہرے تھے لیکن کبھی کسی کو علم نہیں ہونے دیتے تھے۔ ان کا تعلق بھی قبیلہ جونال سے تھا۔ اندازاً ۱۹۵۴ء میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کی اولاد میں سے ایک بیٹا بابو افضل تھے جو وفات پا گئے ہیں۔

راجہ محمد خالد صاحب مرحوم سابق وزیر محنت آف پنجاب سوہاوہ ضلع جہلم۔

راجہ صاحب کا تعلق اکرہ راجپوت قبیلہ سے تھا۔ ان کا خاندان زیادہ تر فوجی تھا۔ لیکن یہ پہلے فرد تھے جو سیاست میں آئے۔ انہوں نے سیاست کا آ زیونین کونسل کے چیئرمین سے کیا۔ کئی دفعہ ایم پی اے بنے۔ بے شمار رفاعی کام کئے، مثلاً سکول، بجلی، ہسپتال، سڑکیں اور واٹر سپلائی وغیرہ ۔ لگ ۱۹۴۴ میں پیدا ہوئے اور اکیسویں صدی کے آ زمیں فوت ہوئے۔ ان کا ایک بیٹا اویس خالد جو ایک وکیل ہے۔

راجہ محمد آصف آف سوہاوہ ضلع جہلم۔

راجہ آصف صاحب کا اکرہ راجپوت قبیلہ سے تعلق ہے اور یہ قبیلہ عہدِ سکھاں سے ہی صاحبِ دستار چلا آرہا ہے۔ راجہ بندو خان اکرہ سکھوں کے دور میں قلعہ سنگھنی کا سربراہ اور جرنیل تھا۔ عہدِ انگریز میں خان اکرم اکرہ دو دفعہ نیشنل اسمبلی کے ایم ایل اے رہے۔ راجہ آصف کے والد

راجہ نصیر خان ۱۹۶۰ء میں پہلی بار سوہاوہ کے چیئرمین بنے۔ راجہ آصف ۱۹۸۸ء میں بلدیہ سوہاوہ کے چیئرمین بنے۔ ان کی کافی تعداد میں زرعی اور نہری اراضی ہے۔ یہ موہڑہ اکرہ سے سوہاوہ شہر میں آکر رہائش پذیر ہوئے۔ راجہ صاحب کے دو بھائی بیرونِ ممالک ہیں ایک بیٹا عارش نصیر زیر تعلیم ہے۔

سید صغیر حسین آف چھمبر سیداں تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم۔

یہ سادات بخاری قبیلہ سے تعلق اور سیاست میں پاکستان پیپلز پارٹی سے وابستہ ہیں کئی دفعہ یونین کونسل کے چیئرمین اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر بھی رہے ہیں یہ یکجدی قبیلہ چھمبر سیداں میں گدی نشین ہیں۔ ان کے بے شمار عقیدت مند، کرامات اور فیوض ہیں۔ شاہ صاحب بہترین شکاری ہیں۔

ریٹائرڈ صوبیدار امانت علی اعوان آف سموٹ گکھڑاں تحصیل کہوٹہ

آپ کا تعلق مشہور قبیلہ قطب شاہی اعوان سے ہے۔ ملک امانت صاحب نہایت مہمان نواز، ذہین اور خوش اخلاق ہیں۔ سموٹ پیپلز پارٹی کے صدر ہیں تاریخ پیدائش ۱۹۳۲ء ہے ابھی تک ماشاءاللہ ٹھیک ٹھاک اور تندرست ہیں۔ ۱۱ مئی ۲۰۰۴ء میں ان سے ملاقات ہوئی۔

چوہدری محمد انور مرحوم صاحب ڈونگی تحصیل سوہاوہ ضلع جہلم۔

چوہدری صاحب کا سن ولادت اندازاً ۱۹۳۰ء ہے ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۸ء تک دو دفعہ یونین کونسل پیل بنے خان کے چیئرمین رہے۔ آپ کے والد چوہدری فضل صاحب بھی ممبر ڈسٹرکٹ کونسل کے الیکشن میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ ان کی اراضی بہت وسیع ہے۔ بہت بڑا جنگل اور چراگاہ ہے۔ تپہ میں کے بہت بڑے زمیندار اور معزز آدمی ہیں۔ چوہدری صاحب کی بڑے بیٹے چوہدری محمد اسلم یونین کونسل پیل بنے خان کے دو دفعہ چیئرمین رہے ہے۔ اب بھی یونین کونسل کے

ناظم ہیں۔ چوہدری اسلم کے دو اور بھائی ہیں سیاست سے گہری وابستی ہے۔

صاحبزادہ عزیز الحسن سجادہ نشین بشند ور شریف تحصیل سوہاوہ۔

صاحبزادہ صاحب کا ایک اپنا منفرد ہی مقام ہے۔ دائرۂ مریدی بہت وسیع ہے۔ اپنے بزرگوں کی روایات کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ لنگر خانہ اور فیضِ عام دن رات جاری ہے۔ سن پیدائش جناب عزیز الحسن صاحب ۱۹۴۲ء ہے ان کے والدِ محترم جناب اللہ دتہ صاحب کا مزار بھی اسی گاؤں میں ہے۔

رحم علی خان نمبردار موضع کروٹنہ تحصیل سوہاوہ۔

مولفہ کے والدِ محترم کی پیدائش ۱۸۷۵ء کے لگ بھگ ہوئی۔ یہ ایک مسکین، سفید پوش اور صوم و صلواۃ کے پابند تھے۔ تاریخ دان اور ایک سچے مسلمان تھے۔ فوج میں سے ایک سپاہی کی پنشن آئے تھے۔ بڑی مشکل سے گذر اوقات ہوتی تھی۔ تھوڑی سی کھیتی باڑی تھی۔ اپنے بڑے بھائی نوازش علی کی وفات کے بعد نمبردار بنے۔ ان کی سن وفات ۱۹۷۱ء ہے۔

رسالدار راجہ شاہ سوار مرحوم کروٹنہ اسکندرال ۔

ان کا تعلق مشہور قبیلہ گکھڑ اسکندرال سے تھا رسالہ سے رسالدار کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ وجہ شہرت چوبیس گھنٹے دستر خوان کھلا رکھنا بنی۔ وہاں پر غریب امیر کی کوئی تمیز نہ تھی۔ حد درجہ سفید پوش اور نرم دل تھے۔ حیثیت کے مطابق کھانا ملتا رہتا تھا۔ ان کے فرزند بھی رسالداری کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے ۲۰۰۱ء میں فوت ہوئے۔ راجہ شمس الزمان تحصیلدار کے عہدا سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ان کی ذریات میں سے راجہ جہاں زیب کیانی سابق چیئر مین حیات ہیں رسالدار شاہ سوار ۱۹۴۴ء میں فوت ہوئے۔

راولپنڈی کا قیام

بحوالہ:۔ شمیم عباسی ایم۔ ایس۔ سی جغرافیہ

جب ہیون سانگ ساتویں صدی عیسوی میں اس علاقہ میں آیا تو ٹیکسلا کی قدیم شان وشوکت ختم ہو چکی تھی۔ اور یہ کشمیر کا ایک حصہ تھا۔ پانچویں اور چھٹی صدی کا اس علاقے کا کوئی خاص تاریخی مواد نہیں ہے حتٰی کہ اس علاقہ پر سلطان محمود غزنوی نے حملہ کیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک تاریخ کچھ اس طرح ہو جاتی ہے کہ گکھڑوں نے راولپنڈی کے علاقہ پر آٹھ صدیاں حکومت کی۔

جن کا دارلحکومت پھروالہ تھا۔ ۱۰۰۸ء میں مسلمانوں کا برصغیر میں ظہور ہوا۔ محمود غزنوی نے پہلا حملہ اسی سال کیا۔ یہ مارگلہ کی پہاڑیوں کا مشرقی طرف کا دامن تھا۔ جو تاریخ میں پہلی بار مستقبل میں بطور ایک امکانی شہر بننے میں ظاہر ہوا محمود غزنوی کی فوجوں نے دریائے کرنگ کے مغربی کنارے اپنا کیمپ لگایا۔ اس وقت سے لے کر یہ جگہ حملہ آوروں اور تاجروں کے لئے سر راہ پڑتی ہے۔ غزنوی کے حملوں کے دوران ایک گاؤں بنام غزنی پور قائم ہوا جو کہ موجودہ راول گاؤں کے بالکل قریب تھا۔ اقوام گکھڑوں کے سردار جہانداد خان نے اس نئے گاؤں کا نام راولپنڈی یا راولپنڈر رکھا۔ مسلمانوں کے عہد میں یہ صرف ایک چھوٹا سا تجارتی مرکز رہا ہے۔ جو کہ ارد گرد محدود علاقہ کے لئے تھا۔ اٹھارویں صدی کے وسط ۱۷۵۱ء میں سکھوں کے زیر تسلط آیا۔ سکھوں کے سردار ملکا سنگھ نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ اس نے اس علاقے کو ترقی دینے کے لئے علاقہ پوٹھوہار سے تاجر منگوا کر اور کچھ پنجاب اور جنوبی کوہستانی نمک منگوا کر شہر کے ارد گرد قلعہ تعمیر کروایا ۱۸۴۵ء میں انگریزوں کا قبضہ ہوا۔ ۱۸۵۱ء میں پہلی انگریزی چھاونی کا قیام ہوا۔ ۱۸۶۶ء میں ناردن پنجاب ریلوے اسٹیشن کا قیام ہوا۔

پوٹھوہار (پھولوں کا ہار)

میزبان:۔(رپورٹ)
زاہد حسن چغتائی

شرکائے مذاکرہ
ا۔کرنل ریٹائرڈ سلطان ظہور اختر
۲۔پروفیسر کرم حیدری
۳۔رشید نثار
۴۔منشاء یاد

نوائے وقت ایوان وقت میں ہم آپ حضرات کو تہہ دل سے خوش آمدید کہتے ہیں ہمارے آج کے محفل مذاکرہ کا موضوع ہے ''پوٹھوہار کی ثقافت وتہذیب تاریخ کے آئینہ میں'' اس حوالے سے ہم اس مردم خیز خطہ کی ثقافتی اور تہذیبی روایات کو تاریخ کے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کریں گے۔نیز اشاعت اسلام کے بعد یہاں کی تہذیب کے بدلتے ہوئے خدوخال اور پھر قیام پاکستان اور اس کے بعد یہاں کی ثقافت کے ہمارے قومی تشخص پر اثرات بھی زیر بحث آئیں گے۔گفتگو کا آ ز کرنل سلطان ظہور اختر صاحب سے کرتے ہیں۔

کرنل (ر) سلطان ظہور اختر

جغرافیائی اعتبار سے دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیانی خطہ کو پوٹھوہار کہتے ہیں۔اس خطہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود انسانی تہذیب۔مورخین کی تحقیق کے مطابق تقریبا ۹۰ ہزار سال پہلے دریائے سواں کے کنارے انسان آباد تھا۔لفظ پوٹھوہار کے تین معنی ہیں شمالی ہند کا بالائی حصہ جسے پٹھ کہتے ہیں پوٹھوہار اسی سے نکلا ہے۔اور ایک وجہ تسمیہ یوں بتائی جاتی ہے تاریخی اعتبار سے یہ سرزمین امن پسندوں کا گہوارہ رہی ہے نمبر تین تسمیہ پوٹھوہار کے طلوع اسلام کے پہلے یہاں کے کسی راجہ کے ہاں باہر سے کوئی مہمان آکر ٹھہرے اور انہوں نے اس

جگہ کو پوپ ہار کہا۔یعنی کہ پھولوں کا ہار۔پھر یہ علاقہ شروع ہی سے سرسبز اور خطہ قبل مسیح سے منفرد ثقافت وتہذیب کا گہوارہ رہا ہے۔قدیم تاریخ میں یہاں کا صدر مقام ٹیکسلا تھا۔بدھ ازم کے زمانے میں یہ علاقہ ایک اعلیٰ اور علمی مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔وسطی ایشیاء کے لوگ یہاں علم کی پیاس بجھانے آیا کرتے تھے۔یہاں تہذیب وثقافت کو نقصان اس وقت پہنچا جب انہوں نے یلغاریں شروع کیں۔چونکہ ان کی اپنی تہذیب وثقافت نہ تھی۔اس لئے انہوں نے یہاں تمدن کو کافی حد تک ملیا میٹ کردیا۔ہنوں کی گپتا بادشاہت کے ہاتھوں شکست فاش کے بعد یہاں کی تہذیب وتمدن کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔بعدازاں ۱۰ء میں ہندو اور ترک بادشاہوں نے ٹیکسلا، جولیاں اور مانکیالہ کو دوبارہ آباد کیا۔

نوائے وقت:۔سلطان محمود غزنویؒ کے حملہ سے اشاعت اسلام کا عمل شروع ہوا۔اسلام پھیلنے کے بعد یہاں کے تہذیب وتمدن پر کیا اثرات مرتب ہوئے ۱۰۰۵ء میں سلطان محمود غزنوی کے حملہ میں اسلام کی شعاع نور پھوٹی۔اور پھر یکے بعد دیگرے یہاں اولیائے اکرام اور بزرگانِ دین کی تہذیب وثقافت پر اسلام کا گہرا رنگ جم چکا تھا۔یہ عہد اس خطہ کی تہذیب وثقافت میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔

بابر، نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی کے حملے بھی اسی دور میں ہوئے اور اشاعت اسلام کا سبب بنے ان حملہ آوروں کے ساتھ علماء اکرام اور درویشوں نے یہاں کے باشندوں کی زندگی بدل کر رکھ دی۔دراصل پوٹھوہاری تہذیب وثقافت اسلام سے قبل اور مابعد کے تہذیبی رویوں کی پوری عکاسی کرتی ہے اور مختلف ادوار میں یہاں کی روایات بحیثیت مجموعی اکٹھا کیا جائے تو پوٹھوہاری تہذیب و تمدن تشکیل پاتی ہے۔سلاطین دہلی سلاطین لاہور کے علاوہ بیشتر حملہ آور یہیں سے ہو کر گزرے ہیں چنانچہ ان تمام کی تہذیب وثقافت کے نقوش بھی یہاں کے باشندوں کی زندگی پر مرتب

ہوئے اور اس سے ایک مجموعی تہذیب سامنے آئی جس کو پوٹھوہاری تہذیب کہتے ہیں۔

نوائے وقت :۔ پوٹھوہاری تہذیب کی قدامت کے حوالے سے جناب رشید نثار صاحب سے گزارش ہے کہ وہ گفتگو کو آگے بڑھائیں۔

رشید نثار: کرنل ریٹائرڈ سلطان ظہور اختر صاحب نے پوٹھوہار کی تہذیب کی قدامت کا عرصہ ۹۰ ہزار سال بتایا ہے۔ میری تحقیق کے مطابق یہ مدت ۸ لاکھ سال پرانی بنتی ہے۔ یہ حقیقت راما پیتھی کی تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے۔ پنڈی گھیپ اور سنگ جانی کے درمیان امریکی ماہرین پر مشتمل تحقیقی ٹیم کو ایک انسانی جبڑا ملا۔ ہمارے معروف محقق ڈاکٹر احمد حسن دانی صاحب کے مطابق یہ آٹھ سے دس لاکھ سال پرانا ہے چنانچہ اس تحقیق کو تسلیم کر لیا جائے تو کہنا درست ہوگا کہ پہلا انسان ہی یہاں پیدا ہوا تھا۔ یوں بھی ابن عربی کی تحقیق کے مطابق روئے زمین پر ایک آدم نہیں۔ کئی آدم پیدا ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر احمد حسن دانی نے پوٹھوار سے ملنے والے انسانی جبڑے کی تحقیق پر رائے قائم کی۔ اس پر بنارس یونیورسٹی کے معروف مورخ پروفیسر پائل نے انہیں مبارک باد پیش کی اور ان کے اس قول کی بھرپور تائید کی تھی کہ پہلا آدم اسی خطہ زمین پر پیدا ہوا۔ اپنی قدامت کے حوالے سے یہ خطہ زمین اور بھی کئی خصوصیات کا حامل ہے مثلاً شاعری کی ابتداء سب سے پہلے یہیں سے ہوئی۔ قرآن حکیم میں آدم کی جو دعائیں ہیں ہم انہیں شاعری تو نہیں کہہ سکتے البتہ نثری آہنگ اور جذبات کے اعتبار سے ان کا اپنا منفرد رنگ ہے۔ پھر تہذیب کے حوالے سے بھی اس سرزمین کی قدامت کے کئی شواہد مل چکے ہیں۔ کافی عرصہ ہوا میں نے کوئٹہ میں جیوجیکل سروے کی ایک نمائش میں قدیم انسانی بازو دیکھا تھا۔ جس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ یہ سنگ جانی میں کھدائی کے دروان دستیاب ہوا تھا۔ اور تقریباً پندرہ ہزار سال پرانا ہے۔ چنانچہ یہ انسانی بازو اب سنگ مرمر کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے اس علاقے کی تہذیبی قدامت کے بعد میں

ثقافت کی طرف آتا ہوں۔ آپ زیادہ دور نہ جائیں۔ آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے آریاؤں کو مصری فرعونوں نے مصر سے نکال دیا تھا۔ نکالے جانے کے بعد یہ لوگ کہاں گئے۔ اس پر آج تک کسی نے کوئی تحقیق نہیں کی حتیٰ کہ یہودیوں کی کتابیں بھی اس پر خاموش ہیں۔ تاہم کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ وہ بلوچستان کے راستے داخل ہو کر سندھ میں آباد ہو گئے۔ ان کے یہاں آباد ہونے کی وجہ یہ تھی یہاں نیل پیدا ہوتا تھا کہ کراچی کے قریب ہی ایک بستی میں بربری قوم آباد تھی۔ اور فرعونوں کا شاہی خاندان اس نیل کو ملبوسات کی رنگائی کے لیے یہاں سے منگوایا کرتا تھا۔ چنانچہ بربریوں کی مصر کے ساتھ تجارت قائم ہوئی۔ سندھ سے نقل مکانی کر کے یہ لوگ دوسرے علاقوں میں آباد ہو گئے۔ چنانچہ مصری آریاؤں کی تہذیب کے اثرات آج پوٹھوہار کے کلچر میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے جیسے پوٹھوار کے علاقے میں ہوتے گئے اپنی زبان اور تہذیب کے نقوش بھی گہرے کرتے چلے گئے۔ سرائیکی زبان کو بھی یہی اپنے ساتھ لائے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ چکوال تک سرائیکی زبان کا فروغ کم ہو جاتا ہے۔ جب کہ بنوں کے جنوب اور کوہاٹ میں یہ زبان آج بھی موجود ہے۔ وَت، سرائیکی زبان کا لفظ ہے۔ اور پشاور میں آج بھی بولا جاتا ہے۔ اس ضمن میں میری تحقیق یہ ہے کہ پوٹھوہار میں نیلے رنگ کا رواج بھی انہیں ہی کی وجہ سے آج تک قائم ہے۔ مثال کے طور پر یہاں مستورات آج بھی نیلے رنگ کے کپڑے اور نیلا برقعہ استعمال کرتی ہیں۔

پوٹھوار کی ثقافت میں راگ رنگ کی بڑی اہمیت ہے۔ یہاں آنے والے مصری آریائی اپنے ساتھ نغیری لے کر آئے تھے۔ نغیری کی بعد بانسری بین۔ شہنائی بن گئی۔ جبکہ ڈھول افریقہ سے آیا تھا۔ اور آج تک یہ اس علاقہ کی ثقافت میں وہی خصوصیت رکھتا ہے۔ مصری آریائی اپنے ساتھ چنگ بھی لیکر آئے تھے۔ جبکہ رقص بھی آریاؤں کا پیدا کردہ ہے۔

علاوہ ازیں جیسا کہ کرنل سلطان ظہور اختر صاحب نے فرمایا۔ پوٹھوہار کی تہذیب میں ٹیکسلا کے تمدن کو خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہاں کے لوگ بہت انسانیت پرست اور پرامن تھے۔ ان کی امن پسندی کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں کو کبھی تالا نہ لگایا کرتے تھے۔ نانک کو بھی فروغ ٹیکسلا کی قدیم یونیورسٹی سے ہی ملا تھا۔ اور پھر یہ پورے برصغیر میں پھیل کر سکندر اعظم کے حملہ کے بعد یہاں فیسا غورث آیا۔ اور وہ یہاں سے کوئی سائنھ کے قریب ساز ہمراہ لے گیا۔ اس طرح وہ پوٹھوہار کی ثقافت کا ایک ریلا یونان تک گیا۔ اس حوالے سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ یہاں کی تہذیب و ثقافت نے بیرونی دنیا کو بھی متاثر کیا ہے۔ ثقافت کے ساتھ ساتھ پوٹھوہار روحانی اعتبار سے ایران نے بھی بہت کچھ دیا ہے۔ تصوف اور انسان کی داخلی کیفیات پر مشتمل روحانیت بھی ہمیں ایران سے ملی ہے۔ تاریخی اعتبار سے یہ سرزمین امن پسند انسان کا مسکن رہی ہے۔ یہاں کی تعلیمی بالیدگی کی وجہ سے ثقافت کو فروغ حاصل ہوا اور اس ثقافت و تہذیب نے نہ صرف برصغیر بلکہ یونان ایران مشرق بعید اور ترکی تک کی تہذیبوں کو متاثر کیا۔

شہنشاہ ہند سلطان نصیر الدین ہمایوں

ساک نیاں کتاباں

شگون	ناصرہ زبیری	شاعری
روشن چہرہ	مرتب آلِ عمران	خراج ڈاکٹر عبدالقدیر خان
اِک فرصت گناہ	جاوید اختر چوہدری	افسانے
وفا کا خراج	شعیب بمبش	خراج شہدائے کارگل
قلم میں بند پندرہ سال	امتیاز گلیانوی	افسانے
نجف ریزہ	مرتب ندیم حیدر	مجموعہ تقاریر محسن نقوی
پھٹ نہ پھرول	آلِ عمران	نظماں
بنگ بنگ زنجیر	شیراز طاہر	شاعری
سدھراں ناسیک	امتیاز گلیانوی	افسانے
اسلامی معیارِ عمل	ڈاکٹر خالدہ ملک	مضامین
اکھر اکھر موتی	امجد علی	افسانے
کل اج تے کل	بابو غضنفر علی سجاد	ابیات
عشق	غلام مان	شاعری
گلوچ	شیراز طاہر	افسانے
آنسو	پھولبر سلطانہ	شاعری
عمر خیام کی رُباعی گوئی	ماجد وفا عابدی	تحقیق
کچے گھڑے	باقی صدیقی	شاعری
تذکرہ پوٹھوہار	محمد ارتاسب	تحقیق

محمد ارتاسب
Saak
PUBLISHERS
Kot syedan ward 5gujar khan (rawalpindi)
Ph: 0333-5182874 051-3513477
ISBN 969-8671-10-2
9 789695 032831